

# حضرت عمر فاروقؓ کے سرکاری خطوط

ڈاکٹر خورشید احمد فاروق  
پروفیسر دہلی یونیورسٹی



إِذَا رَأَوْا سَلَامًا فَالْاَمْنُ اَنَا رَكْعَتَا الْاَمْنِ

# حضرت عمر فاروقؓ کے سرکاری خطوط

ڈاکٹر خورشید احمد فاروق  
پروفیسر دہلی یونیورسٹی



إِذَا رَأَوْا سُلَاطِمَنَا أَمَّا رُكُلِي فَأَلْهَوْهُ



اشاعت اول : مئی ۱۹۷۸ء  
 باہتمام : اشرف برادرزہ - لاہور  
 مطبع : وفاق پریس - لاہور  
 قیمت : چوبیس روپے - ۲۴/-

ناشر

ادارۃ اسلامیات ○ لاہور

ملنے کے پتے :

ادارۃ اسلامیات : ۱۹۰ - انارکلی - لاہور

دارالاشاعت : اردو بازار - کراچی ۱

ادارۃ المعارف : ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی ۱۳

مکتبہ دارالعلوم : کراچی ۱۳

# عرض ناشر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ - آمَّا بَعْدُ

”حضرت فاروق اعظم کے سرکاری خطوط“ نئی کتابت کے بعد طباعت اور جلد سازی کے مراحل سے گزر کر اب آپ کے سامنے پیش خدمت ہے۔ فاضل مصنف ڈاکٹر خورشید احمد فاروق صاحب پرنسپل دہلی یونیورسٹی کی اسی سلسلہ کی دوسری دو کتابیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سرکاری خطوط اور ”حضرت عثمان غنیؓ کے سرکاری خطوط“ اس سے قبل طبع ہو چکی ہیں ان کتابوں کا مطالعہ کرنے والا آسانی اندازہ کر سکتا ہے کہ ان خطوط کو جمع کرنے اتہابہ ترتیب دینے اور ان کا پس منظر معلوم کرنے میں کتنی کاوش کی ضرورت ہے اور کس قدر وسیع دینی و تاریخی مطالعہ درکار ہے۔

فاضل مصنف کی کوشش یقیناً پہلی اور کامیاب کوشش کہلائے جانے کی مستحق ہے۔ چونکہ لائق تحسین ہیں لہذا ان کے انداز نگارش خطوط کے پس منظر سمجھنے اور ان کے نتیجہ اخذ کرنے نیز تاریخی کرداروں کو جوڑنے میں اہل علم و دانش حضرات مختلف علمی وجوہات کی بنا پر ان سے اختلاف کر سکتے ہیں۔ خصوصاً ان کا انداز نگارش مروجہ مودبانہ انداز نگارش سے میل نہ کھانے کی بنا پر کئی جگہ بلاشبہ قابل اعتراض نظر آتا ہے۔

علاوہ ازیں ان خطوط کو پڑھتے وقت یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہیے کہ یہ خطوط اسلامی قوانین کی تدوین کے معاملہ میں بہر حال وہ استنادی حیثیت نہیں رکھتے جو قرآن و سنت اور فقہ کے مستند ترین ماخذ کی ہے کیونکہ ان خطوط میں بہر حال تحقیق کی مجال اور کلام کی گنجائش ہے، جیسا کہ فاضل مصنف نے ان کتابوں کے دیباچہ میں واضح کر دیا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ فاضل مصنف کی یہ تینوں کتابیں پڑھے لکھے حضرات کے لئے انمول تاریخی ذخیرہ اور گرانقدر تحفہ ثابت ہوں گی۔

”ناشرین“





# فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۷۸	ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام	۱۲	۱۶	پیش لفظ	
۷۸	" " "	۱۳	۱۷	عمر و ساروقؓ	
۷۸	" " "	۱۴	۲۰	خطوط	
۷۹	" " "	۱۵	۲۲	اختلاف مضمون اختلاف	
۸۰	" " "	۱۶		حجم اور متعدد اشکال والے خط	
۸۱	" " "	۱۷	۵۸	مضمون ناقص والے خط	
۸۲	" " "	۱۸	۶۳	۱۱. محاذ شام جزیرہ و پس نظر	
۸۵	جبلہ بن ایہم کے نام	۱۹	۶۸	ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام	۱
۸۶	ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام	۲۰	۶۹	خط کی دوسری شکل	۲
۸۸	" " "	۲۱	۶۹	خط کی تیسری شکل	۳
۸۹	" " "	۲۲	۶۹	خط کی چوتھی شکل	۴
۹۰	" " "	۲۳	۷۰	خط کی پانچویں شکل	۵
۹۱	" " "	۲۴	۷۰	خط کی چھٹی شکل	۶
۹۳	" " "	۲۵	۷۱	شام کے مسلمانوں کے نام	۷
۹۴	" " "	۲۶	۷۲	ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام	۸
۹۸	خط کی دوسری شکل	۲۷	۷۳	" " " "	۹
۱۰۰	خط کی تیسری شکل	۲۸		ابو عبیدہ بن جراحؓ اور معاذ بن	
۱۰۰	خط کی چوتھی شکل	۲۹	۷۵	جبلہ کے نام	۱۰
۱۰۱	ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام	۳۰	۷۶	ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام	۱۱



صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۱۱۴	ابو عبیدہ بن جراح کے نام	۵۳	۱۰۲	خط کی دوسری شکل	۳۱
۱۱۵	چھاؤنیوں کے مسلمانوں کے نام	۵۴	۱۰۲	مسلمانوں کے نام	۳۲
۱۱۵	ابو عبیدہ بن جراح کے نام	۵۵	۱۰۳	ابو عبیدہ بن جراح کے نام	۳۳
۱۱۶	ابو جندل کے نام	۵۶	۱۰۳	" " "	۳۴
۱۱۶	مسلمانوں کے نام	۵۷	۱۰۳	" " "	۳۵
۱۱۷	ابو عبیدہ بن جراح کے نام	۵۸	۱۰۳	بیت المقدس (ایلیا) کا صلنامہ	۳۶
۱۱۷	ابو جندل کے نام	۵۹	۱۰۴	صلنامہ کی دوسری شکل	۳۷
۱۱۸	ابو عبیدہ بن جراح کے نام	۶۰	۱۰۴	صوبائی گورنروں کے نام	۳۸
۱۱۹	" " "	۶۱	۱۰۷	عمار بن یاسر کے نام	۳۹
۱۱۹	خط کی دوسری شکل	۶۲	۱۰۷	ابو عبیدہ بن جراح کے نام	۴۰
۱۱۹	ابو عبیدہ بن جراح کے نام	۶۳	۱۰۸	" " "	۴۱
۱۲۱	" " "	۶۴	۱۰۸	" " "	۴۲
۱۲۲	یزید بن ابی سفیان کے نام	۶۵	۱۰۸	" " "	۴۳
۱۲۳	شام کے قریبی سالاروں کے نام	۶۶	۱۰۹	" " "	۴۴
۱۲۳	یزید بن ابی سفیان کے نام	۶۷	۱۰۹	" " "	۴۵
۱۲۳	" " "	۶۸	۱۱۰	" " "	۴۶
۱۲۴	عیاض بن غنم کے نام	۶۹	۱۱۰	خالد بن ولید کے نام	۴۷
۱۲۵	" " "	۷۰	۱۱۰	خط کی دوسری شکل	۴۸
۱۲۶	" " "	۷۱	۱۱۱	خالد بن ولید کے نام	۴۹
۱۲۷	" " "	۷۲	۱۱۱	ابو عبیدہ بن جراح کے نام	۵۰
۱۲۸	" " "	۷۳	۱۱۳	ہرقل کے نام	۵۱
۱۲۹	" " "	۷۴	۱۱۳	" " "	۵۲

صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۱۴۱	سفیان بن عبد اللہ ثقفی کے نام	۱۰۱	۱۲۹	معاویہ بن ابی سفیان کے نام	۷۵
۱۴۳	(۲) محاذ عراق و شام		۱۳۱	" " "	۷۶
۱۴۳	ثنی بن حارثہ کے نام	۱۰۲	۱۳۱	خط کی دوسری شکل	۷۷
۱۴۵	خط کی دوسری شکل	۱۰۳	۱۳۱	خط کی تیسری شکل	۷۸
۱۴۵	خط کی تیسری شکل	۱۰۴	۱۳۲	بزنطی قیصر کے نام	۷۹
۱۴۶	عرب حاکموں کے نام	۱۰۵	۱۳۳	معاویہ بن ابی سفیان کے نام	۸۲
۱۴۶	سعد بن ابی وقاص کے نام	۱۰۶	۱۳۳	" " "	۸۲
۱۴۷	" " "	۱۰۷	۱۳۴	سعید بن عامر حذیم کے نام	۸۵
۱۴۷	" " "	۱۰۸	۱۳۵	عمیر بن سعد انصاری کے نام	۸۶
۱۴۸	" " "	۱۰۹	۱۳۵	" " "	۸۷
۱۴۹	" " "	۱۱۰	۱۳۵	" " "	۸۸
۱۵۲	خط کی دوسری شکل	۱۱۱	۱۳۵	خط کی دوسری شکل	۸۹
۱۵۳	سعد بن ابی وقاص کے نام	۱۱۲	۱۳۶	ابلی رماش کے نام	۹۰
۱۵۴	" " "	۱۱۳	۱۳۷	خط کی دوسری شکل	۹۱
۱۵۴	" " "	۱۱۴	۱۳۷	یعلیٰ بن اُمیہ کے نام	۹۲
۱۵۴	" " "	۱۱۵	۱۳۸	شام و عراق کے گورنروں کے نام	۹۳
۱۵۶	" " "	۱۱۶	۱۳۹	خط کی دوسری شکل	۹۴
۱۵۶	" " "	۱۱۷	۱۳۹	یعلیٰ بن اُمیہ کے نام	۹۵
۱۵۶	" " "	۱۱۸	۱۴۰	خط کی دوسری شکل	۹۶
۱۵۶	" " "	۱۱۹	۱۴۰	یعلیٰ بن اُمیہ کے نام	۹۷
۱۵۷	" " "	۱۲۰	۱۴۰	سفیان بن عبد اللہ ثقفی کے نام	۹۸
۱۵۹	" " "	۱۲۱	۱۴۱	خط کی دوسری شکل	۹۹
					۱۰۰



صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۱۴۱	علاء بن حفصؓ کے نام	۱۴۵	۱۴۰	خط کی دوسری شکل	۱۲۲
۱۴۳	" " "	۱۴۶	۱۴۰	خط کی تیسری شکل	۱۲۳
۱۴۳	مغیرہ بن شعبہؓ کے نام	۱۴۷	۱۴۱	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۲۴
۱۴۴	خط کی دوسری شکل	۱۴۸	۱۴۱	خط کی دوسری شکل	۱۲۵
۱۴۴	مغیرہ بن شعبہؓ کے نام	۱۴۹	۱۴۱	خط کی تیسری شکل	۱۲۶
۱۴۵	خط کی دوسری شکل	۱۵۰	۱۴۱	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۲۷
۱۴۵	بصرہ کے باشندوں کے نام	۱۵۱	۱۴۲	" " "	۱۲۸
۱۴۶	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۵۲	۱۴۲	" " "	۱۲۹
۱۴۶	" " "	۱۵۳	۱۴۲	" " "	۱۳۰
۱۴۶	" " "	۱۵۴	۱۴۲	" " "	۱۳۱
۱۴۶	" " "	۱۵۵	۱۴۲	" " "	۱۳۲
۱۴۶	خط کی دوسری شکل	۱۵۶	۱۴۵	" " "	۱۳۳
۱۴۷	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۵۷	۱۴۶	عراق کے فوجی سالاروں کے نام	۱۳۴
۱۴۷	" " "	۱۵۸	۱۴۶	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۳۵
۱۴۸	مسلمان غازیوں کے نام	۱۵۹	۱۴۷	" " "	۱۳۶
۱۴۸	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۶۰	۱۴۸	" " "	۱۳۷
۱۴۹	فاتحین عراق کے نام	۱۶۱	۱۴۹	قطیبہ بن قنادہ سدوسی کے نام	۱۳۸
۱۴۹	" " "	۱۶۲	۱۵۰	عتبہ بن غزوہؓ کے نام	۱۳۹
۱۵۰	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۶۳	۱۵۰	" " "	۱۴۰
۱۵۰	" " "	۱۶۴	۱۵۰	" " "	۱۴۱
۱۵۱	" " "	۱۶۵	۱۵۰	" " "	۱۴۲
۱۵۱	" " "	۱۶۶	۱۵۱	حرقوم بن زبیر سعدی کے نام	۱۴۳
۱۵۱	" " "	۱۶۷	۱۵۱	عتبہ بن غزوہؓ کے نام	۱۴۴

صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۱۴۰	قاضی شریح کے نام	۱۸۹	۱۸۱	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۶۷
۱۹۰	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۹۰	۱۸۲	" " "	۱۶۸
۱۹۱	ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام	۱۹۱	۱۸۲	عثمان بن حنیف کے نام	۱۶۹
۱۹۱	جندی ساہور کی فوج کے نام	۱۹۲	۱۸۳	" " "	۱۷۰
۱۹۲	خط کی دوسری شکل	۱۹۳	۱۸۳	" " "	۱۷۱
۱۹۲	خط کی تیسری شکل	۱۹۴	۱۸۳	حذیفہ بن بیان کے نام	۱۷۲
۱۹۲	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۹۵	۱۸۴	خط کی دوسری شکل	۱۷۳
۱۹۳	" " "	۱۹۶	۱۸۴	خط کی تیسری شکل	۱۷۴
۱۹۳	سعد بن ابی وقاصؓ یا عمار بن		۱۸۴	حذیفہ بن بیانؓ کے نام	۱۷۵
۱۹۳	یاسرؓ کے نام	۱۹۷	۱۸۴	خط کی دوسری شکل	۱۷۶
۱۹۳	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۹۸	۱۸۴	حذیفہ بن بیانؓ کے نام	۱۷۷
۱۹۴	" " "	۱۹۹	۱۸۵	" " "	۱۷۸
۱۹۴	" " "	۲۰۰	۱۸۵	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۱۷۹
۱۹۴	" " "	۲۰۱	۱۸۹	" " "	۱۸۰
۱۹۴	خط کی دوسری شکل	۲۰۲	۱۸۹	خط کی دوسری شکل	۱۸۱
۱۹۵	سعد بن ابی وقاصؓ کے نام	۲۰۳	۱۸۷	بزنطی قیصر کے نام	۱۸۲
۱۹۵	نعمان بن مقرنؓ کے نام	۲۰۴	۱۸۷	ولید بن عقبہ کے نام	۱۸۳
۱۹۶	خط کی دوسری شکل	۲۰۵	۱۸۸	نعمان بن عدیؓ کے نام	۱۸۴
۱۹۶	نعمان بن مقرنؓ کے نام	۲۰۶	۱۸۹	کوفہ کے قاضی ابو قرہ کے نام	۱۸۵
۱۹۷	خط کی دوسری شکل	۲۰۷	۱۸۹	قاضی شریح کے نام	۱۸۶
۱۹۸	نعمان بن مقرنؓ کے نام	۲۰۸	۱۸۹	" " "	۱۸۷
۱۹۸	خط کی دوسری شکل	۲۰۹	۱۹۰	" " "	۱۸۸



صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۲۱۰	عتبہ بن فرقہ کے نام	۲۳۲	۱۹۸	خط کی تیسری شکل	۲۱۰
۲۱۰	" " "	۲۳۳	۱۹۸	خط کی چوتھی شکل	۲۱۱
۲۱۰	" " "	۲۳۴	۱۹۹	نہاوند کی فارسی فوجوں کے نام	۲۱۲
۲۱۱	مسلمانوں کے نام	۲۳۵	۱۹۹	امہانہ کے سالاروں کے نام	۲۱۳
۲۱۱	اور بیجان کے مجاہدوں کے نام	۲۳۶	۲۰۰	عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے نام	۲۱۴
۲۱۱	نعیم بن مقرن کے نام	۲۳۷	۲۰۰	" " " "	۲۱۵
۲۱۲	" " "	۲۳۸	۲۰۳	" " " "	۲۱۶
۲۱۲	خط کی دوسری شکل	۲۳۹	۲۰۳	کوفہ کے باشندوں کے نام	۲۱۷
۲۱۲	نعیم بن مقرن کے نام	۲۴۰	۲۰۴	خط کی دوسری شکل	۲۱۸
۲۱۳	خط کی دوسری شکل	۲۴۱	۲۰۴	خط کی تیسری شکل	۲۱۹
۲۱۳	مغیرہ بن شعبہ کے نام	۲۴۲	۲۰۵	خط کی چوتھی شکل	۲۲۰
۲۱۳	ساتب بن اقرع کے نام	۲۴۳	۲۰۵	خط کی پانچویں شکل	۲۲۱
۲۱۴	ابوموسیٰ اشعری کے نام	۲۴۴	۲۰۵	عبداللہ بن مسعود کے نام	۲۲۲
۲۱۶	ابوموسیٰ اشعری اور فوج کے نام	۲۴۵	۲۰۵	" " "	۲۲۳
۲۱۶	" " "	۲۴۶	۲۰۶	عمار بن یاسر کے نام	۲۲۴
۲۱۶	ابوموسیٰ اشعری کے نام	۲۴۷	۲۰۶	" " "	۲۲۵
۲۱۷	" " "	۲۴۸	۲۰۷	مغیرہ بن شعبہ کے نام	۲۲۶
۲۱۸	خط کی دوسری شکل	۲۴۹	۲۰۷	خط کی دوسری شکل	۲۲۷
۲۱۸	ابوموسیٰ اشعری کے نام	۲۵۰	۲۰۷	مغیرہ بن شعبہ کے نام	۲۲۸
۲۱۹	خط کی دوسری شکل	۲۵۱	۲۰۸	احنف بن قیس کے نام	۲۲۹
۲۱۹	خط کی تیسری شکل	۲۵۲	۲۰۹	عتبہ بن فرقہ کے نام	۲۳۰
۲۱۹	ابوموسیٰ اشعری کے نام	۲۵۳	۲۱۰	خط کی دوسری شکل	۲۳۱

صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۲۸۸	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۶۹	۲۱۹	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۵۴
۲۲۸	خط کی دوسری شکل	۲۶۶	۲۲۰	" " "	۲۵۵
۲۲۹	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۶۸	۲۲۰	اکابر فوج کی تحقیقاتی کمیٹی کے نام	۲۵۶
۲۲۹	" " "	۲۶۹	۲۲۱	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۵۷
۲۲۹	خط کی دوسری شکل	۲۷۰	۲۲۲	فاحین کسٹر کے نام	۲۵۸
۲۲۹	خط کی تیسری شکل	۲۷۱	۲۲۲	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۵۹
۲۲۹	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۸۲	۲۲۳	" " "	۲۶۰
۲۳۰	خط کی دوسری شکل	۲۸۳	۲۲۴	خط کی دوسری شکل	۲۶۱
۲۳۰	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۸۴	۲۲۴	زیاد بن حدیر کے نام	۲۶۲
۲۳۰	" " "	۲۸۵	۲۲۴	" " "	۲۶۳
۲۳۱	خط کی دوسری شکل	۲۸۶	۲۲۵	خط کی دوسری شکل	۲۶۴
۲۳۱	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۸۷	۲۲۵	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۶۵
۲۳۱	" " "	۲۸۸	۲۲۶	" " "	۲۶۶
۲۳۲	" " "	۲۸۹	۲۲۶	" " "	۲۶۷
۲۳۲	" " "	۲۹۰	۲۲۶	" " "	۲۶۸
۲۳۲	" " "	۲۹۱	۲۲۶	" " "	۲۶۹
۲۳۳	" " "	۲۹۲	۲۲۷	" " "	۲۷۰
۲۳۳	" " "	۲۹۳	۲۲۷	" " "	۲۷۱
۲۳۵	" " "	۲۹۴	۲۲۷	خط کی دوسری شکل	۲۷۲
۲۳۵	" " "	۲۹۵	۲۲۸	خط کی تیسری شکل	۲۷۳
۲۳۵	خط کی دوسری شکل	۲۹۶	۲۲۸	خط کی چوتھی شکل	۲۷۴
۲۳۵	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۹۷	۲۲۸	یزید بن ابی سفیانؓ کے نام	۲۷۵



صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۲۴۶	عثمان بن ابی اسامہ ثقفی کے نام	۳۲۰	۲۴۶	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۲۹۸
۲۴۶	" " "	۳۲۱	۲۴۶	" " "	۲۹۹
۲۴۶	" " "	۳۲۲	۲۴۶	خط کی دوسری شکل	۳۰۰
۲۴۶	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۳۲۳	۲۴۶	فحاشا شیخ بن مسعود کے نام	۳۰۱
۲۴۸	" " "	۳۲۴	۲۴۶	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۳۰۲
۲۴۸	" " "	۳۲۵	۲۴۸	" " "	۳۰۳
۲۴۸	" " "	۳۲۶	۲۴۸	خط کی دوسری شکل	۳۰۴
۲۴۸	" " "	۳۲۷	۲۴۸	خط کی تیسری شکل	۳۰۵
۲۴۹	جزء بن معاویہ کے نام	۳۲۸	۲۴۹	خط کی چوتھی شکل	۳۰۶
۲۴۹	" " "	۳۲۹	۲۴۹	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۳۰۷
۲۵۰	خط کی دوسری شکل	۳۳۰	۲۴۹	" " "	۳۰۸
۲۵۰	خط کی تیسری شکل	۳۳۱	۲۵۰	خط کی دوسری شکل	۳۰۹
۲۵۰	عمرو بن عاصؓ کے نام	۳۳۲	۲۵۰	ابوموسیٰ اشعریؓ اور حفاظ قرآن	۳۱۰
۲۵۲	" " "	۳۳۳	۲۵۱	ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام	۳۱۱
۲۵۶	" " "	۳۳۴	۲۵۲	" " "	۳۱۲
۲۵۶	" " "	۳۳۵	۲۵۲	" " "	۳۱۳
۲۵۶	خط کی دوسری شکل	۳۳۶	۲۵۲	" " "	۳۱۴
۲۵۶	عمرو بن عاصؓ کے نام	۳۳۷	۲۵۲	" " "	۳۱۵
۲۵۸	" " "	۳۳۸	۲۵۲	" " "	۳۱۶
۲۶۱	" " "	۳۳۹	۲۵۵	" " "	۳۱۷
۲۶۲	" " "	۳۴۰	۲۵۵	" " "	۳۱۸
۲۶۲	" " "	۳۴۱	۲۵۵	" " "	۳۱۹



صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۲۷۵	عروبن عاصی کے نام	۳۶۴	۲۶۴	عروبن عاصی کے نام	۳۶۲
۲۷۶	خط کی دوسری شکل	۳۶۵	۲۶۵	خط کی دوسری شکل	۳۶۳
۲۷۶	عروبن عاصی کے نام	۳۶۶	۲۶۵	عروبن عاصی کے نام	۳۶۴
۲۷۸	" " "	۳۶۷	۲۶۶	" " "	۳۶۵
۲۸۱	خط کی دوسری شکل	۳۶۸	۲۶۶	خط کی دوسری شکل	۳۶۶
۲۸۱	عروبن عاصی کے نام	۳۶۹	۲۶۷	عروبن عاصی کے نام	۳۶۷
۲۸۱	" " "	۳۷۰	۲۶۸	" " "	۳۶۸
۲۸۲	" " "	۳۷۱	۲۶۸	خط کی دوسری شکل	۳۶۹
۲۸۲	" " "	۳۷۲	۲۶۸	عروبن عاصی کے نام	۳۷۰
۲۸۳	" " "	۳۷۳	۲۶۹	خط کی دوسری شکل	۳۷۱
۲۸۳	" " "	۳۷۴	۲۶۹	عروبن عاصی کے نام	۳۷۲
۲۸۳	" " "	۳۷۵	۲۷۰	دریائے نیل کے نام	۳۷۳
۲۸۳	" " "	۳۷۶	۲۷۰	خط کی دوسری شکل	۳۷۴
۲۸۴	" " "	۳۷۷	۲۷۰	عروبن عاصی کے نام	۳۷۵
۲۸۵	خط کی دوسری شکل	۳۷۸	۲۷۱	خط کی دوسری شکل	۳۷۶
۲۸۵	عروبن عاصی کے نام	۳۷۹	۲۷۱	خط کی تیسری شکل	۳۷۷
۲۸۹	" " "	۳۸۰	۲۷۱	خط کی چوتھی شکل	۳۷۸
۲۹۱	" " "	۳۸۱	۲۷۲	خط کی پانچویں شکل	۳۷۹
۲۹۱	خط کی دوسری شکل	۳۸۲	۲۷۲	عروبن عاصی کے نام	۳۸۰
۲۹۲	عروبن عاصی کے نام	۳۸۳	۲۷۳	خط کی دوسری شکل	۳۸۱
۲۹۳	خط کی دوسری شکل	۳۸۴	۲۷۳	خط کی تیسری شکل	۳۸۲
۲۹۳	خط کی تیسری شکل	۳۸۵	۲۷۴	عروبن عاصی کے نام	۳۸۳

صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۲۹۹	گورنروں کے نام	۲۰۷		متفرق خطوط	
۲۹۹	خط کی دوسری شکل	۲۰۸	۲۹۳	گورنروں کے نام	۲۸۶
۲۲۹	ایک گورنر کے نام	۲۰۹	۲۹۵	ایک گورنر کے نام	۲۸۷
۳۰۰	مسلمانوں کے نام	۲۱۰	۲۹۶	امرائے اجناد کے نام	۲۸۸
۳۰۰	امرائے اجناد کے نام	۲۱۱	۲۹۶	شام کے مسلمانوں کے نام	۲۸۹
۳۰۰	نافع بن عبدالحارث کے نام	۲۱۲	۲۹۶	صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام	۲۹۰
۳۰۰	ایک فوجی کمانڈر کے نام	۲۱۳	۲۹۶	ایک صدر مقام کے مسلمانوں کے نام	۲۹۱
۳۰۱	گورنروں کے نام	۲۱۴	۲۹۶	گورنر شام کے نام	۲۹۲
۳۰۱	" " "	۲۱۵	۲۹۶	شام کے مسلمانوں کے نام	۲۹۳
۳۰۱	امرائے اجناد کے نام	۲۱۶	۲۹۶	مسلمانوں کے نام	۲۹۴
۳۰۱	گورنروں کے نام	۲۱۷	۲۹۷	گورنروں کے نام	۲۹۵
۳۰۲	" " "	۲۱۸	۲۹۷	خط کی دوسری شکل	۲۹۶
۳۰۲	کثیر بن شہاب کے نام	۲۱۹	۲۹۷	امرائے اجناد کے نام	۲۹۷
۳۰۲	مسلمانوں کے نام	۲۲۰	۲۹۷	" " "	۲۹۸
۳۰۲	گورنروں کے نام	۲۲۱	۲۹۷	گورنروں کے نام	۲۹۹
۳۰۲	کوفہ کے مسلمانوں کے نام	۲۲۲	۲۹۸	" " "	۳۰۰
۳۰۳	گورنروں کے نام	۲۲۳	۲۹۸	ایک گورنر کے نام	۳۰۱
۳۰۳	امرائے اجناد کے نام	۲۲۴	۲۹۸	فیروز دہلی کے نام	۳۰۲
۳۰۳	مسلمانوں کے نام	۲۲۵	۲۹۸	گورنروں کے نام	۳۰۳
۳۰۳	گورنروں کے نام	۲۲۶	۲۹۸	کوفہ کے گورنر کے نام	۳۰۴
۳۰۳	امرائے اجناد کے نام	۲۲۷	۲۹۸	مسلمانوں کے نام	۳۰۵
۳۰۳	ایک گورنر کے نام	۲۲۸	۲۹۹	ابوالدرداء کے نام	۳۰۶



صفحہ	عنوان	خط	صفحہ	عنوان	خط
۳۰۷	امراتے اجناد کے نام	۴۴۲	۳۰۴	خط کی دوسری شکل	۴۲۹
۳۰۷	گورنروں کے نام	۴۴۳	۳۰۴	ایک گورنر کے نام	۴۳۰
۳۰۷	" " "	۴۴۴	۳۰۴	ساتھ بن افرع کے نام	۴۳۱
۳۰۸	عروہ (بن عیاض باریق) کے نام	۴۴۵	۳۰۵	ایک گورنر کے نام	۴۳۲
۳۰۸	گورنر کو ف کے نام	۴۴۶	۳۰۵	خط کی دوسری شکل	۴۳۳
۳۰۸	گورنروں کے نام	۴۴۷	۳۰۵	صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام	۴۳۴
۳۰۸	" " "	۴۴۸	۳۰۵	گورنر تھ کے نام	۴۳۵
۳۰۹	شام کے گورنر کے نام	۴۴۹	۳۰۶	مجاہد بن جبر، کے نام	۴۳۶
۳۰۹	صدر مقام کے مسلمانوں کے نام	۴۵۰	۳۰۶	ایک گورنر کے نام	۴۳۷
۳۰۹	" " " "	۴۵۱	۳۰۶	مسلمانوں کے نام	۴۳۸
۳۰۹	مسلمانوں کے نام	۴۵۲	۳۰۶	عین کے گورنر کے نام	۴۳۹
۳۰۹	ایک گورنر کے نام	۴۵۳	۳۰۷	مسلمانوں کے نام	۴۴۰
۳۰۹	امراتے اجناد کے نام	۴۵۴	۳۰۷	" " "	۴۴۱

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پیش لفظ

حضرت عمر فاروقؓ کے سرکاری خطوط کا پہلا ایڈیشن ایک ہزار نسخوں پر مشتمل ۱۹۵۹ء میں چھپا تھا، اس کی پیش دو مری بار استعمال کے لئے محفوظ کر لی گئی تھیں، چار باغ سال میں یہ نسخے بک گئے تو ۱۹۶۵ء میں جیلڈیم و تیسخ کے بعد پلیٹوں کی مدد سے دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، کئی سال میں یہ بھی ختم ہو گیا، اب تیسرا ایڈیشن نئی کتابت کے بعد پیش کیا جا رہا ہے، کتابت، طباعت اور کاغذ کی بڑھتی ہوئی گرانی کے پیش نظر کتابت کا حجم کم کرنا ضروری ہو گیا۔ پہلے اس کی ضخامت چار سو صفحات کی تھی اب تین سو صفحات رہ گئی ہے۔ اس میں خطوط اور ان کے مقدروں نظر ثانی کر لی گئی ہے اور دونوں کو ادبی، تحقیقی اور معنوی اعتبار سے پہلے کی نسبت زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے اور نئے خطوط بڑھانے گئے ہیں، پہلی اشاعتوں

میں حضرت عمر فاروقؓ کا تعارف اور

ان کے خطوط کا تنقیدی جائزہ تشنگی

تحقیق کے باعث نہ ہو سکا تھا،

موجودہ ایڈیشن میں اس کی

کی بھی تلافی کر دی

گئی ہے

✽

خورشید احمد فاروق

۱۱ اگست ۵۷ء



# سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی والدہ حنتمہ ایک معزز اور خوشحال گھرانے کی خاتون تھیں اور والد خطاب بھی خاندانی آدمی تھے لیکن ناسازگار حالات کے باعث دنیوی خوشحالی سے بہرہ ور نہ ہو سکے، عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہوش سنبھالا تو گھر میں عسرت کا ماحول تھا بچپن میں ان پر ایسا وقت بھی پڑا جب فاقہ کی نوبت آگئی۔ خلیفہ ہو کر کبھی اپنے بچپن کی روکھی بھیکی زندگی کا موجودہ پر نعمت و پر عظمت زندگی سے مقابلہ کر کے حیرت کیا کرتے تھے، ایک موقع پر انہوں نے کہا: میری زندگی میں ایسا وقت بھی آیا ہے جب گھر میں کھانے کیلئے روٹی تک نہیں تھی، میں اپنی مخزومی خالاؤں کے گھر جا کر ان کے لئے کنوؤں سے میٹھا پانی نکال لاتا اور وہ مجھے مٹھی بھر بھر کے کشمش دیدیتی تھیں اے بچپن کے موڑ پر وہ اپنی ماں کے چچا زاد بھائی عمارہ بن ولید کے خادم کی حیثیت سے بھی، نظر آتے ہیں، عمارہ تجارت کے لئے شام یا یمن کے سفر پر تھے، عمر فاروقؓ ان کی خدمت کرتے اور کھانا

پکار کھلاتے تھے لہٰذا اپنے عہدِ خلافت میں ایک بار مکہ کی کسی جانی پہچانی وادی سے گزریے تو ساتھیوں سے اس وادی میں اونٹ چرانے کے ادنیٰ مشاغل کا موجودہ شاندار زندگی سے مقابلہ کر کے حیرت سے کہنے لگے : میں بالوں کی بندھی پہنے اس وادی میں خطاب (والد) کے اونٹ چراتا تھا، وہ سخت گیر آدمی تھے، میں کوئی کام کرتا تو میرا پیچھا کرتے اور اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہوتی تو مارتے اور آج میرے عروج کا یہ حال ہے کہ خدا اور میرے درمیان کوئی حائل نہیں، عمر فاروقؓ کے والد خطاب بدکلام، بد مزاج اور تشدد پسند آدمی تھے۔ کان الخطاب فظاً غلیظاً، یہ صفات عمر فاروقؓ کی سیرت میں بھی منتقل ہو گئے تھے اور ان کی پبلک نیر پرائیویٹ زندگی میں بہت نمایاں نظر آتے ہیں، ان صفات کی وجہ سے خلافت سے پہلے ہر وقت ان کے ہاتھ میں تلوار رہا کرتی تھی اور خلافت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد وہ مشہور درّہ جس کے خیال سے لوگ کلپتے تھے اور جس سے وہ صحابی اور غنیمت صحابی دونوں کی خبر لیتے تھے، ان کی بیویاں انہی صفات کا طعنہ دے کر اپنا دل ہلکا کرتی تھیں اور انہی صفات سے خائف ہو کر ان کی شادی کے پیغام رد کر دیتی تھیں۔

قبول اسلام کے وقت عمر فاروقؓ کی عمر ۲۶ سال کی تھی، وہ کئی شادیاں کر چکے تھے اور اپنے قومی پیشہ تجارت میں مشغول تھے، رعب و داب، اجرات اور کامیاب تجارت کے باعث معاشرہ میں انہیں وقار حاصل ہو گیا تھا، جس معاملہ سے انہیں دلچسپی ہو جاتی اس کی پورے جوش اور بیباکی سے وکالت کرتے اور کسی بات پر اڑ جاتے تو اسے پایہ تکمیل تک پہنچا کر سانس لیتے۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ لمبے چوڑے قد اور آدمی تھے، جوانی میں رنگ صاف تھا پھر سانولا ہو گیا تھا، سر گنجا تھا، آنکھیں خوب لال، داڑھی ہلکی لیکن مونچھیں بڑی اور خوب

۱۔ مثنوی (ابن حبیب، حیدر آباد ہند) ص ۱۴۱۔ ابن ابی الحدید ۳/ ۱۴۲

۲۔ ابن سعد ۳/ ۲۶۶ - ۲۶۷ - طبری ۵/ ۲۹



گچھی ہوئی مونچھوں کے سرے بھورے رنگ کے تھے، قد اتنا لباکہ اگر گدھ یا خچر پر سوار ہوتے تو قدم زمین پر لگتے آواز اونچی تھی، قدم بھاری، ہنستے بہت کم تھے، ظرافت و بذلہ سخی سے طبیعت کو کوئی لگاؤ نہیں تھا، جب غصہ آتا تو مونچھوں کو امیٹھ کر منہ میں لے لیتے اور زور زور سے ان میں سانس کی ہوا پھونکتے اور طیش زیادہ بڑھتا تو دانتوں سے اپنا ہاتھ کاٹنے لگتے حتیٰ کہ خون نکل آتا، لہٰذا اس ظاہر میں مذکورہ صفات کے جوڑ سے ان کی شخصیت بڑی رعب دار ہو گئی تھی اور ان کے کوڑے نے جسے ان سے پہلے نہ رسول اللہؐ نے ہاتھ لگایا تھا نہ ابو بکر صدیقؓ نے ان کے رعب و داب کو خوف و ہراس کی حد تک بڑھا دیا تھا، لوگ ان کے سامنے آتے اور ان سے بات چیت کرتے ڈرا کرتے تھے، ایک بار حجامت بنواتے وقت انھیں کھکار آئی تو حجام کا پاخانہ خطا ہو گیا، ایک آواز عورت کی ان سے شکایت کی گئی، انہوں نے اسے طلب کیا تو خوف سے اس کا حمل ساقط ہو گیا، علی حیدرؓ نے کہا: حمل کی دیت ادا کیجئے، عمر فاروقؓ رضی اللہ عنہ سے بولے: دیت اسی وقت تمہیں اپنے خاندان والوں سے وصول کر کے ادا کرنی ہوگی، رسول اللہؐ جنگ سے بخیریت واپس لوٹے تو ایک کنیز ان کے پاس آئی اور بولی: میں نے عہد کیا تھا کہ جب آپ بخیریت لوٹیں گے تو آپ کے سامنے ڈھول بجا کر خوشی کا اظہار کروں گی، رسول اللہؐ بیٹھ گئے اور کنیز ڈھول بجانے لگی، ذرا دیر میں ابو بکر صدیقؓ بھی آگئے، کنیز گاتی بجاتی رہی، پھر عمر فاروقؓ آئے، انہیں دیکھ کر کنیز کے ہوش اڑ گئے، اس نے گانا بند کر دیا اور ڈھول پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی غذا بھی جسم کے مطابق تھی، ہر دن کھانے کے علاوہ وہ ایک صاع (ساڑھے تین سیر) کھجور کھالتے تھے، گوشت اور گھی ان کے روزمرہ کے کھانے میں داخل تھا، لیکن دودھ اور رقیق چیزوں کے مقابلہ میں وہ خشک غذائیں جیسے

۱۔ ابن سعد ۳/۳۲۶، ابن ابی الحدید ۳/۱۰۴، ابن جوزی ۵۔ ۲۔ کنز العمال ۴/۳۳۱

۳۔ بیہقی ۴/۱۲۳، ۴/۳۳۷



بکھور اور کشمش زیادہ پسند کرتے تھے، رقیق چیزوں میں انہیں کشمش یا کھجور کی بنیذ مرغوب تھی۔ وہ کھانا کھانا کھا کر ہاتھ نہیں دھوتے تھے بلکہ اپنے سینڈل سے پوچھ لیتے تھے اور کہتے: یہ عمر اور آل عمر کے رومال ہیں، صحابہ کو بالعموم اور رسول اللہؐ کو بالخصوص عطر اور خوشبودار مرکبات بہت پسند تھے لیکن عمر فاروقؓ کو ان سے دلچسپی نہ تھی، وہ بالوں میں ہمیشہ گھی یا روغنِ زیتون ڈالا کرتے تھے، گرمیوں میں حج کے موقع پر پسینہ کی بو سے بچنے اور دوسروں کو محفوظ رکھنے کیلئے رسول اللہؐ اپنے اور اپنی بیویوں کے سر اور کپڑوں میں عطر، مشک اور عنبر یا دوسرے خوشبودار مرکب لگاتے تھے لیکن عمر فاروقؓ کو حالتِ احرام میں خوشبو لگانا سخت ناپسند تھا، ایک بار ایام حج میں عمر فاروقؓ کو امیر معاویہؓ کے کپڑوں سے عطر کی مہک آئی تو انہوں نے پوچھا: یہ خوشبو کیسی؟ امیر معاویہؓ نے ڈانٹ ڈپٹ سے بچنے کے لئے کہا کہ (رسول اللہؐ کی بیوی اور ان کی بہن) ام حبیبہؓ نے عطر لگا دیا تھا، عمر فاروقؓ نے گرم ہو کر بولے: فوراً جاؤ اور ام حبیبہ سے خوشبودار دھواؤ، اللہ! بخدا مجھے یہ پسند ہے کہ حرم کے کپڑے سے کوئی تار کی بو آئے بہ نسبت اس کے کہ اس کے لباس سے عطر کی مہک نکلے۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے عمر فاروقؓ نے آٹھ عقد کئے، چار اسلام سے پہلے اور چار اسلام کے بعد، مدینہ آکر انہوں نے تین بیویوں کو جو قبول اسلام اور ہجرت کے لئے تیار نہیں ہوئیں چھوڑ دیا تھا، ان کی پہلی بیوی زینب ان کے مشہور لڑکے عبد اللہ اور لڑکی حفصہؓ زوجہ رسول اللہؐ کی ماں تھیں، ہجرت کر کے مدینہ آگئی تھیں اور ایک خبر یہ ہے انہوں نے ہجرت نہیں کی اور مکہ ہی میں انتقال کیا، مدینہ آکر مختلف اوقات میں عمر فاروقؓ نے چار عقد کئے، پہلی دو شادیاں بیویوں سے نبھاؤ نہ ہونے کے باعث طلاق پر منتہی ہوئیں، خلیفہ ہونے کے کچھ عرصہ بعد عمر فاروقؓ نے تیسری شادی عاتکہؓ سے کی یہ



بیوہ تھیں لیکن حسین اور اس شرط پر انہوں نے شادی کی تھی کہ عمر فاروقؓ انہیں ماریں گے نہیں  
 نرج کیلئے سفر سے روکیں گے نہ مسجد نبویؐ میں نماز پڑھنے سے باز رکھیں گے، ان کی چوتھی شادی  
 علی حیدرؓ کی لڑکی ام کلثومؓ سے سلسلہ میں ہوئی جب وہ پچاس سال کے قریب تھے اور  
 ام کلثومؓ آٹھ سال کی تھیں، اس لڑکی کے مہر پر عمر فاروقؓ نے خطیر رقم صرف کی مقدار اکثر  
 راویوں نے بیس ہزار روپے (چالیس ہزار درہم) اور ان کی ایک قلیل جماعت نے  
 پچاس ہزار روپے (دس ہزار دینار) معین کی ہے، ان کی دوام ولد بھی تھیں، بچوں  
 کی تعداد چودہ تھی، نو لڑکے اور پانچ لڑکیاں تھے

ہجرت کے ابتدائی چند سالوں میں رسول اللہؐ اور مہاجرین قریش کی اقتصادی  
 زندگی میں جو خوش آئند انقلاب آیا اس کی برکتوں سے عمر فاروقؓ بھی متمتع ہوئے،  
 رسول اللہؐ نے مدینہ سے نکلے ہوئے یہودی قبیلہ بنو نضیر کا بڑا حرم نامی نخلستان انہیں  
 عطا کیا تھا، ان کے دو نخلستان تمغ اور صرمہ بن الاکوع کے نام سے مشہور ہیں،  
 خیر کی غنیمت سے نخلستانوں اور اراضی کی شکل میں عمر فاروقؓ کو ایک بڑی جائداد ملی تھی  
 جو سو حصوں پر مشتمل تھی، رسول اللہؐ نے خمس خیر کے باغوں سے بھی ان کیلئے سودق  
 (تقریباً پانچ سو من) کھجور کا حصہ مقرر کر دیا تھا، یاقوت نے تصریح کی ہے کہ مدینہ سے تین  
 میل سمت شام سرزمین حترف میں عمر فاروقؓ کے کچھ نخلستان تھے۔ والجوف موضع  
 علی ثلاثة امثال من المدينة نحو الشام به كانت اموال عمرو بن الخطاب  
 اس کی تائید معجم بکری میں ایک شخص کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے۔ خرجت مع عمر  
 الى ارمه بالجرف سے ایک اور اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ سے چند میل

۱۔ ابن حجر ۳۵۰/۴ - ۲۔ نسب قریش ص ۲۴۹ - ۳۔ ابن سعد ۵۸/۲، بلاذری ص ۲۴

۴۔ بیہقی ۱۶۰/۴، زیلعی (نقد الراوی) ۲۴۶/۳، یاقوت ۱/۵۵ - ۵۔ بکری ص ۳۴

۶۔ بیہقی ۱۶۰/۴، زیلعی ۲۴۶/۲، بلاذری ص ۳۳، شافعی ۲۴۵/۳، ابن حبیل ۱۲۵۰۵۵، ۱۲/۲ - ۱۲۵۰۵۵

۷۔ معجم البلدان ۶۲/۲ - ۸۔ ایضاً ص ۳۴۸



مغرب میں غابہ نامی وادی میں بھی ان کا ایک نخلستان تھا۔ جامع تری عالم ابن ابی الحدید: حجاز میں  
 عمر فاروقؓ کے متعدد نخلستان تھے جن کی سالانہ آمدنی بیس ہزار روپے (چالیس ہزار درہم تھی)۔  
 بظاہر یہ وہی نخلستان ہیں جن کا مدینہ کے نواح میں راویوں نے ذکر کیا ہے اور جن میں سے  
 دو کے نام شمع اور صرمة ابن الکاؤع بتائے ہیں، تاریخ صنعاء کے مولف نے عمر فاروقؓ  
 کی میراث کے جو اعداد و شمار دیئے ہیں وہ اتنے ضخیم ہیں کہ ان کا باور کرنا مشکل ہے،  
 لکھا ہے: ولقد وی ان عمر مات عن مائتی الف الف درہم۔ راوی  
 بتاتے ہیں کہ عمر فاروقؓ کی میراث کی قیمت دس کروڑ روپے (بیس کروڑ درہم) تھی۔  
 بحیثیت خلیفہ عمر فاروقؓ کی کوئی تنخواہ مقرر نہیں تھی، وہ اپنے پیشرو ابو بکر صدیقؓ کی  
 طرح بیت المال سے اپنی اور اپنے متعلقین کی ضروریات پوری کرتے تھے، روپیہ پیسہ کے  
 علاوہ بیت المال ان کے خورد و نوش، لباس و کام کاج کے لئے غلام کنیز اور سواری کے لئے  
 اونٹ اور گھوڑے کا بھی کفیل تھا، ام المومنین عائشہؓ: لما استخلف عمر اکل  
 داهله واحترق في مال نفسه۔ خلیفہ ہو کر عمر فاروقؓ اور ان کے  
 بال بچوں نے خزانہ سے کھایا پیا اور اپنے روپے سے تجارت بھی کی، تجارت میں کھجور اور غلہ  
 ہی داخل نہ تھا جسکی پیداوار عمر فاروقؓ کے فارموں اور نخلستانوں میں ہوتی تھی بلکہ دوسرے  
 اصناف کا سامان بھی داخل تھا، عربی روایت بتاتی ہے کہ وہ تجارتی قافلے شام اور دوسرے  
 ملکوں کو بھیجا کرتے تھے جن میں ان کا سامان یا حصے ہوتے تھے، عن ابراہیم ان  
 عمر کان یتجرو و هو خلیفۃ وجہز عیراً الی الشام یبع اپنی خلافت کے  
 دوران بھی عمر فاروقؓ تجارت کرتے تھے، انہوں نے ایک تجارتی قافلہ شام بھیجا، ان  
 سب کے علاوہ عمر فاروقؓ کی آمدنی کے دو مزید ذریعے تھے۔ مال غنیمت کے سہام  
 جو سہ سے انہیں خلافت صدیقی کے آخر تک برابر ملتے رہے تھے اور جن کی تعداد

۱۔ ابن سعد ۳/۲۷۷۔ ۲۔ شرح نہج البلاغہ ۱/۱۵۸۔

۳۔ ابن سعد ۳/۳۰۸۔ بیہقی ۶/۳۵۳۔ ۴۔ ابن سعد ۳/۲۷۸۔



و مقدار ان کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں شام، مصر، عراق اور فارس میں نئے نئے محاذ کھلنے سے بہت بڑ گئی تھی، غنیمت کے سہام کا سلسلہ فاروقی خلافت کے آخر تک جاری رہا، اوائل خلافت میں ایک نیا ذریعہ آمدنی ان کے قائم کردہ دیوان اعطاء کی موافقت وجود میں آیا، اس کے ماتحت عمر فاروقؓ کو گریڈ اول کی تنخواہ ملنے لگی جس کی مقدار ڈھائی ہزار روپے سالانہ تھی، ان کی بیوی بچوں کی بھی تنخواہیں مقرر ہو گئیں اور ان کے گھر کے ہر فرد کو لگ بھگ بیسالیس سیر ماہانہ غلہ، ساڑھے تین سیر سرکہ اور اتنا ہی روغن زیتون ملنے لگا۔ حضرت عمر فاروقؓ سادہ زندگی گزارتے تھے، انہیں نہ لباس کا شوق تھا، نہ پر تکلف کھانوں کا، نہ ظاہری ٹھاٹھاٹ سے دلچسپی تھی، بچپن میں گھڑ کا روکھا پھیکا اور پر مشقت ماحول ان کی اس افتاد طبع کا کافی حد تک ذمہ دار تھا، خلیفہ ہو کر ان کی سادگی روکھے پن میں بدل گئی، اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ وہ رعیت اور افسروں کے دل میں اپنی دھماک اور رعب و داب بڑھانا چاہتے تھے اور دوسرا مقصد بحیثیت خلیفہ روکھی زندگی بسر کر کے امیدواران خلافت اور ان کے حامیوں کی حاسدانہ نکتہ چینی سے بچنا تھا، جسکے نکھری اور اُجلی زندگی بسر کرنے کی صورت میں رُٹھنے کا اندیشہ تھا، اس روکھی ہیکلی زندگی کا ایک اثر یہ بھی ہوا کہ اچھے گھرانوں کی عورتیں ان کی شریک حیات بننے کو تیار نہیں ہوتی تھیں، عہدوں کے انحراف کی ایک دوسری وجہ عمر فاروقؓ کی سخت گیری اور تشمرا جی تھی، انھوں نے ایک معزز قرشی صلبہ بن ربیعہ کی لڑکی ام ابان سے شادی کرنا چاہی تو اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا: گھر کا دروازہ بند رکھتے ہیں (یعنی بیویوں کو کہیں آنے جانے نہیں دیتے، گھروالوں پر) روپیہ خرچ نہیں کرتے، گھر آتے ہیں تو تیور چڑھے ہوتے ہیں، گھر سے باہر جاتے ہیں تو تیور چڑھے ہوتے ہیں۔

ابوبکر صدیقؓ کی چھوٹی اور آخری لڑکی ام کلثومؓ کو بیل عائشہؓ کی معرفت شادی کا پیغام دیا تو انہوں نے یہ کہہ کر رد کر دیا: کھری زندگی گزارتے ہیں اور بیویوں کے ساتھ سخت



برتاؤ کرتے ہیں۔ انہ خشن العیش شدید علی النساء

ابو بکر صدیقؓ کی طرف عمر فاروقؓ بھی رسول اللہؐ کے خسر تھے، ان کی رشتہ جلفہ انہیں بیاہی تھیں، اس تعلق کے علاوہ جن منفات نے عمر فاروقؓ کو رسول اللہؐ سے قریب کر دیا تھا وہ ان کا غیر معمولی جوش اور رعب دار شخصیت تھی، عمر فاروقؓ ہر صحابی سے زیادہ رسول اللہؐ اور اسلام کے معاملات سے دلچسپی لیتے تھے اور اکثر معاملات میں اپنی رائے دینے میں پیشقدمی کیا کرتے تھے، فطری جوش اور طبعی بیباکی نے ان میں کرید اور نقد کی صفت بھی پیدا کر دی تھی، اس لئے جنگ ہوتی یا صلح، اقتصادی مسئلہ ہو یا سیاسی، اجتماعی یا شخصی وہ اُس میں مداخلت ضرور کرتے اور اپنی سمجھ کے مطابق رائے دیتے جو بات انہیں ناپسند ہوتی اس پر نقد کرتے اور اپنا نقطہ نظر رسول اللہؐ کے سامنے پیش کر دیتے، رسول اللہؐ ان کے اخلاص، جوش اور رعب و داب کا لحاظ کر کے اکثر انکا مشورہ مان لیتے یا نقطہ نظر اختیار کر لیتے اور کبھی نرمی و حکمت سے اسے مسترد بھی کر دیتے تھے بہت سے معاملات میں عمر فاروقؓ کے نقطہ نظر کی توثیق وحی کے ذریعہ بھی ہو جاتی تھی، اسی لئے مکہ کے مفسر مجاہد بن جبر (مستلزم) نے کہا ہے: کان عمر اذا راى رأياً رآى رسولاً یسئل بہ القرآن۔ جب عمر فاروقؓ کوئی رائے قائم کرتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہو جاتا تھا، اس دوگانہ امتیاز یعنی رسول اللہؐ کا ان کے مشوروں پر عمل اور قرآن میں ان کے نقطہ نظر کی توثیق نے مسلمانوں میں ان کی دھاک بہت بڑھادی تھی حالانکہ وہ چالیس سال کے بھی نہیں ہوئے تھے۔

سب صبر

حضرت عمر فاروقؓ نے ۳۵ھ سے ۳۷ھ تک دس سال سے زیادہ حکومت کی لیکن ان کی کوئی مشاورتی کمیٹی نہ تھی، نہ کوئی وزیر، نہ باضابطہ مشیر، نہ نائب، انہیں اپنے اوپر بیابیاں اعتماد تھا اور خلافت کے سارے معاملات وہ اپنی رائے اور اجتہاد سے طے کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی معاملہ میں ان کی سمجھ گمانہ کرتی یا کسی جنگی مہم یا جماعتی قضیہ یا متنازعہ فیہ مسئلہ



میں وہ مشورہ کرنا یا مختلف نقطہ ہائے نظر معلوم کرنا ضروری سمجھتے تو بعد نماز صحابہ سے رجوع کر لیتے تھے، ان کا اجتہاد آزاد اور باجرات تھا، وہ اگر کسی بات کو درست سمجھتے یا خلافت کے مفاد میں تو اسے بے دھڑک اختیار کر لیتے تھے چاہے ایسا کرنے میں سنت رسولؐ اور عمل صدیقؓ کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑتی، اگر حالات کا تقاضہ ہوتا تو وہ قرآن کے ضابطوں کو بھی نظر انداز کر دیتے تھے مثلاً انہوں نے مفتوحہ علاقوں کو غازیوں میں بانٹنے کی بجائے جیسا کہ قرآن میں حکم ہے وقف علی المسلمین کر دیا، عیسویوں کا عیسائیوں سے دہری زکوٰۃ وصول کی جبکہ زکوٰۃ بموجب قرآن صرف مسلمانوں پر واجب تھی، اور یہو کے مظلوم غلاموں کا چوری کی سزائیں ہاتھ نہیں کاٹا حالانکہ قرآن میں چور کی سزا مطلقاً قطع ید مقرر کی گئی ہے۔

رسول اللہؐ اپنا جانشین مقرر کئے بغیر دنیا سے رخصت ہو گئے تھے لیکن ابوبکر صدیقؓ نے وفات سے پہلے اپنے معتمد اور مشیر خاص عمر فاروقؓ کو خلافت کے لئے اپنا جانشین نامزد کر دیا تھا، سنت نبویؐ سے اس انحراف کی وجہ یہ تھی کہ ابوبکر صدیقؓ کے سامنے وہ پراڈیت ہنگامے تھے جو رسول اللہؐ کے انتقال پر انتخاب خلیفہ کے معاملہ میں صحابہ کے درمیان پیدا ہو گئے تھے اور جن کے نتیجہ میں صحابہ کے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے، مسلمانوں کی وفاداریاں بٹ گئی تھیں اور مدینہ میں کئی سیاسی پارٹیاں وجود میں آ گئی تھیں جو ایک دوسرے پر نقد کرتی تھیں اور اپنے اپنے امیدواروں کو مسند خلافت پر مستمکن دیکھنا چاہتی تھیں، ابوبکر صدیقؓ کو اندیشہ تھا کہ اگر انہوں نے اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تو خلافت کے امیدوار اپنے حمایتوں کا سہارا لے کر آپس میں لڑنے لگیں گے اور اسلام کے تسخیری مشن کو سخت نقصان پہنچے گا۔

ان کی آخری علالت کے دوران ایک متمول اور با رشوخ قریشی مہاجر عبد الرحمن بن عوفؓ ابوبکر صدیقؓ کی عیادت کو آئے اور انہیں دیکھ کر بولے: اب تو آپ کی طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا: نہیں میری طبیعت بہت خراب ہے اور آپ لوگوں کا طرز عمل میرے لئے مرض سے زیادہ تکلیف دہ ہے، میری



نظر میں جو شخص سب سے زیادہ اہل تھا میں نے اسے اپنا جانشین مقرر کیا تو آپ سب کا منہ بھول گیا، آپ میں سے ہر شخص خود خلیفہ بننا چاہتا ہے کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ دنیا امنڈ پڑی ہے۔ واللہ انی لشدید الوجع ولما التقی منکم یا معشر المهاجرین اشد علی من وجعی انی ولیت اموکم خیرکم فی نفسی نکلمکم ورم انفعہ ایلادۃ ان یکون هذا الاھملہ وذلك لیمّا وایتم الدنیا قد اقبلت

ایک دوسرے قریشی رئیس اور امیدوار خلافت طلحہ بن عبید اللہؓ کو حیب معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیقؓ نے تحریری فرمان کے ذریعہ عمر فاروقؓ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا ہے تو وہ ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور اندازہ برہمی سے بولے: آپ نے عمر فاروقؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے حالانکہ آپ ان کی دست درازیوں سے جو وہ آپ کے عین حیات لوگوں کے ساتھ کرتے رہے ہیں خوب واقف ہیں، آپ کے بعد ان کا کیا حال ہوگا، خدا آپ سے پوچھے گا کہ رعیت کو کس کے سپرد کیا ہے تو آپ کیا جواب دیں گے؟ استخلفت علی الناس عمرو وقد رایت ہایلقی الناس من وانت معہ فکیف اذا خلا بہم وانت لاق ربک فانا نلک عن رعیتک

پینتالیس سالہ عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے تو اس طرح کے ہنگامے نہیں ہوئے جیسا کہ ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کے وقت پہ پا ہوئے تھے لیکن اس بات کی قوی شہادت موجود ہے کہ نئے خلیفہ کے روکھے پن، تشدد پسندی اور احتسابی نظر سے امیدواران خلافت بالخصوص اور صحابہ بالعموم مضحمل اور بد دل تھے اور ان کی خلافت سے ناراضگی ظاہر کرنے کیلئے کچھ عرصہ تک ترک موالات کرتے رہے تھے، ابو بکر صدیقؓ کے دور میں عرب - عراق سرحد پر خالد بن ولیدؓ کی نگرانی میں سرحد کے عرب قبیلوں نے عراق کی سرحدی فارسی بستیوں پر بڑے پیمانہ پر ترکانہ شروع کر دی تھی، جب عربوں نے ایک طرف حیرہ، انبار اور عین التمر جیسے اہم سرحدی شہروں کو پامال کر ڈالا اور دوسری طرف خالد بن ولیدؓ کو عراق سے ہٹا کر



شام کے مورچہ پر بھیج دیا گیا تو عراق کی فارسی حکومت عربوں کو اپنی سرحد سے نکالنے کی طرف  
 سنجیدگی سے متوجہ ہو گئی، اس نے اپنی سرحد کے قریب کی فوجی چوکیاں مستحکم کر لیں اور اسکی  
 کئی فوجیں متعدد جہزوں کی قیادت میں عربوں کو سرحدی بستیوں اور شہروں سے نکالنے  
 کے لئے پیش قدمی کرنے لگیں، سرحد کے چھاپہ مار مسلم قبائل کمزور پڑ گئے اور ان کے بڑے  
 کمانڈر صفی بن حارثہ رضی اللہ عنہ خلیفہ کو صورت حال سے مطلع کرنے اور کمک لینے خود مدینہ آئے  
 اس وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شمع حیات بجھنے والی تھی، عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی  
 ایک جلسہ منعقد کیا اور باشندگان مدینہ کو عرب، عراق سرحد پر جا کر فارسیوں سے لڑنے کی  
 دعوت دی لیکن کوئی جانے کو تیار نہیں ہوا تین دن تک عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہالی شہر کو عراق جانے کی  
 ترغیب و تلقین کرتے رہے جس کے زیر اثر مدینہ کے اندر اور باہر کے کئی سو عرب  
 جہلوں کے لئے تیار ہو گئے لیکن کسی ممتاز یا بار موخ صحابی نے جانکی حامی نہیں بھری، چوتھے  
 دن عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر جلسہ کر کے حاضرین کو للکارا، کوئی صحابی اب بھی ان کی ماتحتی  
 میں فوجی قیادت سنبھالنے کے لئے تیار نہیں ہوا، جلسہ میں ایک ثقیفی تاجر ابو عبیدہ موجود  
 تھے، ہر طرف جمود دیکھ کر انہیں جوش آگیا اور انہوں نے کھڑے ہو کر اسلامی فوج کی  
 قیادت کے لئے اپنی خدمات پیش کیں، عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ سے واقف تھے وہ نہ  
 قرشی تھے نہ صحابی، فوج کی سپہ سالاری کے لئے ان دونوں صفات کا ہونا ضروری  
 تھا، صحابہ کی بے اعتباری کے پیش نظر خلیفہ نے ابو عبیدہ میں ان دونوں صفات کی عدم  
 موجودگی کے باوجود ان کی پیشکش قبول کر لی اور انہیں سالار اعلیٰ بنادیا، اس انتخاب پر  
 صحابہ اور بالخصوص امیدواران خلافت کی طرف سے اعتراض ہونے لگے اور اصرار  
 کیا گیا کہ سپہ سالاری کا عہدہ صحابی کے سپرد کیا جائے، عمر فاروق رضی اللہ عنہ اتنے کبیدہ خاطر  
 تھے کہ انہوں نے اعتراض کی پرواہ نہیں کی اور ابو عبیدہ کی قیادت میں ایک فوج  
 روانہ کر دی جس کی بڑی تعداد مدینہ سے باہر کے بدوؤں پر مشتمل تھی لے



برتاؤ کرتے ہیں۔ انہ خشن العیش شدید علی النساء

ابو بکر صدیقؓ کی طرف عمر فاروقؓ بھی رسول اللہؐ کے خسر تھے، ان کی ٹٹکی حفصہؓ انہیں بیاہی تھیں، اس تعلق کے علاوہ جن منفات نے عمر فاروقؓ کو رسول اللہؐ سے قریب کر دیا تھا وہ ان کا غیر معمولی جوش اور رعب دار شخصیت تھی، عمر فاروقؓ نہ ہر صحابی سے زیادہ رسول اللہؐ اور اسلام کے معاملات سے دلچسپی لیتے تھے اور اکثر معاملات میں اپنی رائے دینے میں پیشقدمی کیا کرتے تھے، فطری جوش اور طبعی بیباکی نے ان میں کرید اور نقد کی صفت بھی پیدا کر دی تھی، اس لئے جنگ ہوتی یا صلح، اقتصادی مسئلہ ہو یا سیاسی، اجتماعی یا شخصی وہ اُس میں مداخلت ضرور کرتے اور اپنی سمجھ کے مطابق رائے دیتے جو بات انہیں ناپسند ہوتی اس پر نقد کرتے اور اپنا نقطہ نظر رسول اللہؐ کے سامنے پیش کر دیتے، رسول اللہؐ ان کے اخلاص، جوش اور رعب و داب کا لحاظ کر کے اکثر انکا مشورہ مان لیتے یا نقطہ نظر اختیار کر لیتے اور کبھی نرمی و حکمت سے اسے مسترد بھی کر دیتے تھے بہت سے معاملات میں عمر فاروقؓ کے نقطہ نظر کی توثیق وحی کے ذریعہ بھی ہو جاتی تھی، اسی لئے مکہ کے مفسر مجاہد بن جبر (مستلزم) نے کہا ہے: کان عمر اذا راى رأياً سائلاً يسئل به القرآن۔ جب عمر فاروقؓ کوئی رائے قائم کرتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہو جاتا تھا، اس دو گانہ امتیاز یعنی رسول اللہؐ کا ان کے مشوروں پر عمل اور قرآن میں ان کے نقطہ نظر کی توثیق نے مسلمانوں میں ان کی دھاک بہت بڑھادی تھی حالانکہ وہ چالیس سال کے بھی نہیں ہوئے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ۳۵ھ سے ۳۷ھ تک دس سال سے زیادہ حکومت کی لیکن ان کی کوئی مشاورتی کمیٹی نہ تھی، نہ کوئی وزیر، نہ باضابطہ مشیر، نہ نائب، انہیں اپنے اوپر بیاباں اعتماد تھا اور خلافت کے سارے معاملات وہ اپنی رائے اور اجتہاد سے طے کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی معاملہ میں ان کی سمجھ گمانہ کرتی یا کسی جنگی مہم یا جماعتی قضیہ یا تنازعہ فیہ مسئلہ

سن صہر



میں وہ مشورہ کرنا یا مختلف نقطہ ہائے نظر معلوم کرنا ضروری سمجھتے تو بعد نماز صحابہ سے رجوع کر لیتے تھے، ان کا اجتہاد آزاد اور باجرات تھا، وہ اگر کسی بات کو درست سمجھتے یا خلافت کے مفاد میں تو اسے بے دھڑک اختیار کر لیتے تھے چاہے ایسا کرنے میں سنت رسولؐ اور عمل صدیقؓ کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑتی، اگر حالات کا تقاضہ ہوتا تو وہ قرآن کے ضابطوں کو بھی نظر انداز کر دیتے تھے مثلاً انہوں نے مفتوحہ علاقوں کو غازیوں میں بانٹنے کی بجائے جیسا کہ قرآن میں حکم ہے وقف علی المسلمین کر دیا، عیسویوں نامیہ کے عیسائیوں سے دُہری زکوٰۃ وصول کی جبکہ زکوٰۃ بموجب قرآن صرف مسلمانوں پر واجب تھی، اور بھوکے مظلوم غلاموں کا چوری کی سزائیں ہاتھ نہیں کاٹا حالانکہ قرآن میں چور کی سزا مطلقاً قطع ید مقرر کی گئی ہے۔

رسول اللہؐ اپنا جانشین مقرر کئے بغیر دنیا سے رخصت ہو گئے تھے لیکن ابوبکر صدیقؓ نے وفات سے پہلے اپنے معتمد اور مشیر خاص عمر فاروقؓ کو خلافت کے لئے اپنا جانشین نامزد کر دیا تھا، سنت نبویؐ سے اس انحراف کی وجہ یہ تھی کہ ابوبکر صدیقؓ کے سامنے وہ پراڈیت ہنگامے تھے جو رسول اللہؐ کے انتقال پر انتخاب خلیفہ کے معاملہ میں صحابہ کے درمیان پیدا ہو گئے تھے اور جن کے نتیجہ میں صحابہ کے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے، مسلمانوں کی وفاداریاں بٹ گئی تھیں اور مدینہ میں کئی سیاسی پارٹیاں وجود میں آ گئی تھیں جو ایک دوسرے پر نقد کرتی تھیں اور اپنے اپنے امیدواروں کو مسند خلافت پر مستمکن دیکھنا چاہتی تھیں، ابوبکر صدیقؓ کو اندیشہ تھا کہ اگر انہوں نے اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تو خلافت کے امیدوار اپنے حمایتوں کا سہارا لے کر آپس میں لڑنے لگیں گے اور اسلام کے تسخیری مشن کو سخت نقصان پہنچے گا۔

ان کی آخری علالت کے دوران ایک متمول اور با رشوخ قریشی مہاجر عبد الرحمن بن عوفؓ ابوبکر صدیقؓ کی عیادت کو آئے اور انہیں دیکھ کر بولے: اب تو آپ کی طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا: نہیں میری طبیعت بہت خراب ہے اور آپ لوگوں کا طرز عمل میرے لئے مرض سے زیادہ تکلیف دہ ہے، میری



نظر میں جو شخص سب سے زیادہ اہل تھا میں نے اسے اپنا جانشین مقرر کیا تو آپ سب کا منہ بھول گیا، آپ میں سے ہر شخص خود خلیفہ بننا چاہتا ہے کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ دنیا امنڈ پڑی ہے۔ واللہ انی لشدید الوجع ولما القی منکم یا معشر المهاجرین اشد علی من وجعی انی ولیت اموکم خیرکم فی نفسی فکلکم ورم انہ یدادہ ان یکون هذا الاھملہ وذلك لما راٰ یتم الدنیا قد اقبلت

ایک دوسرے قریشی رئیس اور امیدوار خلافت طلحہ بن عبید اللہؓ کو حیب معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیقؓ نے تحریری فرمان کے ذریعہ عمر فاروقؓ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا ہے تو وہ ابوبکر صدیقؓ کے پاس آئے اور اندازہ برہمی سے بولے: آپ نے عمر فاروقؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے حالانکہ آپ ان کی دست درازیوں سے جو وہ آپ کے عین حیات لوگوں کے ساتھ کرتے رہے ہیں خوب واقف ہیں، آپ کے بعد ان کا کیا حال ہوگا، خدا آپ سے پوچھے گا کہ رعیت کو کس کے سپرد کیا ہے تو آپ کیا جواب دیں گے؟ استخلفت علی الناس عمرو قد راٰ یت ما یلفی الناس من وانت معہ فکیف اذا خلا بہم وانت لا ین ربک فسا ینک عن رعیتک

بینا لیس سالہ عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے تو اس طرح کے ہنگامے نہیں ہوئے جیسا کہ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے وقت پر پا ہوئے تھے لیکن اس بات کی قوی شہادت موجود ہے کہ نئے خلیفہ کے روکھے پن، تشدد پسندی اور احتسابی نظر سے امیدواران خلافت بالخصوص اور صحابہ بالعموم مضحمل اور بد دل تھے اور ان کی خلافت سے ناراضگی ظاہر کرنے کیلئے کچھ عرصہ تک ترک موالات کرتے رہے تھے، ابوبکر صدیقؓ کے دور میں عرب - عراق سرحد پر خالد بن ولیدؓ کی نگرانی میں سرحد کے عرب قبیلوں نے عراق کی سرحدی فارسی بستیوں پر بڑے پیمانہ پر ترک تاز شروع کر دی تھی، جب عربوں نے ایک طرف حیرہ، انبار اور عین النمر جیسے اہم سرحدی شہروں کو پامال کر ڈالا اور دوسری طرف خالد بن ولیدؓ کو عراق سے ہٹا کر



شام کے مورچہ پر بھیج دیا گیا تو عراق کی فارسی حکومت عربوں کو اپنی سرحد سے نکالنے کی طرف  
 سنجیدگی سے متوجہ ہو گئی، اس نے اپنی سرحد کے قریب کی فوجی چوکیاں مستحکم کر لیں اور اسکی  
 کئی فوجیں متعدد جہزوں کی قیادت میں عربوں کو سرحدی بستیوں اور شہروں سے نکالنے  
 کے لئے پیش قدمی کرنے لگیں، سرحد کے چھاپہ مار مسلم قبائل کمزور پڑ گئے اور ان کے بڑے  
 کمانڈر مثنیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ خلیفہ کو صورت حال سے مطلع کرنے اور کمک لینے خود مدینہ آئے  
 اس وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شمع حیات بجھنے والی تھی، عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی  
 ایک جلسہ منعقد کیا اور باشندگانِ مدینہ کو عرب، عراق سرحد پر جا کر فارسیوں سے لڑنے کی  
 دعوت دی لیکن کوئی جانے کو تیار نہیں ہوا تین دن تک عمر فاروق رضی اللہ عنہ اہالی شہر کو عراق جانے کی  
 ترغیب و تلقین کرتے رہے جس کے زیر اثر مدینہ کے اندر اور باہر کے کئی سو عرب  
 جہلوں کے لئے تیار ہو گئے لیکن کسی ممتاز یا بار سونخ صحابی نے جانشکی حامی نہیں بھری، چونکہ  
 دن عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر جلسہ کر کے حاضرین کو للکارا، کوئی صحابی اب بھی ان کی ماتحتی  
 میں فوجی قیادت سنبھالنے کے لئے تیار نہیں ہوا، جلسہ میں ایک تفتنی تاجر ابو عبیدہ موجود  
 تھے، ہر طرف جمود دیکھ کر انہیں جوش آگیا اور انہوں نے کھڑے ہو کر اسلامی فوج کی  
 قیادت کے لئے اپنی خدمات پیش کیں، عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے واقف تھے وہ نہ  
 قرشی تھے نہ صحابی، فوج کی سپہ سالاری کے لئے ان دونوں صفات کا ہونا ضروری  
 تھا، صحابہ کی بے اعتباری کے پیشِ نظر خلیفہ نے ابو عبیدہؓ میں ان دونوں صفات کی عدم  
 موجودگی کے باوجود ان کی پیشکش قبول کر لی اور انہیں سالارِ اعلیٰ بنادیا، اس انتخاب پر  
 صحابہ اور بالخصوص امیدوارانِ خلافت کی طرف سے اعتراض ہونے لگے اور اصرار  
 کیا گیا کہ سپہ سالاری کا عہدہ صحابی کے سپرد کیا جائے، عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کبیدہ خاطر  
 تھے کہ انہوں نے اعتراض کی پرواہ نہیں کی اور ابو عبیدہؓ کی قیادت میں ایک فوج  
 روانہ کر دی جس کی بڑی تعداد مدینہ سے باہر کے بدوؤں پر مشتمل تھی۔



سواد دہرے پہلے جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کا چارج لیا تھا تو جزیرہ العرب میں اسلام کو نہ سیاسی استحکام حاصل تھا نہ مذہبی پابندگی، ملک کے طول و عرض میں عربوں نے مدینہ کی بالادستی سے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا تھا، زکاۃ بند ہو گئی تھی اور بیشتر جزیرہ گزار عیسائی اور پارسی اقلیتوں نے جزیرہ دنیا موقوف کر دیا تھا ملک میں کئی طاقتور حریف مدینہ کا اقتدار ختم کرنے اٹھ کھڑے ہوئے تھے، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے قائم کردہ اقتصادی وسائل سے دہرے کے قلیل عرصہ میں جزیرہ عرب کے عربوں کو دوبارہ اسلام کا تابع اور مدینہ کا وفادار بنالیا، زکاۃ بحال ہو گئی، جزیرہ کی مقررہ رقمیں حسب سابق خزانہ میں آنے لگیں، سارے ملک میں اسلامی اقتدار استوار کرنے کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑوس کے عراقی اور شامی سرحدوں پر ترکناز اور فتوحات کرنے کے لئے فوجیں بھیجیں جو ردہ بغاوتوں سے فارغ ہو کر معطل ہو گئی تھیں، انہوں نے عرب سرحد زبیرین عراق اور و جلد و فرات کی درمیانی اراضی کے بہت سے دیہات پامال کر ڈالے اور کئی اہم شہروں تیر فارس، چوکیوں (الکس، بانقیہ، باروسما) کو جزیرہ گزار بنالیا، سرحد شام کے بھی بہت سے گاؤں اور قصبے ان کی ترکناز کی پیٹ میں آ گئے اور متعدد شہروں کے اکابر نے جزیرہ دے کر اپنے مذہب، جاں اور مال کی امان دلی تھی، عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تو انہیں کچھ عرصہ تک مدینہ کے بعض مہاجر و انصار اکابر کے عدم تعاون سے ضرور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا لیکن ملک کے طول و عرض میں عرب قبائل اور ان کے لیڈر پوری طرح ان کے وفادار تھے، سرحدوں پر لڑنے والی فوج اور ان کے سالاروں نے بھی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تقریر پر کسی کھلی مخالفت کا اظہار نہیں کیا، آمدنی کے وہ تمام سوتے جو رسول اللہ کھول گئے تھے جاری تھے، عہد صدیق شام و عراق پر مسلم ترکنازیوں سے برابر غنیمت کا خمس حاصل ہوتا رہا تھا اور دونوں ملکوں کے متعدد قصبوں اور شہروں کے اسلامی تسلط میں آنے سے بہ شکل جزیرہ مرکزی آمدنی کا ایک نیا دروازہ کھل گیا تھا۔



خلافت کا چارج لینے کے بعد عمر فاروقؓ کے اولین انتظامی و فوجی اقدامات میں دوسرے اہم اقدام خالد بن ولیدؓ کی شامی افواج کی سپہ سالاری سے معزولی اور فارسی حکومت کے خلاف ابو عبید ثقفی کی قیادت میں فوج کشی تھی، عمر فاروقؓ اور خالد بن ولیدؓ کی تعلقات کشیدہ تھے، وہ ایک دوسرے پر نقد کرتے تھے اور اس کی خبریں مسافروں اور سفیروں کے ذریعہ طرفین کو پہنچتی رہتی تھیں، خالد بن ولیدؓ کی معزولی کا ایک فوری سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے عمر فاروقؓ کے بارے میں کچھ غیر مبینہ باتیں کہی تھیں جو ان کی رائے میں صحیح تھیں لیکن جنہیں عمر فاروقؓ نے بے بنیاد قرار دیا تھا، انہیں سنکر عمر فاروقؓ بیحد مشتعل ہو گئے تھے اور پکارا ارادہ کر لیا تھا کہ خلافت کے عہدہ پر فائز ہو کر سب سے پہلے خالدؓ کو معزول کر دیں گے، خلافت کا چارج لے کر پہلی فرصت میں انہوں نے اپنا ارادہ پورا کر دیا اور شامی افواج کی اعلیٰ کمان سے خالد بن ولیدؓ کو ہٹا کر ان کی جگہ اپنے دیرینہ دوست اور معتمد ابو عبیدہ بن جراحؓ کو سالارِ اعلیٰ مقرر کیا۔

خلافت کے وقت عمر فاروقؓ کی عمر تقریباً پینتالیس سال کی تھی، انہوں نے ساڑھے دس سال حکومت کی اور اس عرصہ میں ان کی فوجیں شرقِ اوسط کے بڑے رقبہ میں سرگرم عمل رہیں، نہ مام حکومت ہاتھ میں لیتے وقت اسلامی تسلط عراق و شام کے سرحدی یا وسطی قلمرو تک محدود تھا لیکن ساڑھے دس سال بعد جب ان کا انتقال ہوا تو مصر، تالیبا، شام، عراق، میسوپوٹامیہ، اذربائیجان اور بیشتر فارس پر ان کی فوجوں نے سیاسی و اقتصادی استعلا حاصل کر لیا تھا، عراق و شام میں کل ملا کر ابو بکر صدیقؓ کی چالیس پینتالیس ہزار فوجیں مصروف جنگ تھیں لیکن عمر فاروقؓ نے عراق، شام، مصر اور فارس کی تسخیر کیلئے ان سے کئی گنا زیادہ فوجیں مہیا کیں، ہتھیاروں، گھوڑوں اور اونٹوں کی تعداد اضعاف مضاعف تھی مغتوحہ علاقوں پر اسلامی غلبہ برقرار رکھنے اور بغاوتوں کی روک تھام کے لئے انہوں نے اہم شہروں میں فوجی مرکز قائم کئے جہاں ہزاروں کی تعداد میں عرب غازی ہر وقت جہاد کے لئے



ڈٹے رہتے تھے، انہوں نے عراقی سرحد پر دو بڑی چھاؤنیاں مصرہ اور کوفہ قائم کیں جہاں شام، عراق اور فارس کی فاتح افواج متصلہ علاقوں میں بغاوت دبانے اور نئے علاقے فتح کرنے کے لئے تیار رہتی تھیں، رسول اللہؐ نے جہاد کے گھوڑوں کے لئے نقیع نامی ایک وسیع اور سرسبز میدان مدینہ کے قریب محفوظ کر لیا تھا، اس میں رسول اللہؐ کے ہزاروں گھوڑے رہا کرتے تھے، ابو بکر صدیقؓ نے عہد میں ردہ بغاوتیں کچلنے میں نقیع کے گھوڑوں نے اہم ترین خدمت انجام دی تھی، عمر فاروقؓ کے کثیر الجہات فوجی اقدامات کے مطالبے اتنے بڑھے کہ نقیع کی سپلائی ناکافی ہو گئی اور انہوں نے گھوڑے پالنے اور ان کی نسل کشی کے لئے ایک دوسری چراگاہ ریزرو کر لی جس کا نام شرف تھا، ایک تیسرا طویل طویل میدان انہوں نے اونٹوں کے لئے مخصوص کر لیا، اس کا نام ربذہ تھا، یہاں زکات اور غنیمت کے اونٹ رکھے جاتے تھے اور فوجی سامان نیز سپاہیوں کو میدان کا رزار تک پہنچانے کے کام لائے جاتے تھے، گھوڑوں اور اونٹوں کے اس مرکزی اسٹاک کے علاوہ مفتوحہ ممالک کی چھاؤنیوں میں بھی عمر فاروقؓ کے ہزاروں گھوڑے بغاوتیں فرد کرنے اور نئے علاقے مسخر کرنے کے لئے مستعد رہتے تھے، سیف بن عمرؓ عمر فاروقؓ کے چار ہزار گھوڑے (کوفہ میں) اتفاقی ضرورت کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے، جاڑوں میں یہ گھوڑے قصر کوفہ کے بالمقابل اور داییں جانب کے میدان میں چرتے اور گرمیوں میں دریائے فرات اور کوفہ کے مکانات کے درمیان واقع میدانوں میں۔۔۔ اتنی ہی تعداد میں گھوڑے عمر فاروقؓ کے بصرہ کی چھاؤنی میں رکھے تھے، انہوں نے مفتوحہ ممالک کے آٹھوں فوجی مرکزوں میں بھی چار چار ہزار گھوڑے تیار رکھنے کا بندوبست کر لیا تھا، اگر کوئی ناگہانی سانحہ بغاوت یا دشمن کا حملہ پیش آتا تو کل فوج کے تیار ہونے تک اس کا ایک حصہ گھوڑوں پر سوار ہو کر تیزی سے موقع واردات پر پہنچ جاتا۔ کان بعد اربعۃ آلاف فرس عُدۃ لکون ان کان، یشتہانی



قبلہ قصر الکوفۃ ومیسرتہ ... ویربعہا فیہا بین الفرات والابیات من الکوفۃ...  
وبالبصرۃ نحو منہا وفي کل مصر من الأمصار الثانیۃ علی قدرہا...  
فان نایتہم نایتۃ ركب قوم وتقدموا الی آن  
یستعد الناس، با خبر لوگ بتاتے ہیں کہ عمر فاروقؓ ایک سال میں ساٹھ ہزار فوج مدینہ  
سے شام اور عراق کے محازوں کو چالیس ہزار اونٹوں پر سوار کر کے بھیجا کرتے  
تھے۔ عن یحیی بن سعید أن عمر بن الخطاب کان یحمل فی العام  
الواحد علی أربعین ألف بعیر، یحمل الرجل الی الشام ویحمل  
الرجلین الی العراق علی بعیرتہ

مصر، شام، سیوپوٹامیہ، عراق، اذربائیجان اور فارس میں جہاں عمر فاروقؓ نے  
دس سال کے مختصر عرصہ میں اسلام کا سیاسی و اقتصادی تسلط قائم کیا تین متحد  
قومیں (عیسائی یہودی اور پارسی) آباد تھیں، چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی میں  
شام، مصر اور بلیا کی برنظلی عیسائی اور عراق و فارس کی پارسی حکومتیں فوجی طاقت  
اور شاہی شان و شوکت میں دنیا کی ساری حکومتوں سے بازی لے گئی تھیں، ان  
حکومتوں کے تہ در تہ سیاسی اقتدار کے مضبوط قلعوں کو عمر فاروقؓ کی جس فوجی  
مشین نے مسمار کیا اسکی تشکیل بنیادی طور پر انہی مالی وسائل سے ہوئی تھی جن  
کا رسول اللہؐ اور ان کے جانشین ابوبکر صدیقؓ و بند و بست کر گئے تھے اور  
جن کی بنیادیں قرآن کے مجوزہ فراہمی دولت کے ان تین اصولوں پر استوار ہوئی  
تھیں۔ مال غنیمت (۲) جزیہ اور (۲) زکات لیکن یہ مالی وسائل اتنے وسیع  
نہ تھے کہ ان کی مدد سے دنیا کی قوی ترین اقوام کے قصر حکومت گرا دئے جاتے  
مالی وسائل بڑھا کر اپنی فوجی مشین کو زیادہ گارگر بنانے کے لئے عمر فاروقؓ نے  
مدنی قرآن کے مجوزہ اصولوں اور رسول اللہؐ کے عمل میں اہم تصرفات کئے جن



کی تفصیل یہاں بیان کی جاتی ہے: مدنی قرآن میں ہارے ہوئے دشمن کی منقولہ اور غیر منقولہ املاک کو فاتح مسلمانوں کے درمیان تقسیم کرنے کا حکم ہے یعنی جو مال، جائداد یا اراضی مسلمان غازی لڑکر حاصل کریں اس کا  $\frac{1}{5}$  حصہ ان کے درمیان تقسیم کر دیا جائے اور باقی پانچواں ان پانچ مدول میں صرف کر دیا جائے جن کا مدنی قرآن میں ذکر ہے۔

واعلموا انما غنمتم من شئ فان الله خسه وللسول ولذی القربى والیتامی و  
المساکین وابن السبیل (انفال)  $\frac{1}{5}$  یا  $\frac{1}{4}$  میں فاروقی فوجوں نے سرحد عراق پر بمقام قادسیہ ایک عظیم الشان فتح حاصل کی جس نے فارسی حکومت کی بنیادیں ہلا دیں اور اس کی قسمت پر تباہی کی مہر ثبت کر دی، عراق کی بہت سی مزرعہ اراضی جس کی نہروں سے آبپاشی ہوتی تھی فاتحین کے قبضہ میں آئی تو ان کی تیس ہزار فوج نے مطالبہ کیا کہ اس طویل و عریض اراضی اور اس میں واقع قصبوں اور شہروں نیز وہاں کے باشندوں کو ان کے درمیان تقسیم کر دیا جائے، کمانڈران جیف سعد بن ابی وقاصؓ کو مطالبہ ہوا لیکن سینکڑوں میل میں پھیلے ہوئے رقعہ ارض، اس کے دریاؤں، نہروں، زریاب زمینوں تالابوں اور ٹیلوں کی تقسیم انہیں اپنے بس سے باہر نظر آئی اور انہوں نے مناسب سمجھا کہ خلیفہ سے رجوع کیا جائے، اراضی وغیرہ کی مساویانہ تقسیم میں عمر فاروقؓ کو ایک رکاوٹ تو وہی نظر آئی جس کا ابھی ذکر ہوا، اس کے ماسوا وہ عربوں کو زمیندار بنانے کے بھی خلاف تھے، ان کا خیال تھا کہ زمیندار ہو کر عرب جہاد سے کترانے لگیں گے، دولت و فرصت پاکر عیاش ہو جائیں گے اور یرم لڑا کریں گے، ان کی رائے تھی کہ مفتوحہ اراضی کو غازی مسلمانوں کی ملکیت قرار دیدیا جائے تاکہ ان کی نسلیں اس کے زراعتی محصول سے متمتع ہوتی رہیں، ان مصلحتوں کے پیش نظر خلیفہ نے مدنی قرآن کا ضابطہ نظر انداز کر دیا اور سعد بن ابی وقاصؓ کو لکھ دیا کہ نہ اراضی تقسیم کی جائے اور نہ وہاں کے باشندوں کو غلام بنایا جائے، کئی سال بعد مسکرا بلیون



نامی وہ مضبوط اور پر مصائب قلعہ فتح ہوا جو مصری حکومت کا ہیڈ کوارٹر بھی تھا اور جس کے سقوط پر سارے مصر کا سقوط منحصر تھا تب بھی فوج کے اکابر نے جن کے لیڈر ابو بکر صدیقؓ کے داماد زبیر بن عوامؓ تھے یہ مطالبہ کیا کہ مصر کی مزروعہ اراضی جسے نیل سے نکلنے والی سیکڑوں نہریں سنبھالتی تھیں ان کے درمیان تقسیم کر دی جائے جس طرح رسول اللہؐ نے وادی القریٰ کے فارم اور سندھستان فوج میں تقسیم کئے تھے سالار اعلیٰ عمرو بن عاصؓ مصر کی ہزاروں ایکڑ زمین وادی القریٰ کی بستی پر قیاس کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے اور خلیفہ کو صحابہ اور فوج کے مطالبہ سے مطلع کیا، عمر فاروقؓ نے اپنی سابقہ رائے نہیں بدلی اور عمرو بن عاصؓ کو لکھا: اراضی کاشتکاروں کے پاس رہنے دو تاکہ آئینہ نسلوں اس کی آمدنی سے جہاد کر سکیں۔ اقتضا حتی یغزو منها جبل الحبلة اسی طرح کے مطالبات کی خبریں دوسرے محاذوں سے متعلق بھی تاریخ و آثار کے قدیم ناقلوں نے بیان کی ہیں، ان وقتوں اور مصالح کے پیش نظر جن کا ابھی ذکر کیا گیا فراق، فارس اور شام میں فوج کشی کے دوران جو مزروعہ اراضی، قصبے اور شہر فاروقؓ نے فوج میں تقسیم نہیں کیا انہوں نے صرف منقولہ مدنی قرآن کا مدعا ہے عمر فاروقؓ نے فوج میں تقسیم نہیں کیا انہوں نے صرف منقولہ سامان اور زر و سیم، ہتھیار، مولشی اور قیدیوں کو ہی مال غنیمت قرار دیا جو معرکہ کارزار میں لڑائی کے دوران یا دشمن کی ہزیمت کے بعد اس کے کیمپ یا بھلگے ہوئے سپاہیوں سے حاصل ہوا تھا، مفتوحہ اراضی پر جو مدنی قرآن کی منشا کے مطابق تقسیم ہونی چاہئے تھی، خلیفہ نے زراعتی محصول لگایا اور مقامی باشندوں کو جو اراضی کے مالک یا کاشتکار تھے اور جنہیں مدنی آیت کی رو سے غلام بنالینا چاہیے تھا آزاد چھوڑ دیا اور ان سے جزیہ وصول کیا۔

غنیمت کے علاوہ مدنی قرآن نے فراہمی دولت کی دوسری اصل جزیہ قرار دی ہے۔



فَاتْلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنََ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اَوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ - (توبہ) اس آیت میں اسلام

قبول نہ کرنے کی صورت میں صرف اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ سے جزیہ لینے کی اجازت ہے لیکن رسول اللہؐ نے ساحل بحرین، قطر، قطیف اور عمان کے پارسیوں سے بھی جزیہ وصول کیا تھا حالانکہ ان پر اہل کتاب کا اطلاق نہیں ہوتا تھا، مدنی قرآن سے رسول اللہؐ کے اس تجاوز کی پیروی کر کے عمر فاروقؓ نے صابئہ قوم کو جو مسیو پوٹامیہ کے ایک وسیع رقبہ میں آباد تھی اہل کتاب کا درجہ دیدیا تھا اور ان کے جانشین عثمان غنیؓ نے شمالی افریقہ کے بربر قبائل کو بھی اہل کتاب کے زمرہ میں شامل کر لیا تھا، رسول اللہؐ نے جزیہ کی شرح ایک دینار (پانچ روپے) فی بالغ مقرر کی تھی اور اس میں عورتیں بھی شامل تھیں، عمر فاروقؓ نے اس شرح میں وسیع تصرف کر کے اس کے تین گریڈ مقرر کئے۔ چھ روپے سالانہ (بارہ درہم) بالغ مزدوروں، کسانوں اور چھوٹے دستکاروں کے لئے، دوسرا بارہ روپے (چوبیس درہم) سالانہ متوسط حال ذمیوں کے لئے، تیسرا چوبیس روپے (اڑتالیس درہم) مالداروں کے لئے فاروقی جزیہ سے بچتے، عورتیں، دوزار کار بوڑھے اور نادار راہب خارج تھے، ذمیوں کے دو طبقے تھے: ایک وہ جس کی بود و باش شہروں اور قصبوں میں تھی اور جو شہری پیشے اختیار کئے ہوئے تھا اور دوسرا وہ جو دیہاتوں میں کاشتکاری کرتا تھا، پہلے طبقہ پر صرف جزیہ لازم تھا لیکن دوسرے پر جزیہ کے ساتھ رگان بھی واجب تھا، اگر کسی شہر یا قلعہ کی عملداری میں دیہات نہ ہوتے تو اس شہر یا قلعہ کے باشندوں پر جزیہ کے ساتھ وہاں مقیم فوجوں کی خور و نوش کیلئے۔۔۔۔۔ غلہ، زیتون کا تیل، سرکہ اور شہد فراہم کرنا ضروری تھا۔



عراق، شام، جزیرہ اور فارس میں عمر فاروقؓ نے جزیہ اور لگان، زر و سیم نیز سامان خور و نوش تک محدود رکھا تھا، سلسلہ میں ان کے سالار اعلیٰ عمرو بن عاصؓ نے مصر فتح کیا تو نقد و جنس کے علاوہ جن کی مقدار عراق و شام کے جزیہ سے زیادہ تھی مسلمان فوج کے لئے لباس بھی جزیہ میں داخل کر دیا تھا، مصریوں پر مفروضہ جزیہ اور لگان کی تفصیل اخبار و آثار کے دو قدیم ترین ماخذوں سے پیش کی جاتی ہے: عمرو بن عاصؓ نے فقراء کو چھوڑ کر ہر بالغ پر دو دینار (دس روپے) جزیہ لگایا اور ہر صاحب زمین پر دیناروں کے علاوہ تین اردب (چھ من کے قریب) گیہوں، دو قسط (ساتھ تین میر کے قریب) روغن زیتون دو قسط سرکہ مسلمان فوج کی خوراک کے لئے (ہر ماہ) واجب کر دیا، خور و نوش کا سامان دار الرزق (اسٹور) میں جمع ہو جاتا اور وہاں سے فوج میں تقسیم کر دیا جاتا، (مصر کی) ساری مسلمان فوج کا شمار کیا گیا اور مصریوں پر ہر فوجی کے لئے ایک ادنی گاؤں (جبتہ) ایک برنس (لمبی نیکیلی ٹوپی) یا عمامہ، شلوار اور ایک جوڑا چرمی موزے (خف) یا گاؤن کی بجائے اس کا ہم قیمت قبضی (نرم و چمکدار) کپڑا لازم کر دیا گیا، عمرو بن عاصؓ نے ان مواخذات پر مشتمل ایک تحریر لکھ دی جس میں تصریح تھی کہ اگر مصریوں نے (بے کم و کاست) تحریر کی پابندی کی تو ان کی عورتوں، بچوں کو نہ تو بیجا جائے گا، نہ غلام بنایا جائے گا اور نہ ان کے روپیہ پیسہ اور فینوں سے تعرض کیا جائے گا، عمر فاروقؓ کو اس قرار داد کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے اس کی توثیق کر دی، نضع عمرو علی کل حال دینارین الا ان یکون فقیرا و ائزم کل ذی ارض مع الدینارین ثلاثۃ ارباب حنطۃ و قسطی زیت و قسطی خلّ و قسطی غسل رزقاً للمسلمین تجمع فی دار الرزق و تقسم فیہم و اُحصی المسلمون فالئزم جمیع اهل مصر لکل رجل منهم مجبۃ صوف و بونسا و عمامۃ و سراویل و خفین فی کل عام اوعیدل الحبۃ الصوف ثوباً قبطیاً و کتب علیہم کتاباً و شرط



لهم اذا وفد بذلك ان لا تباع نساؤهم وابتاؤهم ولا تسبوا وان تفتروا  
اموالهم وكنفوزهم في ايديهم، فاجاز عمر ذلك

جزیرہ اور لگان کے علاوہ عمر فاروقؓ نے عراق کے ذمیوں پر کئی مزید مالی اخذات  
بھی عائد کئے تھے، ان کی ایک مالی ذمہ داری یہ تھی کہ اگر کوئی مسلمان یا مسلمان پارٹی  
یا فوج ان کے دیہاتوں سے گزرے تو تین دن اور بقول بعض ایک دن رات  
ان کی رہائش اور خور و نوش کا اپنے خرچہ سے انتظام کریں، مالک بن انس  
عن نافع عن اسلم مولى عمر بن الخطاب عن عمرو بن العاص عن اهل  
الذهب اربعة دنانير وعلى اهل السور اربعة  
درهما مع ذلك ارضاق المسلمين وضياقتهم ثلاثة ايام في ذمیوں کی ایک  
دوسری ذمہ داری یہ تھی کہ اپنے علاقہ کے راستوں اور پلوں کی نگرانی کریں اور اپنے  
خرچہ سے ان کی مرمت کرائیں، اگر مسلمان فوجوں کی نقل و حرکت سے ان کے  
کھیتوں یا باغوں کو نقصان پہنچا یا مسلمان مجاہدان کے باغوں سے پھل توڑ  
لیتے تو اس نقصان کی تلافی جزیرہ یا لگان میں تخفیف کر کے نہیں کی جاتی تھی۔  
كان الفلاحون للطرق والجسور والاسواق والحريث والدلالة  
مع الجزاء وكانت الدهاقين للجزية عن ايديهم والعمارة  
وعلى كل ارشاد وضيافة ابن السبيل من المهاجرين وكانت  
الضيافة لمن افاد الله خاصة ميراثا. وكان صلح عمر الذي  
صالح عليه اهل الذمة انهم ان غشوا المسلمين لعدوهم  
بريت منهم الذمة وان سبوا مسلما ان ينهكوا عقوبة  
وان قاتلوا مسلما يقتلوا وعلى عمر منعهم وبرى عمر الى  
كل ذي عهد من معرة الجيوش



عراق و شام کی فتوحات کے دوران عمر فاروقؓ نے مفتوحہ اقوام پر ان کے علاقوں میں مقیم عرب افواج کے قیام و بقاء کے لئے جو دو ٹیکس لگائے تھے ایک بشکل نقد (جزیہ) اور دوسرا بصورت جنس (لگان) ان سے وہاں کی فوجیں خود کفیل ہو گئی تھیں اور مرکز ان کے اخراجات سے پوری طرح سبکدوش ہو گیا تھا، اس کے ذمہ ان فوجوں کے ہتھیاروں، سواری اور زاد راہ کی فراہمی رہ گئی تھی جو عراق و شام کے مورچوں کو وقتہ فوقتہ بھیجی جاتی تھیں، ان فوجوں کا خرچہ نکالنے کے بعد عمر فاروقؓ کے خزانہ میں بہت سا روپیہ بچ رہتا تھا جس کا کچھ حصہ وہ مدینہ کے باشندوں میں بانٹ دیتے تھے لیکن آمدنی اس تیزی اور اتنے وسیع پیمانہ پر بڑھتی جا رہی تھی کہ اس کا کوئی مستقل اور باضابطہ مصرف نکالنے کی ضرورت تھی، عمر فاروقؓ نے اس امنڈتی ہوئی دولت کو ٹھکانے لگانے کا جو نظام قائم کیا وہ دیوانِ عطا کے نام سے مشہور ہے، اس ادارہ کے ماتحت ان مسلمانوں کی سالانہ تنخواہ اور خوراک کے لئے ماہانہ راشن مقرر کر دیا گیا جنہوں نے ہجرت کے بعد سے اب تک بار بار زیادہ جہاد کیا تھا یا جو آئیوالی جنگوں میں شرکت کے لئے تیار تھے، سالانہ تنخواہوں کے یہ نوگریڈ تھے:

پہلا گریڈ - ڈھائی ہزار روپے، مہاجرین قریش کے لئے جنہوں نے جنگِ بدر میں حصہ لیا تھا۔

دوسرا گریڈ - دو ہزار روپے، ان انصاریوں کے لئے جنہوں نے جنگِ بدر میں حصہ لیا تھا نیز ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بدر کے بعد معاہدہ حدیبیہ (۶۲۸ء) تک کے معرکوں میں شرکت کی تھی۔



تیسرا گریڈ۔ ڈیڑھ ہزار روپے، ان لوگوں کے لئے جنہوں نے معاہدہ حدیبیہ اور اس کے بعد عہد صدیقی و فاروقی میں جنگ قادسیہ (۱۵ھ) سے قبل کی جنگوں میں حصہ لیا تھا۔

چوتھا گریڈ۔ ایک ہزار روپے، عراق کی جنگ قادسیہ (۱۵ھ) یا شام کی جنگ یرموک (۱۶ھ) میں شرکت کرنے والوں کے لئے، ان دو جنگوں میں جن غازیوں نے شجاعت کے جوہر دکھائے تھے ان کا گریڈ سوا ہزار روپے تھا۔ پانچواں گریڈ۔ پانچ سو روپے، قادسیہ اور یرموک کے معرکوں کے بعد عراق و شام کے محاذوں پر آنے والے سپاہیوں کی پہلی کھیپ کے لئے۔

چھٹا گریڈ۔ ڈھائی سو روپے دوسری کھیپ کے لئے۔

ساتواں گریڈ۔ ڈیڑھ سو روپے، تیسری کھیپ کے لئے۔

آٹھواں گریڈ۔ سوا سو روپے، چوتھی کھیپ کے لئے۔

نواں گریڈ۔ سو روپے، پانچویں کھیپ کے لئے، یہ سب سے چھوٹا گریڈ تھا اور ہر عرب کو جو مدینہ آکر جہاد کے لئے آمادگی ظاہر کرتا دیا جاتا تھا۔ تنخواہ پانیولے مردوں کے بیوی بچوں کی بھی تنخواہیں مقرر کر دی گئیں؛ پہلا گریڈ۔ ڈھائی سو روپے، مجاہدین بدر کی بیویوں کیلئے۔

دوسرا گریڈ۔ دو سو روپے، بدر کے بعد کی جنگوں اور معاہدہ حدیبیہ (۱۶ھ) میں حصہ لینے والوں کی بیویوں کیلئے۔

تیسرا گریڈ۔ ڈیڑھ سو روپے، معاہدہ حدیبیہ کے بعد سے قبل از قادسیہ واقع ہونیوالی جنگوں کے مجاہدوں کی بیویوں کیلئے۔

چوتھا گریڈ۔ سو روپے، جنگ قادسیہ میں شریک مجاہدوں کی بیویوں کیلئے۔ پانچواں گریڈ۔ پچاس روپے، جنگ قادسیہ کے بعد کے غازیوں کی



بیویوں کیلئے، اخبار و آثار کے ایک اسکول کی رائے ہے کہ عورتوں کا سب سے بڑا گریڈ ڈیڑھ ہزار تھا اور یہ ان خواتین کو ملتا تھا جو ہجرت کر کے مدینہ آگئی تھیں۔

اولاد کی تنخواہیں:

پہلا گریڈ - ایک ہزار روپے، مجاہدین بدر کے بالغ لڑکوں کیلئے۔

دوسرا گریڈ - سو روپے، مجاہدین بدر کے نابالغ لڑکوں کیلئے۔

تیسرا گریڈ - پچاس روپے، دودھ پیتے بچوں کیلئے۔

نقد تنخواہ کے علاوہ عمر فاروقؓ نے مسلمان غازیوں کے کھانے کا بھی انتظام کیا جو بشکل راشن انہیں ملتا تھا، تنخواہ کے مستحق صرف مسلمان تھے لیکن راشن غلاموں کو بھی دیا جاتا تھا، راشن کی مقدار فی کس دو جریب تھی اور تنخواہ پانیوالے ہر مرد کے علاوہ اس کے بیوی بچوں اور غلاموں کو بھی راشن ملتا تھا، جریب ملک شام کا پیمانہ تھا جسے مدی بھی کہتے تھے، اس میں تقریباً ساڑھے بائیس سیر غلہ سماتا تھا، عمر فاروقؓ نے ساٹھ غریبوں کو بلا کر انہیں پیٹ بھر روٹی کھلائی تو دو جریب آٹا خرچ ہوا، اس بنا پر انہوں نے فرد واحد کے ساٹھ وقت (ایک) کا غلہ دو جریب مقرر کر دیا جو ایک من پانچ سیر کے بقدر تھا، غلہ کے علاوہ راشن میں تقریباً ساڑھے تین سیر (دو قسط) سرکہ اور روغن زیتون بھی مقرر کیا گیا۔

حضرت عمر فاروقؓ کی شاندار فتوحات نے مسلمانوں کی نظر میں ان کی قدرو منزلت بڑھائی ہی تھی، دیوانِ عطا منے ان کی شخصیت میں اور زیادہ کشش

۱۔ طبری ۱۶۳/۲ - ۲۔ ابن سعد ۲۹۸/۳، بلاذری ص ۴۵۶ - ۳۔ ابن سعد ۲۹۶/۳، ۲۹۸/۳  
بیہقی ۲۵۱/۴ - ۴۔ لسان العرب مادہ مدی - ۵۔ بلاذری ص ۴۵۶، ابن سلام ص ۲۴۵ بیہقی

۲۴۶/۴ - ۶۔ بلاذری ص ۴۵۶، ۴۶۶ - ابن سلام ص ۱۴۶ -



پیدا کر دی، اگر کہا جائے کہ وہ قومی ہیرو بن گئے تو بیجا نہ ہوگا، مسلمانوں کے سوا  
اعظم نے دیوان عطاء کا پر جوش خیر مقدم کیا، لوگ عمر فاروقؓ کی درازی عمر کی دعائیں  
مانگنے لگے، مجلسوں میں ان کی تعریف ہونے لگی، محفلوں میں ان کے اقدامات کو  
سراہا جانے لگا، آنیوالی نسلیں بھی جو عمر فاروقؓ کی فتوحات سے مرعوب تھیں  
اور ان کے دیوان عطاء رنیز نظام جزیہ و مالگذاری کی برکتوں سے بہرہ ور انہیں  
مسلمانوں کا زبردست محسن، سیاسی تدبیر کا پیکر اور دینی سمجھ بوجھ کا دیوتا تصور  
کرنے لگیں۔

## خُطوط

حضرت عمر فاروقؓ کے خطوط کے بارے میں متعدد لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ  
تھا بہت کی میزان میں ان کا پایہ کیا ہے؟ اس سوال کا تحقیقی جواب سمجھنے کیلئے ایک  
تبہیدی مقدمہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ تھے دس سال سے زیادہ حکومت کی اور اس عرصہ میں کوئی  
دن ایسا نہیں گذرا جب ان کے فوجی کمانڈر کسی نہ کسی محاذ پر جنگ و قتال میں مصروف  
نہ رہے ہوں، روزانہ ان کے پاس جنگی محاذوں، صوبائی گورنروں اور زکات  
کلکٹروں کے ایجنٹیوں کا تانتا بندھا رہتا تھا جو فتح، صلح، معاہدہ، رسد ہتھیار،  
مال غنیمت، جزیہ، زکات اور دوسرے بہت سے سول اور فوجی امور سے  
متعلق خط اور پیغامات لیکر آتے رہتے تھے جن میں بہت سے فوری جواب  
کے محتاج ہوتے، عمر فاروقؓ کا نہ کوئی دفتر تھا، نہ دفتری عملہ، ان کا طریق کاریہ  
تھا کہ کمانڈر، گورنر یا زکات کلکٹر کے خط پیچے یا پشت پر ایک دو یا چند جملوں میں حکم  
کالب و لباب ثبت کر دیتے اور متعلقہ ہدایات کمانڈر، گورنر اور زکات کلکٹر کو  
پہنچانے کے لئے سفیروں کے گوش گزار کر دیتے، اگر ان افسروں کی طرف سے  
کوئی خط نہ ہوتا بلکہ سفیروں کی معرفت زبانی پیغام آتے تو وہ ایک چھوٹے سے



کاغذ یا اس کی عدم موجودگی میں چمڑے کے ٹکڑے پر ہدایت کا جوہری حصہ لکھ دیتے اور ثانوی اہمیت کی ہدایات متعلقہ افسروں کو پہنچانے کیلئے سفیروں کو زبانی بتا دیتے تھے، کبھی ایسا ہوتا کہ ملاقاتیوں اور وفدوں کے ہجوم میں خلیفہ کو ایک دو جملے تک لکھنے کا موقع نہ ملتا تو کسی پڑھے لکھے معتمد سے کہہ دیتے کہ حکم کاتب و لباب کاغذ پر لکھ کر سفیروں کو دیدے، عمر فاروقؓ ہر روز درجنوں خطوط اور جواب طلب استفسارات کو اس طرح ٹھکانے لگا یا کرتے تھے، دوسرے تینوں خلفاء کا بھی کم و بیش یہی طریقہ کار تھا، عمر فاروقؓ کا حکم جب کمانڈر، گورنر، زکاۃ کلکٹر کے پاس اس کے اپنے خط کی پشت پر یا کسی دوسرے کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا ہوا موصول ہوتا تو وہ اگر محاذ جنگ پر ہوتا تو اپنی فوج کے سامنے، کسی علاقے کا گورنر ہوتا تو اپنے مشیروں اور صلاح کاروں کے سامنے اور کسی بستی کا زکاۃ کلکٹر ہوتا تو مسجد کے نمازیوں کے سامنے پڑھ کر سنا دیتا اور متعلقہ ہدایات اپنی سے سنوا دیتا، حکم سنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے بعد خط کی اہمیت ختم ہو جاتی اور وہ اکثر و بیشتر ضائع ہو جاتا تھا۔

مختصر نویسی کا سب سے بڑا سبب تو سرکاری کاموں کا ہجوم اور دفتری عملہ نیز منشیوں کا فقدان تھا اس کے علاوہ یہ بات بھی تھی کہ عمر فاروقؓ دوسرے تینوں خلفاء کی طرح باقاعدہ پڑھے لکھے آدمی نہیں تھے، غرب معاشرہ میں نہ علمی ماحول تھا، نہ مدارس، نہ اسکول اس لئے عربوں کو نہ تو خط نویسی کی مشق ہوتی تھی نہ انشا پر ویزی کی تربیت حاصل کر نیکام موقع ملتا تھا، معمولی تجارتی خط و کتابت سے زیادہ ان کے قلم کی پرواز نہ تھی، مختصر نویسی کا ایک محرک کاغذ کی کمیابی اور گرانی بھی تھا، اس کی مانگ حکومتوں کے دفاتر میں اتنی زیادہ تھی کہ بازاروں میں یا تو ملتا ہی نہ تھا اور اگر ملتا تو بیحد گراں، اس لئے تحریر میں بڑے ایجاز و اختصار سے کام لیا جاتا تھا، اکثر کاغذ نہ ہونے کی صورت میں چمڑے پر بھی سرکاری احکام و فرامین لکھے جاتے تھے اور معاشرہ میں رچی بسی اختصار نویسی کی پھاپ چمڑے کی تحریریں بھی ہوتی تھی۔



قید تحریر میں آنے سے پہلے عمر فاروقؓ اور دوسرے تینوں خلفاء کے خطوط کئی پشتوں یا ستراسی برس تک یادداشت سے بیان ہوتے رہے، مگر وایام، برہانے بیماری اور جسمانی کمزوری صاحب حافظہ کے خاص رجحانات یا نئے حالات کے عمل اور رد عمل سے حافظہ میں محفوظ واقعات اور اقوال کبھی بگڑ جاتے ہیں اور کبھی بدل جاتے ہیں اور ستراسی برس تک حافظہ کی تغیر پذیر کتاب سے نقل کے دوران عمر فاروقؓ کے خطوط بھی بگڑتے اور بدلتے رہے۔

حافظہ کی غلط کاری کے علاوہ خط بیان کرنیوالے بھی جان بوجھ کر ان میں اضافے کر دیتے تھے، عمر فاروقؓ کے بہت سے مطبوعہ خط ایسے ہیں جن کا مضمون اور حجم ایک ہی موضوع پر ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے مختلف اور مختلف راویوں کی زبانی نقل ہونے سے ان کی شکلیں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہو گئی ہیں، مضمون و حجم کا اختلاف اور تعدد اشکال اس بات کی واضح دلیل ہے کہ راویوں نے اپنی طرف سے ان میں اضافے کر دیئے ہیں اضافوں کا مقصد یہ تھا کہ کاتب کی شخصیت ترک دنیا، خدا ترسی، جوش جہاد قانونی مہارت، سیاست و تدبیر، مسلمانوں کی خیر اندیشی اور اسی طرح کے اچھے صفات سے متصف ہو جائے اور پڑھنے والوں کی دل میں ان کی عظمت و تقدس کے نقوش گہرے ہو جائیں، عمر فاروقؓ کے درجنوں خطوں کے مضمون میں تناقض یا بنیادی فرق معنی بھی پایا جاتا ہے، یہ صفت زیادہ تر ایسے خطوط میں پائی جاتی ہے جن کا تعلق حدود (حلال و حرام) اقتصادی معاملات یا مالی فائدہ اور نقصان سے ہوتا ہے، راویوں نے ایسے خطوط خود تصنیف کر کے عمر فاروقؓ کی طرف منسوب کر دیئے ہیں تاکہ ان کے نقطہ نظر میں وزن پیدا ہو جائے، خاص و عام اسے قبول کر لیں اور قاضی و مفتی اس کے مطابق فیصلے اور فتوے دینے لگیں، پہلی صدی کے نصف ثانی میں تابعی محدثوں نے بڑے صحابہ بالخصوص ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمانی جیدر، زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے اجتہادات، آراء اور فیصلوں کو حدیث نبویؐ کا درجہ



دیدیا تھا اس لئے ان کے اوامر و نواہی حدیث کی طرح واجب العمل ہو گئے تھے۔  
 حدیث و آثار کے شعبہ میں خلفائے اربعہ کے خطوط اور تقریریں بھی داخل  
 ہیں وضع کا کاروبار منظم طریقہ پر قرن اول میں رائج تھا، وضع حدیث کی ابتداء رسول  
 اللہ کی زندگی ہی میں ہو گئی تھی، لوگ اپنے مقصد کی خاطر حدیثیں بنا کر ان کی طرف  
 منسوب کرنے لگے تھے، رسول اللہ نے من کذب علی متعمداً  
 فلینبئوا مقعدہ من النار۔ جیسی وعیدوں سے اس رجحان کی روک  
 تھام کرنا چاہی لیکن لوگ باز نہیں آئے شیخین کے زمانہ میں وضع حدیث کا رجحان  
 اتنا بڑھ گیا تھا کہ وہ کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہ کرتے جب تک صاحب  
 حدیث دو گواہوں سے اس کے مستند ہونے کی توثیق نہ کر دیتا، زیادہ دن نہ  
 گزرے تھے کہ مادی فائدوں کی خاطر لوگ جھوٹی گواہی بھی دینے لگے اس لئے  
 جو تھے خلیفہ علی حیدر حدیث کی توثیق میں گواہی قبول نہیں کرتے تھے، وہ اُسی  
 وقت کسی حدیث کو درخودا اعتبار سمجھتے تھے جب صاحب حدیث اس بات  
 کا حلف لیتا کہ وہ موضوع نہیں ہے۔

بنو امیہ کے زمانہ (۶۶۱ تا ۷۵۵ء) میں وضع حدیث و آثار کو بہت فروغ  
 حاصل ہوا اس زمانہ میں محدث طبقہ جو رسول اللہ نیز صحابہ کا جانشین و ترجمان  
 ہونے کا مدعی تھا، معاشرہ پر چھایا ہوا تھا اور عوام نیز بیشتر خواص کی مذہبی، مذہبی  
 اور قانونی قیادت اس کے ہاتھ میں تھی، اس طبقہ نے خاص و عام کے دماغ میں  
 یہ خیال راسخ کر دیا تھا کہ کسی پڑھے لکھے مسلمان کے لئے اپنے اجتہاد و تدبر سے  
 قانون بنانا جائز نہیں ہے اور قانون کے لئے اسے صرف قرآن، حدیث اور  
 بڑے صحابہ کے اجتہاد اور ارادہ ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے، زندگی کے بدلتے



ہوئے حالات میں نت نئے مسائل پیدا ہوتے رہتے تھے اور ان تینوں مانخذوں میں جب کسی مسئلہ کا قانونی حل نہ ملتا تو اس طبقہ کے بہت سے محدث رسول اللہ اور بڑے صحابہ کے ترجمان کی حیثیت سے اپنے اجتہاد سے قانون بنا لیتے تھے اور اس میں مناسب اسناد لگا کر رسول اللہ کے کسی بڑے صحابی یا مخصوص عمر فاروقؓ کی طرف جو صحابہ کے زمرہ میں سب سے زیادہ مقبول تھے، منسوب کر دیتے تھے، ان محدثوں کو اندیشہ تھا کہ دوسرے مسلمانوں کیلئے قانون سازی کا دروازہ کھولنے سے وہ خود معاشرہ میں جنس کا سد ہو کر رہ جائیں گے، مسلمان اپنے اجتہاد اور تدبیر سے کام لے کر قانونی ضرورتیں پوری کرنے لگیں گے، ان کا سہارا لینا چھوڑ دیں گے، ان کی حدیث و آثار کا سارا سرمایہ جس کے وہ نگہبان تھے بیکار ہو جائے گا معاشرہ میں ان کی مانگ ختم ہو جائے گی، قدرت انوں سے انہیں جو اقتصادی فوائد حاصل تھے بند ہو جائیں گے اور خاص و عام کی مذہبی، اخلاقی اور قانونی قیادت ان کے ہاتھ سے نکل جائیگی وضع حدیث و آثار کی غیر معمولی گرم بازاری دیکھ کر قرن اول کے ایک نقاد حدیث کو کہنا پڑا۔ میں نے نیک لوگوں (محدثوں) کو ہر بات سے زیادہ حدیث کے معاملہ میں چھوٹا پایا ہے زیحی بن سعید قطان عن ابیہ اسم نزال صالحین فی شئی اکذب منهم فی الحدیث اس گرم بازاری کی ایک وزنی شہادت سے بھی خوب فراہم ہو جاتی ہے کہ بخاری نے سارے چھ لاکھ حدیثوں میں سے صرف ڈیڑھ دو ہزار حدیثوں کو مستند یا کر اپنی صحیح میں جگہ دی ہے۔

ذیل میں فاروقی خطوط کی کچھ مثالیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ قاری کو مذکورہ بالا تہمدی مقدمہ میں پیش کی ہوئی رائے کے صحیح ہونے کا اطمینان ہو جائے۔

**اختلاف مضمون، اختلاف حجم اور متعدد اشکال والے خط،**  
**موضوع۔** شامی افواج کی سپہ سالاری سے خالد بن ولیدؓ کی معزولی اور ابو عبیدہؓ



## بن جراح کا تقرر خط کی پہلی شکل

اگر خالد اس بات کا اقرار کریں کہ انہوں نے میری بابت جھوٹی باتیں کہی ہیں تو وہ اپنے عہدہ پر بحال رہیں گے ورنہ معزول ہیں اور تم سپہ سالار، تم ان کا عمامہ اتار لینا اور ان کی آدمی دولت ضبط کر لینا۔ (طبری ۵۶/۲)

## خط کی دوسری شکل

تمہیں سپہ سالار مقرر کرتا ہوں، اگر خدا (یرموک کی جنگ میں) تمہیں کامیابی عطا کرے تو خالد کے ساتھ عراق سے آئی ہوئی فوج کو عراق لوٹا دینا نیز ان سپاہیوں کو تمہارے پاس آنیوالی کمک سے لوٹنا پسند کریں۔ (طبری ۶۳/۲)

## خط کی تیسری شکل

میں نے تمہیں شام کا گورنر اور اسلامی فوج کا سالار مقرر کیا ہے اور خالد کو اس عہدہ سے معزول کر دیا ہے، والسلام۔ (فتوح الشام غسوب بواقعی ۲/۲)

## خط کی چوتھی شکل

میں تمہیں اس خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والا ہے اور جس کے سوا ہر شے فانی ہے، جس نے ہمیں گمراہی سے نکال کر سیدھا راستہ دکھایا اور اندھیرے سے ہٹا کر روشنی میں لاکھڑا کیا، میں نے تمہیں خالد بن ولید کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے مسلمانوں کی دیکھ بھال میں لگ جاؤ جو بحیثیت امیر تمہارے اوپر عائد ہوتی ہے، غنیمت کی امید میں انہیں کسی پر خطر مہم پر نہ بھیجو اور کسی جگہ ٹھہرانے سے پہلے وہاں کے حالات اور راستہ سے واقفیت حاصل کر لو، کہیں فوج بھیجو تو اس بات کا خیال رکھو کہ اس میں غازی کثیر تعداد میں ہوں، تمہارا کوئی فعل یا فوجی کارروائی ایسی نہ ہو جس سے مسلمان تباہ ہو جائیں خدا نے تمہیں میرا ماتحت بنا کر تمہاری آزمائش کی ہے اور مجھے تمہارا حاکم بنا کر میری، دنیا کے ٹھاٹھ باٹھ سے نظریں ہٹاؤ اور دنیا کی محبت دل میں نہ



نہ آتے دو، خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی محبت تمہیں ہلاک کر دے جس طرح  
 پچھلی قوموں کو ہلاک کیا ہے، تم نے ان کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔  
 (طبری ۲/۵۴)

### خط کی پانچویں شکل

بھلا اللہ تمہارے پاس اتنی فوج ہے کہ دمشق کا محاصرہ بخوبی کر سکتے ہو، یہ خط پڑھ  
 کر سالار ان فوج کو جمع کرو اور ساتھ والا خط پڑھ کر سناؤ تاکہ انہیں تمہاری سپہ سالاری  
 اور خالد کی معزولی کا علم ہو اور وہ ان کی بجائے تمہارے حکم کی تعمیل کریں،  
 جن لوگوں کی تمہیں ضرورت نہ ہو انہیں میرے پاس بھیج دو اور جن کے بغیر  
 تمہارا کام نہ چلتا ہو انہیں اپنے پاس رکھو، خالد ایسے لوگوں میں ہیں جن کے  
 بغیر تمہارا گزارا نہیں ہو سکتا، اس لئے انہیں ساتھ رکھو۔ (تاریخ ابن اعثم ص ۱۴)  
 خط کی چھٹی شکل

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابو عبیدہ بن جراح  
 کو سلام علیک، میں خدا کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق  
 نہیں، تمہیں معلوم ہو کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جانشین رسول اللہ کا انتقال ہو گیا۔  
 انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ابوبکر  
 پر جو صحیح کام کر نیوالے، انصاف پسند، جائز مواخذہ کر نیوالے، نرم مزاج،  
 پاکیزہ، متواضع اور دانا تھے، میں اپنی اور سارے مسلمانوں کی اس مصیبت  
 پر اجر خیر کا طلب ہوں، میری خواہش ہے کہ تقویٰ کے ذریعہ گناہ اور برائی  
 سے بچ کر خدا کی رحمت کا مستحق بنوں، جب تک زندہ ہوں اس کی اطاعت  
 میں لگا رہوں، مرنے کے بعد جنت سے بہرہ ور ہوں، بیشک خدا ہر بات  
 پر قادر ہے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے دمشق کا محاصرہ کر لیا ہے میں نے  
 تمہیں مسلمانوں کا سالار اعلیٰ مقرر کیا ہے، حمص اور دمشق کی نواحی نیز شام  
 کے دوسرے مسلمانوں کی رائے سے بھی کام لو، صرف میرے لکھنے سے اپنا



لشکر خطرہ میں نہ ڈالو جس سے دشمن کو تمہیں نقصان پہنچا نیکاحوصلہ ہو، جو لوگ تمہارے پاس زائد ہوں انہیں میرے پاس بھیج دو اور جو محاصرہ میں تمہارے لئے ضروری ہوں انہیں اپنے پاس رکھو، خالد بن ولید کو بھی روک لو کیونکہ ان کے بغیر تمہارا کام نہیں چل سکتا۔ (تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۱/۱۵۱)

(۲)

موضوع۔ شام کی سب سے بڑی اور سیتناک جنگ یرموک سے متعلق پہلی شکل

اخوتِ عالمہ (سفیر) تمہارا خط لیکر آیا، تم نے لکھا ہے کہ بنی نطیوں نے سمندر اور خشکی سے مسلمانوں پر یورش کر دی ہے اور اپنے پادریوں اور راہبوں کو تم سے لٹے لٹے ہیں، ہمارے قابل ستائش مالک کو جو ہمارا مشکل کشا ہے جس ذات گرامی نے ہم پر احسان کئے ہیں اور جو ہمیشہ ہمیں اپنی نعمتوں سے نوازتا رہا ہے ان پادریوں اور راہبوں کی موجودگی کا اس وقت علم تھا جب اس نے محمد کو برحق مبعوث کیا، فتوحات سے ان کی عزت افزائی کی اور دشمن کے دلوں کو مرعوب کر کے ان کی مدد فرمائی جس نے فرمایا اور اس کا کوئی وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا، یہ خدای ہے جس نے اپنے رسول کو کتاب ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اسے سارے دنیوں پر غالب بنادے خواہ مشرکوں کو یہ بات کتنی ہی ناگوار ہو۔ ہوالذی ارسل رسولہ بالہدی و

دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کونہ للشکوک بتوبہ۔ لہذا بنی نطی لشکر کی کثرت

تعداد کی خبروں سے ہراساں نہ ہو کیونکہ خدا ان کی مدد نہیں کریگا اور جس کی خدا مدد نہ کرے اس کے لئے فوج کی کثرت بیکار ہوتی ہے ایسے شخص کو خدا اس کے بل بوتے پر چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے، تم اپنی قلتِ تعداد سے بھی مت گھبراؤ کیونکہ خدا تمہارے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ خدا بودہ بھی کم نہیں ہوتا، بس تم جہاں ہو وہیں ڈٹے رہو حتیٰ کہ دشمن کا تم



سے مقابلہ ہو اور خدا کی مدد سے تمہیں فتح حاصل ہو۔ وہی بہترین مددگار، پیروار اور معاون ہے، تمہارے ان الفاظ سے مجھے تعجب ہوا کہ اگر مسلمان دشمن کے سامنے ڈٹے رہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ تباہ ہوئے اور اگر دشمن سے ڈر کر بھاگ گئے تو سمجھ لیجئے ان کا دین ایمان کیا کیونکہ ان سے ایک ایسا غنیم لڑنے آیا ہے جس سے عہدہ برا ہوتا ان کے بس سے باہر ہے الایہ کہ خدا فرشتے بھیج کر ان کی دستگیری فرمائے یا خود شکر لے کر آئے، بخدا، اگر تم یہ کلمہ استثناء نہ لکھتے تو برا کرتے، میری جان کی قسم ہاگر مسلمان ان کے سامنے ڈٹے رہے اور صبر کا دامن نہ چھوڑا اور قتل ہوئے (تو ان کی قربانی ضائع نہ ہوگی) بلاشبہ خدا انہیں عمدہ انعام دیگا، خدا نے بزرگ و برتر کہتا ہے: ان میں سے کچھ مر گئے اور کچھ موت کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی وقادری میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَجْدًا وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (احزاب) بڑے خوش نصیب ہیں وہ جنہیں شہادت کی نعمت حاصل ہو، تمہارے سمجھدار مسلمان ساتھیوں کے لئے وہ جانباز اچھی مثال بن سکتے ہیں جو رسول اللہ کی لڑائیوں میں ان کے گرد لڑتے ہوئے مارے گئے تھے، جو لوگ اللہ کی خاطر لڑے وہ نہ تو کبھی بے بس ہوئے اور نہ موت سے ڈرے، رسول اللہ کے بعد جو لوگ زندہ رہے وہ بھی دشمن یا موت سے خائف نہیں ہوئے، نہ مصیبتوں کے سامنے انہوں نے کبھی گھٹنے ٹیکے بلکہ انہوں نے اپنے پیش روؤں کی مثال نظر میں رکھی اور ان لوگوں سے جہاد کیا جنہوں نے ان کی مخالفت کی یا اسلام قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوئے، خدا نے صبر کرنے والوں کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: "ایسے کہتے ہی نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ بہت سے خدا پرست لڑائی میں شریک ہوئے، جنہوں نے خدا کی خاطر مصائب جھیلے لیکن ان کے ارادہ یا عمل میں کوئی کمزوری



پیدا نہیں ہوئی، نہ انہوں نے دشمن کے سامنے گھٹنے ٹیکے (بلکہ صبر کیا) اللہ  
صبر کرنے والوں کی قدر کرتا ہے (جنگ کے مصائب میں) ان کی زبان پر بس  
یہ الفاظ تھے: مالک ہمارے گناہ معاف کر اور ہماری بے اعتدالیوں سے  
درگزر فرما، دشمن کے مقابلہ میں ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر ہمیں  
فتح عطا کر، اللہ نے انہیں دنیا اور آخرت کے عمدہ انعام سے نوازا،  
اللہ نیکو کاروں کا قدر داں ہے، ان آیات میں ثواب دنیا سے مال غنیمت  
اور فتح مراد ہے اور ثواب آخرت سے مغفرت و جنت۔

میرا یہ خط پڑھ کر لوگوں کو سنانا اور تاکید کرنا کہ اسلام کی سر بلندی کے لئے  
مردانہ وار لڑیں اور (محنت سے محنت) مشکلات کو برداشت کریں  
خدا انہیں دنیا اور آخرت نعمتوں سے سرفراز کریگا، تمہارا یہ کہنا کہ مسلمانوں  
کا مقابلہ ایک ایسے لشکر سے ہے جس سے وہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے  
تو اگر تمہارے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے تو خدائے قوی میں تو ہے  
ہمارا مالک برابر نہیں شکست دینے پر قادر رہا ہے، خدا کی قسم اگر  
دشمنوں سے ہم اپنے بل بوتے پر لڑا کرتے تو وہ مدت کے ہمیں تباہ  
کر چکے ہوتے، ہم تو اپنے مالک خدا کے بھروسہ پر لڑتے ہیں اور اپنے  
بل پر بالکل اعتماد نہیں کرتے اور اسی سے نصرت و رحمت کی درخواست  
کرتے ہیں انشاء اللہ تم بہر صورت کامیاب ہو گے، ضرورت اس بات  
کی ہے کہ خدا کیلئے قربانی کی سچی لگن تمہارے دل میں ہو اور اپنی ہر مشکل  
میں بس اسی سے لو لگاؤ، صبر کرو اور دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کرو،  
رسائے تیار رکھو اور خدا سے ڈرو، اُمید ہے کامیاب ہو گے۔

اصبروا وصابروا وابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔

رِساء، رِفتح الشام از دی ۱۶۳-۱۶۴



## خطی دوسری شکل

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ عمر ایہ المومنین کی طرف سے امین الامتہ ابو عبیدہ اور مہاجرین و انصار کو، سلام علیکم، اس خدا کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمد پر درود بھیجتا ہوں واضح ہو کہ تمہارے لئے خدا کی مدد ہماری مدد سے بہتر ہے، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ فوج کی کمی بیشی پر فتح و شکست کا مدار نہیں ہوتا بلکہ خدا کی مدد پر ہوتا ہے، وہ فرماتا ہے: تمہاری فوج چاہے کتنی ہی زیادہ تمہارے بالکل کام نہیں آئیگی اور خدا ہمیشہ مومنوں کا ساتھ دیتا ہے۔ لَنْ تَغْنَى عَنْكُمْ فِتْنَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ۔

اللہ اکثر کم فوج کو بڑی فوج پر فتح عطا کرتا ہے، فتح اور کامرانی دینے والا صرف خدا ہے، وہ فرماتا ہے: ان میں سے کچھ مر چکے اور کچھ موت کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی وفاداری میں تبدیلی نہیں کی، فَهُمْ مِّنْ قَضٰی نَحْبِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُوا تَبْدِيلًا (احزاب) کتنے خوش نصیب ہیں خدا کے دین کے لئے شہید ہوئیوں نے! کتنے خوش نصیب ہیں خدا پر بھروسہ کر نیوالے! ان مسلمانوں سے جو تمہارے ساتھ ہیں دشمن کا مقابلہ کرو تمہارے سامنے ان مسلمانوں کی مثال ہے جو رسول اللہ کی جنگوں میں شہید ہوئے، جنہوں نے بہت سے معرکے لڑے، لیکن دشمن کے سامنے ہمت نہ ہاری حتیٰ کہ خدا کی خاطر انہوں نے جان قربان کر دی، جو خدا کی خاطر مرنے سے خائف نہیں ہوئے جنہوں نے اس کی خوشنودی کیلئے جہاد کا پورا پورا حق ادا کیا، جن کی زبان پر لڑتے وقت یہ الفاظ تھے: مالک ہماری خطائیں اور بے اعتدالیٰ معاف کر دے (میدان جنگ ہیں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں پر ہمیں فتح عطا کر۔ دَبْنَا غُفْرٰتَنَا ذُنُوبَنَا وَاسْوَا فِتْنٰفِ اُجْرِنَا



وَنَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (آل عمران)  
 ان کی قربانی کے صلہ میں خدا نے انہیں دنیا میں بھی انعام دیا اور  
 آخرت میں بھی، خدا نیکو کاروں کا قدردان ہے، میرا یہ خط پڑھ کر مسلمانوں  
 کو سنانا اور انہیں تاکید کرنا کہ خدا کی خاطر لڑیں اور یہ آیت قرآنی تلاوت  
 کرنا: اے ایمان والو صبر کرو اور دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کرو ورنہ سارے  
 تیار رکھو خدا سے ڈرتے رہو، امید ہے کامیاب ہو گے۔ یا ایہا  
 الذین آمنوا صبروا وصابروا وابطلوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون  
 (نساء) والسلام علیک وعلیٰکاتہ۔ (فتوح الشام صوبہ بواقہی ۱۰۵)  
 خط کی تیسری شکل

تمہارا خط موصول ہوا جس میں تم نے مجھ سے کمک طلب کی ہے، میں  
 تمہاری توجہ اس ہستی کی طرف مبذول کرتا ہوں جس کا لشکر انسانی لشکر  
 سے جلد تر آئیگا ہے اور وہ ہستی خدا ہے، اس سے مدد طلب کرو، بدر  
 کے معرکہ میں جس فوج سے محمد کو فتح حاصل ہوئی وہ تعداد میں تم سے کم تھی  
 میرا خط پڑھ کر بزنیوں سے لڑو اور پھر کمک کیلئے خط نہ لکھنا۔ (تاریخ  
 ابن جوزی ص ۹۵، ازالۃ الخمار ۲/۱۸۳)

خط کی چوتھی شکل:

واضح ہو کہ انسان (مرد مومن) پر چاہے کتنی ہی سخت مصیبت آئے خدا  
 اس بعد ضرور اسے عافیت سے بہرہ ور کرتا ہے ایک مصیبت دو عافیتوں  
 پر سرگز غالب نہیں آسکتی، اللہ اپنی کتاب میں کہتا ہے: اے ایمان والو  
 صبر کرو اور دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے رہو، سارے تیار رکھو اور خدا سے  
 ڈرو، امید ہے کامیاب ہو گے۔ (موطا امام مالک ص ۱۶۷، ابو یوسف ص ۱۳۸)  
 ابن عساکر ۱/۱۵۹-۱۶۰



(۳)

موصنوع - عمر فاروقؓ نے صحابی عبداللہ بن مسعودؓ کو معلم قرآن اور عمار بن یاسرؓ کو گورنر کوفہ مقرر کیا اور وہاں کے ایک لاکھ سے زائد غازیوں کو خط کے ذریعہ اس کی اطلاع دی جس کی پانچ شکلیں اخبار و آثار کی کتابوں میں ملتی ہیں۔  
پہلی شکل:

قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے (ابن مسعود کو معلم قرآن کی حیثیت سے بھیج کر) تمہاری ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی ہے، ان سے قرآن سیکھو۔ (طبقات ابن سعد ۲/۶-۳/۱۱۱)  
دوسری شکل:

کوفہ کے باشندو تم کوفہ کے سرتاج اور میرادہ تیر ہو جسے میں قریب اور دور کے خطرہ کے وقت چھوڑتا ہوں، میں عبداللہ بن مسعود کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں، انہیں میں نے تمہارے لئے منتخب کیا ہے اور انہیں بھیج کر تمہاری ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی ہے۔ (ابن سعد ۲/۶)  
تیسری شکل:

میں نے عمار بن یاسر کو گورنر اور عبداللہ بن مسعود کو معلم قرآن اور وزیر مقرر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے، یہ دونوں رسول اللہ کے برگزیدہ ساتھیوں میں سے ہیں، ان کا کہا مانو اور ان کی پیروی کرو، میں نے عبداللہ کو تمہارے پاس بھیج کر اشارے سے کام لیا ہے۔ (ابن سعد ۲/۶، تذکرہ الحفاظ فی ۱/۱۴۱، ازالۃ الحفاظ دلی اللہ ۱۸۵/۲، کتاب البلدان ابن فقیہ ص ۱۶۴)  
چوتھی شکل:

میں نے عمار بن یاسر کو تمہارا گورنر اور عبداللہ بن مسعود کو معلم و وزیر مقرر کیا ہے، حذیفہ بن یمان کو دجلہ اور عثمان بن حنیف کو فرات سے سیراب ہونے والے علاقہ کی بیما نشی اور لگان بندی کا منتظم مقرر کیا ہے۔ (طبری ۲/۴۱)



## پانچویں شکل:

میں تمہارے پاس عمار بن یاسر کو گورنر اور عبد اللہ بن مسعود کو معلم و وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں یہ دونوں رسول اللہ کے بزرگزیادہ ساتھی اور بدر کے مجاہدین ان کی اقتدار کرو اور ان کا حکم مانو میں نے عبد اللہ کو ایثار کر کے تمہارے پاس بھیجا ہے، میں نے انہیں تمہارے خزانہ کا نگران بنادیا ہے اور عثمان بن حنیف کو عراق کے مزروعہ علاقہ سواد کی پیمائش اور لگان بندی کا منتظم مقرر کیا ہے اور تینوں کے لئے ایک بکری یومیہ راشن کر دی ہے، نصف مع پیٹ کے عمار کے لئے اور بقیہ ابن مسعود اور عثمان کیلئے۔ (ابن سعد ۳/۶)

(۴)

موضوع۔ مدینہ اور اس کے مضافات میں بارش نہ ہونے سے سخت قحط پڑا، عمر فاروقؓ نے گورنر مصر عمرو بن عاصؓ کو غلہ بھیجنے کیلئے خط لکھا جس کی پانچ شکلیں راویوں نے پیش کی ہیں۔ پہلی شکل:-

عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک، میری جان کی قسم اگر تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا پیٹ بھرا ہے تو تمہیں پرواہ نہ ہوا اگر میں اور میرے ساتھی بھوکے مریں، مدد، مدد! فتوح مصر ابن عبد الحکم ص ۱۶۲، ۱۶۳ حسن المحاضرہ سیوطی ۱/۹۳

دوسری شکل:

عاص بن عاص کے نام، میری جان کی قسم تم اور تمہارے ساتھی اگر موٹے رہیں تو تمہیں پرواہ نہ ہو اگر میں اور میرے ساتھی سوکھ جائیں، مدد، مدد! ابن عبد الحکم ص ۱۶۵، فضائل مصر ابن ندو لاق قلمی ص ۱۹-۲۰ تیسری شکل:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عمرو بن عاص



کو سلام علیک، کیا تم چاہتے ہو کہ میں اور میرے علاقہ کے لوگ بھوکے مریں  
اور تم نیز تمہارے علاقہ کے لوگ زندہ رہیں، مدد، مدد (ابن سعد ۳/۲۲۳)  
انعام الاشراف بلاذری قلمی ۹/۴۲۰  
پتہ تھی شکل :-

مدد، مدد عربوں کی مدد بعباؤں میں آنا بھر کر اونٹوں کا ایک قافلہ میرے پاس  
بھیج دو جس کا اگلا حصہ میرے پاس ہو اور پچھلا تمہارے پاس۔ (عدنۃ الکبریٰ  
مالک بن انس ۱/۲۴۶)  
ما پنجویں شکل :-

مدد، مدد! مجھے آٹے کی بوریاں بھیج دو جن میں چربی کے ٹکڑے ہوں۔ (شرح  
نہج البلاغہ ابن ابی الحدید ۲/۱۰۵)

(۵)

موضوع عمرو بن عاصؓ نے عمر فاروقؓ سے ایک چھوٹا اور سستا آبی راستہ  
کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا تاکہ آسانی سے غلہ وغیرہ مدینہ بھیجا جاسکے آبی  
راستہ سے وہ نہر مراد تھی جو فراعنہ کے زمانہ میں نہرین نیل سے بحر قلزم  
تک کھودی گئی تھی اور جس کی معرفت کشتیاں نیل سے غلہ اور دوسرا سامان  
حجازی بندر گاہ جارکوے جاتی تھیں، جس کا فاصلہ مدینہ سے ایک دن رات کی  
مسافت پر تھا، مصر پر اسلامی قبضہ سے بہت پہلے مناسب دیکھ بھال  
نہونے سے یہ نہر ریت سے پٹ گئی تھی، عمرو بن عاصؓ نے یہ نہر کھولنے کے  
بارے میں باخبر مصریوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے اس کی مخالفت کی کچھ  
تو غیر معمولی خرچہ کی وجہ سے اور کچھ اس خوف سے کہ نہر کھل گئی تو مصر کا بیشتر  
غلہ اور بہت سا کپڑا سستے داموں حجاز چلا جایا کریگا، عمرو بن عاصؓ نے  
نہر کھولنے کے عظیم مصارف کا جب غدر پیش کیا تو عمر فاروقؓ نے غصہ ہو  
کر ایک پر عتاب خط لکھا جس کی تین شکلیں بیان کی گئی ہیں۔



پہلی شکل :-

تمہارا خط ملا جس میں تم نے بحری راستہ کھولنے کی مشکلات کا بہانہ کیا ہے  
خدا کی قسم تمہیں یہ راستہ کھولنا ہو گا ورنہ میں تمہارے کان اکھڑوں گا یا کسی  
کو بھیج کر اکھڑوں گا۔ (ابن عبدالحکم ص ۱۶۵، ابن زولاق ص ۲)

دوسری شکل :

بحری راستہ کھولنے کا کام شروع کر دو اور جلد از جلد اسے پایہ تکمیل تک  
پہنچاؤ، خدامدینہ کی خوشحالی کے لئے مصر کو بابر باد کرے۔ (طبری ۲/۲۲۴-۲۲۵)

تیسری شکل :

نیل سے سمندر تک نہر کھدواؤ چاہے تمہیں اس پر مصر کا سارا خراج  
صرف کرنا پڑے۔ (ابن زولاق ص ۱۹)

(۶)

موضوع :- فارس کے ایک ضلع کلکٹر کے نام جادو گروں کے قتل سے متعلق  
حضرت عمر فاروقؓ کا ایک خط جس کی تین شکلیں اخبار و آثار کی کتابوں،  
میں ملتی ہیں۔  
پہلی شکل :-

ہر جادوگر اور جادوگری کو قتل کر دو۔ (ابن سعد، ۹۴/۱، انزالہ الخمار ۲/۱۲۵)

دوسری شکل :-

ہر جادوگر کی گردن مار دو اور وہ سارے نکاح منسوخ کر دو جو پارسیوں نے  
ذی عمریوں سے کئے ہوں، انہیں کھلتے وقت زمزمہ کرنے دگنگانے سے  
بھی روکو۔ کتاب الاموال ابن سلام ص ۳۶ سنن دارقطنی ص ۲۲۶ کنز العمال متقی برہان  
پوری ۶/۴۲۹-۱ (تیسری شکل)

تمہارے علاقہ میں جو پارسی ہوں ان سے کہو کہ اگر تم ماؤں، بیٹیوں اور



بہنوں سے شادی کرنا چھوڑ دو گے اور ریل کرکھانا کھایا کرو گے تو ہم تمہیں اہل کتاب (ذمیوں) کا درجہ دیدیں گے، ہر جادوگر اور کاہن کی گردن بھی مار دو۔  
(کنز العمال ۳۰۰/۲)

(۷)

موضوع - رسول اللہؐ نے چالیس ہزار روپے سالانہ کے بالمقابل بخران کے عیسائیوں کو جان و مال کی امان دیدی تھی، انتقال سے پہلے انہوں نے حکم دیا کہ جزیرۃ العرب میں اسلام کے سوا کوئی مذہب نہ چھوڑا جائے، ابوبکر صدیقؓ سارے ملک میں پھیلی ہوئی بغاوتیں فرد کرنے میں ایسے الجھے رہے کہ انہیں رسول اللہؐ کی وصیت کے مطابق بخرانیوں کو ملک سے نکالنے کا موقع نہیں ملا، عمر فاروقؓ نے خلیفہ ہو کر پہلی فرصت میں بخرانیوں کو جلا وطن کر دیا اور ایک تحریر لکھی جس کا متن ہمارے سامنے دو شکلوں میں آیا ہے۔

پہلی شکل ۱۔

امیر المومنین عمرؓ کی طرف سے بخران کے جلا وطن ہونے والے عیسائیوں کے لئے یہ تحریر لکھی جاتی ہے کہ وہ خدا کی امان میں ہیں، کوئی مسلمان انہیں نقصان نہیں پہنچائیگا اس وعدہ کے تحت جو رسول اللہؐ اور ابوبکر صدیقؓ نے ان سے کیا تھا، شام اور عراق کے گورنروں کو چاہیے کہ جب یہ لوگ ان کی عملداری میں پہنچیں تو انہیں زمین دیدیں، جتنی اراضی پر یہ لوگ کاشت کر لیں گے وہ بطور صدقہ اور ان کی چھوڑی ہوئی زمین کے بدلہ میں ان کی ہو جائیگی، کسی کو ان سے یہ زمین لینے کا حق نہیں ہوگا، واضح ہو کہ اگر کوئی ان پر ظلم و ستم کرے تو جو مسلمان موقع پر ہوں، انہیں چاہیے کہ بخرانیوں کی حمایت کریں کیونکہ وہ اسلام کی حفاظت میں آچکے ہیں، نئی جگہ بسنے کے چوبیس ماہ تک ان سے جزیہ نہیں لیا



جائے گا اور بلا ظلم و زیادتی ان سے صرف اس اراضی کا لگان وصول کیا جائیگا جس پر وہ زراعت کریں گے۔ (ابن سعد ۲/۲۵۸، کتاب الخراج ابو یوسف ص ۷۷) دوسری شکل :-

واضح ہو کہ شام یا عراق کے جس گورنر کے پاس بخراجی پنہیں انہیں چاہیے کہ وہ بخراجیوں کو کاشت کرنے کی اجازت دیں اور حقیقی زمین پر وہ کاشت کریں گے وہ ان کی ہو جائے گی خدا کی خوشنودی کی خاطر اور ان کی چھوڑی ہوئی زمین کے بدلہ میں۔ (ابن سلام ص ۱۸۹، فتوح البلدان بلاذری ص ۷۷)

(۸)

موضوع :- عمر فاروقؓ کو خبر ملی کہ عمرو بن عاص گورنر مصر بہت مالدار ہوتے جا رہے ہیں اور مصر کی سرکاری آمدنی خورد برد کرتے ہیں تو انہوں نے ایک پُرغتاب خط لکھا جس کی تین شکلیں اخبار و آثار کے ناقلوں نے بیان کی ہیں۔ پہلی شکل :-

میں تمہاری خرافات (صفائی) اور بے تکی باتیں سننا نہیں چاہتا، تمہارا خود کو دیانتدار ظاہر کرنا بے سود ہے، میں محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں، انہیں اپنی آدمی دولت دید و تم دولت کے چشموں پر بیٹھ گئے ہو اور (جب پکڑے جاتے ہو تو) بہانے بناتے ہو، اپنی اولاد کے لئے دولت جمع کر رہے ہو اور اپنے عہدہ سے مستقبل کی خوشحالی کیلئے بنیادیں ہموار کر رہے ہو، بلاشبہ تم سامان رسوائی جمع کر رہے ہو اور آتشِ جہنم کا لقمہ بنو گے، والسلام۔ (العقد الفرید ابن عبد ربہ، ابن ابی الحدید ۳/۱۰۴)

دوسری شکل :-

بددیانت جاکموں کی حرکتوں کا حال مجھے خوب معلوم ہے، تمہارا خط اس شخص کا سا ہے جسے مواخذہ حق نے بوکھلا دیا ہو، تمہاری دیانت میری نظر میں مجروح ہے محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں تاکہ تمہاری آدمی



دولت بحق سرکار ضبط کر لیں اپنا سارا مال و متاع انہیں نوٹ کرادو اور وہ جو کچھ مانگیں دیدو اور اگر سختی سے پیش آئیں تو درگزر کرو، اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ تم نے ناجائز طریقہ سے دولت کمائی ہے۔ (فتوح البلدان بلاذری ص ۲۲۱، انساب الاشراف بلاذری قلمی ۶۱۴/۹)

تیسری شکل :-

سرکاری عہدہ دار و تمام دولت کے سوتوں پر بیٹھ گئے ہو، حرام طریقوں سے روپیہ کماتے ہو، حرام مال کھاتے ہو اور اپنی اولاد کو حرام دولت کا وراثت بناتے ہو، محمد بن مسلمہ کو تمہاری نصف دولت ضبط کرنے بھیج رہا ہوں انہیں اپنا سارا مال و متاع دکھا دو۔ (ابن عبدالحکم ص ۱۴۷)

مضمونی تناقض والے خط

(۱)

موضوع - گورنر کوفہ کے نام ایک مسلمان کے بارے میں جس نے کسی ذمی کو قتل کر دیا تھا۔ قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دو وہ چاہیں اسے قتل کر دیں اور چاہیں معاف کر دیں (جامع مسانید ابی حنیفہ خوارزمی ۱/۱۷۷)

خط کی پہلی متضاد شکل :-

اگر قتل پیشہ ور ہو تو اسے قتل کر دو اور اگر پیشہ ور نہ ہو تو اسے چھوڑ دو۔ (سنن کبریٰ بیہقی ۳۲/۸)

دوسری متضاد شکل :- اگر قاتل نے طیش میں آکر قتل کیا ہے تو اس سے دو ہزار روپے بطور دیت دلو اور قاتل پیشہ ور ہو تو اسے قتل کر دو۔ (بیہقی ۳۲/۸، کنز العمال ۳۰۳/۷)

تیسری متضاد شکل :-

موضوع - گورنر بصرہ نے عمر فاروقؓ کو لکھا کہ مسلمان پارسیوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور طیش میں آکر مار ڈالتے ہیں، انہیں کیا سزا دی جائے تو خلیفہ نے یہ فرمان بھیجا:

پا۔ سی اصول غلام ہیں، ان کے مقتولوں کا خون بہا دیت (ایک غلام



کی قیمت کے بقدر (تین سو روپے) مقرر کر دو۔ (کنز العمال ۳۰۴/۷)

(۲)

موضوع۔ عراقی فوج کے سپہ سالار سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس فتح قادسیہ کے دوسرے دن ایک کمک دقیس بن مکشوح کی سرکردگی میں پہنچی اور مال، غنیمت کا حصہ طلب کیا، سعد اس کیلئے تیار نہیں ہوئے اور خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ خط آیا:

بلاشبہ مال غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو عملاً جنگ میں شریک ہوں۔

ابن سعد ۲۵۵/۳، بلاذری انساب ۱۲۱/۱، بیہقی ۲۵۵/۶، ۵۰/۹

خط کی پہلی متضاد شکل

واضح ہو کہ مال غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو عملاً جنگ میں شریک ہوں جو لوگ بطور کمک جنگ ختم ہونیکے بعد تین دن کے اندر اندر آجائیں انہیں بھی مال غنیمت کا کچھ حصہ ملنا چاہیئے۔ (اكتفاء کلاعی بلنسی قلمی ص ۲۵۹)

خط کی دوسری متضاد شکل

اگر قیس (بن مکشوح) مقتولین کے دفن سے پہلے آگئے ہوں تو انہیں بھی مال غنیمت سے حصہ دو۔ (بلاذری ص ۲۵۷)

خط کی تیسری متضاد شکل

جو کمک تمہارے پاس مقتولین کے مرنے گرنے سے پہلے پہنچ جائے اسے بھی مال غنیمت میں شریک کر لو۔ (الر دعی سیر الاذاعی ابو یوسف مٹ شریہ البکیر سرخسی ۲۵۲/۲)

(۳)

موضوع۔ شام کی سب سے بڑی جنگ یرموک کی فتح کی خبر پا کر عمر فاروقؓ نے سالار فوج کو لکھا:

مجھے اس خبر سے خوشی ہوئی کہ خدا نے اپنی مدد سے مسلمانوں کو فتح عطا کی



اور دشمنوں کو ہرایا، یہ خط پاکر مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دو، ان لوگوں کو خاص طور پر زیادہ حصہ دو جنہوں نے جنگ میں نمایاں خدمت انجام دی ہے۔ (فتوح الشام ۱/۱۳۸)

خط کی متضاد شکل

بیت المقدس کی فتح تک (یرموک کا مال غنیمت) جوں کا توں رہنے دو۔

تاریخ یعقوبی ۲/۱۲۰

موضوع۔ ایک گورنر کے نام عنبر پٹیکس کے بارے میں۔

عنبر ایک خداوندی تحفہ ہے، اس پر اور سمندر سے جو کچھ برآمد ہو یا نچول حصہ بیس فیصد ٹیکس لیا جائے۔ (ابو یوسف ص ۷)

دوسرے خط میں دس فیصد ٹیکس لینے کا حکم:

سمندر سے جو موتی اور عنبر برآمد ہو اس پر دسواں حصہ (دس فیصد) ٹیکس لیا جائے۔ (ابن سلام ص ۳۴۸)

(۵)

موضوع۔ ایک گورنر کے نام تجارتی ٹیکس (عشور) کے بارے میں۔

جب حربی تاجر ہمارے علاقہ میں آئیں تو ان سے دس فیصد (تجارتی) ٹیکس لو جیسا کہ مسلمانوں سے دارالحرب میں لیا جاتا ہے، ذمی تاجروں سے

پانچ فیصد وصول کرو اور مسلمانوں سے جب ان کا مال دو سو درہم قیمت

کا ہو تو ڈھائی فیصد کے حساب سے ٹیکس لو، پھر ہر چالیس درہم کے مال

پر ایک درہم کی شرح سے ٹیکس لیا جائے۔ (ابو یوسف ص ۷، کتاب الخراج ج ۱)

بن آدم قرشی ص ۱۱

خط کی متضاد شکل

جب مسلمان اپنے مال کی زکوٰۃ اور ذمی ازروٹے معاہدہ مقررہ جزیہ ادا کر

دے تو ان دونوں سے تجارتی ٹیکس (عشور) نہیں لیا جائے گا، تجارتی



ٹیکس دوس فیصد صرف حربی تاجروں سے لیا جائے گا جب وہ تجارت کی اجازت لے کر ہمارے علاقہ میں آئیں گے۔ (یحییٰ بن آدم ص ۴۹، ۱۲۸ ابن سلام ص ۱۵۹ ابو یوسف ص ۲۴۱ کنز العمال ۲/۲۰۱۹۵/۲۹۴)

(۴)

موضوع۔ مصر کے پولیس افسر نے فسطاط میں اپنے مکان کی چھت پر ایک کمرہ بنوایا، پڑوس کے مسلمانوں نے عمر فاروقؓ سے شکایت کی کہ کمرہ کی کھڑکی یا روشن دان سے پولیس افسر یا اس کے متعلقین ان کے گھروں میں جھانکتے ہیں، حضرت عمر فاروقؓ نے گورزر کو لکھا:

مجھے معلوم ہوا ہے کہ (پولیس افسر) خارجہ بن حذافہ نے (چھت پر) ایک کمرہ پڑوسیوں کو جھانکنے کیلئے بنوایا ہے، میرا خط پا کر ان کا کمرہ گروادینا والسلام۔ (ابن عبدالحکم ص ۱۳۱، سیوطی ۱/۸۱) دوسری شکل ۱۔

ایک چارپائی اس جگہ رکھو جہاں سے جھانکنے کی شکایت کی گئی ہے اور اس پر ایک میانہ قد آدمی کھڑا کرو، اگر اس کیلئے جھانکنا ممکن ہو تو وہ جگہ دکھڑی یا روشندان (پٹوا دو)۔ (ابن عبدالحکم ص ۱۳۱)

(۵)

موضوع۔ غیر مسلم ریاضی دانوں کو سرکاری ملازمت نہ دینے کے بارے میں گورزر کو حکم، غیر مسلموں کو پھر وہ مرتبہ نہ دو جو خدا نے ان سے چھین لیا ہے، انہیں اسی سطح پر رکھو جہاں خدا نے انہیں لا اتار لیا ہے اور خود حساب سیکھو۔ (تجارب الامم ابن مسکویہ قلمی ۱/۲۳۸)

خط کی متعاد شکل

کسی (ماہر حساب) بنی نعل کو مدینہ بھیجو تاکہ ہمارے قانون میراث کا حساب سنبھال سکے۔ (بلاذری انساب قلمی ۹/۵۸۵)



تمہیدی مقدمہ اور فاروقی خطوط کے اختلافِ مضمون، اختلافِ حجم تعدد اشکال اور تناقضِ معنی کی روشنی میں یہ حسب ذیل نتائج نکلتے ہیں اور یہ نتائج دوسرے تینوں خلفاء کے خطوط پر بھی صادق آتے ہیں۔

(۱) حضرت عمر فاروقؓ کے کسی خط کے متعلق قطعی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مکتوبِ اصل کی لفظ و معناً نقل ہے۔

(۲) ایک شکل والے خطوط میں ان خطوں کے اصل سے قریب تر ہونیکا امکان ہے جو کاتب خلیفہ کی شخصیت یا لسانی اور طریقِ حکومت سے ہم آہنگ ہوں۔

(۳) متضاد یا بنیادی فرق معنی والے خطوط میں ان خطوط کے اصل سے مطابق

بہنے کا زیادہ امکان ہے جن کے مضمون کی تائید رسول اللہؐ اور بڑے صحابہ

کے اجتہادات، فتوؤں اور فیصلوں یا کاتب خلفاء کی اپنی شخصیت، مزاج اور طریقِ حکومت سے ہوتی ہو۔

(۴) جو خط جتنے زیادہ لمبے ہیں وہ اصل سے اتنے ہی بعید تر ہیں اور ان میں اتنے ہی زیادہ مبالغے اور اضافے کئے گئے ہیں۔

(۵) متعدد اشکال والے خطوط کے مشترک المعنی حصوں کے بارے میں

کہا جاسکتا ہے کہ وہ اصل خط کا لبِ باب یا مدعا پیش کرتے ہیں، رہے غیر

مشترک حصے اور تفصیلات تو وہ راویوں کے تصرفات ہیں کبھی راوی ان تصرفات

کے ذریعہ اپنے ذاتی نظریات کیلئے انہیں خلیفہ کی طرف منسوب کر کے تائید و

توثیق حاصل کرتے، کبھی ان کے ذریعہ خلیفہ میں تقدس، عظمت اور خدا ترسی کی

شان پیدا کرنا مقصد ہوتا اور کبھی مدعا یہ ہوتا کہ خلیفہ کی شخصیت میں مذہبیت

راستبازی، انکسار، زہد و عدل جیسے صفات کے رنگ گہرے کر کے قاری کو متاثر

کیا جائے۔











بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# محاذ شام و جزیرہ

## پس منظر

اواسط سال ۱۳۰۰ھ میں عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے تو ابو بکر صدیقؓ کی فوجیں پڑوس کے دو ملکوں عراق اور شام میں لڑ رہی تھیں، ابو بکر صدیقؓ کے سپاہی خالد بن ولیدؓ اور مشن بن حارثہ کی قیادت میں سرحد عراق کی اکثر چوکیوں کو محاصرہ کر چکے تھے اور صلح یا جنگ سے وہ تمام اہم شہر اور گاؤں ان کے قبضہ میں آ گئے تھے جو نہ رین فرات کے دائیں بائیں کنارہ عین النمر اور بندر گاہ ابلہ درجلہ۔ فرات کے دہانہ تک پھیلے ہوئے تھے، اپنے مستقر حیرہ سے خالد بن ولیدؓ نے عراق کے رئیسوں کو دعوت نامے بھیج دیئے تھے کہ یا تو اسلام لے آئیں یا جزیرہ دیکر اسلام کی ماتحتی قبول کر لیں یا جنگ کیلئے تیار ہو جائیں۔

سال ۱۳۰۱ھ کے حج سے واپس آ کر محرم ۱۳۰۱ھ میں ابو بکر صدیقؓ نے شام پر حملہ کی تیاری شروع کر دی، اس وقت تک سارے جزیرہ عرب میں ردہ بغاوتیں کچی جا چکی تھیں اور ملک کے گوشہ گوشہ میں یہ کاسط قائم ہو چکا تھا عرب از سر نو زکاۃ، اور پارسی، عیسائی



اور یہودی جزیہ کی مقررہ قیمتیں پابندی سے ادا کرنے لگے تھے، ابوبکر صدیقؓ کی یہ پہلی مہم تھی جسے انہوں نے دو برس کی ان تھک کوشش سے پایہ تکمیل کو پہنچا دیا تھا، اب وہ دوسری مہم کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ تھی پڑوس کے دو خوشحال ملکوں عراق اور شام کی فتح، مدنی قرآن میں بار بار جہاد کی تلقین کی گئی ہے، کتب علیکم القتال (تم پر غیر مسلموں سے لڑائی فرض کی جاتی ہے) وقاتلوہم حتی لا تكون فتنة (غیر مسلموں سے لڑو حتی کہ کفر باقی نہ رہے) اقتلوا المشکین حیث وجدتموہم (جہاں کہیں بھی مشرک ملیں انہیں مار ڈالو) قاتلوا الذین لا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن یدوہم ما غروہ (لڑو اہل کتاب سے جو نہ خدائے واحد کے قائل ہیں، نہ آخرت کے حساب کتاب کے، جو خدا اور رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے، جو اسلام قبول نہیں کرتے، یہاں تک کہ وہ جزیہ ادا کریں اسلام کے ماتحت ہو کر) اور قاتلوا الذین یلوونکم من الکفار ولپنے پڑوسی غیر مسلموں سے لڑو) ان آیات کا مدعا ہے کہ غیر مسلموں کو زبردستی مسلمان بنایا جائے اور اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوں تو ان سے ٹیکس (جزیہ) وصول کیا جائے اور اگر وہ یہ بھی قبول نہ کریں تو ان سے جنگ کی جائے اور انہیں شکست دیکر ان کے ملک اور اقتصادی وسائل پر قبضہ کر لیا جائے، رسول اللہؐ بھی جہاد کی برابر تلقین کرتے رہتے تھے اور مدینہ میں اپنی زندگی کے آخری دس سالہ قیام کے دوران خود بڑے پیمانہ پر جہاد کر کے اس کی اہمیت کا عظیم الشان مظاہرہ کر چکے تھے، رسول اللہؐ نے عراق و شام پر اسلامی تسلط کی پیش گوئی بھی کی تھی، اس مہم کیلئے جن مادی وسائل کی ضرورت تھی وہ بھی ابوبکر صدیقؓ کے پاس بفرادانی مہیا تھے، ردہ بغاوتوں کے بعد بڑی تعداد میں مجاہدین اسلام معطل ہو گئے تھے، ہزاروں گھوڑے اور اونٹ سرکاری چراگا ہوں میں



واپس آگئے تھے اور بڑی مقدار میں ہتھیار خلافت کے اسلحہ خانہ میں موجود تھے اس کے علاوہ ملک کے سارے محنتی اور مشقت کے عادی لیکن تنگ حال عرب سرکار مدینہ کے زیر فرمان آگئے تھے اور اسلام کے سایہ میں دنیوی اعزاز اور اقتصادی خوشحالی کی خاطر جان کی بازی لگانے کو تیار تھے۔

ابو بکر صدیقؓ نے تین فوجیں شام روانہ کیں پہلی امیر معاویہؓ کے بڑے بھائی یزید بن ابی سفیان کی قیادت میں، چند دن بعد دوسری شرجیل بن حسنہ اور کچھ عرصہ بعد تیسری اور سب سے بڑی ابو عبیدہ بن جراحؓ کی کمان میں، ان تینوں صحابیوں نے بحیرہ طبریہ اور بحر میت کے مشرق میں واقع پھل اور غلہ سے بھر پور علاقہ کا رخ کیا جہاں عرب، عیسائی غسانی ریاستیں بزنطی قیصر اور سلطان شام کی ماتحتی میں قائم تھیں، یہ علاقہ تینوں سالاروں میں فوجی کاروائی کیلئے بٹ گیا، یزید بن ابی سفیان بلقار (صدر مقام عمان) میں داخل ہوئے، شرجیل بن حسنہ اس سے متصل شمالی ضلع حوران (صدر مقام بصری) میں اور ابو عبیدہ بن جراحؓ اس سے متصل شامی پایہ تخت دمشق کے جنوب مشرقی مضافات میں یزیدؓ اور شرجیلؓ کو جو ابو عبیدہؓ سے پہلے روانہ ہوئے تھے، ہدایت تھی کہ بوقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کریں اور اگر کسی جنگ میں دونوں شریک ہوں تو قائد اعلیٰ یزید ہوں گے اور اگر ان کے ساتھ ابو عبیدہ کسی جنگ میں شرکت کریں تو کل فوج کی قیادت اعلیٰ ان کے ہاتھ میں ہوگی۔

سرحد شام میں داخل ہو کر اسلامی فوجوں کے عرب عیسائی رئیسوں سے کئی مقابلے ہوئے اور سرحد کے متعدد قصبے اور گاؤں مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے جنہیں ناب (ضلع بقاء) اور جابیہ قابل ذکر ہیں، جابیہ دمشق کے جنوب میں ایک دن کی راہ پر کئی نیچے پہاڑوں کی اوٹ میں چراگاہوں سے بھر پور ایک صحت بخش



اور پر فضا بستی تھی، ابو عبیدہ نے جابیہ میں اپنا کیمپ لگایا اور یہ بہت جلد شام میں اسلامی فوج کا سب سے بڑا فوجی مرکز ہو گیا جہاں فالتو فوج رہتی تھی، مدینہ سے بھیجے ہوئے دستے اور رسالے جمع ہوتے تھے اور حسب ضرورت دوسرے محاذوں کو بھیجے جاتے تھے۔

بزنطی قیصر ہرقل جس کی وسیع قلمرو کا شام ایک صوبہ تھا اس وقت فلسطین میں مقیم تھا، وہ عربوں کا مقابلہ کرنے اور انہیں ملک سے نکلنے کی مہم میں پوری تندرستی سے لگ گیا، اس نے شام کے صدر مقاموں کا دورہ کر کے خاص و عام میں مذہبی جوش اور جنگی حرارت پیدا کر دی، اس نے انطاکیہ کو جو شام کے اٹھائی شمال مغرب میں پہاڑوں کی گود میں ایک محفوظ شہر تھا اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا اور وہاں بیٹھ کر فوجی تیاریاں شروع کر دیں، شام کے حاکموں کے علاوہ اس نے اپنی قلمرو۔ میسوپوٹامیہ، ارمینیا، موجودہ ترکی اور مشرقی یورپ کے گورنروں کو فوج کسے فرمان بھیجے، عرب سالاروں کے مقامی جاسوسوں نے قیصر کی تیاری اور اس کی فوج کے بارے میں ایسی مبالغہ آمیز خبریں سنائیں کہ اسلامی فوج پر ہر اس طاری ہو گیا، انہوں نے آئی ہوئی خبروں سے ابو بکر صدیقؓ کو مطلع کیا تو وہ پہلے سے زیادہ مستعد ہو کر شام میں اپنی فوجی طاقت بڑھانے کی کوشش کرنے لگے، انہوں نے عمرو بن عائق کو جو تھا سالار مقرر کیا اور ان کی قیادت میں کئی ہزار فوج ابو عبیدہ بن جراحؓ کے مرکزہ کی کیمپ جابیہ بھیج دی، اس کے علاوہ انہوں نے فوجی قیادت اعلیٰ میں بھی تبدیلی کی اور ابو عبیدہؓ کی جگہ خالد بن ولیدؓ کو جو عراق کے مورچہ پر تھے سپہ سالار مقرر کیا، خالدؓ کی فوجی خدمات شاندار تھیں اور ابو عبیدہؓ کی نسبت انہیں جنگی سوجھ بوجھ بھی زیادہ تھی خاص طور پر خطروں سے بچنے اور نازک حالات پر قابو پانے کی ان میں بڑی۔



صلاحیت تھی۔

ربیع الاول ۳۸ء میں جب خالد بن ولیدؓ عراق سے شام آئے تو ایک مدرسہ تاریخ کی رائے کے مطابق جس کے ترجمان ابتدائی اسلامی فتوحات کے ایک مشہور شیخ سیف بن عمروؓ ہیں انہوں نے اسلامی فوجوں کو اپنے اپنے سالاروں کے ساتھ دریائے یرموک کے قریب ایک وسیع میدان میں فروکش پایا، ان کے سامنے ایک دوسرے میدان میں جس کی اس سمت جدھر مسلمان تھے ایک قدی خندق تھی اور عقب میں ایک گہری وادی یا قوسہ، ابو بکر صدیقؓ کا لگ بھگ دو ہفتے بیمار ہو کر بقول سیف بن عمروؓ حادی الآخرہؓ کے وسط میں جب انتقال ہوا اس وقت یرموک کی جنگ فیصلہ کن مرحلہ میں تھی، ابو بکر صدیقؓ کے نامزد خلافت عمر فاروقؓ نے حکومت کی باگ دوڑ سنبھالتے ہی خالد بن ولیدؓ کو قیادت اعلیٰ سے برطرف کیا اور ابو عبیدہ بن جراحؓ کو جوان کے پرانے دوست اور محترم تھے سپہ سالار مقرر کیا۔

پہنچتے پہلے ابو بکر صدیقؓ نے ابو عبیدہؓ کی جگہ خالد بن ولیدؓ کو شام کا سالار اعلیٰ بنانے کا جب ارادہ کیا تھا تو عمر فاروقؓ نے جو سرکاری امور میں ان کے دست راست تھے، اس کی مخالفت کی تھی لیکن ابو بکر صدیقؓ نے ان کی بات نہیں مانی اور خالدؓ کو ان کی متنازعہ جنگی کارگزاری کے پیش نظر سپہ سالار مقرر کر دیا، عمر فاروقؓ کو خالدؓ سے کئی شکایتیں تھیں، ایک شکایت یہ تھی کہ انہوں نے مشہور عرب سردار مالک بن نویرہ کو جس کی اسلام سے وفاداری ان کی نظر میں مشتبہ تھی قتل کر دیا تھا اور اس کی بیوی سے شادی کر لی تھی جبکہ ان کی فوج کے ثقہ لوگ مالک کے مسلمان ہونے کے شاہد تھے، دوسری شکایت یہ تھی کہ ان کی تلوار بہت بیاک ہے اور وہ صلح جو کم ہیں جنگجو زیادہ تیسری شکایت ان کی غیر معتدل داد و دہش سے تھی اور چوتھی اس بات سے کہ وہ سرکاری روپیہ کے خرچ اور مال غنیمت کا کوئی حساب کتاب نہیں دیتے اور خلیفہ کی بغیر اجازت اپنے نیاز مندوں اور قصبہ خوانوں کو دل کھول کر سرکاری روپیہ سے ڈالتے ہیں،



حضرت فاروقؓ کو یہ بات بھی ناگوار تھی کہ خالد بن ولیدؓ کو جو سجدہ میں مسلمان ہوئے تھے اور جن کی حیثیت نو مسلم کی سی تھی دیرینہ اسلام اور قدیم غازی ابو عبیدہ بن جراحؓ پر فوقیت دی جائے۔

فتوحات شام کے زمانہ میں یوں تو متعدد لڑائیاں ہوئیں لیکن ان میں سے دو بہت سخت تھیں: ایک جنگ اجنادین اور دوسری جنگ یرموک، اجنادین بیت المقدس اور غزہ کے وسط میں ایک شہر تھا اور یرموک دریا تھا اور اب بھی ہے جو دمشق کے جنوبی پہاڑوں سے نکل کر ایک گہری وادی سے بہتا ہوا اور یائے اردن میں گرتا تھا، اجنادین، یرموک کے لگ بھگ سو میل جنوب مغرب میں ساحل کی سمت واقع تھا، سیف بن عمر کو چھوڑ کر قریب قریب سارے تاریخ نگار جیسے ابن اسحاق، ابو مخنف ابن کلبی، ازدی، واقدی اور مدائنی اس بات پر متفق ہیں کہ اجنادین کی لڑائی ابو بکر صدیقؓ کے آخر عہد خلافت میں ہوئی (جمادی الآخرہؓ) اور یرموک کی شہادہ کے وسط میں جب عمر فاروقؓ خلیفہ تھے، سیف بن عمر نے اس ترتیب کو الٹ دیا ہے، ان کی رائے ہے کہ یرموک کی جنگ ابو بکر صدیقؓ کی زندگی میں ہوئی جب وہ بستر مرگ پر تھے اور اجنادین کی شہادہ میں عمر فاروقؓ کی خلافت کے تیسرے سال۔

### ۱۔ ابو عبیدہ بن جراح کے نام۔

محمد بن اسحاق (متوفی ۲۰۰ھ) نے خالد بن ولیدؓ کی معزولی کا ایک فوری سبب بھی بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے عمر فاروقؓ کے بارے میں کچھ غیر مبینہ تاملام انفاذا استعمال کئے تھے جنہیں سن کر عمر فاروقؓ کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے ابو عبیدہؓ کو یہ خط لکھا:

اگر خالد اقرار کریں کہ انہوں نے میری بابت جھوٹی باتیں کہی ہیں تب تو وہ اپنے عہدہ پر بحال رہیں گے ورنہ وہ معزول ہیں اور تم سپہ سالار، ان کا، عامہ انار لینا اور ان کی ادھی دولت ضبط کر لینا،



## ۲۔ خط کی دوسری شکل :-

سیف بن عمر کا بیان ہے کہ ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے بعد عمر فاروقؓ نے دو خط لکھے، ایک شامی فوجوں کے نام کہ میں نے ابو عبیدہ کو سالارِ اعلیٰ مقرر کیا ہے اور دوسرا ابو عبیدہ کو جس کا مضمون یہ تھا،

میں نے تمہیں سپہ سالار مقرر کر دیا ہے، اگر خدا یرموک کی جنگ میں کامیابی عطا کرے تو (خالد بن ولیدؓ کے ساتھ) عراق سے آئی ہوئی فوج عراق لوٹا دینا نیز ان لوگوں کو جو تمہارے پاس آئی والی کمک سے لوٹنا پسند کریں۔

## ۳۔ خط کی تیسری شکل :-

میں نے تمہیں شام میں مسلمانوں کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے اور خالد بن ولیدؓ کو معزول کر دیا ہے۔

## ۴۔ خط کی چوتھی شکل :-

میں تمہیں اس خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور جس کے سوا ہر شے فانی ہے، جس نے ہمیں گمراہی سے نکال کر سیدھا راستہ دکھایا اور اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لا کھڑا کیا، میں نے تمہیں خالد بن ولیدؓ کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا ہے، مسلمانوں کی دیکھ بھال کرو جو بحیثیت سالارِ اعلیٰ تم پر عائد ہوتی ہے، غنیمت کی توقع میں انہیں خطرناک ہم پر نہ بھیجو اور کسی جگہ ٹھہرنے سے پہلے وہاں کے حالات اور راستہ سے واقفیت حاصل کر لو، کہیں فوج بھیجو تو اس بات کا خیال رہے کہ اس میں غازی کثیر تعداد میں ہوں، تمہارا کوئی فعل یا فوجی کارروائی ایسی نہ ہو جس سے مسلمان تباہ ہوں، خدا نے تمہیں میرا ماتحت بنا کر تمہاری آزمائش کی ہے اور

۱۔ ہری ۶۳/۴ مکہ فتوح الشام (ملکتہ ایڈیشن) ۲/۲ طبری کے حوالہ سے اپنی تاریخ

میں نقل کیا ہے، جلد ۱، ص ۹۔



مجھے تمہارا حاکم بنا کر میری، میں تاکید کرتا ہوں کہ دنیا کے ٹھاٹھاٹ سے  
اپنی نظریں ہٹائے رکھو اور دنیا کی محبت دل میں نہ آنے دو، خبردار کہیں ایسا  
نہ ہو کہ دنیا کی محبت تمہیں ہلاک کر دے جس طرح پھیلی قوموں کو ہلاک کیا ہے، تم  
نے ان کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے مسلمانوں کو دمشق فتح کرنے  
بھیجوا

#### ۵۔ خط کی پانچویں شکل

بسم اللہ تمہارے پاس اتنی فوج ہے کہ دمشق کا محاصرہ بخوبی کر سکتے ہو، یہ خط پڑھ  
کر سالار ان فوج کو جمع کرو اور ان کے سامنے ساتھ والا خط پڑھ کر سناؤ تاکہ انہیں  
تمہاری سپہ سالاری اور خالد کی معزولی کا علم ہو جائے اور وہ ان کی بجائے تمہارے  
حکم کی تعمیل کریں جن لوگوں کی تمہیں ضرورت نہ ہو انہیں میرے پاس بھیج دو  
اور جن کے بغیر تمہارا کام نہ چلتا ہو انہیں اپنے پاس رکھو، خالد ایسے لوگوں  
میں ہیں جن کے بغیر تمہارا گزارا نہیں ہو سکتا، اسلئے انہیں ساتھ رکھو

#### ۶۔ خط کی چھٹی شکل

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبداللہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے ابو عبیدہ بن  
جراح کو سلام علیک، میں اس معبود کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی  
عبادت کے لائق نہیں تمہیں معلوم ہو کہ رسول اللہ کے جانشین ابوبکر صدیق  
رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون، خدا کی رحمت اور برکتیں  
ہوں ابوبکرؓ پر جو صحیح کام کر نیوالے، انصاف پسند، جائز مواخذہ کر نیوالے  
نرم مزاج، پاکباز، متواضع اور دانتھے، میں اپنی اور سارے مسلمانوں کی  
اس مصیبت پر اجر خبر کا طالب ہوں، میری خواہش ہے کہ تقویٰ کے ذریعہ



گناہ اور برائی سے بچ کر خدا کی رحمت کا مستحق بنوں، جب تک زندہ ہوں اس کی اطاعت میں لگا رہوں، مرنے کے بعد جنت سے بہرہ ور ہوں، بیشک خدا ہر بات پر قادر ہے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے دمشق کا محاصرہ کر لیا ہے، میں نے تمہیں مسلمانوں کا سالارِ اعلیٰ مقرر کر دیا ہے تم حمص اور دمشق کے نواحی نیز شام کے دوسرے علاقوں میں رسالے پھیلا دو لیکن اس معاملہ میں اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی رائے سے کام لو صرف میرے لکھنے سے اپنا لشکر خطرہ میں نہ ڈال دینا جس سے دشمن کو تمہیں نقصان پہنچانے کا حوصلہ ہو، جو لوگ تمہارے پاس زائد ہوں انہیں میرے پاس بھیج دو اور جو محاصرہ میں تمہارے لئے ضروری ہوں ان کو پاس رکھو، خالد بن ولید کو روک لو کیوں کہ ان کے بغیر تمہارا کام نہیں چل سکتا ہے۔

۷۔ شام کے مسلمانوں کے نام :-

حسب تصریح ابن اعثم کوفی (متوفی ۲۴۰ھ) خطبہ کے ساتھ شام کے مسلمان غازیوں کو خلیفہ نے یہ مراسلہ بھیجا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم، امیر المومنین عمر بن خطاب کی طرف سے شام کے مسلمانوں کو سلام علیکم، واضح ہو کہ ابوبکرؓ کی وفات سے رسول اللہؐ کی امت پر ایک سنگین مصیبت نازل ہوئی ہے، ابوبکرؓ جو حق گو، منصف، متواضع، رحم دل اور راست باز تھے، جو بھلے کاموں کا حکم دیتے تھے اور بُرے کاموں سے روکتے تھے، رسول اللہؐ کی امت ایسے رہبر سے محروم ہو گئی اور خلافت کے معاملات میں ان کی وفات سے سخت خلل پیدا ہو گیا لیکن خدا کو یہی منظور تھا، ہر شخص کو موت کا پیالہ پینا ہے، انسان کیلئے اس کے سوا چارہ ہی کیا ہے



کہ خدا کی مشیت کے سامنے گردن جھکا دے،

۱۔ اسی کے ہاتھ میں فیصلہ ہے اور اسی کے پاس لوٹائے جاؤ گے، اس سخت حادثہ کے رونما ہونے سے پہلے انہوں نے ممتاز مہاجر و انصار صحابہؓ کے سامنے مجھے اپنا جانشین مقرر کیا اور یہ بڑی امانت میرے سپرد کی، میں نے اس بھاری ذمہ داری کو لینے سے بہت گریز کیا لیکن مجھے کامیابی نہیں ہوئی، مجبوراً مجھے سر جھکانا پڑا اب ضروری ہے کہ مسلمانوں کی یہودی اور ان کی مہموں کی ترتیب و تنظیم کیلئے جہاں تک میرے بس ہیں ہے کوشش کروں، مصلحت کا تقاضا ہے کہ خالد بن ولیدؓ شامی فوجوں کی سپہ سالاری سے الگ ہوں اور یہ عہدہ ابو عبیدہ بن جراح کے سپرد کیا جائے، آپ لوگ جب اس خط کے مضمون سے واقف ہوں اس وقت سے ابو عبیدہ آپ کے سالار ہوں گے، اپنے سارے معاملات میں ان سے رجوع کیجئے اور دشمن سے جنگ میں ان کی رائے اور صوابدید کے مطابق عمل کیجئے یہ

۸۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام

حسب روایت فتوح الشام عمر فاروقؓ کا ایلچی خط ابوعبیدہ کے پاس لیکر پہنچا اس وقت خالد بن ولیدؓ دمشق کے دو بزرگلی کمانڈروں تو ما اور ہربیس کے تعاقب میں نکلے ہوئے تھے، ابو عبیدہؓ نے خط کا مضمون صیغہ راز میں رکھا اور کسی کو نہ تو ابوبکر صدیقؓ کی وفات کی خبر دی نہ اپنے تقرر کی، چند دنوں بعد جب خالد بن ولیدؓ تو ما اور ہربیس کی دولت چین کر اور نئی فتوحات کر کے لوٹے تو انہیں بھی ابو عبیدہؓ نے حقیقت حال سے مطلع نہیں کیا، خالد بن ولیدؓ نے دمشق کی فتح اور تو ما و ہربیس سے بھینی ہوئی دولت اور دوسری



ضمنی فتوحات کی رپورٹ لکھی تو حسب سابق ابوبکر صدیقؓ کو مخاطب کیا، یہ خط عمر فاروقؓ نے دیکھا تو انہیں حیرت ہوئی اور غصہ بھی آیا، قاصد نے بتایا کہ ابوعبیدہؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی وفات اور خالد بن ولیدؓ کی معزولی مخفی رکھی ہے، عمر فاروقؓ نے ایک جلسہ کیا اور مدینہ کے اکابر سے خطاب کر کے کہا کہ چونکہ خالد شعرانوار اور ناموری کی خاطر فضول خرچ واقع ہوئے ہیں میں انہیں معزول کر کے ابوعبیدہؓ کو جو سرکاری روپیہ کے حساب کتاب میں بڑے کھرے اور راست باز ہیں، سالانہ اعلیٰ بنانا چاہتا ہوں، اس اعلان کے بعد انہوں نے ابوعبیدہؓ کو یہ مراسلہ بھیجا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ امیر المومنین کی طرف سے ابوعبیدہ عامر بن جراح کو سلام علیک، میں اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں واضح ہو کہ میں نے تمہیں مسلمانوں کا سالانہ اعلیٰ مقرر کیا ہے، یہ عہدہ لیتے سے مت شرمناؤ، خدا حق بات سے کبھی نہیں شرماتا تمہیں اس خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں جو ہمیشہ رہے گا اور جس کے سوا ہر شے فانی ہے۔ جس نے تمہیں کفر کی گراہی سے نکال کر ایمان کے اجلے میں لا کھڑا کیا ہے، میں نے تمہیں خالد کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے، لشکر اپنی نگرانی میں لے لو اور لشکر کی کمان سے خالد کو الگ کر دو، غنیمت کی توقع میں مسلمانوں کو پرخطر مہموں پر نہ بھیجو اور نہ کوئی دستہ دشمن کی کثیر تعداد فوج کے مقابلہ کے لئے روانہ کرو مسلمانوں سے یہ نہ کہو مجھے امید ہے کہ تم فتحیاب ہو گے، کیونکہ فتح امید سے نہیں یقین محکم اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے، اپنے کسی فعل یا فوجی اقدام سے مسلمانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالنا، دنیا سے آنکھیں بند کر لو اور اس کی طرف سے دل ہٹالو، ایسے کام نہ کرو جن کی پاداش میں ہلاک ہو جاؤ۔ جس طرح پھیلی قومیں ہلاک ہوئی



ہیں، تم نے ان کی تباہی دیکھ لی ہے اور ان کے باطنی امراض سے واقف ہو، تمہارے اور حیات بعد الموت کے درمیان ایک ہلکا سا پردہ ہے، تمہارے سلف آخرت کی طرف کوچ کر چکے اور تم گویا اس بے رونق دنیا سے کوچ کے منتظر ہو، سب سے بڑا ہوشمند وہ ہے جس کا نادرِ راہ خوفِ خدا ہو، اپنے مقدمہ بھر مسلمانوں کی دیکھ بھال کرتے رہو، جو اور گئیہوں جو دمشق کی فتح پر تمہارے ہاتھ آیا اور جس کے بارے میں تم سب جھگڑے تو وہ مسلمانوں کا حق ہے، اس کے علاوہ جو سونا چاندی ملا ہو اس سے خمس (مرکزی حصہ) نکال کر باقی آپس میں بانٹ لو، رہا تمہارا اور خالدؓ کا صلح اور جنگ کے بارے میں اختلاف تو اس باب میں تمہارا فیصلہ ناطق ہے کیونکہ تم سپہ سالار ہو (اور اگر صلح اس شرط پر ہوئی کہ جو اور گئیہوں بزنطیوں کی ملک رہے گا تو اسے ان کے حوالہ کر دو) والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلیٰ جمیع المسلمین، (خالدؓ نے غلطی کی کہ مرج و دیلاج میں مغرور دشمن پر تاخت کر کے مسلمانوں کو خطرہ میں ڈالا اور ان کی جان کی بازی لگا لی) خالدؓ سے بڑی کوتاہی ہوئی کہ انہوں نے ہرقل کی لڑکی کو پکڑا اور پھر ہدیہ اس کے باپ کو لوٹا دیا، وہ نہ مخلصی کے طور پر بڑی رقم وصول کر سکتے تھے جو غریب مسلمانوں کے کام آتی، والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پے

۹۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

واضح ہو کہ ابو بکر صدیقؓ رُجاءِ نشین رسول اللہؐ کا انتقال ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون خدا کی رحمت ہو ابو بکر پر جو حق گو تھے، انصاف کا حکم دینے والے، جائز مواخذہ کر نیوالے، راست بازار اور نرم مزاج، دعا

۱۔ فتوح الشام (مصری ایڈیشن) ۵۳/۱ - ۵۴، رفیق بک (اشہر مشاہیر الاسلام قدامت) ص ۵۳

ناسخ التواریخ (محمد تقی بیہقی) ج ۲، کتاب ۲ ص ۲۲۔ خط کے بین القوسین جیتے فتوح الشام کے کلکتہ ایڈیشن سے ماخوذ ہیں۔



ہے کہ خدا اپنے کرم سے ہمیں ہر گناہ سے محفوظ رکھے، اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور جنت میں جگہ دے، اس کی قدرت میں بلا شبہ سب کچھ ہے۔  
۱۰۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ اور معاذ بن جبلؓ کے نام۔

ازدی بھری دستوفی دوسری صدی ہجری کے راویوں کا بیان ہے کہ عمر فاروقؓ نے مذکورہ بالا خط ۹ اپنے آزاد کردہ معتمد غلام یرفا کے ہاتھ بھیجا تھا، ابو عبیدہؓ نے ابو بکر صدیقؓ کی موت کی خبر معاذ بن جبلؓ کے علاوہ جو ان کے مشیر خاص تھے کسی پر ظاہر نہیں کی، انہیں یرفا کی زبانی معلوم ہوا کہ عمر فاروقؓ ابو بکر صدیقؓ کے جانشین ہوئے ہیں نیز یہ کہ نئے خلیفہ نے شام کے فوجی سالاروں - خالد بن ولیدؓ، یزید بن ابی سفیانؓ، شہر جیل بن حسنہؓ اور عمرو بن عاصؓ کے حالات اور طور طریق معلوم کئے ہیں ابو عبیدہ بن جراحؓ نے فردا فردا سب کی تعریف کی اور یرفا کی معرفت عمر فاروقؓ کو اپنا اور اپنے مشیر معاذ بن جبلؓ کا مشترکہ خط بھیجا جس کے جواب میں عمر فاروقؓ نے لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابو عبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبل کو، تم دونوں پر سلامتی ہو، میں اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق اور تم دونوں کو خوف خدا کی تلقین کرتا ہوں۔ خوف خدا جس سے مالک کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے جس میں تمہاری خوش نصیبی مقدر ہے اور جسے ارباب ہوش اپنے لئے گراں قدر نعمت تصور کرتے ہیں، تمہارا خط موصول ہوا، تم نے لکھا ہے کہ خلافت سے پہلے مجھے اصلاح نفس کی فکر رہا کرتی تھی، یہ تم نے کیسے جانا، تمہارے الفاظ سے سائنس کی بول آتی ہے، تم نے لکھا ہے کہ میں مسلمانوں کا حاکم اعلیٰ ہو گیا ہوں اور اب بڑے چھوٹے، دشمن دوست، قوی، ضعیف، سب میرے سامنے بیٹھتے ہیں اور سب



کے لئے میری میزانِ عدل میں حصّہ ہے، تم نے لکھا ہے ذرا دھیان  
 رہے عمر انصاف کے وقت تمہاری طرف سے ان کے ساتھ کوئی بے  
 انصافی نہ ہو بلاشبہ میں خدا کی مدد کے بغیر کوئی کام ٹھیک ٹھیک انجام  
 نہیں دے سکتا تم نے مجھے ایک آنی والے دن سے ڈرایا ہے جسے  
 شب و روز کی گردش لا کر رہے گی، یہ گردش ہر نئے کو پرانا، ہر بعید کو  
 کو قریب کر دیتی ہے اور ہر موعود کو لے آتی ہے، اس کی بدولت ایک  
 دن قیامت آجائے گی، جب سارے راز کھل جائیں گے اور چھپی برائیاں  
 ظاہر کر دی جائیں گی جب ایک طاقتور بادشاہ کے سامنے لوگ تصویر  
 اطاعت بنے کھڑے ہوں گے اور امید و بیم کے ساتھ اس کے فیصلہ  
 کے منتظر ہوں گے، تم لکھتے ہو کہ اس قوم میں ایسے لوگ ہیں جو بظاہر  
 دوست نظر آتے ہیں لیکن خفیہ طور پر دشمنوں کے سے کام کرتے  
 ہیں، (میرا خیال ہے) ابھی وہ وقت نہیں آیا، یہ منافقت قیامت  
 کے قریب رونما ہوگی جب دنیوی نقصان کے خوف یا فائدہ کی خواہش  
 سے لوگ سرگرم عمل ہوا کریں گے، تم نے خدا سے اس بات کی پناہ مانگی  
 ہے کہ میں اس خط کا وہ مطلب لوں جس کا تم نے ارادہ نہیں کیا ہے  
 کیونکہ تم نے اسے خیر اندیشی کے جذبہ سے لکھا ہے، تم نے یہ سچ کہا  
 مجھے تمہاری بات کا یقین ہے، تم مجھے خط لکھتے رہا کرو، میں تم سے  
 بے نیاز نہیں ہو سکتا، والسلام

۱۱۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

۱۔ از دی مستن ۹۰-۹۱، حلیۃ الاولیاء و ابونعیم مصر ۱/۲۳۸، باقلانی (اعجاز القرآن مصر

ص ۱۱۱ انتشار) کلاعی یحییٰ قلمی رقم ۴۰-۲۰، دار الکتب قاہرہ) ص ۲۸۹، ازالۃ الخفاء (دلی

اللہ بریلی) ۱۵۹/۲، رفیق بک ص ۴۵۹-۴۶۰ باختلاف متن۔



سیف بن عمر کی روایت کے مطابق یرموک کی فتح کے بعد سالارِ اعلیٰ ابو عبیدہ بن جراح یرموک سے بھاگی ہوئی بزنطی فوج کے تعاقب میں نکلے، جس کا رخ غالباً دمشق کی طرف تھا، ابو عبیدہ ابھی مرج العففر ہی پہنچے تھے جو یرموک سے دمشق جانیوالی سڑک کے وسط میں جابیہ کے قریب ایک وسیع میدان تھا کہ ان کے جاسوسوں نے خبر دی کہ بھاگے ہوئے بزنطی سپاہیوں نے اپنا رخ بدل دیا ہے اور اب فحل کی طرف گامزن ہیں، فحل دریاٹے اردن کے مشرق میں اس اہم سڑک پر ایک قلعہ بند شہر تھا جو دمشق سے فلسطین جاتی تھی اور دوسری خبر موصول ہوئی کہ ہرقل نے دمشق کی تقویت کے لئے حمص سے فوج بھیج دی ہے جو دمشق کے شمال میں پانچ دن کی راہ پر ایک صوبائی صدر مقام تھا، اس وقت ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے مشیر فیصلہ نہ کر سکے کہ دمشق پر چڑھائی کریں یا فحل پر، انھوں نے اس معاملہ میں خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ حکم موصول ہوا۔

دمشق سے ابتدا کر دیکھو کہ وہ شام کا سب سے بڑا قلعہ اور بزنطیوں کا پایہ تخت ہے فحل حمص اور فلسطین کو رسالے بھیجتا کہ وہاں کی فوجوں کو تمہارے پاس آنے سے روکیں اور ان کے سامنے ڈٹے رہیں، اگر یہ تینوں راہم مقام) دمشق سے پہلے فتح ہو جائیں تو خیر و نہ اس وقت تک ٹھہرے رہو جب تک دمشق فتح ہو، پھر دمشق میں حفاظتی دستے چھوڑ کر تم اور باقی سالار فحل کا رخ کرنا اور اگر خدا فحل میں کامیابی عطا کرے تو تم اور خالد حمص چلے جانا اور شرجیل نیز عمرو بن عاص کو اردن اور فلسطین کی سرزمین فتح کرنے کے لئے چھوڑ دینا، ہر علاقہ کا سالار فوج دوسرے سالاروں کی کمان میں اپنے علاقہ سے گزرنے والی افواج کا اس وقت تک سالارِ اعلیٰ رہے گا جب وہ اس کا علاقہ خالی نہ کر دیں گے



۱۲۔ ابو عبیدہ بن جراح کے نام۔

دمشق کی فتح کی خوشخبری پا کر،

دخالد بن ولید کے ساتھ (عراق سے آئے ہوئے غازیوں کو عراق لوٹا  
دو اور انہیں تاکید کر دو کہ جلد از جلد سعد بن مالک (سعد بن ابی وقاص)  
سالارِ اعلیٰ افواج عراق سے جا ملیں۔

۱۳۔ ابو عبیدہ بن جراح کے نام۔

ابو بکر صدیقؓ کے صاحبزادے عبدالرحمن کپڑے کے تاجرتھے، شام کے ایک  
تجارتی سفر میں ان کا گزرد دمشق سے ہوا تو وہاں کے ایک غسانی رئیس جو دی کی  
حسین لڑکی لیلیٰ کو دیکھ کر اس کے متوالے ہو گئے، انہوں نے لیلیٰ کے بارہمیں  
غزلیہ شعر بھی کہے جن کا مدنیہ میں خوب چرچا ہوا، عمر فاروقؓ نے ان سے وعدہ  
کر لیا کہ اگر لیلیٰ مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آئی تو ان کے حوالہ کر دیں گے، انہوں  
نے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کی معرفت شامی افواج کے سالارِ اعلیٰ ابو عبیدہ بن جراح کو  
یہ خط بھیجا،

جب خدا تمہارے ہاتھوں دمشق فتح کرائے تو جو دی کی لڑکی عبدالرحمن  
کو دیدینا۔

۱۴۔ ابو عبیدہ بن جراح کے نام۔

فتح دمشق کے بعد مسلمانوں کی ایک جماعت شراب نوشی کی مرتکب ہوئی۔  
ابو عبیدہ نے عمر فاروقؓ سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے لکھا:  
جو شراب پیئے اسے اتنی کوڑوں کی سزا دی جائے، میری جان کی قسم  
عربوں کیلئے فقر و فاقہ ہی مناسب ہے، لازم تھا کہ وہ اپنے مالک غلا



سے ڈرتے، اس کی عبادت کرتے، اس پر ایمان لاتے اور اس کا  
شکر ادا کرتے، اگر کوئی دوبارہ شراب پیئے تو اس کو پھر حد لگا دیے

۱۵۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

یہ خط ابو عبیدہؓ کے اس امر اسلئے کے جواب میں ہے جس میں انہوں نے  
بزنیوں کے ایک بڑے لشکر کی صوبہ اردن کے شہر نعل میں جمع ہونے کی مرکز کو  
خبر دی تھی اور اپنے خط میں اس وعیدی پیغام کا ذکر کیا تھا جو بزنیوں نے مسلمانوں  
کو ملک سے نکلنے کے لئے بھیجا تھا نعل کا اہم معرکہ حسب تصریح ازدی عمر فاروقؓ  
کی خلافت کے سولہویں ماہ یعنی ذوالقعدہ ۳۳ھ میں ہوا، نعل بحیرہ طبریہ  
کے جنوب میں دریائے اردن کے اُس پل کے قریب واقع تھا جس سے ہو  
کر بڑی سڑک دمشق جاتی تھی، فتح دمشق کے بعد اردن کے مقامی رئیسوں  
نے یہاں ایک فوج جمع کر لی تھی جس کی تقویت کے لئے ہر قل نے بھی ایک بڑی  
لگ بھج دی تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابو عبیدہ بن  
بن جراح کو، سلام علیک، میں اس خدا کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا  
کوئی عبادت کے لائق نہیں، تمہارا خط آیا جس میں تم نے بزنیوں  
کی فوج کشی ان کے موجودہ پڑاؤ اور وعیدی پیغام نیز اس کے جواب  
کا ذکر کیا ہے، تم نے اپنی لشکر کشی کے حق میں صحیح اور سچی دلیلیں  
پیش کی ہیں، میرا یہ خط اگر تمہیں دشمن پر فتح پانے کے بعد ملے تو  
یہ کوئی نئی بات نہیں ہوگی کیونکہ اس سے پہلے بھی خدا ہمیں اور تمہیں  
اکثر غنایتوں سے نوازتا رہا ہے اور اگر اس خط کی وصولی سے پہلے

۱۔ فتوح الشام مصری ایڈیشن ۶۱/۱ ۲۔ ازدی ص ۲۴۹

۳۔ یاقوت دمعہ البلدان مصر ۱۹۰۶ء ۴/۲۴۰، ۵/۱۱۱ بیکر کیریج ٹریو ہسٹری ۲/۲۲۲۔



دشمن نے تمہیں زک پہنچائی ہو تو ہر اس اور اس نہ ہونا دشمن کے  
 آگے سر نہ جھکانا کیونکہ بالآخر فاتح تم ہی ہو گے، سر زمینِ شام خدا کا ملک  
 ہے اور وہ تمہارے ہاتھوں اُسے فتح کرائے گا اور ہمارے نبی کی  
 پیش گوئی پوری کریگا، لہذا صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہو خدا  
 صبر کرنے والوں کی ضرور مدد کرتا ہے، یاد رکھو اگر دشمن سے مقابلہ کے  
 وقت تم نے صدق دل سے یہ دعا مانگی تو وہ ضرور تمہاری مدد کریگا !  
 مالک، کیا حال اور کیا ماضی ہر موقع پر تو نے ہی اپنے دین کی مدد کی  
 ہے اور اپنے وفاداروں کو عزت و کامرانی عطا فرمائی ہے، مالک آج  
 بھی تو انہیں فتح دلا، انہیں ان کے بل بوتے پر نہ چھوڑ، وہ خود کامیاب  
 نہیں ہو سکیں گے، تو ہی ان پر کرم کر اور اپنی رحمت سے دشمن کو  
 پسپا کر، بیشک تو قابلِ تعریف مددگار ہے۔

۱۶۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

جب فحل کے سامنے پڑی اسلامی فوجیں منتظر تھیں کہ وہاں کا بزنطی شکر  
 نکل کر کھلے میدان میں آئے اور لڑے تو فحل کے لوگوں نے آس پاس کی نہروں  
 اور ندیوں کے بند کاٹ کر اس سارے علاقہ میں دلدل کر دی جو ان کے اور  
 مسلمانوں کے درمیان تھا، فحل صوبہ اردن کا ایک شہر تھا اور یہ صوبہ دریائے  
 اردن کے مشرق میں سرحدِ عرب تک اور غرب میں ساحل تک پھیلا ہوا تھا،  
 دریائے اردن کے مشرقی نشیبی حصہ میں جسے غور بھی کہتے ہیں بہت سے  
 گاؤں اور قصبے تھے جہاں ندیوں، نالوں اور نہروں کا جال بچھا ہوا تھا،  
 باشندے زیادہ تر زراعت پیشہ تھے، دلدل کے باوجود اور بزنطیوں کی توقعات  
 کے برخلاف مسلمان فوجوں نے نہ تو ہار مانی اور نہ پیچھے ہٹیں، جوں جوں دن







(اُردن) کو مسلمانوں نے بزور تلوار فتح کیا ہے اس کے بارے میں ان کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ وہاں کے باشندوں کو بحال رکھا جائے اور ان پر جزیہ لگا دیا جائے اور وہ زمین کی کاشت کرتے رہیں اور دوسری جماعت کی خواہش ہے کہ چونکہ یہ علاقہ بزورِ شمشیر فتح ہوا ہے اسے مسلمانوں میں بانٹ دیا جائے، اس معاملہ پر میں نے غور کیا۔۔۔

۔۔۔۔۔ میری رائے ہے کہ مفتوحہ علاقہ کے باشندے (حسب معمول) زمین کی کاشت کرتے رہیں کیونکہ وہ زراعت کی مسلمانوں سے زیادہ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں اور کاشت کا کام اجنبی لوگوں کی نسبت زیادہ عمدہ انجام دے سکتے ہیں، اگر ہم نے باشندوں کو غلام بنالیا تو ہمارے بعد آنیوالی نسلوں کا کون کفیل ہوگا؟ بخدا نہ تو کوئی ذمی ان سے بات روار کھے گا اور نہ وہ کسی ذمی سے بات کرنے کے لائق ہوں گی اور نہ کسی ذمی کی دولت یا اراضی سے انہیں کوئی نفع پہنچ سکے گا جب تک یہ مسلمان جو انہیں غلام بنائیں گے زندہ ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں گے، جب ہم اور وہ (غلام) مر جائیں گے تو ہماری اولاد ان غلاموں کی اولاد سے متمتع ہوگی اور یہ سلسلہ تا قیامت چلتا رہے گا اور یہ لوگ ہمیشہ اہل اسلام کے جب تک اسلام سر بلند ہے غلام بنے رہیں گے لہذا ان پر جزیہ لگاؤ اور غلام مت بناؤ، کوئی مسلمان ان پر ظلم نہ کرے، نہ ان کو کسی طرح کا نقصان پہنچائے، نہ ان کے مال دولت سے ناجائز طور پر متمتع ہوئے۔

قاضی ابویوسف دم شلمہ نے اپنی کتاب الخراج میں بھی ایک خط نقل کیا ہے جو باعتبار معنی مذکورہ خط سے مشابہ ہے لیکن باعتبار لفظ اور سیاق سیاق



اس سے بہت مختلف ہے، از دی کے راویوں نے مذکورہ خط کا تعلق اردن اور اس کے دیہاتی علاقہ کی تقسیم سے بتایا ہے، کتاب الخراج کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قضیہ شام کی سب سے بڑی جنگ یرموک (۶۳۶ء) کے بعد رونما ہوا، مذکورہ بالا خط میں قرآن سے کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی ہے لیکن کتاب الخراج والے میں اراضی کو دولت مشترکہ بنانے کی تائید میں قرآنی آیتوں سے مدد لی گئی ہے، اس کے علاوہ کتاب الخراج کے خط کا ایک حصہ جس کا تعلق عیسائیوں کے بڑے تہوار (غالباً ایسٹر) میں جلوس اور صلیبیں نکالنے سے ہے بالکل نیا ہے، صرف یہ حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے:

یہاں ان کے تہوار (ایسٹر) کے ایام میں صلیبیں نکالنے کا معاملہ تو یہ بلا جھنڈوں کے اگر شہر سے باہر صلیبیں نکالیں چلے گا کہ انہوں نے اجازت مانگی ہے تو ان سے تعرض نہ کرو، البتہ شہر کے اندر مسلمانوں کے محلوں یا مسجدوں کے پاس سے صلیبیں نہ نکالی جائیں گے

۱۷۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

فتح فحل کی خوشخبری پا کر:

اس فتح کی خبر سے بہت مسرت ہوئی اور خدا کا شکر ادا کیا، مناسب ہے کہ کچھ عرصہ مضبوط سرزمین میں قیام کرو اور لشکر کو آرام پہنچاؤ، اس وقت تک اگلی فوجی مہم موقوف رکھو جب تک سعد بن ابی وقاص عراق جا کر فارسی فوجوں کو ٹھکانے نہ لگا دیں ان شاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خدا نے بزرگ و برتر کی مدد بغیر کسی کام کا انجام دینا انسان کے بس سے باہر ہے۔

۱۸۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔



فحل سے فارغ ہو کر ابو عبیدہؓ نے اُردن اور بحیریت کے جنوب مشرقی علاقہ پر عمرو بن عاصؓ کو گورنر مقرر کیا اور خود خالد بن ولیدؓ کو ساتھ لے کر حمص فتح کرنے روانہ ہوئے، حمص شمالی شام کا ایک کوہستانی صوبہ تھا دمشق سے پانچ دن کی راہ، یہاں بہت سے قلعے تھے، صوبہ کے صدر مقام کا نام بھی حمص تھا، اسکے گرد ایک چوڑی فصیل تھی اور مشرق میں ایک مستحکم پہاڑی قلعہ خالد بن ولیدؓ مقدمۃ الجیش کے لیڈر تھے اور باقی فوج ابو عبیدہؓ کے ساتھ پیچھے پیچھے بڑھتی چلی آرہی تھی، دمشق سے حمص کی راہ پر پہلا قلعہ بند شہر بعلبک تھا وہاں کا گورنر معمولی جنگ کے بعد جزیہ گزار ہو گیا، اس کے بعد جوسیہ کا قلعہ آیا جو حمص کی علداری تک بیس پچیس میل جنوب میں واقع تھا، حمص کے گورنر نے مسلمانوں سے مقابلہ کیلئے یہاں ایک فوج تیار کر لی تھی، لڑائی میں حمص کی فوجیں پیاہوئیں، حمص کے قریب پھر ایک زوردار معرکہ ہوا، اس میں بھی حملہ آور جیتے حمص کی فوجوں نے شہر کی فصیل میں پناہ لی، مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور گرد و نواح کے ان دیہاتوں پر چھاپے مار کر قابض ہو گئے جہاں سے محصور فوج کیلئے رسد اور خوراک آتی تھی مجبور ہو کر حمص کے گورنر نے جزیہ دیکر صلح کر لی (۱۲۵ھ) ابو عبیدہؓ فوج کے بڑے حصہ کے ساتھ حمص میں ٹھہر گئے اور چند رسالے حلب بھیجے جو حمص سے چار دن کی مسافت پر شمال میں اس سڑک پر واقع تھا جو انطاکیہ جاتی تھی، حلب کا قلعہ بہت مضبوط اور محفوظ تھا، یہاں سے انطاکیہ، بزنطی قیصر اور سلطان شام کا فوجی مستقر صرف تین دن کی مسافت پر تھا، حلب پر ترک تازی انطاکیہ پریشدئی کی تہید تھی، ابو عبیدہؓ نے خلیفہ کو حمص کی فتح اور حلب پر ترک تازی کی خبر دی تو یہ خط آیا: تمہارا خط ملا جس میں تم نے تلقین کی ہے کہ میں خدا کا شکر ادا کروں اُن علاقوں کیلئے جو اس نے ہم سے مسخر کرائے، ان قلعوں کیلئے جو اس نے ہم سے فتح



کراٹے، ان شہروں کیلئے جن پر اس نے ہمیں قبضہ دلایا اور ان  
 عنایتوں کے لئے جو اس نے ہم پر اور تم پر کی ہیں، ان سب کیلئے  
 اس کا بہت بہت شکر گزار ہوں، تم نے لکھا ہے کہ بن نطی قیصر کے  
 اس علاقہ کی طرف جہاں وہ اور اس کا لشکر ہے رسالے روانہ کرتے  
 ہیں، میری رائے میں یہ اقدام صحیح نہیں ہے، رسالے واپس بلا لو اور  
 دھمک میں اٹھہرے رہو یہاں تک کہ یہ سال گزرتے اور ہم اگلی،  
 کاروائی کے بارے میں غور کر لیں، خدائے بزرگ و مہربان سے اپنے  
 تمام معاملات میں مدد کا طالب ہوں۔

#### ۱۹۔ جبکہ بن ایہم کے نام۔

جبکہ بن ایہم سرحد شام کے عرب۔ عیسائی قبائل کا آخری غسانی بادشاہ تھا،  
 جس طرح جبرہ کے لخمی سلاطین شاہنشاہ فارس کے ماتحت تھے اسی طرح عرب۔  
 شام سرحد کے غسانی رئیس بن نطی قیصر کے دست نگر تھے، فارس یا شام پر حملہ  
 ہوتا تو یہ دونوں سرحدی ریاستیں اپنی اپنی مہم کی مدد کرتی تھیں،  
 ابن اعثم کوئی نے اپنی فتوح میں لکھا ہے کہ (ابو بکر صدیق کے عہد میں) شامی  
 سرحد کی چھوٹی چھوٹی بستیوں پر قابض ہونے کے بعد مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ  
 بن نطی قیصر نے جبکہ کی سرکردگی میں چالیس ہزار فوج بھیجی ہے جو دمشق کے باہر مقیم  
 ہے، ان کے اکابر نے ایک کانفرنس کی جس میں طے پایا کہ لڑنے سے پہلے جبکہ  
 کو اسلام کی دعوت دی جائے، چنانچہ ایک وفد جبکہ کے پاس گیا، اس نے یہ کہہ  
 کر وفد کو قیصر کے پاس بھیج دیا کہ اگر اس نے اسلام قبول کر لیا تو میں بھی کلمہ پڑھ لوں گا  
 فتح دمشق اور بقول بعض فتح یرموک اور کچھ راویوں کا بیان ہے کہ صلح ایلبار کے



بعد جب شام میں بزنطی حکومت کی بساط الٹ گئی تو جبکہ اور اس کے قریبی عزیزوں نے مسلمان ہونیکا ارادہ معمم کر لیا جبکہ نے عمر فاروقؓ کو ایک خط لکھا کہ میں اسلام قبول کرنے مدینہ آنا چاہتا ہوں، عمر فاروقؓ نے جواب دیا:

آجاؤ، (اسلام قبول کر کے) تمہیں وہی فوائد اور حقوق حاصل ہونگے

جو ہمیں ہیں اور تم پر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو ہم پر ہیں۔

۲۰۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

فتوح الشام کا بیان ہے کہ جب ابو عبیدہؓ فتح دمشق کے بعد حمص کی طرف بڑھے تو انہیں یہ خط بعلبک کے قریب جو دمشق سے تین دن کی راہ پر شمال میں واقع تھا موصول ہوا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے امین الامۃ (ابو عبیدہؓ) کو سلام علیک، میں اس آقا کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، خدا کے حکم اور اس کی مرضی کو کوئی نہیں بدل سکتا اور جو لوح محفوظ میں کافر لکھ دیا گیا ہے اسے ایمان نصیب نہیں ہو سکتا، تم کو معلوم ہو کہ جبکہ بن ایہم غسانی اپنے چچازاد بھائیوں اور خاندانی اکابر کے ساتھ ہمارے پاس (مدینہ) آیا میں نے سب کی آؤ بھگت کی، انہوں نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، ان کے اسلام سے مجھے خوشی ہوئی کیونکہ ان کے ذریعہ اللہ نے اسلام اور مسلمانوں کو قوت عطا کی لیکن پردہ غیب میں جو چھپا تھا اس کا حال مجھے معلوم نہ تھا، ہم حج کے لئے (مدینہ سے) مکہ گئے، جبکہ نے بیت الحرام کے سات طواف کئے، دوران طواف اس کا تہبند ایک فزاری عرب کے



زیرِ قدم آگیا اور وہ کھل کر کندھے سے گر پڑا جبکہ نے تیکھی نظر سے فزاری کو دیکھا اور کہا: تیرا برا ہوا، تو تے خدا کے گھر میں مجھے ننکا کر دیا! فزاری نے کہا: خدا کی قسم میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا؛ اس کے باوجود جبکہ نے مٹا مار کر فزاری کی ناک اور اس کے اگلے چلر دانت توڑ دیئے فزاری نے مجھ سے شکایت کی، میں نے جبکہ کو بلوایا اور کہا: تم نے اپنے فزاری بھائی کے کیوں مٹا مارا اور اس کی ناک اور اگلے چار، دانت کیوں توڑ دیئے؟ جبکہ نے کہا: اس نے پیر کے نیچے میرا تہبند دبا کر کھول دیا تھا، خدا کی قسم اگر بیت اللہ کی حرمت کا خیال نہ ہوتا تو اُسے مار ہی ڈالتا میں نے کہا تم نے جرم کا اقبال کیا ہے، اب یا تو وہ تمہیں معاف کر دے یا میں اس کا تم سے بدلہ لوں گا، جبکہ بولا: مجھ سے بدلہ لیا جائیگا، حالانکہ میں بادشاہ ہوں اور وہ ایک معمولی عرب! میں نے کہا: تم دونوں مسلمان ہو، تم صرف اچھی سیرت سے ہی اس پر فوقیت پاسکتے ہو، جبکہ نے مجھ سے اگلے دن تک کی مہلت مانگی، میں نے فزاری سے پوچھا تو وہ مہلت دینے کو تیار ہو گیا، جب رات ہوئی تو جبکہ اپنے چچا ناد بھائیوں کے ساتھ اونٹوں پر سوار ہو کر شام کی طرف کلب الطاغیہ (بزنطی قیصر) کے پاس نکل بھاگا، مجھے امید ہے کہ خدا نے چاہا تو وہ تمہارے ہاتھ لگے گا جمص فتح کر کے ٹھہر جانا، آگے پیش قدمی نہ کرنا، اگر جمص کے پاشندے (جزیرہ کے بالمقابل) صلح کر لیں تو خیر ورنہ ان سے لڑنا اور اپنے جاسوس انطاکیہ (قیصر کے ہیڈ کوارٹر) بھیجنا اور شام کے نصرانی عربوں سے چونکار ہنا، والسلام علیک وعلیٰ جمیع المسلمین۔

۱۔ فتوح الشام ۲/۲۔ خط کا مضمون ادبِ ستاریخ کی متعدد کتابوں میں بطور قصہ بیان ہوا ہے دیکھو ابن عبد ربہ دمشقی (۱۹۱۳ء)، ابوالفداء تاریخ مصر طبع اول (۱۹۱/۲ - ۱۹۲)، بلاذری (فتوح البلدان مصر ۱۳۱۹ء) ص ۱۲۲۔



ابن اعمش کو فی کی رائے ہے کہ جبلہ کے ارتداد کا واقعہ ۳۷ھ میں نہیں جیسا کہ فتوح الشام میں تصریح کی گئی ہے بلکہ ۳۶ھ میں فتح بیت المقدس کے بعد پیش آیا تھا۔ ابن واضح یعقوبی نے بھی ۳۶ھ کی تائید کی ہے لیکن وہ ایک نئی بات یہ لکھتا ہے کہ جبلہ نے عمر فاروقؓ سے بیت المقدس کی صلح کے بعد ملاقات کی اور کہا کہ جزیہ دینا تو میرے لئے تو ہیں آمینر ہے، اگر آپ زکاة لینا پسند کریں تو میں آپ کی سیاسی ماتحتی قبول کر سکتا ہوں، عمر فاروقؓ اس کے لئے تیار نہیں ہوئے جبلہ شام چھوڑ کر اپنے تیس ہزار ماتحتوں اور کنبہ والوں کے ساتھ قیصر کے پاس چلا گیا۔

طبقات ابن سعد کا بیان مذکورہ بالا سارے اقوال سے مختلف ہے، اس کی رو سے جبلہ عہد نبویؐ میں مسلمان ہو گیا تھا، طبقات کے بیان سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جبلہ کے ارتداد کا واقعہ مدینہ میں نہیں بلکہ دمشق میں پیش آیا تھا اور اس کا محرک عمر فاروقؓ کا فیصلہ نہیں تھا جیسا کہ خط نمبر ۲ میں ان کی زبانی نقل کیا گیا ہے، طبقات کے راوی بتاتے ہیں کہ عمر فاروقؓ کی خلافت میں جب دمشق فتح ہوا تو ایک دن جبلہ کا پیر شہر کے بازار سے گزرتے وقت ایک عرب پیر پر پڑ گیا، اس نے طیش میں آکر جبلہ کے منہ پر چاٹا مار دیا جبلہ کے آدمی عرب کو پکڑ کر ابو عبیدہ کے پاس لے گئے، انہوں نے فیصلہ دیا کہ عرب کے بھی چاٹا مارا جائے، اس فیصلہ پر جبلہ کو سخت غصہ آیا، اس کی رائے تھی کہ عرب کو قتل کیا جائے یا اس کا ہاتھ کاٹا جائے، ابو عبیدہ اس کے لئے تیار نہیں تھے، جبلہ بگڑ کر عیساٰی ہو گیا اور اپنے سارے خاندان اور ماتحتوں کے ساتھ جلاوطن ہو کر بزنطی قیصر کی قلمرو میں چلا گیا۔

۲۱۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

سیف بن عمر کی رائے ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں حمص کی فتح کے بعد



(غالباً نئی جنگی تیاری کیلئے) ہر قل اپنا ہیڈ کوارٹر انطاکیہ چھوڑ کر شام سے متصل صوبہ  
میسوپوٹامیہ (جزیرہ) کے پایہ تخت رہا چلا گیا تھا، ابو عبیدہ نے فتح حمص کی خوشخبری  
والے خط میں ہر قل کی اس نقل مکانی کی بھی خلیفہ کو خبر دی، جواب میں انہوں نے لکھا:  
تم حمص میں ٹھہرے رہو اور شام کے ان (عیسائی) عرب قبیلوں کو  
اسلام قبول کر لیکی دعوت دو جو طاقتور اور بہادر ہوں، اطمینان رکھو خدا  
نے چاہا تو برابر تمہارے پاس رسد بھیجتا رہوں گا۔  
۲۲۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

حسب تصریح فتوح الشام ابو عبیدہ دمشق فتح کر کے شمالی شام مسخر کرنے نکلے،  
بعلبک اور حوسہ کے گورنروں کو جزیرہ گزار بناتے ہوئے حمص آئے، ان کا انا اتنا  
اچانک ہوا کہ حمص کا گورنر مقابلہ کی کوئی مناسب تیاری نہ کر سکا، اس کے مشیروں  
نے رائے دی کہ مسلمانوں سے ایک سال کیلئے جزیرہ کا معاہدہ کر لیجئے اور اس  
اتحاد میں مناسب تیاری کر کے ان کا مقابلہ کیجئے، گورنر نے معاہدہ کر لیا، وہ خود حمص  
کے بابر ٹھہر گئے اور کچھ رسالے خالد بن ولیدؓ کی کمان میں حلب اور قنسرين جو  
شام کا سرحدی علاقہ تھا فتح کرنے بھیجے، خالد کے سوار حلب اور قنسرين کے  
دیہاتوں میں ترکناز کرنے لگے، قنسرين کے گورنر نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ  
حملہ آوروں سے جزیرہ کا عارضی معاہدہ کر لے اور پھر خوب تیار ہو کر اور قنسرين کی  
لحم سے اپنی طاقت بڑھا کر مسلمانوں سے لڑے، گورنر حمص کی طرح وہ بھی جزیرہ  
گزار ہو گیا ذوالقعدہ ۳۷ھ، ان معاہدوں سے اسلامی فوجیں معطل ہو گئیں  
خلیفہ کے پاس بہت دن تک نہ تو ابو عبیدہ کا کوئی خط آیا اور نہ کسی نئی فتح کی  
خوشخبری، انہوں نے یہ محسوس کر کے کہ مسلمان آرام طلب ہو گئے ہیں اور جہاد  
سے گریز کر رہے ہیں، ابو عبیدہ کو لکھا:



بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر بن الخطاب امیر المؤمنین کی طرف سے  
 امین الامة ابو عبیدہ عامر بن جراحؓ کو، سلام علیک، میں اس خدا کا  
 سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے  
 نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں اور تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ اپنے ظاہر  
 و باطن میں خدائے عزوجل سے ڈرو اور اس کی معصیت سے بچتے  
 رہو، تمہیں اس بات سے بھی ڈرنا اور منع کرتا ہوں کہ تمہارا طرز عمل  
 ان لوگوں کا سا ہو جائے جن کے بارے میں خدا کہتا ہے: اے نبی  
 کہہ دو کہ اگر تمہیں اپنے باپ بیٹے، بھائی، بیویاں اور عزیز واقارب  
 اپنی کمائی ہوئی دولت اپنی تجارت جس کے گھٹنے کا تمہیں ڈر ہے اور  
 اپنے پسندیدہ مکان خدا، اس کے نبیؐ اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ  
 محبوب ہوں تو خدا کے عذاب کا انتظار کرو، بلاشبہ نافرمانوں کو خدا  
 سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔ قل ان کان اباؤکم وابتاؤکم وَاخوانکم  
 وَاَزواجکم وعتیبتکم وَاموالکم وَاقتوفتموها و تجارتکم تخشون  
 کسادھا و مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ و جہاد فی سبیلہ  
 فتوبوا حتی یأقی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین (توبہ)  
 خدا کی درود ہو خاتم النبیین اور امام المرسلین پر والحمد للہ رب العالمین

۲۳۔ ابو عبیدہ بن جراح کے نام۔

حسب روایت فتوح الشام حلب کے باشندوں نے ابو عبیدہؓ سے صلح کر لی  
 تھی، حلب کے باہر ایک نہایت مضبوط پہاڑی قلعہ تھا، جس میں ضلع کا بزنطی گورنر  
 رہتا تھا، حلب کی صلح اس کی مرضی کے خلاف تھی، وہ قلعہ میں محصور ہو گیا، چار  
 پانچ ماہ تک قلعہ کا محاصرہ رہا، بزنطی قلعہ سے پتھر باری کرتے اور رات میں مسلمانوں



پر شب خون مارتے، قلعہ فتح ہونے کی کوئی صورت نہیں نکلی، ابو عبیدہؓ اور مسلمان  
 پڑے پڑے اکتا گئے، ابو عبیدہؓ نے بہت دن تک خلیفہ کو خط بھی نہیں لکھا، وہ  
 منتظر تھے کہ قلعہ فتح ہوتا لکھیں، عمر فاروقؓ نے سخت پریشانی کے عالم میں یہ خط بھیجا:  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم، میں اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی  
 عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، ابو عبیدہؓ  
 تمہارا خط نہ آنے اور تمہاری خیریت نہ معلوم ہونے سے بڑی بے چینی ہے  
 اپنے مسلمان بھائیوں کی فکر سے جسم کو روگ سالک گیا ہے، رات دن تہلکا  
 خیال لگا رہتا ہے، سمجھ میں نہیں آتا تمہارا قاصد اور خط کیوں نہیں آتا،  
 ایسا معلوم ہوتا ہے تم چاہتے ہو کہ صرف فتح اور غنیمت کی خوشخبری کیلئے  
 خط لکھو، ابو عبیدہؓ اگرچہ میں بہت دُور ہوں مگر میرا دل تمہارے پاس  
 میں ہر وقت تمہاری عافیت کیلئے دعا کرتا ہوں، دل تم سب کی خیریت  
 کیلئے ایسا بے چین ہے جیسے پریشان ماں کا اپنے بچے کے لئے میرا  
 یہ خط پڑھ کر ایسے اقدامات کرو کہ اسلام کو تقویت پہنچے اور مسلمانوں  
 کے ہاتھ مضبوط ہوں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۲۴۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

فتوح الشام کے راویوں کا بیان ہے کہ حُلب کے بیرونی قلعہ کا چار پانچ ماہ تک  
 محاصرہ کرنے کے باوجود جب مسلمان اسے فتح نہ کر سکے تو انہوں نے طے کیا کہ محاصرہ اٹھا  
 کر حُلب چلے جائیں تاکہ قلعہ کے محصور گورنر کو باہر نکلنے کا حوصلہ ہو اور کھلے  
 میدان میں اس سے لڑنے کی صورت نکل آئے، حُلب پہنچ کر ابو عبیدہؓ نے قنسرین  
 کی فتح، حُلب کی صلح، شام کے سرحدی شہروں پر ترکاتر نیز حُلب کے بیرونی قلعہ  
 سے ہٹنے کی خلیفہ کو خبر دی تو یہ جواب آیا:



تمہارے سفیر خط لے کر پہنچے تمہیں دشمن پر جو فتوحات حاصل ہوئیں  
ان کا حال معلوم کر کے مسترت ہوئی، جو لوگ شہید ہوئے ان کا بھی  
علم ہوا، تم نے لکھا ہے کہ میں حلب کا محاصرہ چھوڑ کر انطاکیہ اور  
حلب کے درمیانی علاقہ میں آگیا ہوں میرے خیال میں تمہارا یہ اقدام  
صحیح نہیں ہے، تم ایسے شخص کو چھوڑ کر جس کا علاقہ اور صدر مقام  
(حلب) فتح کر چکے ہو الگ ہٹ گئے ہو اور اب یہ خبر ہر طرف مشہور  
ہو گئی کہ تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے، اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمہاری  
دھاک گھٹے گی اور اس کی ساکھ بڑھیگی اور ان لوگوں کو تم سے لڑنے  
کا حوصلہ ہو گا جو ڈرے بیٹھے ہیں، بذلتی شکر کے خاص و عام تم سے  
لڑنے کی پھر جرأت کریں گے، گورنر کے جاسوس واپس آکر اسے تمہارے  
حالات سے مطلع کر دیں گے اور شام کے ارباب حکومت تمہاری اس  
پسپائی سے حوصلہ پا کر تم سے جنگ کیلئے باہم خط و کتابت کرنے لگیں گے  
اسلئے اس وقت تک گورنر سے لڑتے رہو جب تک خدا سے قتل نہ  
کر دے یا اسے تمہارے قبضہ میں نہ دیدے یا صلح و شکست کا فیصلہ  
نہ کر دے بیشک وہ بہترین فیصلہ کر نیوالا ہے، میدانوں پہاڑوں  
دشوار گزار زمینوں اور تنگ وادیوں میں رسالے پھیلا دو اور فرات  
کے حدود میں چھاپے مارو، وہاں کئے جو لوگ (جزیہ دیکر) صلح کرنا  
چاہیں ان سے صلح کر لو، میں تمہیں اور سارے مسلمانوں کو خدا کی امان  
میں دیتا ہوں، اس خط کیساتھ حضرت موت اور یمن کے عرب، موالی،  
پیادے اور سواروں پر مشتمل ایک فوج بھیج رہا ہوں جو راہ خدا میں  
جان دینے کی خواہشمند ہے، اسکے علاوہ مزید کمک برابر تمہارے  
پاس پہنچتی رہے گی، انشاء اللہ والسلام



۲۵۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

رجب ۵۷ھ میں حمص پر مسلمانوں کی فتح کے بعد بز نطل قیصر نے انہیں ملک سے نکلنے کی ایک آخری زبردست کوشش کی جو جنگ یرموک کے نام سے مشہور ہے، اس جنگ میں مسلمان شکست سے بال بال بچے، عرب راویوں نے ان کی مجموعی تعداد تینتالیس ہزار اور بز نطیوں کی چار لاکھ بتائی ہے یعنی دونوں میں ایک اور نو کی نسبت تھی، سپہ سالار ابو عبیدہؓ نے خلیفہ کو لکھا: ہمارے حامیوں نے خبر دی ہے کہ ہرقل نے انطاکیہ (ہیڈ کوارٹر) میں اپنی قلمرو کے تمام صوبوں سے لشکر بلائے ہیں اور ایک بہت بڑی فوج ہر قسم کے سامان سے لیس جمع کی ہے، ایسی فوج آج تک بڑے بڑے بادشاہ کبھی فراہم نہ کر سکے تھے۔ ہم پر جلد حملہ ہونیوالا ہے ہم نے یہ خبر پا کر صورت حال کا جائزہ لیا اور طے کیا کہ حمص چھوڑ دیا جائے، اس میں شک نہیں کہ وہاں کا قلعہ مستحکم ہے لیکن مقامی باشندوں پر ہمیں اعتماد نہیں تھا، اس کے علاوہ ہمارا لشکر اور وسائل بھی اس پایہ کے نہ تھے کہ غنیمت سے ٹکر لیتے، بنا بریں ہم اہل و عیال کیساتھ دمشق آگئے ہیں اور آپ سے مدد کے طالب ہیں۔

عمر فاروقؓ نے جواب دیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابو عبیدہ بن جراحؓ ان کے مہاجر، انصاری اور تابعی ساتھیوں نیز دوسرے مجاہدوں کو سلام علیکم، میں اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، مجھے معلوم ہوا کہ تم حمص چھوڑ کر دمشق روانہ ہو گئے ہو اور وہ سرزمین جو خدا نے تمہیں عنایت کی تھی دشمن کے لئے چھوڑ کر چلے آئے ہو، مجھے تمہاری یہ بات پسند نہیں آئی اور میں تمہارے سفیر



سے پوچھا کہ آیا یہ کام سب کی رائے سے ہوا تو اس نے اس کی تصدیق کی اور کہا کہ فوج کے اکابر اور پختہ کار لوگوں بلکہ اکثر فوج کی رائے سے یہ قدم اٹھایا گیا ہے، تب میں نے محسوس کیا کہ جس کام میں اللہ عز و جل تم سب کو متفق رائے کر دے اس میں ضرور دنیا اور آخرت کی بہتری اور بھلائی مضمر ہوگی، اس احساس نے میری ناپسندیدگی اور ناراضگی کم کر دی، تمہارے ایلچی نے رسد مانگی ہے (اطمینان رکھو) میرا یہ خط وصول ہونے سے پہلے انشاء اللہ تمہارے پاس رسد پہنچ جائے گی، لیکن تمہیں یہ بات یاد رہے کہ (رسول اللہ کے عہد میں) ہم دشمن کی بڑی فوج کو اپنی بڑی فوج سے شکست نہیں دیتے تھے اور نہ خدا ہماری بڑی فوج کی وجہ سے ہم پر فتح نازل کرتا تھا بلکہ اکثر خدا دشمن کی بڑی فوج کی مدد سے ہاتھ اٹھالیتا تھا جس کے نتیجہ میں وہ شکست کھاتی اور اس کی زیادہ تعداد اسے کچھ فائدہ نہ پہنچاتی، اکثر خدا چھوٹی فوج کو بڑی فوج پر فتح عطا کرتا ہے، دعا ہے کہ خدا اپنے اور تمہارے مشرک دشمن پر تمہیں فتح عطا کرے اور اس پر تباہی اور عذاب نازل کرے، والسلام علیکم یلہ

۲۶۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

سپہ سالار ابو عبیدہؓ کو یرموک میں دجہاں وہ اور دوسرے شامی سالار بزنطیوں کا مقابلہ کرنے جمع ہوئے تھے، معلوم ہوا کہ بزنطی فوج جو ان سے لڑنے اور بزم خود انہیں ملک سے نکالنے آرہی تھی، اس کی تعداد کئی لاکھ ہے اور اس میں بزنطی قلمرو کے ہزاروں مذہبی رہنما کچھ تو جہاد کی خاطر اور کچھ فوج میں قومی اور مذہبی جوش پیدا کرنے کے لئے شامل ہو گئے ہیں، یہ تعداد مسلمانوں کی توقع سے بہت زیادہ



تھی، ان پر ہراس طاری ہو گیا، وہ خود چالیس ہزار یا اس کے لگ بھگ تھے۔۔۔۔۔  
 کمانڈر ان چیف نے مشیروں کی رائے سے عمر فاروق کو یہ ار جنت خط لکھا:  
 برنظیوں نے سمندر اور خشکی سے ہمارے اوپر یورش کر دی ہے اور ہراس مرد کو فوج  
 میں بھرتی کر لیا ہے جو ہتھیار چلانے کے قابل ہو، ان کے ساتھ بٹشپ اور پادی  
 بھی ہیں اور راہب جہاد کیلئے عبادت گاہوں سے نکل کر فوج کے ساتھ شریک  
 ہو گئے ہیں، قیصر نے آرمینیا، اور میسوپوٹامیہ (جزیرہ) کے صوبوں سے بھی فوجیں  
 حاصل کی ہیں اور کل فوج کی تعداد چار لاکھ کے قریب ہے، جب مجھے ان حقائق  
 کا علم ہوا تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ مسلمانوں کو دھوکہ میں رکھوں یا حقیقت سے  
 بیخبر، صورت حال سے مطلع کر کے جب میں نے ان سے مشورہ کیا تو ان کی رائے  
 ہوئی کہ سب لوگ شام کے کسی الگ تھلک حصہ میں چلے جائیں اور اپنی فوج کو  
 جو ادھر ادھر بکھری ہوئی ہے جمع کر لیں، پھر جب آپ کے پاس سے کمک آجائے  
 تو دشمن سے لڑنے کیلئے جائیں، امیر المومنین بہت جلدی کیجئے اور فوج در فوج  
 بھیجئے، اگر ایسا نہ ہوا اور مسلمان یہاں (یرموک) پڑے رہے تو سمجھ لیجئے وہ ہلاک  
 ہوئے اور اگر وہ ڈر کر بھاگ گئے تو سمجھ لیجئے ان کا دین ایمان گیا، ان کا مد مقابل  
 ایک ایسا غنیم ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کی ان میں صلاحیت نہیں ہے اللہ یہ  
 کہ خدا ان کی مدد کے لئے فرشتے بھیجے یا خود کوئی فوج لے کر آئے۔

جواب میں عمر فاروقؓ نے لکھا:

اُخو ثمالہ (عبد اللہ بن قریظ) تمہارا خط لے کر آیا، تم نے لکھا ہے کہ رومیوں  
 نے مسلمانوں پر سمندر اور خشکی کی راہ سے یورش کی ہے اور اپنے  
 پادریوں اور راہبوں کو تم سے لڑنے لائے ہیں، بلاشبہ ہمارے  
 مالک کو جس کی ہم ستائش کرتے ہیں اور جو ہمارا مشکل کشا ہے جس  
 ذات گرامی نے ہم پر احسان کئے ہیں اور جو ہمیشہ ہمیں اپنی نعمتوں  
 سے نوازتا رہا ہے ان پادریوں اور راہبوں کی موجودگی کا اس وقت



علم تھا جب اس نے محمد کو برحق مبعوث کیا، فتوحات سے ان کی عزت افزائی کی اور دشمن کے دلوں کو مرعوب کر کے ان کی مدد فرمائی جس نے فرمایا اور اس کا کوئی وعدہ بھوٹا نہیں ہوتا: یہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو کتاب ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو سارے دینوں پر غالب بنا دے خواہ مشرکوں کو یہ بات کتنی ہی ناپسند ہو۔ "هو الذی ارسل رسولہ بالہدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ و لیکفرہ المشرکون" (توبہ) لہذا بزنطیوں کی کثرت فوج سے ہرگز ہراساں نہ ہو کیونکہ خدا ان کی مدد نہیں کریگا اور جس کی خدا مدد نہ کرے اس کیلئے فوج کی کثرت بے کار ہوتی ہے، ایسے شخص کو خدا اس کے بل بوتے پر چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے، تم اپنی قلت سے بھی مت گھبراؤ کیونکہ خدا تمہارے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ خدا ہو وہ کبھی کم نہیں ہوتا، پس جہاں ہو وہیں ڈٹے رہو حتیٰ کہ دشمن کا تم سے مقابلہ ہو اور خدا کی مدد سے تمہیں فتح حاصل ہو، وہی بہترین محافظ، سردھرا اور مددگار ہے، تمہارے ان الفاظ سے مجھے تعجب ہوا کہ اگر مسلمان دشمن کے سامنے ٹھہرے رہے تو سمجھ لیجئے وہ تباہ ہوئے اور اگر دشمن سے ڈر کر بھاگ گئے تو سمجھ لیجئے ان کا دین ایمان کیا کیونکہ ان سے ایک ایسا غنیم لڑنے آیا ہے جس سے عہدہ برا ہوتا ان کے بس سے باہر ہے اللہ یہ کہ خدا فرشتے بھیج کر ان کی دستگیری فرمائے، یا خود شکوے کر آئے، خدا کی قسم، اگر تم یہ کلمہ استشارہ نہ لکھتے تو برا کرتے، میری جان کی قسم اگر مسلمان ان کے سامنے ڈٹے رہے اور صبر کا دامن نہ چھوڑا اور قتل ہوئے (تو ان کی قربانی ضائع نہیں ہوگی) بلاشبہ خدا انہیں عمدہ انعام دیگا، خدا نے بزرگ و بڑا کہتا ہے: ان میں سے کچھ مر گئے



اور کچھ موت کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی وفاداریوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی، بڑے خوش نصیب ہیں وہ جنہیں شہادت کی نعمت حاصل ہو! فمنہم من قضی نحبه ومنہم من ينتظر وما بدلوا تبديلا (احزاب) سمجھدار مسلمانوں کے لئے وہ جاننازاچی مثال بن سکتے ہیں جو رسول اللہ کی لڑائیوں میں ان کے گرد لڑتے ہوئے مارے گئے، جو رسول اللہ اور اسلام کی خاطر لڑے وہ نہ تو کبھی بے بس ہوئے اور نہ موت سے ڈرے، رسول اللہ کے بعد جو لوگ زندہ رہے وہ بھی دشمن یا موت سے خائف نہیں ہوئے، نہ مصیبتوں کے سامنے انہوں نے کبھی گھٹنے ٹیکے بلکہ انہوں نے اپنے پیش روؤں کی مثال سامنے رکھی اور ان لوگوں سے جہاد کیا جنہوں نے ان کی مخالفت کی یا اسلام قبول کرنے کو تیار نہیں ہوئے خدا نے صبر کرنے والوں کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: ایسے کتنے ہی نبی گذرے ہیں جن کے ساتھ بہت سے خدا پرست جنگ میں شریک ہوئے جنہوں نے جنگ کی مصیبتوں میں نہ تو کسی کمزوری کا اظہار کیا نہ دشمن کے سامنے گھٹنے ٹیکے (بلکہ صبر کیا) اللہ صبر کرنے والوں کی قدر کرتا ہے، (جنگ کے مصائب میں) ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے: مالک ہمارے گناہ معاف کر اور ہماری بے اعتدالیوں سے درگزر فرما، دشمن کے مقابلہ میں ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم پر فتح عطا کر، اللہ نے انہیں دنیا اور آخرت کے عمدہ انعام سے نوازا، اللہ نیکوکاروں کا قدردان ہے، وکاین من نبی قاتل معذریون کشیر فما وهنوا لما اصابہم فی سبیل اللہ، وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصابین وما کان قولہم الا ان قالوا: ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسراقتنا فی امرنا وثبت



اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافین، فاتاھم اللہ ثواب الدنیا وحسن ثواب الاخرۃ  
 واللہ یحب المحسنین۔ ان آیتوں میں ثواب دنیا فتح اور غنیمت ہے، ثواب  
 آخرت مغفرت اور جنت۔ میرا یہ خط لوگوں کو سنانا اور تاکید کرنا  
 کہ اسلام کی سر بلندی کیلئے مردانہ وار لڑیں اور (سخت سے سخت)  
 مشکلوں کو برداشت کریں، خدا ان کو دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے  
 سرفراز کرے گا، تمہارا یہ کہنا کہ مسلمانوں کا مقابلہ ایسے لشکر سے ہے  
 جس سے وہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے، اگر تمہارے اندر یہ صلاحیت  
 نہیں ہے تو خدا ٹے قوی میں تو ہے، ہمارا مالک ان کو برابر شکست  
 دینے پر قادر رہا ہے، خدا کی قسم، اگر دشمن سے ہم اپنے بل بوتے  
 پر لڑا کرتے تو وہ مدت کے ہمیں تباہ کر چکے ہوتے۔ ہم تو اپنے مالک خدا کے  
 بھروسہ پر لڑتے ہیں اور اپنے بل پر بالکل اعتماد نہیں کرتے اور اسی سے  
 نصرت و رحمت کی التجاء کرتے ہیں، انشاء اللہ تم بہر صورت  
 کامیاب ہو گے، ضرورت اس بات کی ہے کہ خدا کے لئے قربانی  
 کی سچی لگن تمہارے دل میں ہو اور اپنی ہر مشکل میں اسی سے نو  
 ہنگام صبر کرو اور دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے رہو اور سالے  
 تیار رکھو اور خدا سے ڈرو، امید ہے تم کامیاب ہو گے اصرار  
 و صابر و اربطوا و اتقوا اللہ لعلکم تفلحون (نہ)

اس خط میں کمک بھیجنے کا کوئی ذکر نہیں ہے لیکن فتوح ابن اعمش میں اس خط  
 کا جو خلاصہ دریا گیا ہے اس میں تصریح ہے کہ عرفاروق نے اپنے خط کے آخر  
 میں کمک بھیجنے کا وعدہ کیا تھا اور تین ہزار سوار روزانہ کئے تھے۔ فتوح الشام  
 کا بیان ہے کہ کمک سات ہزار سواروں پر مشتمل تھی۔  
 ۲۷۔ خط کی دوسری شکل۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے امین الامتہ ابو عبیدہؓ اور مہاجرین و انصار کو، سلام علیکم، اس خدا کا سپاس گزار ہوں جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، واضح ہو کہ تمہارے لئے خدا کی مدد ہماری مدد سے بہتر ہے، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ فوج کی کمی بیشی پر فتح و شکست کا مدد نہیں بڑا بلکہ خدا کی مدد پر ہوتا ہے۔ وہ فرماتا ہے: تمہاری فوج چاہے کتنی زیادہ ہو تمہارے بالکل کام نہیں آئے گی اور خدا بلاشبہ مومنوں کے ساتھ ہے۔ وَلَنْ تَغْنَىٰ عَنْكُمْ فُتُكُهُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرُوا ۖ وَاللَّهُ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ۔ اللہ اکثر کم فوج کو بڑی فوج پر فتح عطا کرتا ہے فتح اور کامرانی کا دینے والا صرف خدا ہے، وہ فرماتا ہے: ان میں کچھ مرچکے اور کچھ موت کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی وفاداری میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (احزاب) کتنے خوش نصیب ہیں خدا کے دین کیلئے شہید ہوئے اور کتنے خوش نصیب ہیں صرف خدا پر بھروسہ کر نیوالے! ان مسلمانوں سے جو تمہارے ساتھ ہیں دشمن کا مقابلہ کرو۔ تمہارے سامنے ان مسلمانوں کی مثال ہے جو رسول اللہ کی جنگوں میں مارے گئے، جنہوں نے بہت سے معرکے لڑے لیکن دشمن کے سامنے ہمت نہ ہاری حتیٰ کہ خدا کی خاطر انہوں نے جان قربان کر دی، خدا کی خاطر مرنے سے کبھی خائف نہیں ہوئے جنہوں نے اس کی خوشنوی کیلئے جہاد کا پورا پورا حق ادا کیا، جن کی زبان پر لڑتے وقت یہ الفاظ تھے: مالک! ہماری خطائیں اور بے اعتدالیاں معاف کر، میدان جنگ میں ہمارے قدم جھلٹے رکھ اور کافروں پر ہمیں فتح عطا کر۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَسُوءَاتِنَا ۖ آمَرْنَا وَنَسَخْتَ أَقْدَامَنَا



وانصر علی النکھین (آل عمران) ان کی قربانی کے صلہ میں خدا نے انہیں دنیا میں بھی انعام دیا اور آخرت میں بھی، خدا انکو کاروں کا قدردان ہے میرا یہ خط پڑھ کر مسلمانوں کو شاد نیا اور انہیں تاکید کرنا کہ خدا کی خاطر لڑیں اور یہ آیت قرآنی ان کے سامنے تلاوت کرتا: ایمان والو، صبر کرو اور دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کرو، رسالے تیار رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو امید ہے کامیاب ہو گے یا ایہا الذین آمنوا صبروا وصابروا واثقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ والسلام علیک وبتکاتہ۔

**۲۸۔ خط کی تیسری شکل۔**

تمہارا خط موصول ہوا جس میں تم نے مجھ سے کمک طلب کی ہے میں تمہاری توجہ اس ہستی کی طرف مبذول کراتا ہوں جس کی کمک انسانی کمک سے زیادہ طاقتور اور جس کا لشکر انسانی لشکر سے جلد تر آتیوالا ہے اور وہ ہستی ہے خدا، اسی سے مدد طلب کرو، بدر کے معرکہ میں جس فوج سے محمد کو فتح حاصل ہوئی وہ تم سے کم تعداد تھی، میرا خط پاکر بنیظیوں سے لڑو اور پھر کمک کیلئے خط نہ لکھنا۔

**۲۹۔ خط کی چوتھی شکل۔**

واضح ہو کہ مسلمان پر چاہے کتنی سخت مصیبت آئے خدا اس کے بعد ضرور اُسے عافیت سے بہرہ ور کرتا ہے، ایک مصیبت دو عافیتوں (شہادت اور جنت) پر سرگز غالب نہیں آسکتی، اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: اے ایمان والو، صبر کرو، دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے رہو رسالے تیار رکھو اور خدا سے ڈرو، امید ہے تم کامیاب ہو گے۔ یا ایہا الذین



آمنوا صبروا وصابروا وابطوا واتقوا الله لعلکم تفلحون ۔

ہمارے ماخذوں میں سے کسی ایک نے بھی صاف صاف تصریح نہیں کی ہے کہ یہ خط یرموک کے موقع پر آیا تھا، صرف ابن عساکر نے اسے جنگ یرموک کے ضمن میں نقل کیا ہے، موطا امام مالک میں خط سے پہلے یہ الفاظ ہیں: ابو عبیدہ نے عمرؓ کو لکھا کہ رومیوں کا ایک بڑا لشکر جمع ہوا ہے جس کی وجہ سے میں متفکر ہوں، کتاب الخراج کی عبارت ہے: اہل شام نے ابو عبیدہ کو گھیر لیا تھا جس سے وہ سخت مصیبت میں تھے، لسان العرب میں ہے: عمر فاروقؓ نے ابو عبیدہ کو لکھا جب رومیوں نے انہیں گھیر لیا تھا، شام کی فتوحات میں یرموک کا معرکہ سب سے زیادہ سخت تھا جس میں مسلمانوں کی فوجی پوزیشن بے حد تشویشناک تھی، بعض عرب تاریخ نگاروں نے تصریح کی ہے کہ اسلامی اور بزنطی فوجوں میں ایک اور نو یا ایک اور آٹھ کی نسبت تھی، بنا بریں اس بات کا قرینہ ہے کہ مذکورہ خط اسی موقع پر صادر ہوا ہو۔

۳۰۔ ابو عبیدہ بن جراح کے نام۔

جنگ یرموک میں مسلمانوں کیلئے کئی مرحلے بڑے سخت آئے ایک بار تو دشمن کی فوجیں ان کی صفوں کو درہم برہم کرتی ان کے کیمپ میں گھس پڑیں جہاں عورتیں اور بچے تھے، لیکن بالآخر فتح ان ہی کو نصیب ہوئی، ابو عبیدہ نے فتح کا مشرودہ مدینہ بھیجا تو عمر فاروقؓ نے لکھا:

عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے ابو عبیدہ بن جراحؓ کو سلام علیک میں اس خدا کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تمہارا خط آیا، یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ خدا نے مشرکین کو ہلاک کیا

۱۔ موطا (مالک دہلی ۱۳۵۵ھ) ص ۱۶۷ ابو یوسف ص ۱۴۸، ابن عساکر ۱/ ۱۵۹ - ۱۶۰، لسان العرب ۱۹۵۵ء ص ۵۶۳ چاروں میں نقلی اختلاف کے ساتھ لسان العرب میں بنی تغلب عسویہ بنین پر خط ختم ہو جاتا ہے۔



مومنوں کو فتح عطا کی اور اپنے قداٹیوں اور فرمانبرداروں کو غنائتوں سے نوازا، خدائے پاک کا ان مہربانیوں کے لئے شکر گزار ہوں اور ان نواہیوں کو شکر کے ذریعہ پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ملتی، واضح ہو کہ تمہیں اپنی تعداد قوت یا سامان کے ذریعہ فتح حاصل نہیں ہوئی بلکہ خدا کی مدد، احسان اور کرم سے ہوئی ہے، وہی صاحبِ مقدرت ہے، وہی صاحبِ نعمِ ایش ہے، وہی صاحبِ فضلِ عظیم ہے، مقدس ہے وہ بہترین خالق، تعریف کا مستحق ہے وہ ساری دنیا کو پالنے والا قبارک اللہ احسن الخالقین والحمد للہ رب العالمین۔ والسلام۔

۳۱۔ خط کی دوسری شکل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر بن خطاب کی طرف سے اپنے گورنر شام کو سلام علیک، اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمد پر درود بھیجتا ہوں، مجھے اس خبر سے خوشی ہوئی کہ خدا نے اپنی مدد سے مسلمانوں کو فتح عطا کی اور دشمنوں کو ہرایا، یہ خط پا کر مالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دو، ان لوگوں کو خاص طور پر زیادہ دو جنہوں نے جنگ میں نمایاں خدمت انجام دی ہے، کوئی حقدار اپنے حق سے محروم نہ رہے مسلمانوں کی دیکھ بھال کرتے رہو، جنگ میں ان کے صبر و استقلال نیز خدمات کیلئے ان کا شکریہ ادا کرو، جہاں ہو وہیں ٹھہرے رہو حتیٰ کہ میں نے اقدامات کیلئے ہدایت بھیجی، والسلام علیک وعلیٰ جمیع المسلمین۔

۳۲۔ مسلمانوں کے نام۔

۱۔ از دی ص ۲۳، اس سے ملتا جلتا خط ابنِ اعمش نے بھی نقل کیا ہے۔

۲۔ فتوح الشام (مصر) ۱/۱۳۸۔



یعقوبی نے یرموک کے مال غنیمت سے متعلق مندرجہ ذیل خط نقل کیا ہے جو  
مذکورہ بالا (۳۱) کی نقیض ہے؛  
بیت المقدس کی فتح تک (یرموک کا مال غنیمت) جوں کا توں رہنے دو۔  
۳۲۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

حسب تصریح فتوح الشام منسوب بوافد ابو عبیدہؓ نے یرموک کا مال غنیمت  
فوج میں تقسیم کر دیا، مسلمانوں کے پاس دو قسم کے گھوڑے تھے، اصل (خالص  
عربی) اور دوغلے (جن کا باپ عربی اور ماں غیسری تھی) ابو عبیدہؓ نے  
اصل گھوڑوں کو دو حصے دیئے اور دوغلوں کو ایک ایک، اس امتیازی  
برتاؤ پر ان لوگوں نے اعتراض کیا جن کے پاس دوسری قسم کے گھوڑے تھے، پہلے  
نے کہا کہ میرے سامنے رسول اللہؐ کی مثال ہے۔ انہوں نے بھی یہ امتیاز برتا تھا احتجاج  
کرنے والے اب بھی مطمئن نہیں ہوئے، ابو عبیدہؓ نے عمر فاروقؓ سے رجوع کیا تو یہ  
جواب آیا :-

تم نے رسول اللہؐ کی سنت اور حکم کے عین مطابق عمل کیا، عربی گھوڑے  
کو دوسرا حصہ ہی دو اور دوغلے کو اکہرا، واضح ہو کہ رسول اللہؐ نے اصل اور  
دوغلے میں جنگ خیر کے موقع پر امتیاز برتا تھا اور دوغلے کو مال غنیمت کا  
ایک حصہ دیا تھا اور اصل کو دو حصے تحقیقی رائے یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے  
پیدل سپاہی کو ایک اور سوار کو دو حصے دیئے تھے اور اصل و دوغلے  
میں کوئی امتیاز نہیں برتا تھا کیونکہ غذائی ضرورت دونوں کی یکساں تھی  
امام شافعیؒ نے اصل اور دوغلے میں امتیاز کرنے والی حدیث کو مرسل  
قرار دیا ہے (دیکھو سنن کبریٰ بیہقی، حیدرآباد ۱۳۵۲ھ) ۳۲/۲ - ۳۲۸ -

۳۳۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔  
یرموک کے بعد ابو عبیدہ اور خالد بن ولیدؓ شکست خوردہ رومیوں کا پچھا کرتے



ہوئے شام کے شمالی صوبہ حمص پہنچے۔ حمص کے گورنر نے کہا کہ ہم اپنے معاہدہ پر قائم ہیں لہذا ان سے کوئی تعرض نہ کیا گیا۔ حمص کی عملداری میں کئی اہم قلعے اور شہرتھے، ابو عبیدہؓ اور خالدؓ انہیں فتح کرنے نکلے، پہلے قنسرین کو جو حمص سے پانچ دن کی راہ پر شمال میں ایک بڑا قلعہ تھا۔ جزیرہ گزار بنایا۔ اس کے بعد حلب پر چڑھائی کی جو قنسرین سے ایک دن کی راہ پر شمال میں بڑا مشہور اور بچیدار مضبوط قلعہ تھا۔ اس کا گورنر بھی جزیرہ دینے کو تیار ہو گیا حلب سے فارغ ہو کر ابو عبیدہؓ نے انطاکیہ فتح کیا، یہ دو دن کی راہ پر مغرب میں شام کا آخری شہر تھا پہاڑوں کی گودی میں اور چھ میل جنوب میں ایک بندرگاہ کے ذریعہ بحر متوسط سے ملا ہوا تھا، قسطنطنیہ سے شام آنے والی سڑک انطاکیہ سے ہو کر گذرتی تھی۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر عمر فاروقؓ نے ابو عبیدہؓ کو لکھا۔

انطاکیہ میں ایسے مسلمانوں کی ایک رسالہ فوج رکھو جنہیں جہاد کی لگن اور ثواب کی آرزو ہو، یہ رسالہ فوج مستقل طور پر وہاں ڈٹی رہے۔ انہیں تنخواہیں پابندی سے دیتے رہو۔

۳۵۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر بن خطاب کی طرف سے شام کے گورنر ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام ہیں اس خدا کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اس کے نبیؐ پر درود بھیجتا ہوں، تمہارا خط پہنچا جس میں تم نے پوچھا کہ یرموک کے بعد کس علاقہ کی طرف توجہ کی جائے، اس معاملہ میں رسول اللہؐ کے چچا زاد بھائی علیؓ کا مشورہ ہے کہ بیت المقدس پر چڑھائی کی جائے۔ خدا یہ شہر تمہارے ہاتھوں ضرور فتح کرانے گا۔ والسلام

۳۶۔ بیت المقدس راہبیا، کا صلح نامہ۔

یہود و نصاریٰ کے سب سے بڑے متبرک شہر بیت المقدس کا کئی بار محاصرہ ہوا لیکن وہاں کے اکابر نے قیصر کے مدد کے بھروسہ پر ہتھیار نہ ڈالے، فتح یرموک اور حکومت



شام کے متروکہ علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد ابو عبیدہؓ نے بیت المقدس کا از سر نو اور  
 ہر بار سے زیادہ سخت محاصرہ کیا۔ شہر کے باشندے جب متوقع مدد کی طرف سے مایوس  
 ہو چکے تو اس شرط پر جزیہ دینے کو تیار ہو گئے کہ عمر فاروقؓ خود آکر جزیہ کی دستاویز پر  
 دستخط ثبت کریں، ابو عبیدہؓ لے یہ شرط مان لی اور عمر فاروقؓ کو بلایا، وہ آئے اور یہ صلح نامہ  
 لکھوایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے اہل ایلیا  
 (بیت المقدس) کی جان، مال، عبادت گاہوں، صلیبوں، شہر کے بیماروں  
 تندرستوں اور ہر مذہب ملت کے لوگوں کو امان دی جاتی ہے۔ ان  
 کے کنیسوں میں نہ تو سکونت اختیار کی جائے گی، نہ انہیں ڈھایا جائیگا  
 نہ ان کے کسی حصہ یا متعلقہ اراضی پر قبضہ کیا جائے گا، نہ ان کی ہونے  
 چاندی کی، صلیبوں یا مال و دولت کا حصہ کم کیا جائے گا انہیں اپنا مذہب  
 بدلنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی کو کوئی نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ  
 ان کے ساتھ ایلیاء میں کوئی یہودی رہے گا۔ اہل ایلیاء پر لازم ہے کہ اتنا جزیہ  
 دیں جتنا شام کے دوسرے شہر ادا کرتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ ایلیاء سے  
 بزنطیوں اور ڈاکوؤں کو نکال دیں، جو بزنطی نکلیں گے ان کی جان اور مال  
 بزنطی حکومت کی عملداری میں پہنچنے تک محفوظ رہے گی اور جو بزنطی ٹھہرنا  
 چاہیں انہیں بھی امان ہے بشرطیکہ وہ اہل ایلیاء کے برابر جزیہ دینے  
 کو تیار ہوں (ایلیاء کے باشندوں میں سے) جو اپنے گرجے اور صلیبیں  
 چھوڑ کر اور اپنا مال و متاع لے کر بزنطیوں کے ساتھ جانا چاہیں وہ اور  
 ان کے گرجے نیز صلیبیں بزنطی حکومت کی عملداری میں پہنچنے تک محفوظ  
 رہیں گی۔ ایلیاء میں فلاں کے آنے سے پہلے جو کاشتکار موجود تھے ان  
 میں سے جو چاہیں اہل ایلیاء کے برابر جزیہ دے کر وہاں (ایلیاء) رہ  
 سکتے ہیں اور جو چاہیں بزنطیوں کے ساتھ جا سکتے ہیں اور جو چاہیں اپنے



اہل و عیال کے پاس دیہاتوں کو لوٹ جائیں۔ ان کاشتکاروں سے اگلی فصل کٹنے تک لگان نہیں لیا جائے گا، اس دستاویز میں جو وعدہ کیا گیا ہے اس کے ضامن خدا رسول، خلفاء اور مسلمان ہیں بشرطیکہ اہل ایلیاء مقررہ جزیہ ادا کرتے رہیں۔

۳۷۔ صلحنامہ کی دوسری شکل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ تحریر عمر بن خطاب نے اہل بیت المقدس کے لئے دبطور دستاویز لکھ دی ہے کہ تمہاری جان، تمہارے مال کینسوں کو امان دی جاتی ہے، کینسوں میں نہ تو کسی (مسلمان) کو رکھا جائے گا اور نہ انہیں گرایا جائیگا الا یہ کہ تم کسی بڑی بغاوت یا عہد شکنی کے مرتکب ہو۔

۳۸۔ صوبائی گورنروں کے نام۔

صلح سے فارغ ہو کر ایک دن عمر فاروقؓ مسلمان غازیوں کو کھانا کھلا رہے تھے کہ شہر کے بڑے راہب نے انہیں ایک شربت لاکر دیا اور کہا کہ یہ شربت صحت کے لئے بہت مفید ہے، آپ اسے پیا کیجئے، عمر فاروقؓ نے پوچھا کہ شربت کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں تو بڑے راہب نے بتایا کہ وہ انگور کے رس سے بنتا ہے، رس پکایا جاتا ہے اور جب وہ ایک تہائی رہ جاتا ہے تو اسے بطور شربت پیتے ہیں، عمر فاروقؓ نے اس میں انگلی ڈال کر بلائی اور نکال کر کہا: یہ کوتاہ (طیار) کی طرح دگاڑھا ہے پیا تو خوش ذائقہ تھا، انہوں نے شام کے فوجی سپہ سالاروں کو ہدایت کی کہ اپنی فوج کو پلا یا کریں اور دوسرے صوبائی گورنروں کو یہ خط بھیجا:۔  
مجھے ایک شربت دیا گیا جو انگور کے رس سے بنتا ہے، رس اتنا پکایا



جاتا ہے کہ اس کا دو تہائی حصہ جل جاتا ہے اور ایک تہائی رہ جاتا ہے  
 طلائر کی طرح گاڑ حایہ شربت مسلمان مجاہدوں کو حکومت کی طرف سے  
 راشن میں دیا کروا لے

۳۹۔ عمار بن یاسر کے نام۔

عمارؓ میں کوفہ کے گورنر مقرر ہوئے تھے اور ایلیار کا صلحنامہ صلح ۵۷ھ یا  
 ۵۸ھ اور بقول بعض ۵۷ھ تک لکھا جا چکا تھا، اس لئے اس خط کا مخاطب  
 عمارؓ کو قرار دینا مستبعد نظر آتا ہے:

میں شام گیا تھا، وہاں کے لوگ میرے پاس ایک شربت لائے،  
 میں نے اس کے بناتے کی ترکیب پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ (انگور کا)  
 رس اس قدر پکایا جاتا ہے کہ اس کا دو تہائی حصہ جل جاتا ہے اور ایک  
 تہائی باقی رہ جاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کا شراب گیز  
 اور حرام حصہ نکل جاتا ہے اور حلال حصہ بچ رہتا ہے، اپنی زیر کمان  
 مسلمان مجاہدوں کو حکم دو کہ یہ شربت پیا کریں والسلام۔

۴۰۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

بمقام جابیہ موصول ہوا:

عبداللہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے ابو عبیدہ بن جراحؓ کو، سلام علیک،  
 واضح ہو کہ اسلامی حکومت صرف وہ شخص قائم کر سکتا ہے جو محکم تدبیر ہو،  
 فرائض کی انجام دہی میں جو ذرا غفلت نہ برتے، جس کا چال چلن لوگوں  
 کی نظریں بے داغ ہو، جس کے دل میں رعیت کی طرف سے کینہ کپٹ  
 نہ ہو اور جو صحیح کام کرنے یا حق بات کہنے میں کسی ملامت کی پروا نہ کرتا ہو۔

۱۔ طبری ۱۶۱/۲ - ۱۷۱/۲، کنز العمال ۱۰۹/۳ باختلاف تین - ۱۷۱/۲، انساب

۲۔ انساب الاشراف نوٹ، عرب لیگ لائبریری قاہرہ ۵/۹، ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغہ

مصر ۱۳۲۹ھ ۱۱۹/۳، ابن جوزی تاریخ عمر بن خطاب مدرسہ ۹۷، ازالۃ الخمار دولی الشیخ

۱۸۰-۱۷۹/۲ (باقی صفحہ)



۴۱۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

ایک مسلمان نے کسی ذمی کو مار ڈالا، ابو عبیدہ فیصلہ نہ کر سکے کہ مسلمان کو کیا سزا دی جائے، خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ فرمان آیا:  
اگر مسلمان قاتل قتل کرنے کا عادی رہا ہو تو اس کی گردن اڑا دو اور اگر طیش میں آکر اس نے (ذمی) کو قتل کیا ہو تو اس سے (مقتول کے وارثوں کو) دو ہزار روپے (چار ہزار درہم) دیت دو اور دلو!

۴۲۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

شام میں تیر اندازی کی مشق کے دوران ایک مسلمان کا تیر کسی بچہ کے جاں گاہو اپنے ماموں کی گود میں بیٹھا تھا، بچہ کی جان نکل گئی، اس کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ تھا، ابو عبیدہ نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ بچہ کی دیت کسے دی جائے تو یہ جواب موصول ہوا،

رسول اللہؐ کہا کرتے تھے کہ جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اس کا مولیٰ اللہ اور رسولؐ ہیں پس جس کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہو سکتا ہے۔

۴۳۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسلمان عورتیں حماموں میں غسل کرنے جاتی ہیں اور ان کے ساتھ ذمی عورتیں ہوتی ہیں، انہیں وہاں جانیکی ممانعت کر دو دوسری روایت کی رو سے خط میں یہ الفاظ زیادہ تھے: کسی عورت کیلئے جس کا ایمان خدا اور آخرت پر ہو یہ مناسب نہیں کہ اسکی ستر پر غیر مسلم عورت کی نظر پڑے۔

(سابقہ حاشیہ) کنز العمال ۳/۱۶۷ ابن عساکر ذی الحجہ مدینہ دمشق تعلیمی، رقم ۱۳/۱۰۶۰، نہ ہر یونیورسٹی قاہرہ

۱۰۵/۱۳ لسان العرب دیروت ۲۱/۲۲، ۲۶/۲۸، ۳۹/۲۱ خط کے بعض حصے۔ لے کنز العمال، ۲۴/

بیہقی ۸/۳۳۔ ان مآخذوں میں بعض راویوں نے اسی مضمون کے خط کا مخاطب ابو موسیٰ اشعری کو

بھی بتایا ہے۔ بیہقی ۲۱۴/۶۔ لے کنز العمال ۸/۲۱۴۔ لے ازالۃ الخفاء ۲/۱۱



۴۴۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

میں تمہیں یہ خط لکھ رہا ہوں اس میں اپنی اور تمہاری بھلائی کی میں نے حتی الامکان  
کوشش کی ہے۔ پانچ اصولوں پر کاربند رہو، تمہارا دین سلامت رہے گا اور بہترین  
خوش نصیبی حاصل کرو گے۔

جب دو آدمی اپنا قضیہ لے کر آئیں تو مدعی سے گواہ عادل طلب کرو  
اور مدعی علیہ سے قطعی حلف لو، غریب کے ساتھ ہمدردی سے پیش  
آؤ تاکہ اس کی زبان کھلے اور محنت بڑھے، پردیسی کا خیال رکھو کیونکہ  
اگر بہت دن تک اسے رکنا پڑا تو وہ اپنا حق چھوڑ کر وطن لوٹ جائیگا  
اور اس کی حق تلفی کی ذمہ داری اس شخص پر ہوگی یعنی تم پر، جو اس  
کے ساتھ بے اعتنائی سے پیش آیا، مدعی اور مدعی علیہ کو ایک نظر سے  
دیکھو اور اضافہ از کتاب البیان والتبیین جاحظ، جب تک تمہیں صحیح  
فیصلہ نہ سوجھے فریقین میں سمجھوتہ کرانے کی ہر ممکن کوشش کرو۔  
یہ مراسلہ فظلی اختلاف اور کمی بیشی کے ساتھ ادب تاریخ اور قانون کی متعدد کتابوں  
میں بیان کیا گیا ہے، کتاب البیان جاحظ اور العقد الفرید ابن عبد ربہ میں معاویہؓ کو اس کا  
مخاطب بتایا گیا ہے اور انساب الاشراف بلاذری میں ابو موسیٰؓ یا معاویہؓ کو خط کشیدہ  
حصہ العقد الفرید اور شرح نہج البلاغہ میں اور پہلا جملہ انساب الاشراف میں نہیں ہے۔

۴۵۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

مسلمانوں کا وہ مال جس پر غیر مسلم قابض ہوں اگر غنیمت کی شکل میں مسلمانوں  
کے قبضہ میں آجائے تو اس کا وہ حصہ جو قبل از تقسیم مالک پہچان لیں  
لوٹا دیا جائے۔

۱۔ ابو یوسف (کتاب الخراج مصر ۱۳۲ھ) ج ۱ جاحظ (البیان والتبیین مصر ۱۳۳ھ) ۲/۵۵،  
بلاذری انساب (ف) ۹/۹۲۳، ابن عبد ربہ (العقد الفرید مصر ۱۳۱ھ) ۱/۴۵، ابن ابی الحدید ۳/۹۳  
ابن جزئی ۱۳۲ھ ازاتہ الخفاء ۲/۱۱۹، کنز العمال ۳/۱۶۲، ابن عساکر (ف)، تاریخ مدینہ دمشق  
دفتر عرب بیگ قاہرہ، نظم ۱۶، جزء ۱۳ لے مدینہ المنیرہ (امام مالک مصر ۱۳۲ھ) ۱/۳۶۹۔



۴۶۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

شام کے غازی مسلمانوں نے ابو عبیدہؓ سے درخواست کی کہ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی زکاة لے لیجئے، انہوں نے کہا کہ گھوڑوں اور غلاموں پر زکاة معاف ہے، غازیوں نے خلیفہ سے رجوع کیا، انہوں نے بھی زکاة لینے سے انکار کر دیا، یہ لوگ پھر ابو عبیدہؓ کے پاس آئے اور ضد کی کہ زکاة لے لیجئے، ابو عبیدہؓ نے صورتِ حال سے عمر فاروقؓ کو مطلع کیا تو یہ حکم آیا:

اگر یہ لوگ پسند کریں تو ان سے زکاة وصول کر کے انہی کو لوٹا دو اور ان کے غلاموں کا حکومت کی طرف سے راشن مقرر کر دو۔

۴۷۔ خالد بن ولیدؓ کے نام۔

خالد بن ولیدؓ شام کے ایک حمام میں غسل کرنے گئے اور عصفرنامی اٹن سے جو شراب میں کوندھا گیا تھا جسم ملوایا، اس واقعہ کی عمر فاروقؓ کو خبر ہوئی تو انہوں نے لکھا:

مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے شراب سے جسم کی مالش کی حالانکہ خدا نے شراب کو خواہ وہ خالص ہو یا کسی چیز میں ملی ہوئی حرام قرار دیا ہے جس طرح ظاہری اور پوشیدہ معصیت کی ممانعت کی ہے، خدا نے جس طرح شراب پینے سے منع کیا ہے اسی طرح اسے چھونے سے بھی روکا ہے۔ لہذا یہ کہ دھونے کیلئے اسے چھونا پڑے، واضح ہو کہ شراب نجس ہے اسے ہاتھ نہ لگاؤ اور اگر دغلی سے (ایسا کر لیا ہو تو) آئندہ نہ کرنا۔

۴۸۔ خط کی دوسری شکل۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم شام کے کسی حمام میں گئے اور وہاں کے بزنطی







آخرت کے انعام اہل تقویٰ کے لئے مخصوص کھانا جو برابر ہم پر مہرمان  
 اور ہمارا معاون رہا ہے، تم نے لکھا ہے کہ انطاکیہ اتنی عمدہ جگہ ہے کہ  
 میں نے (مصلحتاً) وہاں قیام نہیں کیا، بلاشبہ خدا نے عمدہ چیزیں  
 نیکوکاروں اور اہل تقویٰ پر حرام نہیں کی ہیں، اس نے اپنی کتاب میں  
 فرمایا ہے: پیغمبرو، عمدہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، دوسری جگہ  
 فرماتا ہے: ایمان والو، ہمارے عطا کردہ رزق سے عمدہ چیزیں کھاؤ  
 اور اپنے رازق، اللہ کا شکر ادا کرو، بنا بریں تم پر لازم تھا کہ تھکے  
 مجاہدوں کو وہاں ٹھہر کر سستانے آرام کرنے اور خور و نوش کا سیر ہو  
 کہ لطف اٹھانے دیتے، تم نے لکھا ہے کہ دُرُوب (بزنیلی سرحد) میں  
 داخل ہونے کے لئے تم میرے حکم کے منتظر ہو، اس سلسلہ میں مجھے یہ کہنا  
 ہے کہ میں غائب ہوں تم حاضر، حاضر جو باتیں دیکھ سکتا ہے وہ غائب  
 نہیں دیکھ سکتا، تم دشمن کے سامنے ہو تمہارے جاسوس ہر وقت اس کی  
 خبریں تمہارے پاس لاتے ہیں، اگر تمہاری رائے میں مسلمانوں کو  
 لے کر دُرُوب میں داخل ہونا مناسب ہو تو وہاں دشنے بھیدو اور  
 اپنی فوج کے ساتھ بزنیلیوں کے ملک میں داخل ہو جاؤ اور پہاڑی راستوں  
 کی ناکہ بندی کرو۔ دستوں کی رہبری کے لئے ایسے عیسائی عرب ساتھ  
 کر دو جن پر تمہیں بھروسہ ہو، اگر دُرُوب کے لوگ صلح کی پیش کش کریں  
 تو اسے قبول کر لو اور شرائط صلح کی حتی الامکان پابندی کرو، تم نے یہ  
 لکھا ہے کہ بزنیلی عورتوں کا جمال دیکھ کر عرب ان سے شادی کے  
 خواہشمند ہیں تو میری رائے ہے کہ جن لوگوں کی حجاز میں بیویاں نہ ہوں  
 انہیں شادی کی اجازت دیدو اور جو لوگ بزنیلی کنیزی خریدنا چاہیں ان  
 سے بھی تعرض نہ کرو کیونکہ اس طرح وہ جنسی مقاصد سے محفوظ رہ سکتے  
 ہیں۔ والسلام علیک وعلیٰ من معک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔



## ۵۱۔ ہرقل کے نام

فتح انطاکیہ کے بعد ابو عبیدہؓ نے بزنطی سرحدوں (دُرُوب) کی طرف متعدد رسالے بھیجے جنہوں نے بزنطیوں کو کافی نقصان پہنچایا اور بہت سامانِ غنیمت بھی حاصل کیا لیکن ان کے ایک فوجی افسر عبداللہ بن حذافہ کو جو بدری صحابی تھے بزنطیوں نے پکڑ لیا۔ خلیفہ کو جب یہ خبر ہوئی تو انہوں نے ہرقل (بزنطی قیصر) کو لکھا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمد ہے اس خدا کی جو رب العالمین ہے جس کے نہ بیوی ہے نہ بچہ، خدا کی برکتیں ہوں اس کے نبی اور پیغمبر محمد علیہ السلام پر، عمر بن خطاب امیر المومنین کا یہ خط پا کر اس قیدی کو لوٹا دو جو تمہارے قبضہ میں ہے اور جس کا نام عبداللہ بن حذافہ ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو امید ہے ہدایت پاؤ گے ورنہ میں ایسے پہاڑوں کی ایک فوج بھیج دوں گا جنہیں تجارت یا دنیا کے دھندے خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتے۔ والسلام علی من اتبع الهدی۔

## ۵۲۔ ہرقل کے نام

ہرقل نے عمر فاروقؓ کو لکھا کہ میرے سفیر جب آپ سے مل کر لوٹے تو انہوں نے بتایا کہ آپ کے ملک میں ایک نرالا درخت (کھجور) پایا جاتا ہے، اس میں گدھے کے کان (کی طرح پتے) نکلتے ہیں۔ پھر موتیوں کی طرح سفید گتھے نمودار ہوتے ہیں پھر گتھے زرد کی طرح ہرے ہو جاتے ہیں پھر یا قوت کی طرح سُرخ پک کر لذیذ ترین فالودہ کا مقابلہ کرتے ہیں پھر خشک ہو کر مقیم کے لئے آڑے وقت غذا کا کام دیتے ہیں اور مسافر کے لئے زاوِ راہ کا، اگر میرے سفیر سچے ہیں تو یقیناً یہ جنت کا درخت ہے، عمر فاروقؓ نے جواب دیا :-

عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے قیصر روم کو، تمہارے سفیروں نے سچ کہا یہ درخت ہمارے ہاں ہوتا ہے اور یہ وہی درخت ہے جسے خدا نے مریمؑ پر اگایا تھا جب ان کے پیٹ میں عیسیٰؑ تھے، اللہ سے ڈرو اور خدا کے مقابلہ



میں عیسیٰ کو معبود نہ بناؤ، بلاشبہ اللہ کی نظر میں عیسیٰ ویسے ہی ہیں جیسے  
آدم جنہیں مٹی سے پیدا کیا تھا۔ فان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل  
آدم خلقہ من تراب۔

۵۳۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

سالہ میں خالد بن ولیدؓ نے ابو عبیدہؓ کے حکم سے بزنطی سرحدی دڑوں (دروب)  
پر حملہ کیا۔ اس حملہ میں مسلمانوں کے ہاتھ بہت زیادہ دولت آئی اور اس کی خبر ہر طرف  
پھیل گئی جب خالدؓ اپنے ہیڈ کوارٹر (قنسرین) لوٹے تو دور دور سے حاجتمندان سے  
ملنے اور مالی عطیے لینے آئے، ان لوگوں میں یمن کا ایک بااثر قبائلی سردار اشعث بن  
قیس بھی تھا خالدؓ نے اسے پانچ ہزار روپے (دس ہزار درہم) کا عطیہ دیا خالدؓ کی  
داد و دہش کی خبریں خلیفہ کو پہنچیں تو وہ ناراض ہوئے اور ابو عبیدہؓ کو لکھا:-

میرا خط پڑھ کر خالد بن ولیدؓ کو قنسرین سے (اپنے ہیڈ کوارٹر حمص) بلاؤ اور  
ایک عام جلسہ منعقد کرو جس میں سارا لشکر شریک ہو پھر خالد کو مجمع میں کھڑا  
کر کے پوچھو کہ وہ دس ہزار درہم جو تم نے اشعث کو دیئے تہا رے پاس  
کہاں سے آئے، اگر وہ جواب دینے میں پس و پیش کریں تو ان کی ٹوپی  
اتار لو اور عمار سے ان کی گردن باندھو اور اس وقت تک نہ چھوڑو جب  
تک وہ یہ نہ بتا دیں کہ روپیہ کہاں سے آیا، اگر وہ کہیں کہ اشعث کو عطیہ  
مال غنیمت سے دیا تو یہ اعتراف خیانت ہے اور تم بے وزنگان سے یہ  
رقم وصول کر کے بیت المال میں جمع کرو اور کہہ دو کہ عطیہ ذاتی رُپے  
سے دیا تھا تو یہ غنائمِ فضول خرچی ہے اور فضول خرچ اللہ کو ناپسند ہیں۔  
ان اللہ لا یحب المسرفین تم انہیں میرے پاس بھیج دو تاکہ میں انہیں  
فضول خرچیوں کی سزا دوں۔



## ۵۴۔ چھاؤنیوں کے مسلمانوں کو۔

ابو عبیدہؓ نے خالدؓ کو اپنے ہیڈ کوارٹر (محض) بلایا، پھر مجمع عام میں عمر فاروق کے ایلچی نے خالدؓ سے پوچھا کہ اشعث کو عطیہ ذاتی روپے سے دیا تھا یا سرکاری روپے سے، خالدؓ بالکل خاموش رہے اور ایلچی کے اصرار کے باوجود ہر سکوت نہ توڑی رسول اللہؐ کے مؤذن بلالؓ موجود تھے، سن رہے، صاف گو اور بے دھڑک آدمی تھے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ امیر المومنین کا ایسا حکم ہے۔ پھر خالدؓ کی ٹوپی اتار لی، عمامہ ان کی گردن میں باندھا اور وہی سوال کیا جس کا اوپر ذکر ہوا، خالدؓ نے کہا میں نے ذاتی روپے سے عطیہ دیا تھا، بلالؓ نے ٹوپی اڑھا دی، عمامہ کھول دیا اور معذرت کی، ابو عبیدہؓ، خالدؓ کی دل آزاری کے خیال سے نہ کہہ سکے خالدؓ انہیں معزول کر دیا گیا ہے۔

خالد بن ولیدؓ کی معزولی پر شام، عراق اور خاص طور پر مدینہ میں غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ ایک ایسے جنرل کی توہین آمیز برطرفی سے ہر طرف دل بے چین ہو گئے جس کا جھنڈا ہمیشہ اونچا رہا تھا اور جس نے اسلامی حکومت کی سر بلندی کے لئے بمثال خدمت انجام دی تھی، عمر فاروقؓ کے لئے ضروری ہو گیا کہ اپنے اقدام کی پبلک کے سامنے صفائی پیش کریں چنانچہ انہوں نے یہ مراسلہ چھاؤنیوں کے مسلمانوں کو بھیجا۔ میں نے خالدؓ کو خیانت یا ناراضی کی بنا پر معزول نہیں کیا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو ان کی فتوحات نے مفتون کر لیا تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ (خدا کو چھوڑ کر) خالدؓ پر اعتماد کرنے لگیں گے اور انہیں مشکل کشا سمجھنے کی آدائش میں پڑ جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ جان لیں کہ مشکل کشا خالد نہیں خدا ہے۔

## ۵۵۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

ابو عبیدہؓ نے شام میں خلیفہ کو خبر دی کہ صحابہ کی ایک جماعت شراب نوشی



کی ترکیب ہوئی ہے اور قرآن کے الفاظ فہل انتہر منتھون کو بطور حجت پیش کرتی ہے کہ ان سے شراب کا حرام ہونا ثابت نہیں ہوتا، عمر فاروقؓ نے لکھا، ان لوگوں کو طلب کرو اگر ان کا عقیدہ ہو کہ شراب حلال ہے تو ان کو قتل کرو اور اگر وہ تحریم کے قائل ہوں تو فی کس اسی کوڑے مارو۔  
**۵۶۔ ابو جندلؓ کے نام۔**

حسب الحکم خلیفۃ ابو عبیدہؓ نے شراب نوشی کے ترکیب صحابہ کو بلایا اور مجمع عام میں ان سے دریافت کیا کہ شراب حرام ہے یا نہیں تو انہوں نے اس کی حرمت کا اعتراف کیا، ان میں سے ہر ایک کو انہی کوڑوں کی سزا دی گئی، پہلک میں رسوا ہو کر یہ لوگ ایسے شرمندہ ہوئے کہ منہ چھپا کر گھر بیٹھ رہے اور باہر نکلتا چھوڑ دیا۔ صحابی ابو جندلؓ زیادہ حساس تھے، ان کا دماغی توازن خراب ہو گیا۔ اس کی خبر سپہ سالار نے عمر فاروقؓ کو دی اور سفارش کی کہ ابو جندلؓ کے نام ایک تسلی آمیز خط لکھ دیں عمر فاروقؓ نے یہ خط لکھا:۔  
 عمر کی طرف سے ابو جندلؓ کے نام۔ خدا ان لوگوں کی خطا کبھی نہیں معاف کرے گا جو اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں۔ اس سے کم درجہ کے خطا واروں کو اگر اس کی مرضی ہوگی تو معاف کر دے گا۔ لہذا تم توبہ کرو۔ سراٹھاؤ، باہر نکلو اور مایوس نہ ہو۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔  
 اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفس کے بہانہ زیادتیاں کی ہیں، خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ وہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے وہ غفور الرحیم ہے۔ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ہوا الغفور الرحیم۔

**۵۷۔ مسلمانوں کے نام۔**

عمر فاروقؓ کو معلوم ہوا کہ ان شراب نوش صحابہ کا دماغی توازن بگڑنے اور ان



کے منہ چھپا کر گھروں میں بند ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اٹھتے بیٹھتے ان پر لعن طعن کرتے ہیں اس حرکت سے روکنے کے لئے خلیفہ نے یہ ہدایت نامہ بھیجا۔ آپ لوگوں کو اپنے عمل پر نظر رکھنی چاہیے البتہ اگر کوئی خلافتِ قانون کام کرے تو اس پر گرفت کیجئے لیکن کسی پھین طعن نہیں کرنا چاہیے ایسا کرنے سے آپ مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۵۸۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

مصنف عبدالرزاق کے حوالہ سے ابو جندلؓ کی شراب نوشی سے متعلق ابن عبدالبرؒ اندلسی نے اپنی استیعاب میں نئی تفصیلات بیان کی ہیں اور خط ۵۶ سے بہت مختلف خط نقل کیا ہے، ان تفصیلات کی رو سے ابو جندل کے علاوہ شراب نوشی میں دو اور صحابی ضرار بن خطابؓ اور ابو ازورؓ مشرک تھے، ابو عبیدہؓ نے ان لوگوں سے جب باز پرس کی تو ابو جندلؓ نے شراب کی اباحت پر یہ آیتیں پڑھیں: لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیہا طعوا اذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصالحات۔ جو لوگ مومن اور نیکو کار ہیں ان پر کسی چیز کے کھانے سے گناہ نہیں ہوتا اگر وہ خدا سے ڈرتے رہیں اور ایمان نیز عمل صالح پر قائم رہیں۔ ابو عبیدہؓ نے شراب نوشی کی خبر کرتے ہوئے خلیفہ سے اس بات کی بھی شکایت کی کہ ابو جندلؓ نے مذکورہ آیات کے ذریعہ ان کا منہ بند کرنے کی کوشش کی تھی، عمر فاروقؓ نے لکھا۔

جس شیطان نے ابو جندل کی نظر میں یہ جرم خوشنما بنایا اسی نے کٹ جحتی کو بھی خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کیا تم حد شراب لگاؤ

۵۹۔ ابو جندلؓ کے نام۔

حد کے نام سے تینوں بھڑکے، ابو ازورؓ نے کہا، آج مہلت دیجئے، کل دشمن سے لڑنے جائیں گے، اگر میدانِ جنگ سے زندہ لوٹ آئیں تو حد لگا دینا۔ تینوں لڑنے نکلے، ابو ازورؓ مارے گئے، ضرارؓ اور ابو جندلؓ کے حد لگائی گئی، ابو جندلؓ کی زبان سے



یہ الفاظ سنے گئے۔ میں توتاہ ہو گیا، ابو عبیدہ نے خلیفہ کو مسئلہ اپنی رپورٹ میں ان الفاظ کا بھی ذکر کیا، عمر فاروقؓ نے ابو جندلؓ کو لکھا،

جس شیطان نے گناہ کو خوشنما بنا کر تمہارے سامنے پیش کیا، اسی لئے توبہ کرنے سے بھی تمہیں باز رکھا۔ حمزہ تنزیل الكتاب من الله العزيز

العليم غافل الذنب قابل التوب الایہ

۶۰۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

ہجرت کے اٹھارویں سال شام میں طاعون پھیلنا، اس کی ابتدا عموا سے ہوئی جو بیت المقدس کے قریب ایک قصبہ تھا۔ اس سے ہلاک ہونے والوں میں صرف مسلمانوں کی تعداد علیٰ اقل التقدير پچیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ بہت سے صحابی اس کی نذر ہوئے جن میں سپہ سالار ابو عبیدہؓ ان کے مشیر معاذ بن جبلؓ، یزید بن ابی سفیانؓ اور شہر جبل بن حسنہؓ چند ممتاز نام ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ابو عبیدہؓ اور معاذ بن جبلؓ رضاً بقصنا کے قائل تھے اس لئے طاعون سے بچنے کے لئے کسی محفوظ جگہ جا کر پناہ لینا غیر ضروری سمجھتے تھے، عمر فاروقؓ کا مسلک ان سے مختلف تھا، جب انہیں معلوم ہوا کہ ابو عبیدہؓ شام چھوڑنے یا کسی محفوظ جگہ منتقل ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں تو خطرہ سے نکالنے کے لئے انہوں نے ابو عبیدہؓ کو یہ خط بھیجا۔

سلام علیک، ایک معاملہ آن پڑا ہے جس میں تم سے زبانی گفتگو کرنا چاہتا ہوں سخت تاکید ہے کہ میرا خط پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہ رکھنا جب تک چل نہ دو۔

ابو عبیدہؓ خلیفہ کا مدعا پا گئے اور معذرت لکھ بھیجی کہ چونکہ میں سپہ سالار ہوں میرے لئے مناسب نہیں کہ موجودہ مصیبت میں باقی مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ دوں۔ اس لئے مجھے آنے پر مجبور نہ کیجئے۔



۶۱۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

ابو عبیدہ کا خط پڑھ کر عمر فاروقؓ کے آنسو نکل آئے، لوگوں نے پوچھا کیا ان کا انتقال ہو گیا۔ بولے نہیں، مگر سمجھا ہی جا بیٹے۔ اس کے بعد یہ خط بھیجا۔ سلام علیک۔ تم نے مسلمانوں کو جہاں بٹھرایا ہے وہ نشیبی جگہ ہے۔ انہیں کسی بلند اور صاف تھری جگہ لے جاؤ۔

۶۲۔ خط کی دوسری شکل۔

اُردُن جہاں تم مقیم ہو مرہوب اور باخیز علاقہ ہے اس کے برخلاف، جابیہ صاف ستھری صحت بخش جگہ ہے۔ لہذا مسلمانوں کو جابیہ لے جاؤ۔

۶۳۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

ساحل شام کے اہم ترین شہر قیساریہ کی فتح عرب راویوں نے ہجرت کے مختلف سالوں میں بتائی ہے۔ ۱۷ھ، ۱۸ھ، ۱۹ھ اور ۲۰ھ، فتوح الشام نے جو اس خط کا ماخذ ہے فتح کا مہینہ رجب اور سال ۱۹ دیا ہے اور خط کا مخاطب ابو عبیدہ کو قرار دیا ہے حالانکہ وہ جیسا کہ مشہور ہے۔ ۱۸ھ کے طاعون میں وفات پا چکے تھے، فتوح الشام کی رو سے وہ ۱۹ھ اور اس کے بعد کئی سال تک زندہ رہتے ہیں۔ خط کا سیاق و سباق حسب تصریح فتوح الشام یہ ہے کہ ابو عبیدہ نے ۱۹ھ میں فتح قیساریہ کی خوشخبری جس شخص کی معرفت بھیجی وہ نہایت پر شکست کپڑوں میں ملبوس تھا جو شکست خوردہ بزنطی فوج کے مال غنیمت سے مسلمانوں کے ہاتھ آئے تھے۔ خلیفہ کو یہ لباس دیکھ کر افسوس ہوا۔ انہیں یہ خبر بھی ملی کہ مسلمان زندگی کے تنہات میں پڑتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ابو عبیدہ کو لکھا :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ عبد اللہ عمر بن خطاب کی طرف سے ابو عبیدہ۔



عامر بن جراحؓ کے نام۔ میں اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں۔ مجھے اس خبر سے مسرت ہوئی کہ خدا نے مسلمانوں کو فتح عظیم عنایت کی اور قیصر کے خزانے عطا کئے جن کا رسول اللہ ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ عنقریب کسریٰ کے خزانے بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آجائیں گے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ (فوج کے) بندو عرب لزاماً دنیوی کے شیفہ ہو گئے ہیں اور ان پر فریب دنیا کا جادو چل گیا ہے۔ جنت کی نعمتوں اور اس کے محلوں کو بھول گئے ہیں۔ ساتھ اور شیم کے کپڑوں میں اتر کر چلتے ہیں، گہروں کی روٹی اور صلوہ کھانے لگے، تن و زبان کی لذتوں نے آخرت کی طرف سے انہیں غافل کر دیا ہے۔ ابن جراحؓ مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ نماز سے بے اعتنائی برتنے لگے ہیں اور مفروضہ احکامات کو بھولتے جا رہے ہیں، اصل گھوڑوں کی رسالہ فوج بھیج کر ان کی خبر لو۔ ان کی بے راہ روی پر چشم پوشی سے نہیں سختی سے کام لو۔ ورنہ وہ خود تمہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہو جائیں گے۔

ان میں سے اگر کوئی اس فرض کی انجام دہی میں کوتاہی کرے جو اسلام کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے تو اس کو قانونی سزا دو۔ تمہیں یاد رہے کہ تم حاکم ہو اور ہر حاکم خدا کے سامنے رعیت کی بے راہ روی کے لئے جواب دہ ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے، اگر ہم دنیا میں ان کو سیادت عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیک کاموں کا حکم دیں گے اور بڑے کاموں سے روکیں گے۔ ان مکنانہم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و آتوا الزکاۃ و امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر۔ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے بارے میں فرمایا ہے، ابو عبیدہ اس قوم کے امین ہیں پس امانت کا حق پورا پورا ادا کرو اور جو نماز نہ پڑھے اسے سزا دو، رسول اللہ ﷺ اور ہم باقی کرتے ہوتے کہ نماز کا وقت آجاتا پھر وہ اور ہم نماز میں ایسے



مشغول ہو جاتے گویا نہ وہ ہمیں جلتے ہوں نہ ہم ان کو، رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسجدوں کو اپنا گھر قرار دیا ہے، نیز یہ کہ جو لوگ مسجدوں میں عبادت کرتے ہیں وہ میرے مہمان ہیں اور بڑا خوش نصیب ہے وہ شخص جو گھر پر پاک و صاف ہو کر مجھ سے ملنے آئے، ایسے شخص کی عزت میزبان پر لازم ہے، رسول اللہؐ نے مزید فرمایا ہے: سارے فرائض خدا نے میرے لئے صرف دنیا تک فرض کئے ہیں مگر نماز ایسا فرض ہے جسے آسمان پر بھی ادا کر نیکی تاکید کی ہے میرا خط پاکر عمرو بن عامرؓ کو حکم دینا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ فوج کشی کریں اور عامر بن ربیعہ اور دوسرے مشائخ صحابہ کو پیش پیش رکھیں، اس کے علاوہ جس قدر فوج ہو سکے ربیعہ اور جعد بن صالح کا علاقہ دیسویوٹامیہ فتح کرنے بھجو، خدا سے دعائے کہ تمہاری مدد فرمائے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۶۴۔ ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

فتوح الشام میں ہے کہ عمر فاروقؓ نے ذیل کا خط شام اور مصر کی فتح کے بعد لکھا، مصر کی فتح اکثر عرب مورخوں کی رائے میں سنہ ۱۸ھ یا اس کے بعد واقع ہوئی اور حیا کہ مشہور ہے ابو عبیدہؓ سنہ ۱۸ھ کے طاعون عمرو اس میں وفات پا چکے تھے لیکن فتوح الشام کے راوی انہیں سنہ ۲۰ھ کے بعد تک زندہ بتاتے ہیں! بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے عامر بن جراح کو سلام علیک، اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، تم نے کفار کو قتل کرنے میں بڑی تندہی سے عمدہ کام کئے ہیں جن کا انعام



روزِ جزا تمہیں ملے گا، فرائض کی انجام دہی میں ہم نے کبھی تم کو تساہل  
 کرتے نہیں دیکھا، تم اپنے نبی کے جادہ پر گامزن رہے اور اسلام کی،  
 سر بلندی کیلئے جیسا چاہیئے جدوجہد کی، خدا تمہاری کوششوں کو قبول  
 فرمائے اور ہماری اور تمہاری لغزشیں معاف کرے، میرا یہ خطبہ اگر  
 عیاض بن غنم کی سرکردگی میں ایک فوج ربیعہ اور بکر کے علاقہ (میسوپوٹامیا)  
 کو روانہ کر دو، مجھے خدا نے بزرگ و برتر سے امید ہے کہ وہ یہ سرزمین  
 عیاض بن غنم کے ہاتھوں فتح کرائے گا، میری طرف سے عیاض کو ہدایت  
 ہے کہ خدا سے ڈریں اور اس کی خوشنودی کے لئے ہر ممکن کوشش  
 کرتے رہیں، جہاد کے معاملہ میں کوتاہم نہ کریں، مجاہد مومنوں کے  
 نقش قدم پر چلتے رہیں اور خدا کے اس فرمان کی جو اس نے سید  
 المرسلین پر نازل فرمایا ہے پیروی کریں یا ایھا النبی جاہد  
 الکفار و المنافقین (ترجمہ) اے نبی کفار اور منافقوں سے  
 جہاد کرو والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین وبراکاتہ۔

۶۵۔ یزید بن ابی سفیانؓ کے نام۔

سلسلہ کے ہیانک طاعون میں ابو عبیدہ کی وفات ہوئی، مرتے وقت  
 انہوں نے معاذ بن جبل کو جو ان کے مشیر تھے اپنا جانشین مقرر کیا، چند دن بعد  
 معاذ بھی طاعون کا شکار ہو گئے، انہوں نے عمرو بن عاص کو اپنا جانشین بنایا،  
 لیکن عمر فاروقؓ نے سپہ سالاری کے لئے ابو سفیان کے لڑکے یزیدؓ کو زیادہ اہل  
 سمجھ کر انہیں یہ خط لکھا:

تم کو معلوم ہو کہ میں نے شام کی کل فوجوں کا تمہیں سالار اعلیٰ مقرر  
 کیا ہے اور فوجوں کو لکھ دیا ہے کہ تمہارے حکم کی تعمیل کریں اور  
 کسی معاملہ میں تمہاری صوابدید کو نظر انداز نہ کریں، (جلد از جلد)  
 فوجیں لے کر قیساریہ کا رخ کرو اور اس وقت تک اس کا محاصرہ



کئے رہو جب تک وہ فتح نہ ہو جائے، شام کی فتوحات سے اس وقت تک پورا فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا جب تک قیساریہ کے (بزنطی) باشندے سپر نہ ڈال دیں وہ تمہارے پہلو کا فار ہیں، اس کے علاوہ جب تک شام میں ایک شخص بھی قیصر کا مطیع و قبیح ہے وہ شام کا خیال نہیں چھوڑے گا، اگر تم قیساریہ فتح کر لو گے تو شام سے اس کی توقعات منقطع ہو جائیں گی، اُمید ہے خدا کے عظیم بزرگ اپنے کرم سے مسلمانوں کو قیساریہ ضرور فتح کرائے گا۔

۶۶۔ شام کے فوجی سالاروں کے نام۔

آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں نے یزید بن ابی سفیان کو شام کی تمام فوجوں کا سپہ سالار مقرر کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ قیساریہ پر چڑھائی کریں ان کے حکم اور صوابدید کے مطابق پوری طرح عمل کیجئے والسلام۔

۶۷۔ یزید بن ابی سفیانؓ کے نام۔

یہ خط کنز العمال سے ماخوذ ہے، اس کا سیاق و سباق نہیں بیان کیا گیا۔

ایک لشکر بھجوا اور اس کا جھنڈا قبیلہ ربيعة کے کسی لیڈر کو دو۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ جس لشکر کا جھنڈا کسی ربیعہ کے ہاتھ میں ہوگا وہ کبھی نہیں مارے گا۔

۶۸۔ یزید بن ابی سفیانؓ کے نام۔

یہ خط فتح قیساریہ کی خوشخبری پا کر لکھا گیا، قیساریہ صوبہ فلسطین میں ساحل سمندر پر ایک اہم تجارتی مرکز تھا، اس کا زبردست قلعہ ہفت خان سے آنکھ ملاتا تھا۔ یہاں مسلمانوں کا شام کے ہر شہر سے زیادہ ممتد اور سخت مقابلہ ہوا کئی بار اس کا محاصرہ کیا گیا۔ لیکن اس کے محاذوں نے ہار نہ مانی، وجہ یہ تھی کہ یہاں بزنطی نسل کے عیسائی بڑی تعداد میں آباد تھے جن کی وفاداری اپنی حکومت، اپنے مذہب

۱۵۰ از دی مذ، فتوح ابن اعثم میں بھی اس سے ملتا جلتا خط ہے ۱۵۱ از دی مذ ۱۵۲ کنز العمال



اور اداروں سے شام کے اصلی باشندوں کی نسبت بہت زیادہ تھی دوسرے قسطنطنیہ سے سمندر کے راستہ یہاں برابر رسد پہنچتی رہتی تھی، قیساریہ کی فتح مسلمانوں کے لئے ایک پریشان کن مسئلہ بن گئی تھی۔

واضح ہو کہ تمہارا خط موصول ہوا، حالات معلوم ہوئے، فتح قیساریہ کی خبر سن کر جو شام کی آخری (بڑی) ہیم تھی خدائے بزرگ کا بہت بہت شکر ادا کیا۔ الحمد للہ کہ المہینان نصیب ہوا، نئے وسائل کے دروازے تمہارے لئے کھل گئے، تمہارے دشمن ذلیل و خوار ہوئے اور تمہاری آرزو برآئی۔ ان نوازشوں کے لئے خدائے پاک کا شکر ادا کرو۔ شکر کرنے سے نعمتیں اور زیادہ ملتی ہیں اور سعادت کا مافی ہمیشہ برقرار رہتی ہے، خدا کی نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ اگر تم ان کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔ وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها، والسلام علیکم ورحمة الله۔

۶۹۔ عیاض بن غنمؓ کے نام۔

عربی اخبار و آثار کے ایک اسکول کی رائے ہے جیسا کہ ہم خط ۶۵ کے مقدمہ میں پڑھ آئے ہیں کہ ابو عبیدہ بن جراحؓ نے مرتے وقت معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا اور انہوں نے چند دنوں کے اپنی وفات کے وقت عمرو بن عاص کو لیکن عمر فاروقؓ نے عمرو کو ہٹا کر سپہ سالاری کے عہدہ پر یزید بن ابی سفیان کو فائز کیا۔ اخبار و آثار کے ایک دوسرے اسکول کی رائے ہے کہ ابو عبیدہ نے مرتے وقت اپنی جانشینی کے لئے عیاض بن غنم کو نامزد کیا تھا جو ان کے رشتہ دار، مشیر اور بڑے کمانڈر تھے۔ عمر فاروقؓ نے یہ تقرر بحال رکھا اور مراسلہ ذیل سے اس کی توثیق کر دی۔

میں تمہیں ان سارے علاقوں کا گورنر بنانا ہوں جو ابو عبیدہؓ کے زیر حکومت تھے، اپنے فرائض منصبی خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہو۔



## ۷۰۔ عیاض بن غنم کے نام۔

عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عیاض بن غنم کو سلام علیک، ہم نے ہمیشہ تمہیں مسلمانوں کے مصالح اور مہموں کی سربراہ کاری میں تندی سے مصروف عمل پایا ہے اور تم ہمیشہ مسلمانوں کو عمل صالح کی ترغیب دیتے رہے ہو۔ تمہارے اسلاف کا بھی یہی ستودہ طریقہ تھا، تمہیں دنیا میں سرخروئی اور عقبی میں انعام ایزوی کی بشارت دیتا ہوں، تمہارا ظاہر و باطن جب اتنا اچھا ہے تو مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ دین و دنیا میں ہمیشہ کامزن رہو گے اور تمہارا ذکر خیر باقی رہے گا۔ بز نطی اکابر نے جزیرہ میں جو بڑی فوجیں جمع کی ہیں ان کی اطلاع تمہیں ملی ہوگی۔ میں چاہتا ہوں کہ ان سے مقابلہ کے لئے ایک فوج بھیجی جائے جو انہیں پرانگندہ کر دے۔ اس فوج کا سالار بہادر، دانا، ماہر جنگ اور خدا ترس آدمی ہونا چاہیے، اس معاملہ پر میں نے خود غور کیا اور ممتاز صحابہ سے مشورہ کیا۔ ہم سب کی متفقہ رائے ہے کہ اس مہم کو تمہارے سپرد کیا جائے کیونکہ کوئی دوسرا تم سے بہتر اسے انجام نہیں دے سکتا۔ اس خط کو پڑھ کر زید بن ابی سفیان (کمانڈر ان چیف افواج شام) سے اس قدر فوج جو تمہارے مقصد کے لئے کافی ہو لے لو اور جزیرہ کی طرف روانہ ہو جاؤ، اپنا شعار خوفِ خدا کو بناؤ اور اس ملک سے ڈرتے رہو جو تمہارے ظاہر و باطن کا یکساں جانتا ہے، تمہارے سامنے جو مسائل اور قضیے آئیں انہیں قرآن کی رو سے طے کرو اور اگر قرآن میں ان کا حل نہ ملے تو سنت رسول اللہ اور ابو بکرؓ کی طرف رجوع کرو۔ دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے دل تنگ نہ ہو، اسلامی فوج بہت سے سرکوں میں دشمن سے کم رہی ہے لیکن بالآخر فتح اسی کو نصیب ہوئی۔ تم نے سنا ہوگا کہ رسول اللہؐ نے جنگِ خندق کے موقع پر ہم سے کہا تھا کہ وہ دن دور نہیں جب خدا کسریٰ اور قیصر کے ملک تمہارے ہاتھوں



فتح کرائے گا اور ان کی دولت سے تمہیں بہرہ ور کرے گا، تم نے دیکھ لیا عیاض  
 کہ خدا نے رسول اللہ کی پیش گوئی سچ کر دکھائی اور ہمیں کسریٰ اور  
 قیصر کے ملکوں پر تصرف عطا کیا، کفار مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر و مغلوب  
 ہوئے، سب سے ہماری بالا دستی تسلیم کی اور جزیرہ دنیا منظور کیا، کافروں  
 کا بادشاہ ہرقل ڈر کر شام سے قسطنطنیہ بھاگ گیا ہے، یہ سب خدا  
 کی عنایت اور کرم کا نتیجہ ہے اور ہم پر اس کا شکر بجالانا واجب ہے  
 ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ عیاض نے  
 یزید بن ابی سفیان کو خط لکھا ہے کہ تمہیں جزیرہ کی سرزمین میں یزید بن ابی  
 فوجوں کو ٹھکانے لگانے کیلئے جس قدر فوج کی ضرورت ہو تمہارے  
 ساتھ بھیج دیں، سعادتِ ایزدی کے ساتھ جزیرہ روانہ ہو جاؤ اور اس  
 ہم کی سربراہ کاری میں لگ جاؤ لیے

۱۷۔ عیاض بن غنم کے نام۔

۱۸۔ میں جزیرہ پہنچ کر عیاض نے سب سے پہلے رقبہ کا قلعہ بند اور اہم شہر  
 بذریعہ صلح فتح کیا، اس کے بعد دوسرے اہم شہر باہر چڑھائی کی اور اس پر بھی  
 بذریعہ صلح قبضہ کر لیا، اگلی ہم ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ شام سے دو ہزار،  
 سو اوروں کی لگ آگئی، اس کے لیڈر صحابی بسر بن ابی ارقطہ تھے، انہوں نے  
 عیاض سے اپنی فوج کے لئے اس مالِ غنیمت سے حصہ طلب کیا جو رقبہ اور باہر  
 چڑھائی کے دوران مسلمانوں کے ہاتھ آیا تھا عیاض نے کہا کہ دونوں شہر تمہارے لئے  
 سے پہلے فتح ہو چکے تھے اس لئے مالِ غنیمت میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے، بسر  
 ناراض ہو گئے اور ان کی عیاض سے سخت باتیں ہوئیں، عیاض نے کہا مجھے،  
 تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے، تم واپس شام چلے جاؤ، بسر غصہ ہو کر شام



چلے گئے اور یزید بن ابی سفیان سے جا کر شکایت کی، یزید نے سارا ماجرا عرفار ذوق کو لکھ بھیجا تو انہوں نے تحقیق حال کیلئے یہ خط عیاضؓ کو ارسال کیا:

مجھے معلوم ہوا ہے کہ یزید بن ابی سفیان نے بسر بن ابی ارطاة کی، سرکردگی میں ایک فوج شام سے تمہاری مدد کو بھیجی تھی، وہ فوج تم نے لوٹا دی، اس فوج کو بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ تمہارے کام آئے، تمہاری عسکری قوت میں اضافہ ہو اور یہ جان کر کہ تمہارے پاس برابر کمک آرہی ہے تمہارے دشمن کے حوصلے پست ہو جائیں اور وہ جلد تمہارا ڈال دے، میری سمجھ میں نہیں آیا کہ تم نے یہ کمک کیوں لوٹا دی، اس خط کو پڑھ کر حقیقت حال سے مطلع کر دو السلام۔

۷۲۔ عیاض بن غنم کے نام۔

مذکورہ بالا خط کے جواب میں عیاض نے لکھا: رقتہ اور رہا دونوں بسر کے آنے سے پہلے مسلمانوں کے قبضہ میں آچکے تھے اور جو سامان ملا تھا وہ تقسیم ہو چکا تھا بسر نے جب حصہ مانگا تو میں نے کہا کہ یہ دونوں مقام تمہاری آمد سے پہلے اور تمہاری مدد کے بغیر فتح ہوئے ہیں، اس لئے مال غنیمت کے تم مستحق نہیں ہو، تمہاری مدد سے جو مال غنیمت حاصل ہو گا اس میں تمہیں شریک کیا جائے گا، بسر ناراض ہو گئے ہیں ڈرا کہیں مخالفت پر آمادہ نہ ہو جائیں یا فوج میں بھوٹ نہ پڑ جائے جس سے دشمن کا حوصلہ بڑھے اور مہموں کی جلد تکمیل میں دیر ہو میں ان کی مدد سے بھی بے نیاز تھا، اس لئے میں نے کہا کہ شام واپس چلے جائیں، خلیفہ کو عیاض کی دلیلیں پسند آئیں، انہوں نے ان کی سمجھ بوجھ کو سراہا اور ذیل کا خط لکھا:

تمہارا خط ملا، اُن اسباب کا علم ہوا جن کی بناء پر تم نے بسر بن ابی ارطاة



اور ان کی فوج کو شام لوٹا دیا تھا، اطمینان ہوا کہ جو روش تم نے اختیار کی درست تھی، خدائے بزرگ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے تمہیں جزاء خیر دے، خدا سے دعائے ہے کہ جب تک ”عمر“ زندہ ہے تمہیں سکاوی منصب پر بحال رکھے اور جب اسے موت آئے اور تم بہنو ز زندہ ہو، تو وہ اپنے جانشین خلیفہ کو وصیت کرے کہ تمہیں سرکاری عہدہ پر برقرار رکھے اور جب تک تم زندہ ہو تمہیں معزول نہ کرے، ہر طرح خوش رہو اور فوجی مہموں کی سربراہی میں جیسا کہ تاکید ہے ہر ممکن کوشش کرتے رہو والسلام علیہ

۷۳۔ عیاض بن غنم کے نام۔

یہ خط ابن عساکر کی تاریخ دمشق (خوٹو) سے ماخوذ ہے، اس کا سیاق و سباق یہ ہے کہ عیاض بن زمین کا لگان وقت پر مدینہ نہ بھیج سکے تھے اور اس کی وجہ یہاں تک کہ ابن عساکر کے چند نقلی اور مبہم مقدمہ سے ظاہر ہے، یہ تھی کہ عیاض بن نے جزیرہ میں لگان کی کوئی شرح مقرر نہیں کی تھی بلکہ وہاں کے زمینداروں سے یہ طے ہوا تھا کہ لگان کی مقدار زمین کی زرخیزی اور فصل کی حالت پر موقوف ہوگی، اگر فصل اچھی ہوگی تو لگان زیادہ لیا جائے گا اور اگر کسی وجہ سے فصل خراب ہوگی تو لگان میں بھی کمی کر دی جائے گی، مسلمانوں کی چڑھائی سے جو افراتفری پیدا ہوئی اس کے زیر اثر بہت سی زمینوں کی بروقت کاشت نہ ہو سکی اور بہت سے کھیتوں کا لگان متعین کرنے کے لئے لگان کی فراہمی اور اس کے مدینہ بھیجنے میں دیر ہو گئی، اس تاخیر کے عذر فاروق اپنے خط میں شاکر ہیں۔

تم نے خراج بھیجنے میں دیر کر دی حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ خراج کی، مسلمانوں کے لئے کیا اہمیت ہے، اسی کے سہارے وہ اپنے



دشمنوں سے لڑتے ہیں اور یہی ان کا ذریعہ معاش ہے۔ تمہیں میری اور یہاں کے مسلمانوں کی مالی ضرورت بھی علم ہے و انما ھو بفق مسود (۱۹) لہذا خراج وصول کرنے میں چستی اور تیزی سے کام لو، (کاشتکاروں کے ساتھ) نہ بیجا سختی ہو اور نہ ضرورت سے زیادہ نرمی۔

۷۴۔ عیاض بن غنم کے نام۔

عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عیاض بن غنم کو، سلام علیک۔ اس خدا کا سپا سگزار ہوں جس نے جزیرہ کا صوبہ مسلمانوں کے ہاتھ فتح کرایا اور ان کی بد حالی کو خوشحالی سے بدلا اور روزی کے دروازے ان پر فراخ کئے، مجھے اب ان کی تنگدستی یا افلاس کا ڈر نہیں ہے بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ کثرتِ دولت سے مغرور ہو کر کہیں وہ تباہ نہ ہو جائیں۔ تم نے جزیرہ کی مہم جس بلخ کوشش سے پایہ تکمیل کو پہنچائی اور وہاں جس عمدہ پالیسی پر عمل کیا اس پر خدا تمہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے گا، یہ خط پڑھ کر فوج کے ایک بڑے افسر کو جس کے قول و فعل پر تمہیں اعتماد ہو جزیرہ کا گورنر مقرر کرو اور خود شام واپس چلے جاؤ (شام کے سپہ سالار) یزید بن ابی سفیانؓ کی طبیعت ناساز ہے اور تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے اگر ان کا انتقال ہو گیا تو وہ ملک ضائع ہو جائے گا اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائیگا۔ اس لئے جتنی جلد ممکن ہو سکے جزیرہ سے چل دو۔ والسلام

۷۵۔ صاوئہ بن ابی سفیان کے نام۔

عیاض جزیرہ سے لوٹ کر ابھی اپنے ہیڈ کوارٹر حمص (شام) پہنچے ہی تھے کہ بیمار پڑ کر رہی ملک بقاء ہوئے۔ یزید بن ابی سفیان پہلے سے دمشق (ہیڈ کوارٹر)

۱۔ ابن عساکر (ف)، رقم ۱۹۷، ۱۹۸ ابن اعثم ۶۰۔



میں عیسیٰ تھے چند دن کے بعد وہ بھی چل بیسے، بلاؤری نے ان کی موت ۱۸۰۰ء میں بتائی ہے۔ ان کے بھائی معاویہ شروع سے ہی شام کے مورچہ پر تھے اور اپنی محنت نیز معادہ فہمی کی بدولت برابر ترقی کی منزلیں طے کرتے چلے جا رہے تھے۔ یزیدؒ کی وفات کے وقت وہ قیساریہ فتح کر چکے تھے، عمر فاروق نے ان کی کارگزاری سے متاثر ہو کر یزیدؒ کے بعد ان کو افواج کا کمانڈر ان چیف مقرر کیا، اس عہدہ پر فائز ہو کر انہوں نے وہ ساحلی شہر مسخر کئے جو ہنوز بزنطیوں کے قبضہ میں تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے معاویہؒ بن ابی سفیانؒ کو، تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کو سر بلند کیا اور مشرکوں کو خوار کر کے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ پیغمبر خداؐ نے اپنی امت سے شام اور دوسرے ملکوں کی فتح کی جو پیشگوئی کی تھی اور جباروں کے خزانوں اور مال و منافع کے حصول کی جو بشارت دی تھی وہ پوری ہوئی، ان فتوحات میں غلبہ طور پر قیساریہ کو اہمیت حاصل ہے جس کا قلعہ مضبوطی و استحکام میں انفرادی شان کا حامل تھا اور جسے بزنطی ناقابل تسخیر خیال کرتے تھے۔ اب غزہ اور عسقلان (بندر گاہ) اور متعلقہ بستیوں کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ تم شام میں فتوحات حاصل کرو گے، میں تمہیں دو دہائیوں یعنی غزہ اور عسقلان کی فتح کی بشارت دیتا ہوں، آپؐ نے فرمایا کہ وہ وقت دور نہیں جب مسلمان ساحل سمندر پر آباد ہوں گے، آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جب مشرق و مغرب میں خانہ جنگیاں شروع ہو جائیں اور شہروں نیز قریوں میں رہائش و شہر ہو جائے تو تمہیں عسقلان میں آباد ہونا چاہیے نیز یہ کہ ہر چیز کا ایک عمدہ حصہ ہوتا ہے اور شام کا عمدہ شہر عسقلان ہے خط کا مضبوطی پر مہم کر بلا تاخیر عسقلان پر چڑھائی کرو اور اسے نیز اس کے مضافاتی علاقہ کو بزنطی اقتدار سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرو، امید ہے کہ یہ فیض شہر اور متعلقہ بستیاں خدا نے بزرگ تمہارے ہاتھوں فتح کر لائے گا۔ عسقلان پہنچ کر



ہر روز مقامی حالات اور واقعات سے مجھے مطلع کرتے رہو والسلام یہ

۷۶۔ معاویہ بن ابی سفیانؓ کے نام۔

امیر معاویہؓ جب شام کے ساحلی شہر (عکا، صور۔ یا فاو وغیرہ) فتح کر چکے تو انہوں نے خلیفہ کو لکھا کہ اگر اجازت ہو تو جزیرہ قبرس (CYBRUS) پر چڑھائی کروں، قبرس ساحل شام سے اتنا قریب ہے کہ وہاں کے پرندوں کی آواز سنائی دیتی ہے، وہ بہت زرخیز ہے اور قدرتی نعمتوں سے مالا مال، مختلف اقسام کے میوے اور پھل وہاں ہوتے ہیں اور اس پر قبضہ کرنا بھی آسان ہے، عمر فاروقؓ نے مہر کے گورنر عمرو بن عاصؓ سے سمندری سفر کے بارے میں رائے لی تو انہوں نے خطرات کا مہیب نقشہ کھینچا اور فوج کشی کی مخالفت میں رائے دی، عمر فاروقؓ نے امیر معاویہؓ کو لکھا:

تمہیں معلوم ہو کہ خدا نے امت محمدؐ کی دیکھ بھال کا بار میرے کندھوں پر رکھا ہے، اس بارے عہدہ برآ ہونے کیلئے میں خدا کی مدد کا طالب ہوں، میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا کہ انہیں سمندر کے خطروں میں مبتلا کروں اور کشتیوں پر سوار ہو کر جزیرہ قبرس پر چڑھائی کی اجازت دوں، پھر بھی مزید اطمینان کے لئے میں نے خود اس معاملہ میں غور و خوض کیا اور ان لوگوں کی رائے بھی معلوم کی جو سمندر کے حالات سے واقف ہیں اور سمندری سفر کا تجربہ رکھتے ہیں، ان کی رائے یہ ہے کہ اس خطرناک اقدام سے اجتناب کیا جائے، لہذا تم قبرس پر چڑھائی کا خیال چھوڑ دو اور پھر کبھی سمندری جہاد کے بارے مجھ سے خط و کتابت نہ کرنا والسلام یہ

۷۷۔ خط کی دوسری شکل۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ نبی برحقؐ بعوث کیا۔ میں کبھی کسی مسلمان کو سمندر کے سفر پر نہیں بھیجوں گا۔

لے ابن اعثم ص ۱۱۱



### ۷۸۔ خط کی قیسری شکل

ہم نے سنا ہے کہ ساحلِ شام کے سامنے دنیا کا سب سے لمبا سمندر ہے جو رات دن خدا سے اس بات کی اجازت مانگتا رہتا ہے کہ اسے زمین پر پہنچنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ زمین کو غرقاب کر دے، پھر میں کیسے اسلامی لشکر کو ایسے سخت کافر پر سفر کرنے بھیجوں، خدا کی قسم، ایک مسلمان کی جان میری نظر میں ساری بز نطی حکومت سے زیادہ عزیز ہے، خبردار بھری فوج کشی کی ممانعت میں میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا تمہیں اس سزا کا علم ہے جو میں نے علماء (بن حضری) کو دی تھی جب انہوں نے میری بلا اجازت (جنوبی فارس پر) فوج کشی کی تھی۔

### ۷۹۔ بز نطی قیصر کے نام۔

ذیل کے چاروں خط شاید فتح قیساریہ (۶۳۷ء) کے بعد لکھے گئے، قیساریہ شام میں بز نطیوں کا آخری گڑھ تھا، اس کے سقوط پر بز نطی قیصر نے شام میں جارحانہ کارروائی بند کر دی تھی اور مدینہ سے دوستانہ تعلقات پیدا کر نیک خواہشمند ہو گیا تھا، عربی اخبار و آثار کے بعض ناقل کہتے ہیں کہ اس نے عمر فاروقؓ سے درخواست کی کہ مجھے ایسے چند جامع لفظ لکھ بھیجے جن میں "سارا علم" سمودیا گیا ہو، انہوں نے لکھا:

رعایا کیلئے وہی بات پسند کرو جو خود اپنے لئے پسند کرتے ہو، اور جو بات خود تمہیں پسند نہ ہو وہ رعایا کیلئے بھی پسند نہ کرو، اگر ایسا کرو گے تو ساری عقل و دانش کے مالک بن جاؤ گے، نظر سے اوجھل لوگوں کو ان لوگوں پر قیاس کرو جو نظر کے سامنے ہیں اس طرح تمہاری واقعیت کا دائرہ نہایت وسیع ہو جائے گا۔



۸۰۔ دوسری بار قیصر نے ایک شیشی بھیجی اور فرمائش کی کہ اس میں وہ چیز بھر دیجئے جو دنیا میں سب کچھ ہے، عمر فاروقؓ نے اس میں پانی بھر دیا اور لکھا:

یہ (پانی) دنیا میں سب کچھ ہے یہ

۸۱۔ قسطنطنیہ سے اگلی سفارت قیصر کی طرف سے یہ سوال لے کر آئی: حق و باطل میں کتنا فاصلہ ہے؟ عمر فاروقؓ نے لکھا:

چار انگل، جو باتیں آنکھوں سے نظر آتی ہیں انہیں حق کہتے ہیں اور جن باتوں باتوں کا عینی مشاہدہ نہیں ہوتا بلکہ بیشتر سنی جاتی ہیں وہ اکثر باطل ہوتی ہیں یہ

۸۲۔ ایک بار قیصر نے آسمان و زمین اور شرق و غرب کی درمیانی مسافت معلوم کی تو خلیفہ نے لکھا:-

اگر راستہ صاف اور کشادہ ہو تو ایک مسافر اس مسافت کو پانچ سو سال میں طے کر سکتا ہے۔

۸۳۔ معاویہ بن ابی سفیانؓ کے نام۔

لوگوں سے پردہ کر کے نہ بیٹھو، غریب کو اجازت دو کہ تم سے ملے اور اس کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ تاکہ اس کی زبان کھلے اور ہمت بڑھے، پر دیسی کا خیال رکھو کیونکہ اگر (فیصلہ کس لئے) اس کو زیادہ رکنا پڑا تو وہ گھبرا جائے گا۔ اس کی حوصلہ شکنی ہوگی اور وہ اپنا حق چھوڑ کر بوٹ جائے گا۔

اس سے ملنا جلتا خط (۴۷) ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام بھی نقل ہو چکا ہے۔

۸۴۔ معاویہ بن ابی سفیانؓ کے نام۔

جادۂ حق پر ثابت قدمی سے چلتے رہو، ایسا کرو گے تو خدا اہل حق کی ساری منزلیں تم پر واضح کر دے گا، ہر فیصلہ کے وقت حق اور انصاف کو نظر میں رکھو۔



## ۸۵۔ سعید بن عامر جزیم کے نام۔

یہ خط قرقیسیاء کے محاصرہ کے دوران موصول ہوا، خط کے ماتخذ مدونۃ الکبریٰ امام مالک میں غلطی سے قیساریہ قلمبند ہو گیا ہے۔ قرقیسیاء جزیرہ کا ایک شہر تھا اور قیساریہ شام کے جنوب مغربی ساحل پر واقع تھا اسے ۸۳۰ء میں امیر معاویہؓ نے فتح کر لیا تھا، سعید بن عامر کا قیساریہ کے محاذ پر کسی راوی نے ذکر نہیں کیا ہے وہ جزیرہ میں عیاض بن غنمؓ کے ایک سالار تھے، کاتب یا راوی نے دونوں شہروں کی صوری و صوتی مشابہت سے دھوکہ کھا کر قرقیسیاء کو قیساریہ قرار دیدیا ہے۔

تمہارا کوئی آزاد شخص یا غلام اگر دشمن کے کسی فرد کو امان دیدے تو جب تک وہ تمہارے پاس مقیم رہے یا جب تک تم اسے محفوظ جگہ (اس کے

علاقہ میں) نہ پہنچا دو وہ تمہاری امان میں رہے گا۔ اگر تم نے ممانعت کر دی ہو کہ کوئی مسلمان دشمن کے کسی فرد کو امان نہ دے اور پھر کوئی امان دیدے یا تو اس وجہ سے کہ اسے تمہاری ممانعت کا علم نہ تھا یا وہ بھول گیا تھا یا دیدہ و دانستہ اس نے تمہارے حکم کی خلاف ورزی کی تھی،

بہر حال تم دشمن کے اس فرد کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے تمہیں چاہیئے کہ اسے حفاظت کی جگہ پہنچا دو الا یہ کہ تمہارے ساتھ رہنا چاہے۔ بندگانِ خدا کے ساتھ زیادتی نہ کرو، کیونکہ بلاشبہ تم خدا کے سپاہی ہو اگر کوئی مسلمان دشمن کے کسی فرد کی طرف اشارہ کرے کہ آئیں تجھ سے لڑوں اور وہ بات سمجھے بغیر محض اشارے پر آجائے تب بھی تم اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے بشرطیکہ تمہیں اطمینان ہو کہ وہ اشارہ پر آیا ہے لیکن اگر تمہیں اس بارے میں شک ہو یا گمان اور یقین نہ ہو کہ وہ ان خود آیا ہے تو اسے محفوظ جگہ لٹانے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کو ذمی بنا کر جزیہ وصول کرو اور اگر کیمپ میں باہر کے کسی شخص کو جس نے اپنی انفرادیت منحنی رکھی ہو پکڑ لو تو اسے نہ امان دو اور نہ ذمی بناؤ۔



اس بارے میں ہر وہ فیصلہ کر سکتے، موجود تم سمجھو کہ مسلمانوں کے مفاد میں ہے۔

۸۶۔ عمیر بن سعد انصاریؓ کے نام۔

عیاض بن غنمؓ جب جزیرہ فتح کر کے یزید بن ابی سفیانؓ سے شام کی سپہ سالاری کا چارج لینے آ رہے تھے تو ابھی اپنے ہیڈ کوارٹر حمص ہی پہنچے تھے کہ موت نے آدیا۔ شام کی سپہ سالاری خلیفہ نے یزید کے چھوٹے بھائی امیر معاویہؓ کو سونپ دی اور صوبہ حمص کی گورنری پر ایک صحابی سعید بن عامر بن حذیم کو مقرر کیا، زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ سعیدؓ کا بھی انتقال ہو گیا، ان کے جانشین عمیر بن سعدؓ ہوئے جو جزیرہ میں عیاض بن غنمؓ کی فوج کے ایک ممتاز سالار تھے، عمر فاروقؓ نے انہیں لکھا: اپنی عملداری کے مسلمانوں کو حکم دو کہ وہ اپنے غلاموں کو مکاتب بنائیں اور ان سے کہیں کہ بھیک مانگ کر زرہ مکاتبت فراہم کریں۔

۸۷۔ عمیر بن سعدؓ کے نام

رزق کے دیہات علاقہ پر بھی چار دینار (بیس روپے) سالانہ جزیرہ لگاؤ جیسا کہ رزق کے شہریوں پر لگایا ہے۔

۸۸۔ عمیر بن سعدؓ کے نام۔

حمص کا گورنر ہونے ایک سال گزر گیا لیکن اس اثناء میں عمیرؓ نے خلیفہ کو نہ تو کوئی خط لکھنا سرکاری روپیہ (جزیرہ، لگان، زکاة وغیرہ) بھیجا، عمر فاروقؓ کے دل میں مختلف دوسو سے پیدا ہونے اور انہوں نے عمیرؓ کو یہ خط لکھا: میرا خط پڑھتے ہی چل دو، جتنا خراج (جزیرہ، لگان، زکاة وغیرہ) وصول کیا ہو ساتھ لے لینا۔

۸۹۔ خط کی دوسری شکل۔

میں نے تمہیں گورنر بنایا تھا، معلوم نہیں تم میری حسب ہدایت

۱۵ مدنتہ اکبری ۱/۱۴۰۱ھ کنز العمال ۵/۱۵۵ھ شامی سرحد کے قریب جزیرہ کا ایک بڑا

تجارتی مرکز تھے بلادی ۱۷۱ھ سے ازاد الخفاء ۲/۲۰۳۔



راستبازی سے کام کر رہے ہو یا خیانت کے جاوہ پر گامزن ہو، میرا  
خط پاکر جتنا سرکاری روپیہ تمہارے پاس جمع ہو گیا ہو لے کر یہاں آ جاؤ۔

#### ۹۰۔ اہل رعاش کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عمر امیر المومنین کی طرف سے اہل رعاش کو۔  
سلام علیکم، میں اس فتنے کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی اور عبادت  
کے لائق نہیں، تم نے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر مرتد ہو گئے، تم  
میں سے جو ارتداد سے توبہ کرے اور راہِ راست پر آجائے اسے ارتداد  
کی سزا نہیں ملے گی اور ہم اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے، یہ بات  
یاد رکھو اور تنہا ہی سے بچو، تم میں سے اسلام لانے والوں کو خوش ہونا  
چاہیئے اور جو بخرا نی عیسائیت پر اڑا رہے گا۔ وہ ماہِ صوم کی آخری تہائی  
کے بعد اگر بخرا نی میں پھرتا تو اسلام کی امان سے محروم کر دیا جائے گا۔  
واضح ہو کہ یعلیٰ (گورنرِ یمن) نے مجھے لکھا ہے کہ انہوں نے نہ تو کسی  
کو اسلام لانے پر مجبور کیا اور نہ کسی کو ہرا پٹیا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے  
اس پر دباؤ ڈالا ہو اور دھمکا یا ہو جس کی انہیں اجازت نہیں دی گئی تھی  
میں نے یعلیٰ کو حکم دیا ہے کہ تم سے پیداوار کا آدھا لگان لیں، جب تک  
تمہارا طرزِ عمل ٹھیک ہے میں نہیں ہرگز نہیں نکالوں گا۔

بخرا نی کی متعدد زرخیز وادیوں میں سے ایک وادی کا نام رعاش تھا۔ رعاش  
سے غالباً عارث بن کعب نامی قبیلہ مراد ہے جو سلسلہ میں رسول اللہ کی فرستادہ  
فوج سے ڈر کر مسلمان ہو گیا تھا اور جس نے ان کی وفات کے بعد اسلام اور مدینہ کی وفاداری  
سے منہ موڑ لیا تھا، ابن سلام نے اپنی کتاب الاموال میں بخرا نی عیسائیوں کو اس خط کا  
مخاطب قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ چونکہ وہ مرتد ہو گئے تھے خلیفہ نے انہیں یہ خط  
لکھا، ابن سلام کی یہ رائے درست نہیں معلوم ہوتی، بخرا نی عیسائی مسلمان نہیں



ہوتے تھے اس لئے ان کے مرتد ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، وہ اس معاہدہ کے مطابق جزیہ گزار تھے اور اپنے مذہب پر قائم جو رسول اللہ نے ان سے کیا تھا خط میں لگان کی تصریح سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب بخراں عیسائی نہیں ہو سکتے کیونکہ رسول اللہ کے معاہدہ میں ان پر کوئی لگان یا زراعی محصول نہیں تھا خط کے الفاظ والنصاری بنجوان۔ اگر راویوں نے نہیں بڑھائے ہیں تو ان سے والنصاری بارش مراد لینا ہی قرین صواب معلوم ہوتا ہے خط کی یہ عبارت واضح ہو کہ یعلیٰ نے مجھے لکھا ہے.... جس کی انہیں اجازت نہیں دی گئی تھی، بے تکلیفی ہے اور اس کا خط کی دوسری شکل میں نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اسے راویوں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے۔

#### ۹۱۔ خط کی دوسری شکل

کتاب الاموال میں مذکورہ بالا خط کے راوی فقیہ بصرہ ابن سیرین (متوفی ۱۱۰ھ) ہیں، یہی ابن سیرین کنز العمال میں خط کا مضمون ان چند لفظوں میں بیان کرتے دکھائے گئے ہیں۔

یعلیٰ کو فہمائش کر دی ہے کہ تم میں سے جو مسلمان ہو جائے اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور انہیں حکم دیا ہے کہ پیداوار کا آدھا وصول کریں جب تک تمہارا طرز عمل ٹھیک ہے میں تمہیں نہیں نکالوں گا۔

#### ۹۲۔ یعلیٰ بن امتیہ کے نام۔

وہ ساری اراضی سرکاری نگرانی میں لے لو جس کے مالک جلا وطن ہو گئے ہوں جس اراضی پر اب تک زراعت نہ ہوئی ہو اور جس کی سنبھالی بارش یا بارش سے ممکن ہو، اس میں کھجور وغیرہ کے جو باغ ہوں بخراں مسلمانوں کو دید و تاکہ وہ اس کی داشت و پر داشت کریں، باغوں کی پیداوار کا



دوتہائی حصہ مرکزی بیت المال کے لئے وصول کیا جائے اور ایک تہائی کاشت کاروں کے پاس چھوڑ دیا جائے، اگر باغوں کی سچائی ڈول سے ہو تو ان کی پیداوار کا دوتہائی باغ والے لیں گے اور ایک تہائی مرکزی خزانہ کو دیں گے۔ وہ اراضی جس پر اب تک زراعت نہ ہوئی ہو اور جس کی سچائی باڑھ یا بارش پر منحصر ہو وہ بھی بخراں مسلمانوں کو دیدی اس کی پیداوار کا ایک تہائی کاشت کاروں کا اور دوتہائی مرکزی خزانہ کا حق ہے ایسی اراضی کی سچائی اگر ڈول سے ہو تو پیداوار کا دوتہائی کاشتکاروں کا اور ایک تہائی مرکزی بیت المال کا حق ہے۔

۹۳۔ شام و عراق کے گورنروں کے نام۔

عربی اخبار و آثار میں بخراں کے عیسائیوں کی جلا وطنی سے متعلق تین سبب بیان کئے گئے ہیں، ایک یہ کہ بستر مرگ پر رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ جزیرہ عرب میں اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب باقی نہ چھوڑا جائے، دوسرا یہ کہ بخراہیوں سے رسول اللہ ﷺ کے مسابہ کی ایک دفعہ یہ تھی کہ وہ سود کھانا چھوڑ دیں گے، اس پر کئی برس عمل کرنے کے بعد انہوں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پھر سود کھانا شروع کر دیا تھا تیسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی اور انہوں نے اتنے ہتھیار اور گھوڑے جمع کر لئے تھے کہ یمن کے مسلمانوں اور سرکارِ مدینہ کو ان کی طرف سے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں حملہ نہ کر دیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ دستاویز عمر ابیہ المومنین نے اہل بخراں کے لئے لکھی ہے کہ ان میں سے جو لوگ اپنا گھربا چھوڑ کر چلے جائیں گے وہ خدا کی امان میں رہیں گے۔ کوئی مسلمان انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اس عہد کے ماتحت جو پیغمبر محمدؐ اور ابوبکرؓ نے ان سے کیا تھا۔ واضح ہو کہ امراء عراق و شام میں سے جس کسی کے پاس بخراں کے عیسائی



جائیں گے وہ انہیں کاشت کے لئے زمین دیں گے اور جتنی زمین وہ  
جوت بولیں گے نجران میں چھوڑی اراضی کے عوض وہ اس کے مالک  
ہو جائیں گے۔ اسے جوتنے بولنے اور اپنے تصرف میں رکھنے سے  
کوئی انہیں نہیں روکے گا اور نہ کوئی مالی مواخذہ ان پر عائد کرے گا، اگر  
کوئی ان پر ظلم کرے تو جو مسلمان موقع پر ہوں انہیں چاہیے کہ نجرانیوں کی  
حمایت کریں کیونکہ وہ ہماری حفاظت میں آگئے ہیں، نئی جگہ بسنے کے  
چوبیس ماہ تک ان سے جزیہ نہیں لیا جائے گا، ان سے بلا ظلم و ستم صرف  
اسی زمین کا لگان وصول کیا جائے گا جس پر وہ زراعت کریں گے۔  
خط کا آخری جملہ۔ ان سے بلا ظلم و ستم صرف انہی راویوں کا اضافہ معلوم ہوتا  
ہے کیونکہ نہ تو نجرانیوں سے رسول اللہ کے معاہدہ میں لگان کا کوئی ذکر ہے نہ خط کی  
دوسری شکل میں۔

۹۴۔ خط میں دوسری شکل۔

واضح ہو کہ شام یا عراق کے جس گورنر کے پاس بھی نجرانی پہنچیں چاہیے  
کہ نجرانیوں کو کاشت کرنے کی اجازت دیں، جتنی زمین وہ جوت  
بولیں گے ان کی ملکیت ہو جائے گی۔ خدا کی خوشنودی کی خاطر اور ان کی  
خاطر اور ان کی چھوڑی ہوئی زمین کے بدلہ میں ہے۔

۹۵۔ یعلیٰ بن امیہ کے نام۔

یمن کے پایہ تخت صنعاء کی ایک عورت کا خاوند کہیں سفر پر ایسا گیا کہ پھر  
نہ لوٹا۔ عورت کا کچھ بڑے لوگوں سے ناجائز تعلق ہو گیا۔ اس کا ایک لڑکا بھی تھا اس  
خوف سے کہ کہیں لڑکا خلیہ ملاقاتوں کا بھانڈا نہ بھوڑ دے ان لوگوں نے اسے قتل  
کر دیا اور اس کی لاش صنعاء کے ایک کنوئیں میں ڈال دی۔ عورت نے یعلیٰ بن امیہ  
(گورنر) کو اگر خبر دی کہ میرا لڑکا کہیں لاپتہ ہو گیا ہے۔ یعلیٰ نے ایک عام جلسہ میں لوگوں



سے لپیل کی کہ رڈ کے کو تلاش کر کے لائیں، ایک شخص کا گزر کنویں کی طرف سے ہوا تو اس نے بہت سی نیلی مکھیاں کنویں میں اُتی جاتی دیکھیں، اسے کچھ شبہ ہوا اور اس نے کنویں میں جھانکا تو ناک زدہی گئی، وہ یعلیٰ سے ملا اور کہا کہ غالباً رڈ کا کنویں میں مرا پڑا ہے، لوگ اتارے گئے تو رڈ کے کی لاش ملی۔ مجرمین نے قتل اور عورت نے قتل کی سازش میں شرکت کا اعتراف کیا۔ واقعہ کی رپورٹ مدینہ بھیجی گئی تو خلیفہ نے لکھا :-

ان سب کو قتل کی سزا دو جو قتل میں شریک ہوں، اگر صنعا کے سارے باشندوں نے قتل کی سازش کی ہوتی تو بلاشبہ میں سب کو قتل کرا دیتا۔  
۹۶۔ خط کی دوسری شکل۔

ان سب کی گردن مار دو اور ان کے ساتھ عورت کو بھی قتل کر دو، اگر صنعا کے سب لوگ اس قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرا دیتا۔  
۹۷۔ یعلیٰ بن امیہ کے نام۔

بین میں کئی خوشبودار چیزیں ہوتی تھیں جن میں سے ایک عنبر تھا، یہ عدن اور مِخا کے درمیانی ساحل پر سمندر کی تہوں سے نکل کر آج جمع ہوتا تھا۔ ایک شخص نے کافی مقدار میں عنبر پایا، گورنر کو اس کا علم ہوا تو وہ فیصلہ نہ کر سکے کہ اس پر محصول لیا جائے یا نہیں، انہوں نے خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ جواب آیا :-

عنبر تحفہ خداوندی ہے، اس پر اور سمندر سے جو کچھ برآمد ہو، پانچواں حصہ محصول لیا جائے۔

۹۸۔ یہ کتاب الخراج (ابو یوسف) کی روایت ہے، قاسم بن سلام نے کتاب الاموال میں اس موضوع پر جو خط بیان کیا ہے اس میں دسواں حصہ لینے کا حکم ہے۔  
سمندر سے جو موتی اور عنبر برآمد ہو اس پر دسواں حصہ محصول لیا جائے۔

۹۹۔ سفیان بن عبد اللہ ثقفی کے نام  
طائف کے گورنر سفیان بن عبد اللہ نے عمر فاروق کو لکھا کہ طائف کی عمارتوں میں



کثرت سے شہد کے چھتے پائے جاتے ہیں، ان کے مالک رسول اللہ کو دسواں حصہ بطور ٹیکس دیتے تھے جس کے بالمقابل رسول اللہ نے ان کے چھتے سرکاری حفاظت میں لے لئے تھے مالکوں نے ٹیکس دینا تو بند کر دیا ہے لیکن چاہتے ہیں کہ ان کے چھتے بدستور سرکاری حفاظت میں رہیں، آپ کی رائے ہے، عمر فاروق نے لکھا :-

چھتوں کے مالک حسب سابق اگر اتنا ٹیکس ادا کریں جتنا رسول کو دیتے تھے تب تو ان کے چھتوں کی حکومت کی طرف سے حفاظت کی جائے ورنہ نہیں ہے۔

#### ۱۰۰۔ خط کی دوسری شکل

اگر وہ شخص دس فیصد ٹیکس جو رسول اللہ کو دیتا تھا ادا کرتا رہے تب تو اس کی وادی سلبہ کی حفاظت حکومت کی طرف سے کی جائے ورنہ نہیں، عدم ادائیگی ٹیکس کی صورت میں ہر شخص کو شہد کھانے کی اجازت ہوگی کیونکہ شہد انسانی محنت سے نہیں تیار ہوتا ہے بلکہ مکھیاں بارش سے پیدا ہونیوالے پھول کا رس چوس کر شہد بناتی ہیں۔

#### ۱۰۱۔ سفیان بن عبد اللہ ثقفیؓ کے نام۔

اسلامی قانون ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب۔ جو کام خونی رشتہ کے باعث ناجائز ہیں وہ رضاع کے زیر اثر بھی ممنوع ہیں، طائف کے گورنر نے عمر فاروقؓ سے اس قانون کی وضاحت چاہی تو انہوں نے لکھا :-

اگر کوئی عورت میز ربیعہ دو بچوں یا افراد کو مستقبل میں شادی سے محروم کرنے کے لئے دودھ پلائے یا کوئی بچہ یا فرد اس کے پستان کا بچا کھچا دودھ پی لے یا صرف ایک بار پستان چوسے تو (ان تینوں حالتوں میں) حرمت لازم نہیں ہوگی۔

۱۔ ابو یوسف ص ۵۵-۵۶، بلاذری ص ۶۸، بیہقی ۱۲۶/۴، البدو واقد ر سفن مصر ۱۰۹/۲، زیلعی  
 (نصب الراية مصر) ۲۹۰/۲، لسان العرب ۳۸۲/۳، باختلاف متن، کنز العمال ۳/۳۳۳، ازالۃ الجحار  
 ۱۱/۲، کنز العمال ۲/۲۴۵۔







## ۲۔ محاذ عراق و فارس

۱۰۲۔ ثنی بن حارثہؓ اور دوسرے سالاروں کے نام  
 سیف بن عمر کے مدرسہ تاریخ کی رائے ہے اور ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں  
 (۱۲ھ سے ۱۳ھ تک) خالد بن ولیدؓ اور ان کے دست راست ثنی بن حارثہؓ  
 شیبانیؓ نے عیلاج بصرہ کے ساحلی شہر کانمہ سے لے کر حیرہ تک زیرین اور وسطی  
 عراق کا کافی علاقہ جو شہروں، دیہاتوں اور حکومت فارس کے فوجی اڈوں پر مشتمل  
 تھا فتح کر لیا تھا، ربیع الاول ۱۳ھ میں حکومت مدینہ کی طرف سے خالد بن ولیدؓ  
 کو شام کے محاذ پر جانے کا حکم ملا اور وہ اپنی کمان ثنی کو سونپ کر دمشق چلے گئے  
 فارس میں اس وقت سخت سیاسی انتشار تھا، تخت پر کوئی باصلاحیت بادشاہ نہ  
 تھا، حکومت کی باگ ڈور فوجی افسروں کے ہاتھ میں تھی جو آپس میں لڑ رہے تھے،  
 ثنی نے ان حالات سے فائدہ اٹھانے کی ٹھانی، وہ ابو بکر صدیقؓ سے ملنے مدینہ  
 آئے اور فارسی حکومت کی کمزوری اور وہاں کی خانہ جنگی کا ذکر کر کے عراق پر فوج کشی  
 کی اجازت مانگی اور رسد طلب کی، ان کے آنے کے چند دن بعد ابو بکر صدیقؓ نہر حلت  
 کر گئے۔ عمر فاروقؓ نے خلیفہ ہو کر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ عراق کے لئے ایک فوج  
 تیار کی اور ایک ثقیفی تاجر ابو عبیدہ کی قیادت میں اسے روانہ کیا۔ ثنی بن حارثہؓ ان سے  
 پہلے وہاں پہنچ گئے اور دجلہ و فرات کے درمیانی دیہاتوں پر ترکنا شروع کر دی۔  
 چند دن بعد جب ابو عبیدہ آئے تو فارسی فوجوں سے ان کے کئی کامیاب مقابلے ہوئے  
 لیکن ایک لڑائی میں جو یوم الجسر دہلی کی لڑائی کے نام سے مشہور ہے (آخر رمضان



۱۳۔ ابو عبیدہ نے اپنے ساتھیوں کے مشورہ کے برخلاف تہور اور بے احتیاطی سے کام لیا اور لڑتے ہوئے مارے گئے۔ مسلمانوں کو شکست فاش ہوئی، چار ہزار مسلمان قتل یا غرق ہوئے، اس وقت فارس کے حکمرانوں میں پھر بھڑٹ پڑ گئی، جنگ جسر کے فاتح سالار واپس بلا لئے گئے اور فارسی حکومت کی توجہ عربوں کی طرف سے ہٹ گئی، معرکہ جسر کے بعد مرکز سے کئی چھوٹی چھوٹی فوجیں آئیں جن کی مدد سے مثنیٰ نے فارسیوں کو کئی لڑائیوں میں پسپا کیا، حالات سازگار دیکھ کر انہوں نے اب بڑے پیمانہ پر بالائی وسطیٰ اور زیریں عراق میں دہشت انگیزی اور ترکناز شروع کر دی بغداد، ساباط اور کربلا کے شہر ان کی دست برد میں آ گئے اور فارس کے عراقی پایہ تخت مدائن پر خطہ منڈلانے لگا، عراق کے رئیسوں اور عمائد کا ایک وفد رستم اور فیروزان سے ملا جو ملک کی سب سے بڑی پارٹیوں کے سرغنہ تھے۔ اس وقت حکومت کی باگ ڈور ملک بوران کے ہاتھ میں تھی اور رستم اس کا وزیر تھا۔ وفد نے دونوں لیڈروں سے جن کے درمیان فارسیوں کی وفاداری بٹی ہوئی تھی اپیل کی کہ متحد ہو کر عراق کو عربوں کی دست برد سے بچائیں۔ دونوں لیڈروں نے ہمدی سے اپیل سنی۔ اس کے بعد ممتاز فوجی افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی، حکومت کی کمزوری، نظم و نسق کی ابتری اور عربوں کی ترکناز کا جائزہ لیا گیا۔ سب نے اتفاق رائے سے طے کیا کہ کسروی نسل کے شہزادہ یزدجرد کو بادشاہ منتخب کیا جائے اور کسروی خاندان کے عمائد اور فوجی کمانڈر اس کی وفاداری کا عہد کر کے نظم و نسق قائم کرنے میں لگ جائیں، وقت کا اہم ترین مسئلہ یہ تھا کہ عربوں کا سیلاب روکا جائے۔ شاہ نے از سر نو عسکری تنظیم کی، عراق کی جو چھاؤنیاں معطلی پڑی تھیں انہیں پھر مستحکم کیا گیا اور نئی فوجی چھکیاں قائم کی گئیں، اس کے علاوہ عراق کے دیہاتوں میں عربوں کے خلاف سخت پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ مدینہ کی تخت یہ گزار عراقی بستیوں میں بغاوت کی لہر دوڑ گئی، عرب محصل جو تھوڑی بہت فوج کے ساتھ جزیرہ وصول کرنے کے لئے دیہاتوں میں مقیم تھے ہباگ مگلے، فارسی فوجیں ہرمت سے اٹھنے لگیں، ان حالات میں مثنیٰ کو ترکناز بند کرنا پڑی اور وہ اپنے بچے دستوں



کوسمیٹ کر عربی سرحد میں آگئے اور عرب عراق سرحد کے ایک نخلستان ذی قار میں کمپ لگایا۔ فارسی انقلاب اور فارسی تیاریوں کی مرکز کو پہلے ہی اطلاع ہو چکی تھی۔ عمر فاروقؓ نے مشنی اور دوسرے فوجی لیڈروں کو لکھا :-

فارسی فوجوں کی زد سے ہٹ جاؤ اور ان دریاؤں، نہروں اور چشموں کے ساحلوں پر جو تھاہے اور ان کے علاقے متصل ہوں مورچے بنا لو، دبستانی قبائل، ربیعہ، مضر اور ان کے حلیفوں کے سب ہمدردوں کو ساتھ لے لو۔ یہ لوگ اگر فوجی خدمت کے لئے برضا و رغبت تیار نہ ہوں تو انہیں جلا وطن کر دو، عربوں سے کہہ دو کہ خوب سنبھل جائیں اور جس سنجیدگی اور لگن سے فارسی اٹھے ہیں اسی سنجیدگی اور لگن سے وہ بھی مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔

۱۰۴۰۔ خط کی دوسری شکل

مشنی بن حارثہؓ کے نام

عراق سے ہٹ کر، عربی سرحد میں آجاؤ اور تمہارے آس پاس جو عرب قبیلے ہوں انہیں دعوت دو کہ تمہارے ساتھ مل کر فارسیوں سے لڑیں۔ اپنی سرحد میں ایسی جگہوں پر مورچے بنا لو جہاں فارسی فوجیں تم سے قریب ہوں اور میری اگلی ہدایات کا انتظار کرنا۔

۱۰۴۱۔ خط کی تیسری شکل

واضح ہو کہ خدا نے طے کر دیا ہے کہ کچھ لوگ قتل ہوں گے اور کچھ طبعی موت مریں گے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو راہِ خدا میں ثواب کی خاطر قتل ہوں ! تمہارے بارے میں مجھے جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ میری غشا کے عین مطابق ہیں۔ جہاں ہو وہیں ڈٹے رہو۔ جو عرب قبیلے تمہارے آس پاس ہوں انہیں اپنے ساتھ جنگ میں شریک ہونے کی دعوت دو، میرے پاس



سے رسد آنے تک جو عنقریب پہنچے گی دشمن سے لڑنے میں عجلت نہ کرو الا یہ کہ وہ خود جنگ چھیڑ دے یا اس کو زک دینے کا کوئی موقع تھا یہ بات آتے سے

#### ۱۰۵۔ عرب حاکموں کے نام

یزدجرد کی تاجپوشی، عراق میں عربوں کے خلاف بغاوت اور بڑے پیمانہ پر فوجی تیاری کی خبر سن کر عمر فاروقؓ نے بلاتناخیر بھرتی شروع کر دی اور بیار جنت مراسلہ جزیرہ نما نے عرب کے حاکموں کو بھیجا :-

ہر اس شخص کو جو مرو میدان ہو یا جس کے پاس ہتھیار ہو یا گھوڑا یا وہ جنگی بصیرت کا مالک ہو ولام پر جانے کے لئے) منتخب کر لو اور صلہ از جلد میرے پاس بھیج دو۔

#### ۱۰۶۔ سعد بن ابی وقاص کے نام

جب حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے اس وقت سعد بن ابی وقاصؓ بعض عرب قبیلوں میں محصل زکوٰۃ تھے۔ انہوں نے بھرتی سے متعلق خلیفہ کا رجسٹر مراسلہ پا کر ایسی بلیغ کوشش کی کہ ایک ہزار سوار ہتھیاروں سے لیس جنگ پر جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ کچھ تو اس کارگزاری کے صلہ میں اور کچھ صحابہ کی سفارش پر حضرت عمر فاروقؓ نے سعدؓ کو عراق کی فوجوں کا سالار اعلیٰ مقرر کر دیا۔ مدینہ سے روانگی کے وقت ان کی کمان میں چار ہزار جوان تھے۔ جن میں مین کے لوگوں کی اکثریت تھی۔ سعدؓ کو ہدایت تھی کہ زُرود جا کر کیمپ لگائیں اور دہاں بسنے والے قبائل (تیم، اسد اور رباب) کو محاذ جنگ پر جانے کی دعوت دیں، زُرود کی نخلستانی بستیاں مدینہ سے کئی سوہیل شمال میں عرب۔ عراق سرحد پر حیرہ کے مضافات میں شہر قادسیہ (جہاں چند ماہ بعد جنگ ہوئی) اور مدینہ کے تقریباً وسط میں واقع تھیں۔

سعدؓ کو زُرود آئے چند ہفتے ہی گزرے تھے کہ تیم، اسد اور رباب قبیلوں کے آٹھ ہزار جوان ان کی فوج میں ضم ہو گئے، غنی بن عاصؓ کے ایک کاری زخم لگا تھا جو ناسور



بن کر لا علیج ہو گیا تھا، چند ماہ علیل رہ کر وہ فوت ہو گئے اور ان کی آٹھ ہزار فوج بھی سعد سے آ ملی، کل ملا کر قادیسیہ کے معرکہ میں تیس پینتیس ہزار مسلمان شریک ہوئے جن میں عربی شجاعت، شرافت اور سپاہ گری کا بہترین عنصر شامل تھا۔

سعدؓ ابھی زروود ہی میں مقیم تھے کہ انہیں مثنی بن جاثغہ کے انتقال کی خبر ملی، مثنی بیٹے باحصلہ اور دم خرم والے سالار تھے جن کی بے پناہ ترکتاز نے سارے عراق میں پھیل چا دی تھی، جنگ جسر کے کئی ہزار شکست خوردہ مسلمانوں کو وہ غیر معمولی ہمت و جرات سے دیا پازنگال لائے تھے اور اس وقت عراق کی سرحدی فوجوں کے قائد اعلیٰ تھے۔ جنگ جسر میں ان کے ایک کاری زخم لگا تھا۔ کئی ماہ علیل رہ کر ان کا انتقال کی خبر سعدؓ کی معرفت حضرت عمر فاروقؓ کو ہوئی تو انہوں نے زروود میں سعدؓ کا مزید قیام غیر مناسب سمجھ کر انہیں حکم دیا کہ سرحد عراق کی طرف کوچ کریں اور وہاں مثنی کی وفات اور ان کی فوجوں کے ہٹنے سے جو خلا پیدا ہو گیا تھا اسے پُر کریں:-

شراف کی طرف پیش قدمی کرو، اپنے ساتھی مسلمانوں کی سلامتی کا خیال رکھو، جہاں تک ممکن ہو تمہارا طرز عمل اصلاحی ہونا چاہیے۔

۱۰۷۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

سعدؓ نے جب زروود سے شراف کی طرف کوچ کیا تو یہ خط موصول ہوا کہ شراف قادیسیہ سے اندازاً سو میل جنوب میں ایک کاررواں، سٹیشن تھا۔ ایک سالار کو جس کا تقرر تمہاری صوبہ پر چھوڑا ہوا ہے (کچھ فوج کے ساتھ) فرج الہند (دجلہ فرات کے درمیان) بھیجو جس کے سامنے وہ مورچے بنالے تاکہ اگر کوئی فارسی فوج فرج الہند کی طرف سے تمہارے عقب پر حملہ کرنا چاہے تو اسے روک لے۔

۱۰۸۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

شراف میں پڑاؤ کے دوران وصول ہوا۔



میرا یہ خط پاکر مسلمانوں کو دس حصوں (ڈوٹھنوں) میں بانٹو اور دس سپاہیوں پر ایک عریف (کھیا) مقرر کرو اور ہر ڈوٹھن پر ایک سالار پھر ساری فوج کو جنگی ڈھنگ سے مرتب کرو (یعنی میمنہ، میسرہ، قلب وغیرہ بناؤ) یہ کام مسلمان لیڈر مل کی موجودگی اور مشورہ سے ہو، ڈوٹھن بتاتے وقت بھی وہ موجود رہیں، اس کے بعد سالار مل کو ان کے ماتحت ڈوٹھنوں میں بھیج دو اور ان سے کہو کہ قادسیہ کے میدان میں ملیں، مغیرہ بن شعبہ اور ان کے رسالوں کو اپنے پاس واپس بلا لو اور مجھے لکھو کہ فارسیوں کے منصوبے کیا ہیں۔

۱۰۹۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

اپنی فوجوں کے ساتھ شراف سے فارس (قادسیہ) کی طرف بڑھو، خدا پر بھروسہ رکھو اور اپنے تمام کاموں میں اسی سے مدد مانگو، دھیان رہے کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑنے جا رہے ہو جو تعداد میں تم سے زیادہ ہے جس کے ہتھیار تم سے بہتر ہیں جو بڑی بہادر ہے اور ایک ایسے ملک میں داخل ہو رہے ہو جو اگرچہ میدان ہے پھر بھی دریاؤں، نہروں، اور اندھیری راتوں کی وجہ سے یہاں نقل و حرکت دشوار ہے۔ جب دشمن کی فوج یا اس کا کوئی سپاہی تم سے مقابل ہو تو اس کے حملہ کا انتظار رکھو بغیر اس پر ٹوٹ پڑو، دشمن کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو یا مناظرہ نہ کرو، اس بات کا خیال رکھو کہ دشمن جو چالوں میں بڑا ماہر ہے کوئی چال چل کر تمہیں ترک نہ پہنچا دے، اس کی مادی طاقت تم سے بہت زیادہ ہے اور تم اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہو جب پوری لگن اور ہمت سے اس کا مقابلہ کرو، جب قادسیہ پہنچو جو عہد جاہلیت میں فارس کا دروازہ تھا جہاں فارسیوں کے لئے عراق میں داخل ہونے والے ہر راستہ سے زیادہ اشیاء ضرورت جتیا ہیں، جو فوجی اعتبار سے مستحکم اور وسائل سے بھرپور بستی ہے جس کے آگے پل اور دشوار گزار نہریں ہیں تو تم کو چاہیے کہ قادسیہ آنے والے سب



راستوں پر مورچے جھالو اور تمہاری فوج (مغرب میں) صحرائے عرب اور مشرق میں، آبادی کی درمیان کھلے میدان میں خیمہ زن ہو، فوج کو اس طرح مرتب کر کے تم پامردی سے اپنی جگہ ڈٹے رہو۔ جب دشمن دیکھے گا کہ تم نے داس پاس کی ترکناز سے اسے پریشان کر دیا ہے تو وہ رسالوں، پیادوں اور اپنی ساری مسلح طاقت ستم پر ایک شدید حملہ کرے گا، اگر اس حملہ میں تم صبر کا دامن تھامے رہے اور ثواب کی خاطر سچے دل سے لڑائی لڑی تو مجھے امید ہے تمہیں فتح حاصل ہوگی، دشمن شکست کھا کر پھر کبھی اتنی بڑی تعداد میں مقابلہ نہ کر سکے گا اور اگر کیا بھی تو اس کے حوصلے پست ہوں گے اور اگر شکست تمہیں ہوتی، تو صحراء و عربی علاقہ، تمہارے عقب میں ہوگا اور تم آبادی سے ہٹ کر اپنے صحرائی علاقہ کی طرف پلٹ سکو گے اور چونکہ تم دشمن کی نسبت اس علاقہ سے زیادہ واقف ہو گے اور وہاں پہنچ کر تمہاری ہمتیں بھی بلند ہوں گی تم پلٹ کر اس پر حملہ کر دو گے اور خدا تمہیں فتح عطا کرے گا۔

طبری کا نسخہ یہاں ختم ہو جاتا ہے، اکتفاء میں یہ عبارت زیادہ ہے:

مزوری ہے کہ جہاں تم کیمپ لگاؤ تو وہ کھلی اور وسائل سے بھرپور جگہ ہو اور جب تم کسی جگہ خیمہ زن ہو تو اسے چھوڑ کر پیچھے نہ ہٹو کیونکہ اس سے تمہاری کمزوری ظاہر ہوگی اور تمہارے دشمن کا حوصلہ بڑھے گا، دشمن کی فوج میں جاسوس بھیجو اور اس ٹوہ میں رہو کہ اس پر اچانک حملہ کا موقع مل جائے، اپنے اور بیگانہ کسی پر بھروسہ نہ کرو اور جہاں کیمپ لگاؤ اس کے گرد و پیش کا حال مجھے لکھو اور یہ بتاؤ کہ دشمن کے اگلے اور پچھلے دستے تم سے کتنے فاصلہ پر ہیں اور وہ جگہ کیسی ہے جدھر ان کا رخ ہے مجھے القاء ہوا ہے کہ تم فارس فتح کر لو گے اور سر بلند ہو گے۔

۱۱۰۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔



شرف سے کوچ کر کے سعد مغیشہ کی کاروان منزل پر خیمہ زن ہوئے۔ مغیشہ ایک گاؤں تھا، قادیسیہ اندازاً چالیس میل جنوب مشرق میں، یہاں سے انہوں نے چند دستے قادیسیہ کے قریب کیمپ کے لئے مناسب جگہ تلاش کرنے بھیجے یہ دستے شمال میں عذیب نامی گاؤں پہنچے جہاں پانی اور گھاس کے علاوہ بہت سے کھجور کے باغ بھی تھے، عذیب سے قادیسیہ چند میل جنوب میں تھا، دستوں کے ارباب نظر نے یہ جگہ اسلامی فوج کے پڑاؤ کے لئے مناسب سمجھ کر سعدؓ کو لکھا کہ ہم نے جگہ تلاش کر لی ہے اب آپ ساری فوج کے ساتھ آجائیے، سعدؓ روانہ ہو گئے اور عذیب و قادیسیہ کے درمیان کھلے میدان میں خیمے لگائے، قادیسیہ جہاں چند ماہ بعد وہ فیصلہ کن جنگ ہوئی جس نے ساسانی قصر حکومت کی بنیادیں ہلا دیں ایک وسیع میدان میں واقع تھا جس کی ایک حد عراق کے مزروع علاقہ سے ملتی تھی اور دوسری عرب ریگستان سے مٹی پتھریلی ہونے کے باعث یہاں زراعت تھی نہ درخت، اس کے مشرق میں متعدد دناے اور تالاب تھے اور چند میل جنوب میں عذیب کے نخلستان، ساسانی حکمرانوں نے عراق کو عربوں کی غارتگری سے محفوظ رکھنے کے لئے قادیسیہ اور اس کے آس پاس متعدد فوجی چوکیاں بنائی تھیں۔

سعدؓ کو قادیسیہ آئے کئی مہینے گزر گئے لیکن چند سرحدی جھڑپوں کو چھوڑ کر کوئی زورور جنگ نہیں ہوئی، فارسی فوجیں ابھی تک قادیسیہ کے افق پر ظاہر نہیں ہوئی تھیں، ایک ماہ بعد سعدؓ نے عمر فاروقؓ کو لکھا کہ دشمن کی کوئی فوج ابھی تک ہم سے لڑنے نہیں آئی ہے، خدا سے ہماری فتح کی دعا کیجئے۔ ہمارے سامنے ایک وسیع ملک (عراق) ہے جہاں موج خون سر سے گزرے بغیر پہنچنا ممکن نہیں جیسا کہ خدا نے پہلے ہی خبردار کر دیا ہے، اتم ایک بڑی سورا قوم سے لڑنے کے بجائے جاؤ گے۔ استدعون الہی قوم اولی باس شدید جواب میں عمر فاروقؓ نے لکھا:-

واضح ہو کہ ابوبکر رحمۃ اللہ جب تک زندہ رہے تو فیق خداوندی سے سیدھے

راستہ پر گامزن رہے، جب تک وہ جتنے خدا نے ان پر نظر کرم رکھی اور ان کی

مدد فرمائی جب ان کا انتقال ہوا تو خدا ان سے خوش تھا ان کے بعد مجھے حکومت



کی آزمائش میں ڈالا گیا اسے سنبھالنا اور اس سے عہدہ برآ ہونا میرے لئے اسی  
 وقت ممکن ہے جب خدائے قوی و عظیم کی نظرِ رحم و کرم میرے شامل حال رہے ،  
 مجھے معلوم ہے کہ فارسی افواج اپنے مزارِ بنبرِ سوراؤں اور زبردست ہتھیاروں کے  
 ساتھ عنقریب تمہاری طرف بڑھنے والی ہیں تم ان سے کوئی مناظرہ نہ کرنا ، جیسا  
 کہ تم نے مجھے لکھا ہے قادیانہ ضروری اشیاء سے بھر پور جگہ ہے جو ہم تمہارے  
 سپرد کی گئی اسے سنجیدگی سے انجام دو ، مجھے لکھو کہ کتنی فارسی فوج تم سے لڑنے  
 آئی ہے ان کا سپہ سالار کون ہے اور فارسیوں کی اگلی صفوں اور ان کے بادشاہ  
 کے درمیان کتنا فاصلہ ہے ان کے بارے میں سب باتیں صاف صاف مجھے تحریر  
 کرو ۔ محمد اللہ تم ایک ایسی مہم پر جو جس کا والی و ناصر اللہ ہے ، اللہ ان کی مدد  
 کرتا ہے جو اللہ کی مدد کرتے ہیں اس نے مسلمانوں کی کامیابی کا ذمہ لیا ہے اور  
 وہ اپنی ذمہ داری سے پھرنے والا نہیں ہے ، وہ اسلام کو سر بلند کر کے رہے گا  
 جس کے ساتھ کے خدا بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے اپنی عطا کردہ نعمتوں کے  
 استعمال میں استیلا اور ان پر شکر گزار رہنے ، اپنی اطاعت کرنے اور اپنے  
 حقوق پہچاننے کی توفیق عطا کرتا ہے جس شخص میں یہ صفات ہوں اللہ عزمِ جا  
 میں اس کی مدد کرتا ہے اور اس کی بہترین آرزو پوری کرتا ہے ، بلاشبہ خدا  
 کی عنایتیں تمام نعمت کی شکل میں اس شخص کے شامل حال رہتی ہیں جس کے  
 دین و ایمان پر کوئی داغ نہ آیا ہو ۔ بلاشبہ خدا اس کے عزمِ جہاد کو اور  
 زیادہ راسخ کر دیتا ہے جس کے دل میں اطاعت کا شوق ہو ۔ بلاشبہ خدا کی نظر  
 میں بندوں کے مرتبے ان کے عزمِ جہاد کے مطابق ہوتے ہیں پس خدا کو خوب  
 یاد کرو اور اس کی منشا کے مطابق عمل کرو ۔ ایسا کرنے سے راحت کے طالب  
 کو راحت میسر ہوگی اور ایک ایسی کامیابی جس کا اجر اُسے آخرت میں ملے گا ،  
 تمہاری سلامتی اور کامرانی مجھے عزیز ہے اور چونکہ تمہارا مقابلہ ایک زبردست  
 دشمنِ اسلام سے ہے دل کو تمہاری طرف سے فکر بھی ہے ، میں اپنے اور تمہارے



لئے پتھے ایمان اور پاک عمل کی دعا کرتا ہوں۔

۱۱۱۔ خط کی دوسری شکل۔

دلوں میں خوف و ہراس نہ آنے دو، لشکر کو سچی لگن سے لڑنے اور جہاد کے ذریعہ ثواب حاصل کرنے کی تلقین کرو۔ جن کے دلوں میں جہاد کی سچی لگن نہ ہو ان میں یہ جذبہ پیدا کیا جائے، شدائد جنگ میں صبر و ہمت سے کام لو، کیونکہ حسینؑ پایہ کی لگن ہوتی ہے اسی پایہ کی خدا مدد کرتا ہے اور جس پایہ کا جذبہ ثواب ہوتا ہے اسی پایہ کا انعام بھی خدا کی طرف سے ملتا ہے، ماتحتوں کے ساتھ تمہاری طرف سے کوئی زیادتی نہیں ہونا چاہیے اس بات کا بھی پورا خیال رکھو کہ جو ہم تمہارے سپرد ہے اس کی انجام دہی میں تمہاری طرف سے کوئی کوتاہی نہ ہو، تم سب خدا سے سلامتی اور عافیت کی دعا مانگو اور لاحول و لا قوۃ کا رد رکھو، مجھے لکھو کہ تمہاری معلومات کے مطابق فارسی لشکر کہاں تک پہنچا ہے اور اس کا سپہ سالار کون ہے میں کچھ ہدایتیں لکھنا چاہتا تھا لیکن تمہاری فرو دگاہ اور دشمن کے حالات کا علم نہ ہونے کے سبب نہیں لکھ سکتا، لکھو مسلمان کہاں پڑا و ڈالے ہیں اور اس علاقہ کا جغرافیہ بتاؤ جو تمہارے اور فارس کے پائے تخت (دائن کے درمیان واقع ہے۔ یہ پانچ فصل اور واضح ہو گا یا میں خود اس علاقہ کو دیکھ رہا ہوں اپنے احوال سے مجھے ٹھیک ٹھیک باخبر رکھو خدا سے ڈرتے رہو اسی سے فتح کی امید رکھو اور اپنی تیاری یا طاقت پر نہ بھگولو۔ تمہیں یاد رہے کہ خدا نے تمہاری فتح کا وعدہ لیا ہے اور اس کا وعدہ کیا ہے اور وہ اپنے وعدے سے کبھی نہیں پھرے گا۔ کوئی بات ایسی نہیں ہونی چاہیے، جس کی سزا میں وہ تمہیں فتح سے محروم کر دے اور تمہاری بجائے کسی دوسری قوم کو اپنی عنایتوں کا مستحق بنائے۔

۱۱۲۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

خلیفہ کا خط پا کر سعدؓ نے قادیسیہ کے آس پاس کا جغرافیہ پیش کرتے ہوئے اپنے خط



میں لکھا کہ عراق کے دیہاتی علاقہ کے وہ رئیس جنہوں نے خالد بن ولیدؓ اور مثنیٰ بن عارثہ سے سمجھوتے کئے تھے باغی ہو کر فارسیوں سے مل گئے ہیں اور ان کے ساتھ لڑنے آرہے ہیں نیز یہ کہ فارسی فوج کی کمان رستم اور دوسرے ممتاز فوجی افسروں کے ہاتھ میں ہے، عمر فاروقؓ نے جواب دیا :-

تمہارا خط موصول ہوا۔ حالات معلوم ہوئے، جہاں ہو وہیں ٹھہرے رہو حتیٰ کہ دشمن تم پر حملہ آور ہو تمہیں یاد رہے کہ ہونے والی جنگ کے بعد اور لڑائیاں ہوئیں اگر خدا کے کرم سے دشمن پسپا ہو تو اس کا تعاقب کرنا اور اس کے پایہ تخت مدائن میں گھس پڑنا خدا نے چاہا تو مدائن تباہ ہوگا۔

۱۱۳۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

سعدؓ کو جاسوسوں سے معلوم ہوا کہ فارسی فوجیں رستم اور دوسرے بڑے سالاروں کی کمان میں مدائن سے روانہ ہو کر قادیسیہ کے مضافات میں آ پہنچی ہیں۔ سعدؓ نے مرکز کو رپورٹ بھیجی جس میں لکھا تھا کہ فارسیوں کا ایک بڑا سالار جس کا نام رستم ہے بہت بڑی فوج کے ساتھ جس میں ہاتھی بھی ہیں ہم سے لڑنے آگیا ہے اور اس وقت ہم سے صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے، اس کے اور بزد گرد کے درمیان جو مدائن کے قصر ابیض میں مقیم ہے نوے میل سے زیادہ مسافت ہے۔ حضرت فاروقؓ نے لکھا :-

تمہارا خط آیا معلوم ہوا کہ دشمن کہاں تک پہنچ گیا ہے اور تمہارے اور ابن کسری کے درمیان کتنا فاصلہ ہے جو خدا کی رہنمائی کا طالب ہوتا ہے خدا اس کا دل اسلام کے لئے کھول دیتا ہے ایک وفد ابن کسری کے پاس بھیجو جو اسے اسلام جزیرہ یا جنگ کی دعوت دے، وہ اگر اسلام لے آئے تو اس کے حقوق و ذمہ داریاں وہی ہوں گی جو تمہاری ہیں اور اگر جزیرہ دینا چاہے اور اسلام نہ لانے تو اس کا اچھا عمل اس کے کام آئے گا اور بُرے عمل سے نقصان اٹھائے اسے جان کی امان دی جائے گی۔ اس کی قلم رو بجالا رہے گی اور اس کے خلاف



کبھی قسم کی ناحق کارروائی نہیں کی جائے گی اور اگر وہ اسلام اور جزیہ دونوں سے انکار کر دے تو پھر قبیلہ اس سے لڑتے ہوئے نہ تو گھبرانا چاہیے نہ اس کی بڑی فوج اور عمدہ ہتھیاروں کی خبروں سے پریشان ہونا چاہیے۔ اللہ سے مدد مانگو اور فتح کے لئے اسی پر بھروسہ کرو۔ جب تم دشمن سے مقابل ہو تو اپنے سوراٹوں کو آگے بڑھاؤ لیکن اس شان سے نہیں کہ ان کی بے قدرتی ظاہر ہو اور نہ انہیں اندھا دھند خطرہ کے منہ میں جھونکو، جنگ کے شدائد صبر اور ہمت سے برداشت کرو۔ صبر فتح کی کنجی ہے، جنگ جیتو تو بھاگتی ہوئی مشرک فوجوں کو پیچھے سے موت کے گھاٹ اتار دو۔ دشمن کے جوانوں کو قتل کر دو لیکن ان کے بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ اپنی فوج کے عقب میں بھی دشمن کے کسی فرد کو نہ چھوڑو، فارسی اگر صلح کی پیشکش کریں تو اس شرط پر قبول کر لو کہ وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر جلا وطن ہو جائیں گے۔ ناقابل جنگ اور بے ضرر لوگوں کو اس شرط سے مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے، میری ہدایت گرہ میں باندھ لو اور اس کے مطابق عمل کرو۔

۱۱۴۔ سعد بن ابی وقاص کے نام۔

فارسی فوج کی کثرت اور اعلیٰ ساز و سامان کی خبروں سے ہرگز غمگین نہ ہو، خدا سے مدد کی دعا مانگو اور اسی کی چشم کرم پر نظر رکھو، رستم کے پاس ایک وفد بھیجو جس میں وجیہ صاحب رائے اور قوی دل لوگ ہوں جو اسے اسلام کی دعوت دیں، مجھے یقین ہے کہ اس دعوت سے ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے، اور انہیں شکست ہوگی، ہر روز مجھے اپنے حالات سے آگاہ کرتے رہو۔

۱۱۵۔ سعد بن ابی وقاص کے نام۔

اكتفاء میں مائنی کے حوالہ سے اس خط کا افتتاح ان الفاظ میں کیا گیا ہے: جب سعدؓ نے عرفار روق سے مدد مانگی تو انہوں نے لکھا۔



تم نے مجھ سے مدد مانگی ہے حالانکہ تمہارے پاس دس ہزار فوج ہے جس میں مالک بن عوف، حنظلہ بن ربیعہ، طلحہ بن خویلد اور عمرو بن معدیکرب اور ان جیسے دوسرے عرب شہسوار اور ایسے جانباز مجاہد ہیں جن کے دلوں میں ثواب اور جہاد کی پُر زور لگن ہے، خدا پر بھروسہ کرو اور اسی سے مدد کی دعا مانگو، دشمن سے لڑو اور ڈرو مت۔ سچی لگن۔ اچھے عزم، ثواب کی آرزو دُنیا سے بے رغبتی اور انصاف کے ذریعہ فتح طلب کرو، جنگ کے مصائب پورے صبر سے برداشت کرو اور سچی لگن سے دشمن کا مقابلہ کرو۔ صبر فتح کی کنجی ہے جس پایہ کا جذبہ سرفروشی ہوتا ہے اسی پایہ کا خدا اجر دیتا ہے مسلمانوں کی سلامتی کا خیال رکھو اور دشمن کے شب خون سے چوکنا رہو، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کا ورد رکھو۔ غازیوں کو دشمن سے لڑنے بھیجو، سوراؤں کو ان کے حصّے سے زیادہ دو۔ مقتول دشمن کے ہتھیار اور کپڑے اس کے مسلمان قاتل کو دینے جائیں، مجرموں کو عبرت ناک سزا دو۔ فوج کو سات حصّوں میں بانٹو اور ہر حصّہ پر ایک افسر مقرر کرو، میں نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا ہے کہ بصرہ میں ان کے پاس جتنی فوج ہو اس کا ایک حصّہ لے کر تم سے آئیں اور ابو عبیدہ کو ہدایت کی ہے کہ شام سے ایک فوج تمہاری مدد کو بھیجیں، جب یہ ملک آجائے تو دشمن سے جنگ کرو، اس کے آنے سے پہلے اگر دشمن کو زک دینے کا کوئی اچھا موقع تمہارے ہاتھ آجائے تو اس سے ضرور ضرور فائدہ اٹھاؤ اپنی فوج کی کمی اور دشمن کی کثرت سے مت گھبراؤ، اکثر کم تعداد کو خدا فتح عطا کرتا ہے اور کثیر تعداد کی مدد سے ہاتھ اٹھالیتا ہے، تمہارے ساتھ طلحہ بن خویلد، عمرو بن معدیکرب، حنظلہ بن ربیعہ، اوس بن معدان اور ابن زید انیل ہیں۔ ان میں سے کسی کو سو سے زیادہ جوانوں کا سالار نہ بنانا، عمرو اور طلحہ سے جنگی معاملات میں مشورہ لیکن ان دونوں کو کوئی فوجی عہدہ نہ دینے



۱۱۶۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

طلحہ بن خویلد اور عمرو بن معدیکرب سے جنگی امور میں صلاح مشورہ کرو،  
کیونکہ ہر کاریگر اپنی صنعت سے واقف ہوتا ہے لیکن انہیں کوئی عہدہ نہ دیا۔

۱۱۷۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

غازیوں کو زمانہ جاہلیت کے واقعات سننے سنانے سے باز رکھو، ایسا کہنے  
سے پرانی عداوتیں تازہ ہوں گی اور نئے کینے جنم لیں گے اور جب تک وہ بچی  
سے سنیں قرآنی آیتوں کے ذریعہ انہیں پند و نصیحت کرو۔

۱۱۸۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

جو ملک تمہارے پاس مرئیوالوں کے رٹرنے لگنے سے پہلے پہنچ جائے  
اسے مال غنیمت میں شریک کر لو۔

۱۱۹۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

مجھے اتھا ہوا ہے کہ دشمن کو تمہارے مقابلہ میں شکست ہوگی پس شک و شبہ  
کو دل سے نکال دو اور خود خدا کو اس کی جگہ دو، تمہارا کوئی فوجی اگر  
ہذاق میں بھی کسی فارسی کو امان دے یا ایسا اشارہ کرے جس کا مطلب  
امان ہو یا زبان سے ایسا لفظ نکالے جسے فارسی چاہے سمجھتا نہ ہو لیکن اس  
کے ملک میں امان کی علامت سمجھا جاتا ہو تو اس لفظ یا اشارہ سے امان  
نافذ کر دو، میدان جنگ میں ہنسنے ہنسانے میں محترز ہو، دشمن سے  
کیا ہوا وعدہ وفا کر دو، وفا تو بے وفائی کے موقع پر بھی اچھا اثر دکھاتی ہے  
لیکن غداری اگر غلطی سے بھی کی جائے تو اس کا انجام تباہی کے سوا کچھ نہیں  
ہوتا۔ غداری سے تمہاری طاقت کم ہوگی، دشمن کی طاقت بڑھے گی تمہاری  
فتح شکست سے اور دشمن کی شکست فتح سے بدل جائے گی، میں تمہیں

۱۔ ابن ابی الحدید ۳/ ۹۸، انالہ الخفا۔ ۲/ ۱۹۳، ابن جوزی ۵۸۰، سلف بلاذری انساب،

۵۹۵/۹، سلف الروعی سیر الامام ذی النبیین (ابو یوسف مصر) ۲۵۲/۲، خشی ۲۵۲/۲۔



۱۰۔ ایسے طرزِ عمل سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہوں جو مسلمانوں کے لئے نازیبا ہو  
یا جس سے اُن کی طاعت کو نقصان پہنچے۔

۱۲۰۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

میں تمہیں اور تمہاری فوج کو تاکید کرتا ہوں کہ ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہیں  
کیونکہ خدا کا خوف دشمن کے مقابلہ میں بہترین ہتھیار اور جنگ کی سب سے  
موثر چال ہے، تم اور تمہارے فوجی دشمن سے جتنا چرکتا رہیں اُس سے زیادہ  
معاصی سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ فوج کو دشمن سے اتنا نقصان نہیں  
پہنچتا جتنا خود اپنے معاصی سے پہنچتا ہے، مسلمانوں کی فتح کا راز یہ ہے کہ  
ان کا دشمن گرفتارِ معاصی ہے، اگر ایسا نہ ہو تو دشمن پر ہمارا قابو نہ چل سکے  
کیونکہ ہماری تعداد اس سے کم ہے اور ہمارے ہتھیار اس کے ہتھیاروں  
سے گھٹیا ہیں، اگر معاصی میں ہم دشمن کے برابر ہوں تو وہ قوت میں ہم سے بڑھ  
جائے اور اگر ہم اپنی اچھی صفات سے اس پر غلبہ نہ پاسکیں تو اپنی فوجی طاقت  
سے یقیناً نہیں پاسکیں گے یاد رہے کہ تمہارے ساتھ خدا کی طرف سے ایسے  
فرشتے مامور ہیں جو تمہارے چال چلن پر نظر رکھتے ہیں جنہیں تمہارے ہر فعل کا علم  
ہوتا ہے۔ ان سے غیرت کرو اور معاصی سے بچتے رہو۔ یہ نہ کہو کہ دشمن چونکہ ہم  
سے بُرا ہے اس لئے ہم پر کبھی فتح نہ پاسکے گا کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی قوم  
پر اُس سے بُری قوم غالب آجاتی ہے جس طرح آگ کا احترام کرنے والے پارسی  
بنو اسرائیل پر غالب آگئے جب بنو اسرائیل نے معاصی سے خدا کو ناراض کیا،  
پارسی ان کے گھروں میں گھس گئے اور خدا کا حکم پورا ہو کر رہا۔ نجا سوا خلال  
الديار وكان امر الله مفعولا، معاصی سے بچنے کی خدا سے دعا مانگو جس  
طرح دشمن پر فتح پانے کی دعا مانگتے ہو، میں بھی اپنے اور تمہارے لئے خدا سے  
یہ دعا مانگتا ہوں، کوچ کے دوران فوج کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ اور نہیں



اتنا نہ چلاؤ کہ وہ تھک جائیں، پر سہولت اور پر آرام جگہ ٹھہرنے سے انہیں نہ روکو تاکہ وہ جب دشمن سے مقابل ہوں تو ان کی توانائی بحال ہو، وہ ایک ایسے دشمن سے لڑنے جا رہے ہیں جو اپنے گھر میں ہے جس کے سپاہی اور جانور تازہ دم ہیں۔ دورانِ کوچ ہر ہفتہ ایک دن اور ایک رات قیام کرو تاکہ فجر سستا کر تازہ دم ہو جائے اور اپنے ہتھیار اور سامان درست کر سکے، جن لوگوں سے تم نے معاہدہ کر لیا ہو یا جو جزیہ دے کر تمہاری پناہ میں آگئے ہوں ان کی بستیوں سے دور پڑاؤ ڈالو اور کسی کو ان کی بستیوں میں نہ جانے دو۔ سوائے اس شخص کے جس کی دیانتداری پر تمہیں بھروسہ ہو، بستی والوں کی کسی چیز پر ناجائز قبضہ نہ کیا جائے کیونکہ تم نے ان کی جان و مال کی حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے اور یہ ذمہ داری جو ایک آزمائش ہے تمہیں پوری کرنا ہے جس طرح اپنے مواخذات سے عہدہ برآ ہونے کی ذمہ داری ذمیوں اور اہل معاہدہ کے لئے ایک آزمائش ہے، جب تک وہ اپنے مواخذات سے عہدہ برآ ہوتے رہیں تم ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، ان پر ظلم و ستم کر کے دشمن پر فتنہ پانے کے طالب نہ ہو جب دشمن کے علاقہ میں پہنچو تو تحقیق حال کے لئے جاسوس بھیجو اور دشمن کے حالات سے پوری طرح باخبر ہو، تمہارے پاس جاسوسی کے لئے ایسے عرب یا مقامی لوگ ہوں جن کی نیک نیتی اور حق گوئی پر تمہیں پورا اعتماد ہو کیونکہ عادتاً جھوٹے کی رپورٹ کا کچھ حصہ اگر صحیح بھی ہو تو اس سے تمہیں فائدہ نہیں پہنچے گا اور دھوکہ باز تمہارے خلاف جاسوسی کرے گا تمہارے حق میں نہیں۔ دشمن کے علاقہ کے قریب پہنچ کر رسالے اور دستے اپنے اور دشمن کے درمیان پھیلا دو۔ یہ دستے رسد اور فوجی ضرورت کی چیزیں دشمن تک نہ پہنچنے دیں اور رسالے دشمن کے فوجی راز دریافت کریں، رسالوں کے لئے ایسے لوگ منتخب کرو جو بڑے بہادر اور صائب رائے ہوں اور ان کو تیز رفتار گھوڑے دو۔ دستوں میں ایسے لوگ ہوں جنہیں جہاد کی لگن ہو اور جو تلواروں کے نیچے پامردی سے ڈٹے رہیں، رسالوں اور دستوں کے انتخاب میں ذاتی خواہش کو دخل نہ دو کیونکہ ایسا کر لے سے تمہاری



ہم کو نقصان پہنچے گا اور تمہاری لیاقت پر جو حرف آئے گا وہ اس فائدہ سے کہیں زیادہ ہوگا جو مقریوں کے ساتھ رعایت کرنے سے ممکن ہے۔ رسالے کا دوستی ایسی جگہ نہ بھیج دو جہاں ان کے شکست کھانے، نقصان اٹھانے یا تباہ ہونے کا اندیشہ ہو جب دشمن تمہارے سامنے آئے تو اپنی بکھری ہوئی فوجیں رسالے اور دوستے قریب بلاؤ اور اپنی قوت اور چالوں سے کام لینے کے لئے تیار ہو جاؤ، جب تک دشمن خود حملہ آور نہ ہو لڑنے میں جلدی نہ کرو تا کہ تم اس کی فوجی کمزوریوں سے واقف ہو سکو اور اپنے گرد و پیش سے مقامی باشندوں کی طرح واقف ہو جاؤ، یہ واقفیت حاصل کر کے تم ایسی بھیت سے لڑ سکو گے جس سے وہ (دشمن) خود لڑنے پر قادر ہوگا، اپنی فوج پر پہرہ دار بھی مقرر کرو اور حتی الامکان غیب خان سے چوکنار ہو، اگر کوئی ایسا قیدی جسے امان نہ دی گئی ہو تمہارے پاس لایا جائے تو اس کی گردن مار دو تا کہ دشمن کے دل میں ڈر بیٹھ جائے، اللہ تعالیٰ اور تمہارے ساتھیوں کا مدد دہرا ہے، وہی دشمن پر تمہاری فتح کا ذمہ دار ہے اور وہی اس قابل ہے کہ اس سے مدد مانگی جائے لے

۱۲۱۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

ایک اطلاع کے مطابق عمر فاروقؓ نے ابو عبیدہؓ (گورنر شام) حکم دیا تھا کہ یمنی لیڈر قیس بن مکشوح مرادی کی سرکردگی میں ایک فوج سعدؓ کی مدد کو بھیجیں قیس اپنے سات سو ساتھیوں کے ساتھ جب قادسیہ پہنچے تو جنگ ختم ہو چکی تھی، اس کے باوجود انہوں نے مال غنیمت طلب کیا، سعدؓ نے خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ جواب آیا: اگر قیس (بن مکشوح) مفتولین کے دفن سے پہلے آگئے ہوں تو ان کو بھی حصہ دو۔



## ۱۲۲۔ خط کی دوسری شکل۔

فتح قادسیہ کی خوشخبری میں سعدؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ جنگ ختم ہونے کے دوسرے دن شام سے کئی سو مجاہدوں کی ایک کمک موصول ہوئی۔ وہ مصر میں کہ انہیں بھی مال غنیمت میں شریک کیا جائے، آپ کی رائے کیا ہے؟ عمر فاروقؓ نے لکھا:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سلام علیک، میں اس معبود کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، تمہارا خط ملا، اس فتح کے لئے خدا کا بہت بہت شکر گزار ہوں جو تمہارے ہاتھوں اس نے عطا کی، خدا نے مجھے تمہارا حاکم بنا کر میری امداد نہیں میرا ماتحت بنا کر تمہاری آزمائش کی ہے، وافی واللہ لا احصى شینا من امورکم فاعلموا ما اذا اجتمع صلح (۹)، جب حاکم ہمدرد اور رعایا اس کی خیر اندیش ہو تو حاکم کا فرض ہے کہ رعایا کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور رعایا کا فرض ہے کہ حاکم کی خیر اندیش رہے اور اس کے حسن سلوک کی شکر گزار مال غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو جنگ میں شریک ہوں اور جو لوگ بطور کمک جنگ ختم ہونے کے تین دن بعد آئیں انہیں بھی مال غنیمت کا کچھ حصہ ملنا چاہیے، تمہارے جو غلام جنگ میں شریک ہوں اور اس کے خاتمہ پر تین دن کے اندر اندر آزاد کر دیئے جائیں تو وہ بھی غنیمت سے حصہ کے مستحق ہیں مفتوحہ علاقہ کے ذمیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو لے

## ۱۲۳۔ خط کی تیسری شکل۔

واضح ہو کہ مال غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو عملاً جنگ میں شریک ہوں لیکن جو لوگ بطور کمک جنگ ختم ہونے کے بعد تین دن کے اندر اندر آجائیں انہیں بھی مال غنیمت کا کچھ حصہ ملنا چاہیے، ذمیوں میں سے جن لوگوں نے تمہاری مدد کی ہو اور جنگ کے تین دن کے اندر اندر مسلمان ہو گئے ہوں



اور جو غلام جنگ میں تمہارے ساتھ لڑے ہوں اور اس کے بعد تین دن کے اندر آنا دکر دینے گئے ہوں ان سب کو مال غنیمت کا حصہ دو۔

۱۲۴۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

جنگ قادسیہ ۱۴، ۱۵ یا ۱۶ھ کے بعد عمر فاروقؓ نے سعدؓ کو لکھا :-  
مجھے بتاؤ کہ غازیوں کی جنگی کارگزاری کس پایہ کی تھی۔ آیا عرب قبیلے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر لڑے یا سب کی کارکردگی کا معیار ایک سا تھا۔

۱۲۵۔ خط کی دوسری شکل۔

مجھے بتاؤ کہ قادسیہ کی جنگ میں کون سب سے اچھا سوار اور کون سب سے اچھا پیادہ ثابت ہوا اور سواروں میں کون خطرات کے سامنے سب سے زیادہ ثابت قدمی کے ساتھ ڈٹا رہا۔

۱۲۶۔ خط کی تیسری شکل۔

مجھے بتاؤ کہ لیلۃ الہربہ میں کس غازی نے سب سے زیادہ ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

۱۲۷۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

زہرہ بن حویہؓ شمشی سعدؓ کی فوج میں ایک نو عمر کمانڈر تھے، تلوار بازی اور تیر اندازی میں انہیں غیر معمولی بہارت تھی، جنگ قادسیہ میں بہت سے فارسی ان کی تلوار کا شکار ہوئے ان میں سے ایک بہت بڑا فوجی افسر جالینوس تھا، زہرہؓ نے اس کی وردی اور ہتھیار اتار لئے۔ وردی پر اتنا قیمتی کام تھا کہ اس کی قیمت پینتیس ہزار روپے (ستر ہزار درہم) اٹھی۔ زہرہؓ وردی پہن کر سعدؓ کے پاس آئے تو انہوں نے وردی اتار لی اور ترشی سے کہا کہ تم نے میری اجازت کا بھی انتظار نہیں کیا اور وردی پر قابض ہو گئے۔ زہرہؓ کو یہ سختی ناگوار گزری اور انہوں نے شکایتی خط خلیفہ کو لکھا، سعدؓ نے بھی زہرہؓ کی بے ضابطگی اور اس قدر قیمتی وردی پر تنہا قابض ہونے کی شکایت کی تو عمر فاروقؓ کا یہ خط موصول ہوا :-

۱۔ اکتفا، ۲۹۹ ۲۔ اکتفا، ۲۸۵ ۳۔ اکتفا، ۲۸۴ ۴۔ ایضاً



تم زہرہ جیسے سوڑا کا دل دکھاتے ہو حالانکہ وہ جنگ کی آگ میں بُری طرح جلا ہے اور یہ آگ ابھی ٹھنڈی بھی نہیں ہوتی ہے، تم اس کا حوصلہ توڑتے ہو اور اس کا دل بُرا کرتے ہو۔ وردی اور ہتھیار (جو اس نے جالینوس کو مار کر لئے ہیں اسے دید و اور بلند پایہ کارگزاری کے لئے) مجاہدین قادیسیہ سے اسے پانچ سو درہم زیادہ دو۔

۱۲۸۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

کسی نے سعدؓ سے شکایت کی کہ زہرہؓ نے جالینوس کے وہ مرصع بازو بند چرائے ہیں جنہیں وہ فوج کے امتیازی نشان کے طور پر بازو پر باندھے ہوئے تھا۔ سعدؓ نے خلیفہ کو اس شکایت سے مطلع کیا تو یہ جواب آیا۔

میں تمہاری نسبت زہرہ سے زیادہ واقف ہوں، بلاشبہ وہ ایسا آدمی نہیں (کہ مقتول کے) ہتھیار اور وردی کا کوئی حصہ چھپائے، تمہارا فخر اگر جھوٹا ہو تو خدا ایک جوڑ بازو بند اس کے بازوؤں پر بھی بند ہوا دے جس طرح اس نے زہرہ کے بندھوائے ہیں، میری ہدایت ہے کہ جب کوئی غازی دشمن کے کسی سپاہی کو میدانِ جنگ میں مار دے تو اس کا لباس اور ہتھیار غازی کو دیئے جائیں گے۔

۱۲۹۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

نضد بن معاویہ انصاری کی سرکردگی میں ایک فوج حلوآن کے مصنافات میں چھاپے مارنے بھیجی گئی۔

حلوآن عراق کی شمالی سرحد کا آخری شہر تھا جہاں سے فارس کا پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔

۱۳۰۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

لے طبری ۴/۱۳۵، ابن مسکویہ ق (تجارب الامم) رقم ۶۴۴، دارکتب، قاہرہ، ۱۲۶۶، ابن خلدون (تاریخ مصر) ۹۹/۲، لے طبری ۴/۱۳۵، یہ ہدایت خط ۱۱ میں گزر چکی ہے لے ازاتہ الخفاء ۲/۱۶۶۔



سعدؓ نے تین سو سوار فضلہ بن معاویہ کی قیادت میں روانہ کئے، انہوں نے حُلوان کے مضافات میں پھیلے مارے اور بہت سا مال غنیمت حاصل کر لیا، سعدؓ نے خلیفہ کو اس کامیابی کی خبر دی تو یہ خط موصول ہوا۔

اپنی جہاز اور انصاری فوج کے ساتھ جاکر (حُلوان کے) پہاڑ پر کیمپ لگاؤ اور اس سے میرا سام کھو۔

اس خط کے کنز العمالؒ والے نسخہ میں یہ عبارت زیادہ ہے، کیونکہ رسول اللہؐ نے ہمیں خبر دی ہے کہ عیسیٰ بن مریم کے ایک وصی عراق کے آخر میں واقع ہونے والے اس پہاڑ پر مقیم ہیں۔

۱۳۱۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

جسر کی شکست میں چار ہزار مسلمان قتل یا غرق ہوئے، دو ہزار بھاگ گئے اور ان کی ایک جماعت مدینہ میں روپوش ہو گئی، مثنیٰ بن عداثہ کے پاس صرف تین ہزار غازی رہ گئے، فارسیوں سے بچنے کے لئے انہوں نے مدینہ سے ملک طلب کی، عمر فاروقؓ نے میں کے قبیلہ بجیلہ کو جو اس وقت مدینہ آیا ہوا تھا، مثنیٰ کی مدد کو بھیجا چاہا لیکن وہ عراق کی بجائے شام جانا چاہتے تھے، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ جسر کی تباہی سے علم طور پر عرب درے ہوئے تھے اور عراق کے محاذ پر جانے سے گھبراتے تھے، دوسرے شام کے محاذ پر یمن کے بہت سے قبیلے پہلے سے موجود تھے اور بجلی عرب اپنے ہم وطن اور ہم نسل قبائل کے ساتھ رہنے کے خواہشمند تھے، وقت کے شدید تقاضہ کے ماتحت عمر فاروقؓ نے بجیلہ کو خاص رعایت دے کر عراق کی طرف مائل کرنا مناسب سمجھا۔ انہوں نے بجیلہ کے لیڈر جریر سے کہا کہ اگر تم اپنے قبیلہ کے ساتھ محاذ عراق چلے جاؤ گے تو تمہیں اور تمہارے قبیلہ کو ہونے والی فتوحات کے خمس کا چوتھا حصہ دیدول گا۔ جریر اور ان کے قبیلہ کے عرب جانے کے لئے تیار ہو گئے، اگلی جنگ میں جو معرکہ بویب کے نام سے مشہور ہے مسلمان فتویاب ہوئے تو حسب قرار داد جریر اور ان کے قبیلہ کو خمس کا چوتھا حصہ دیدیا گیا، جنگ



قادسیہ میں بھی جریرہ اور ان کے قبیلہ نے شرکت کی اور جیت ہوئی تو انہوں نے مالی غنیمت کے خمس کا چوتھا حصہ طلب کیا، سعدؓ کو یہ حصہ دیتے ہوئے تامل ہوا تو انہوں نے خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ جواب آیا :-

و اگر میں اب بھی بجیلہ کو ربيع خمس دوں (تب تو یقیناً یہ میری گمراہی ہوگی۔ میں نے تو ان کو ربيع خمس اس موقع پر دینے کا وعدہ کیا تھا جب انہیں مشن کی مدد کے لئے بویب بھیجا تھا۔ بویب کی فتح پر وہ ربيع خمس لے چکے، اس کے بعد وہ (مثنیٰ کی) دوسری جنگوں میں شریک نہیں ہوئے اور عرب علاقہ میں لوٹ آئے۔ اس غیر معقول مطالبہ پر جسے پورا کرنے کا مجھے حق نہیں، انہیں ڈانٹ ڈپٹ اور ان سے کہہ کر لولا انی قاسم مسئول ببلغت منهم۔

۱۳۲، ۱۳۳ - سعد بن وقاصؓ کے نام

تمہارا خط ملا، تم نے لکھا ہے کہ مسلمان مالی غنیمت کے علاوہ وہ اراضی بھی آپس میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے بنو شمشیر فوج کی ہے۔ میرا خط پا کر دیکھو کہ مسلمان تمہارے گیمپ میں دشمن کا کیا سامان اور مولشی لائے ہیں خمس نکال کر لشکر میں بانٹ دو، اراضی دیا اور تہوں کو کاشتکاروں کے پاس چھوڑ دو تاکہ اس سے جو لگان وصول ہو وہ غازیوں کی تنخواہوں میں دیا جاسکے۔ اگر ہم نے یہ اراضی فوج میں تقسیم کر دی تو بعد میں آنے والی غازی نسلوں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔

کتاب الشراج قاضی ابو یوسفؒ (۲۷۱) اور یحییٰ بن آدم قرشی (۲۷۱) کے متن خط

میں یہ الفاظ زیادہ ہیں :-

میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ (لڑنے سے قبل) دشمن کو اسلام کی دعوت دینا نیز یہ کہ جنگ سے پہلے جو شخص یہ دعوت قبول کرے گا اس کے حقوق و

۱۔ اکتفار ۳۹۹ ۲۔ مؤلفہ البکری ۳۹۵ و ۳۸۶ ابن سلام ۳۹۵، بلاذری ۳۹۵، قرشی

۲/۲۴۱، کنز العمال ۲/۱۹۵ و ۲۹۴، یا قوت ۵/۱۱۶۲، ابن عساکر ۱/۱۸۱



ذمہ داریاں مسلمانوں کی طرہ ہوں گی اور مال غنیمت سے بھی اسے حصہ ملے گا  
لیکن جو شخص شکست اور جنگ کے بعد اسلام لائے گا اس کا شمار تو مسلمانوں  
میں ہوگا لیکن اس کا مال و متاع مسلمان غازی آپس میں بانٹ لیں گے کیونکہ  
اس کی دولت اس کے اسلام لانے سے پہلے ان کی ملک ہو چکی ہے۔ یہ تھا  
میرا حکم اور یہ تھی میری ہدایت یحییٰ بن آدم قرشی کی کتاب الخراج (ص ۴۷) میں  
یہ عبادت اور زیادہ ہے :-

جب مسلمان اپنے مال کی زکوٰۃ اور ذمی ازروئے معاہدہ مقرر کیا ہوا جزیرہ ادا کر  
دے تو ان دونوں سے عشر و دس فیصد تجارتی ٹیکس نہیں لیا جائے گا بشرط  
صرف حربی تاجروں سے وصول کیا جائے گا جب وہ تجارت کی اجازت بغیر  
ہماری عملداری میں آئیں گے۔

۱۳۴ - سعد بن ابی وقاصؓ کے نام -

فتح قادسیہ کے بعد سعدؓ نے خلیفہ نے دریافت کیا کہ عراق کے ان زمینداروں کے  
ساتھ کیا معاملہ کیا جائے جو (۱) خالد بن ولیدؓ اور یثربی بن عمارؓ سے کئے ہوئے معاہدوں پر قائم  
رہے تھے (۲) جو جنگ قادسیہ سے پہلے گھر بار چھوڑ کر جاگ گئے تھے (۳) جن کا دعویٰ تھا  
کہ فارسی حکومت نے انہیں معاہدے توڑنے اور جنگ میں مسلمانوں سے لڑنے پر مجبور کیا تھا  
لیکن وہ لڑے نہیں تھے بلکہ ردپوش ہو گئے تھے (۴) جو اپنے گھروں میں مقیم رہے اور جزیرہ  
دینے کو تیار تھے۔ عمر فاروقؓ نے جواب میں لکھا :-

واضح ہو کہ خدائے بزرگ و برتر نے ہر معاملہ میں بعض وقت ترک و اخذ کا اختیار  
دیا ہے لیکن انصاف اور یاد خدا کا معاملہ اس سے مستثنیٰ ہے، کسی انسان کو کسی  
حال میں یاد خدا ترک کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ اسے زیادہ سے  
زیادہ یاد کیا جائے، انصاف کے معاملہ میں بھی لازم ہے کہ ہر حال میں انصاف  
سے کام لیا جائے، انصاف اگرچہ نرم نظر آتا ہے لیکن اس میں بڑی طاقت  
ہے اور ظلم دور کرنے کی بڑی صلاحیت اور ظلم سے جو طاقتور نظر آتا ہے کفر



بڑھتا اور پھیلتا ہے، عراق کے جو ذمی معاہدوں پر قائم رہے ہوں اور انہوں نے  
 تمہارے دشمن کی مدد بھی نہ کی ہو ان کے معاہدے بحال رکھے جائیں اور ان سے  
 جزیہ وصول کیا جائے اور فارسیوں کا وعدہ ہے کہ انہیں عہد شکنی اور لڑنے پر  
 مجبور کیا گیا تھا لیکن وہ تم سے نہ تو لڑے تھے اور نہ گھربار چھوڑ کر بھاگے تھے  
 ان کا دعویٰ چاہے مان لو اور چاہے اسے رد کر کے انہیں جلا وطن کر دو۔

۱۳۵۔ عراق کے فوجی سالاروں کے نام۔

جو غیر ذمی زمیندار اپنے اپنے علاقوں میں رہے ہوں ان کے ساتھ ذمیوں  
 کا سا معاملہ کیا جائے، کیونکہ انہوں نے گھربار نہیں چھوڑا تھا اور نہ وہ تمہارے  
 خلاف لڑے تھے۔ جن کاشتکاروں کا طرز عمل یہ ہے کہ ان کے ساتھ بھی یہی  
 معاملہ کیا جائے۔ جو فارسی دعویٰ کریں کہ انہوں نے تمہارے خلاف جنگ نہیں کی  
 تھی اور ان کے دعویٰ کی تائید میں ثبوت فراہم ہو جائے تو انہیں بھی ذمی بنا لو اور  
 اگر ثبوت فراہم نہ ہو تو ان کا دعویٰ رد کر دو جن زمینداروں نے فارسیوں کے  
 ساتھ تعاون کیا ہو اور گھربار چھوڑ کر چلے گئے ہوں ان کے معاملہ میں تمہیں اختیار  
 ہے کہ انہیں بلا کر ان کی اراضی و املاک لوٹا دو اور وہ ذمی بن جائیں اور اگر  
 وہ واپس آنا پسند نہ کریں تو ان کی اراضی و املاک آپس میں بانٹ لو۔

۱۳۶۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

سعدؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ ایک اراضی بغیر لڑے ہمدے ہاتھ آئی ہے اسے فوج میں  
 تقسیم کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے عمر فاروقؓ نے یہ جواب دیا :-

تم چاہو تو یہ اراضی آپس میں بانٹ لو اور چاہو تو اسے زمینداروں کے پاس  
 کاشت کے لئے چھوڑ دو تاکہ آلے والی نسلیں اس کی آمدنی سے مستفید ہو  
 سکیں مجھے اندیشہ ہے کہ اگر اراضی تم نے آپس میں بانٹ لی، تو اس  
 کے پانی اور آبپاشی کے بارے میں تمہارے درمیان جھگڑے پیدا ہو جائیں



اور تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو گے۔

۱۳۷۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

فتح قادسیہ کے دو ماہ بعد عمر فاروقؓ نے فارس کے عراقی پایہ تخت مدائن پر پیش قدمی کا حکم دیا۔ قادسیہ سے مدائن کا فاصلہ اندازاً ڈیڑھ سو میل تھا، مدائن کے راستہ میں فارس میں فوجوں کا چار جگہ مسلمان غازیوں سے مقابلہ ہوا اور ہر جگہ فارسی سپاہ ہوتے، مدائن کوئی شہروں اور محلوں کا مجموعہ تھا جو زیادہ تر دجلہ کے مشرقی کنارہ آباد تھے، اس سے متعلقہ ایک شہر جس کا نام بہر سیر تھا غربی کنارہ پر واقع تھا اور مدائن سے ایک پل کے ذریعہ ملا ہوا تھا۔ بہر سیر میں ایک مضبوط قلعہ تھا اور حملہ آوروں کے سامنے فارسیوں نے ایک خندق بھی کھود لی تھی، مسلمانوں نے شہر کا محاصرو کر لیا جو دو ماہ تک چلا، اس اثنا میں سعدؓ کے رسالے دجلہ و فرات کی درمیانی بستیوں پر ترکمانہ کرتے رہے اور ایک لاکھ کسان پکڑ لائے سعدؓ نے خلیفہ سے رجوع کیا کہ ان کسانوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے تو یہ جواب آیا:-  
یہ کسان جو تمہارے پاس لائے گئے ہیں اگر پھیلی جنگ کے دوران اپنے گھروں پر رہے رہوں اور انہوں نے تمہارے خلاف فارسیوں کی مدد نہ کی ہو تو انہیں امان دی جائے (اور جو تمہارے پاس نہ آئے ہوں اور گھر بار چھوڑ کر بھی نہ گئے ہوں وہ بھی امان میں رہیں گے۔ اضافہ از اکتفاء) اور جو گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور تمہارے ہاتھ آگئے ہوں ان کے ساتھ جیسا چاہو معاملہ کرو۔

۱۳۸۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

فتح مدائن کی خبر پا کر عمر فاروقؓ نے لکھا:-

میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں، خدا جس کے خوف سے خوش نصیبی حاصل ہوتی ہے اور جس سے بے خوف ہو کر لوگ بد نصیبی کا شکار ہوتے ہیں، تم ان عنایتوں سے واقف ہو جو خدا نے ہمارے ساتھ کی ہیں۔ اس نے ہر ترک



اور شرک والوں سے ہمیں بچایا۔ ہمیں ان کے بتوں کی تعلیم سے نجات دلائی۔ ہمیں ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھائی اور ہم اس حال میں مشرکین و شرک کے چنگل سے نکلے کہ کئی مسلمان مع زادِ راہ ایک اونٹ کی پیٹھ پر سوار تھے صرف ایک لحاف تھا جسے ہم باری باری سے اوڑھتے تھے۔ ہم میں سے جو لوگ مدینہ پہنچے وہ تھک کر چور ہو چکے تھے اور جو مسلمان مکہ میں روکنے وہ مختلف آزمائشوں سے دوچار تھے۔ ایذا رسانی میں ان کے قریب ترین عزیز سب سے آگے تھے۔ (ان حالات میں) رسولِ قسم کھا کر کہتے:۔  
 قیصر و کسریٰ کے خزانے تمہارے قبضہ میں آئیں گے جو یہ بات سُنتا اسے حیرت ہوتی، خدا نے تمہیں زندہ رکھا اور یہ پیشگوئی تمہاری ہاتھوں پوری ہوئی۔ دنیا کے ٹھاٹ باٹ میں نہ پڑو حتیٰ کہ ان بھوکے مجاہدوں سے جا ملو جنہوں نے چیتھڑوں میں دنیا چھوڑی۔ جن کے پیٹ پیٹھوں سے لگے ہوئے تھے جن کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں تھا، دنیا جن پر اپنا جادو نہ چلا سکی، اور جو دنیا کے دھوکا میں نہیں آئے ان لوگوں کو اپنا مقتدا بناؤ اور دنیا کی محبت میں پڑ کر گمراہ نہ ہو اور وہ قابلِ تعریف اور مبارک قوم بنے جو جس کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے انہیں پیشوا بنایا ہے، ہمارے حکم سے وہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتے ہیں۔ ہم نے انہیں اچھے کام کرنے، نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی توفیق عطا کی ہے، وہ ہمارے فرمانبردار ہیں۔

۱۳۹۔ قطبہ بن قتادہ سدوسی کے نام۔

۱۴۰۔ قطبہ نامی ایک عرب لبید رشتہ العرب (دجلہ فرات و یلمہ) کے فارسی دیہاتوں اور فوجی چوکیوں پر چھاپے مار رہا تھا، اسی سال ابو بکر صدیق نے خالد بن ولیدؓ کو جو اس وقت مسیلہ کا قصبہ پاک کر کے یامہ میں مقیم تھے حکم دیا کہ مثنیٰ بن حارثہ



کی تقویت کے لئے جابیں۔ مثنیٰ اس وقت حیرہ کے آس پاس فارسی فوجی چوکیوں اور دیہاتوں پر حملے کر رہے تھے۔ راستہ میں خالدؓ نے قطیفہ کے تعاون سے خزیہ نامی ایک اہم فارسی چوکی فتح کی جو شط العرب کے جنوب میں عرب سرحد کے قریب واقع تھی اور جس کے ذریعہ شط العرب کے زرخیز علاقہ اور اہواز جلنے والی سڑک کی عرب غارتگری سے حفاظت کی جاتی تھی۔ شط العرب میں فتوحات کرتے، وہاں کے رئیسوں کو جزیہ گزار بناتے اور قطیفہ کو خزیہ اور عرب سرحد کی نگہداشت سونپ کر خالدؓ حیرہ کی طرف بڑھ گئے۔ قطیفہ نے غصے سے کہا کہ شط العرب کے فارسی حکام خالدؓ کی تاخت کے بعد ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ انہوں نے صورت حال سے فائدہ اٹھا کر فارسی حکام کو شط العرب سے نکلنے کا منصوبہ بنایا اور عمر فاروقؓ کو ایک عریضہ لکھا کہ مجھے تھوڑی سی کمک بھیج دینے تاکہ میں ڈیلیٹا سے فارسیوں کو نکال دوں۔ عمر فاروقؓ نے جواب دیا۔

تمہارا خط موصول ہوا جس میں تم نے اپنے آس پاس کی فارسی بستیوں پر ترکاز کا ذکر کیا ہے، تمہاری یہ کارروائی مناسب اور درست ہے، میری اگلی ہدایت تک جہاں ہو وہیں ڈٹے رہو اور چوکنار ہو کہ دشمن کے ہاتھوں تمہارے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔

۱۶۰۔ عتبہ بن غزوانؓ کے نام

بریح الاول یا بریح الثانی سلمہ میں عمر فاروقؓ نے عتبہ بن غزوانؓ کو قطیفہ کی تقویت کے لئے بھیجا۔ عتبہؓ پانچ سو مجاہدوں کے ساتھ قطیفہ سے جا ملے اور شط العرب کا وہ بین الاقوامی بندرگاہ فتح کیا جو ابلہ کے نام سے مشہور ہے، یہاں چین، سائتر، جاوا، لنکا، ہند اور سندھ کا سامان درآمد ہوتا تھا اور یہاں سے بزنطی قلمرو، مصر، عراق، اور شام کا سامان مشرقی ملکوں کو برآمد کیا جاتا تھا۔ بندرگاہ اور اس کی تجارت فارسیوں کے ہاتھ میں تھی، یہاں کے مال غنیمت سے سلمہ نامی عرب کو ایک دیکھیں لی جو پتیل کی سمجھی گئی لیکن تھی سونے کی۔ جب یہ بات عتبہؓ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے سلمہ سے دیہی طلب کی لیکن انہوں نے دینے سے



انکار کر دیا، اس معاملہ میں عمر فاروق سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے لکھا:-  
 سلمہ کو قسم دی جائے لو اگر وہ قسم کھا کر کہے کہ میں نے دیکھی پتیل کی سمجھ کر لی تھی تب  
 تو اسے دیدی جائے اور اگر وہ قسم نہ کھائے تو اس سے زبردستی لے کر مسلمانوں  
 میں تقسیم کر دی جائے۔

۱۴۱- عتبہ بن غزو ان کے نام۔

عتبہ بن خزیبہ میں جس کے پاس کچھ دن بعد بصرہ کا شہر بسایا گیا اپنا کیمپ لگایا اور عمر  
 فاروقؓ سے مسلمانوں کے لئے ایک مستقل چھاؤنی قائم کرنے کی اجازت مانگی تو یہ جواب دیا:-  
 اپنی ساری فوج ایک ایسی جمع کر لو جو پانی اور چراگاہ سے قریب ہو اور مجھے اس  
 کی جائے وقوع اور جغرافیہ سے مطلع کرو۔

۱۴۲- عتبہ بن غزو ان کے نام۔

واضح ہو کہ تم اب امیر ہو، تمہاری بات سنی جاتی ہے، تمہارے احکامات پر عمل کر رہے  
 ہوتا ہے مصیبت ہے وہ نعمت جس سے (خدا اور انسان کی نظریں) تمہاری قدر  
 منزلت بڑھے اور جسے پا کر تم اپنے سے کم رتبوں پر زیادتیاں کرو، اس لئے  
 نعمتوں سے گریز کرو جس طرح مصیبت سے گریز کرتے ہو اور بچو ایسی غلطیوں  
 سے جن پر چشم پوشی نہ ہو سکے اور ایسی لغزشوں سے جو معاف نہ کی جائیں والسلام  
 ۱۴۳- حرقہ بن زبیر سعدی کے نام۔

مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے ایک ایسی جگہ کیمپ لگایا ہے جہاں چرنا ڈھوا ہے۔ تم میدان  
 کیمپ لگاؤ تاکہ کسی مسلمان یا ذمی کو تمہارے پاس جانے میں دقت نہ ہو۔ جو  
 کام تمہارے سپرد ہے اس کی سربراہ کاری میں مستعد رہو، ایسا کرو گے تو آخرت  
 میں انعام پاؤ گے اور دنیا میں بھی شاد کام جیو گے، اپنے فرائض کی انجام دہی  
 میں نہ جلد بازی سے کام لو نہ کوتاہی سے ورنہ دنیا کا سکھ آرام کھو دو گے، اور  
 آخرت کی سرخروٹی بھی۔



۱۴۴۔ عتبہ بن غزو ان کے نام۔

مسلمانوں کو (ذمیوں پر) ظلم کرنے سے روکو، اس بات سے ڈرتے رہو کہ تمہاری کسی بد عہدی یا ظلم سے سیادت و حکومت تم سے چھین لی جائے، اور کوئی دوسری قوم اس کی وارث ہو جائے۔ سیادت و حکومت تم نے خدا کی مدد اور اس سے کئے ہوئے راست بازی کے ایک عہد کے تحت حاصل کی ہے اور اس عہد پر قائم رہنے کی خدا نے تمہیں تاکید کی ہے، پس مزوری ہے کہ تم خدا سے کیا ہوا عہد پورا کرو اور اس کا حکم بجالاؤ، ایسا کرو گے تو اس کی مدد ہمیشہ تمہارے شامل حال رہے گی۔

۱۴۵۔ علاء بن حضرمی کے نام۔

ابوبکر صدیق کے زمانہ سے علاء بن بحرین کے گورنر تھے۔

عتبہ بن غزو ان کے (بصرہ) روانہ ہو جاؤ، میں نے ان کی جگہ تمہیں گورنر مقرر کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ تم ایک ایسے شخص کے پاس جا رہے ہو جس کا تعلق مہاجرین اولین میں سے ہے جن کی عاقبت خدا پہلے ہی بخیر کر چکا ہے، میں نے عتبہ کو اس وجہ سے برطرف نہیں کیا ہے کہ ان میں دیانت داری حق کے معاملہ میں سخت گیری اور اعلیٰ شجاعت کے صفات موجود نہیں ہیں۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ تم بصرہ کے محاذ پر ان سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہو گے، عتبہ کے حق اور رتبہ کا لحاظ رکھو۔ تم سے پہلے میں نے ایک اور شخص کو گورنر مقرر کیا تھا لیکن اس کا بصرہ پہنچنے سے انتقال ہو گیا۔ اگر خدا کی مرضی ہوگی کہ تم وہاں کے حاکم بنو تو تم ہی بنو گے اور اگر وہ عتبہ کو گورنری کے عہدہ پر برقرار رکھنا چاہے گا تو عتبہ ہی حاکم رہیں گے، اختیار سب باتوں کا اللہ رب العالمین ہی کو ہے اور سارے انسانوں پر اسی کا حکم چلتا ہے تمہیں یاد رہے کہ خدا کے حکم پر آنچ نہیں آسکتی۔ وہی اس کا محافظ ہے جس نے اسے نازل کیا ہے، پس اسی ذات پر



اپنی نظر بکھڑے کی رضا جوئی کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو، تمہاری کردہ کارواں  
 اسی کے لئے ہو۔ اس کے سوا کسی سے دل نہ لگاؤ، دنیا بلاشبہ فانی ہے  
 اور آخرت باقی و پابندہ، یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ دنیا جس کی نعمتیں فانی  
 میں تمہیں آخرت سے بے پرواہ کر دے جس کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں، خدا  
 سے پناہ مانگو کہ تم سے ایسے کام سرزد ہوں جس سے وہ ناراض ہو، بلاشبہ  
 خدا جسے چاہتا ہے علم و حکمت میں فضیلت عطا کرتا ہے۔ خدا سے دعا ہے  
 کہ ہمیں اور تمہیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے عذاب سے  
 بچائے رکھے۔

۱۴۳۷ھ - نعتیہ بن غزوان کے نام۔

علاء بن حضرمی سعد بن ابی وقاصؓ کے حریف تھے، دونوں میں مسابقت کا جذبہ  
 تھا، علاءؓ سعدؓ سے آگے بڑھنا چاہتے اور سعدؓ علاءؓ سے علاءؓ کو حب معلوم ہوا کہ سعدؓ نے  
 قادیسیہ میں ایک عظیم الشان فتح حاصل کر کے کسروی حکومت کی بنیادیں ہیں اور عراق میں  
 بڑھتے چلے جا رہے ہیں تو ان کے دل میں بھی پُر نور خواہش ہوئی کہ فارس میں کوئی بڑی  
 کامیابی حاصل کریں، انہوں نے خلیفہ کی بلا اجازت بحریں سے فارس کے جنوبی صوبہ پر  
 جسے اس زمانہ میں فارس کہتے تھے سمندر کے راستہ سے فوجیں اتار دیں، چند ابتدائی  
 فتوحات کے بعد انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، فارسیوں نے ان کے ساحلی اوٹے پر  
 قبضہ کر لیا اور ان کی ساری کشتیاں جلادیں، بمقام طاؤس ایک جنگ ہوئی جس میں  
 طرفین کا بھاری نقصان ہوا، عرب فوجیں شکستہ حال خشکی کی راہ سے بصرہ کی طرف  
 روانہ ہو گئیں، فارسیوں نے ہر طرف سے انہیں گھیر لیا، بحری فوج کشتی اور اس کے  
 انجام بد کا جب عمر فاروقؓ کو علم ہوا تو وہ سخت ناراض ہوئے اور علاءؓ کو بحرین کی گورنری  
 سے معزول کر کے انہیں سعدؓ کا ماتحت بنادیا، دوسری طرف انہوں نے علاءؓ کی فوج  
 کو مصیبت سے نکالنے کے لئے گورنر بصرہ کو یہ خط لکھا :-



علاء بن حضرمی مسلمانوں کی ایک فوج لے کر دسمندر کی راہ سے فارس کے ساحل پر پہنچے فارسیوں نے (ان کے بحری مستقر پر قبضہ کر کے) ان کی واپسی کی راہ کاٹ دی ہے۔ علاء نے یہ اقدام میری خلاف مرضی کیا اور میرا خیال ہے کہ ان کے پیش نظر خدا کی خوشنودی بھی نہیں تھی، مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ان مدد کی گئی تو دشمن ان پر قابو پا کر انہیں لوٹ کھسوٹ لے گا۔ لہذا تم ان کی مدد کے لئے بصرہ سے ایک فوج بھیجو اور قبل اس کے کہ وہ تباہ کر دیئے جائیں انہیں اپنے پاس بلا لو۔

۱۴۶۔ علاء بن حضرمی کے نام۔

خدا نے حاکموں کو اعلیٰ اقتدار اس لئے عطا کیا ہے کہ لوگ ان کی اطاعت کریں کیونکہ عدم اطاعت سے بدامنی اور سماجی بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ تم نے میری بغیر اجازت ایک فوج تیار کی، فارس پر حملہ کیا اور مسلمانوں کو تباہی کے خطرات میں ڈالا۔ میں نے بصرہ کے گورنر کو لکھا ہے کہ تمہاری مدد کے لئے ایک فوج بھیجیں اور تمہیں تباہی سے بچائیں۔ اب تمہیں بحرن واپس جانے کی اجازت نہیں ہے۔ تم بلاتناخیر سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس چلے جاؤ، اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ان کی ماتحتی سے زیادہ اور کوئی بات تھیں ناگوار ہوگی تو وہی کرتا۔

۱۴۷۔ مغیرہ بن شعبہؓ کے نام۔

بصرہ کے موسم اور گورنر عقبہ بن غزوآن کے انتقال کے بعد بصرہ اور اس کے ماتحت صوبوں کے گورنر مغیرہ بن شعبہؓ ہوئے، عقبہ کے عہد میں نافع بن حارث نے جو مشہور عرب طبیب حارث بن کلدة کے لڑکے اور رسول اللہؐ کے مولیٰ ابوبکرہ کے بھائی تھے، بصرہ کے قریب شط العرب کے ایک ہرے جیسے میدان میں گھوڑے پالنے کا ایک مرکز قائم کیا تھا، مدینہ میں ایک ملاقات کے



موقع پر انہوں نے خلیفہ سے درخواست کی کہ مجھے وہ قطعہ زمین دے دیجئے جس پر میں گھوڑے پالتا ہوں۔ عمر فاروقؓ نے گورنر بصرہ کو یہ سفارشی خط لکھا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے مغیرہ بن شعبہ کو سلام علیک، میں اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں، واضح ہو کہ ابو عبد اللہ (نافع) نے مجھے بتایا کہ ابن غزوانؓ کے عہد میں انہوں نے بصرہ (کے قریب) کاشت کی اور گھوڑے پالے جب کہ بصرہ کے کسی دوسرے شخص نے ادھر تو جہ نہیں کی تھی، ابو عبد اللہ کا یہ اقدام قابل تحسین ہے۔ تم زراعت اور گھوڑے پالتے میں ان کی مدد کرو۔ میں نے انہیں زراعت کی اجازت دے دی ہے، انہیں وہ اراضی دے دو جس پر انہوں نے کاشت کی ہے۔ بشرطیکہ وہ ذمیوں کی نہ ہو اور ذمیوں کے پانی سے اس کی سچائی ہوتی ہو، نافع کے ساتھ اچھے سلوک کی پھر سفارش کرتا ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ

۱۴۸۔ خط کی دوسری شکل۔

ایک دوسری روایت کے بموجب سفارشی خط کے مخاطب مغیرہ کے جانشین ابو موسیٰ اشعری تھے اور اس کا مضمون یہ تھا :-

ابو عبد اللہؓ نے (ڈیلٹانے) دجلہ کے کنارہ مجھ سے ایک قطعہ زمین گھوڑے پالنے کے لئے مانگی ہے (اگر اسے دینے سے کسی مسلمان کو ضرر نہ پہنچتا ہو۔ اضافہ کتاب الخراج قرشی ۱۹) اگر یہ قطعہ ذمیوں کا نہ ہو اور نہ ذمیوں کے پانی سے اس کی سچائی ہوتی ہو تو انہیں دے دو۔

۱۴۹۔ مغیرہ بن شعبہؓ کے نام

مغیرہ بن شعبہؓ کی گورنری کے زمانہ میں ہجرت کے سترہویں یا اٹھارہویں

لعہ بلاذری ص ۲۵۹ سے ابن سلام ص ۲۶، قرشی ص ۲۶، بلاذری ص ۳۵۹ کنز العمال ۱۸۹/۲، طبقات ابن سعد (۴/۲۹) میں اس خط کا جو خلاصہ بیان کیا گیا ہے اس میں نافع کو دس جریب زمین دینے کی سفارش کی گئی ہے۔



سال ایک عورت اُمّ جمیل جس کا تعلق شریعت خاندان سے تھا ان کے گھر آیا کرتی تھی، اس کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا۔ شوہر کے بعد مالی مشکلات میں مبتلا ہو کر امّ جمیل بصرہ کے بڑے گھروں میں مدد کے لئے آتی جاتی تھی۔ مغیرہ کو اُمّ جمیل سے محبت تھی۔ مغیرہ کے کمرہ کی کھڑکی کے سامنے رسول اللہؐ کے مولیٰ ابوبکرؓ کی کھڑکی کھلتی تھی، ابوبکرؓ مغیرہ کو ناپسند کرتے تھے۔ مغیرہؓ ان کی طرف بڑھتے لیکن ابوبکرؓ ان سے دُور بھاگتے، ان کا خیال تھا کہ مغیرہ میں وہ اخلاقی طہارت نہیں پائی جاتی جو مسلمانوں کے گورنر میں ہونی چاہیے ایک دن ہوا کے جھونکے سے ابوبکرؓ اور مغیرہؓ کے کمروں کی کھڑکیاں جو آمنے سامنے تھیں کھل گئیں، ابوبکرؓ کھڑکی بند کرنے اُٹھے تو سامنے مغیرہ کو ایک عورت سے ساتھ مشغول پایا وہ سمجھے امّ جمیل ان کے پاس ہے، انہوں نے اپنے تین ساتھیوں کو جن سے وہ باتیں کر رہے تھے بلا کر یہ نظارہ دکھایا اور جب مغیرہؓ نماز پڑھنے نکلے تو ان کا راستہ روک لیا اور انہیں مسجد میں جانے سے باز رکھا۔ لوگوں نے ابوبکرؓ کو مشورہ دیا کہ خلیفہ سے جا کر شکایت کریں گورنر کو نماز پڑھانے سے دروہیں، ابوبکرؓ مع تینوں گواہوں کے مدینہ چلے گئے، عمر فاروقؓ نے ان کی شکایت سن کر صحابی ابو موسیٰ اشعریؓ کو بلایا اور کہا:- میں تمہیں بصرہ کا گورنر بناتا ہوں جہاں شیطان نے انڈے دیئے ہیں۔ یہ خط مغیرہ کو دو اور بلاتا خیر انہیں مدینہ بھیجو:-

مجھے ایک سنگین خبر ملی ہے میں ابو موسیٰ کو بصرہ کا گورنر بنا کر بھیج رہا ہوں۔  
انہیں حکومت کا چارج دے کو فوراً چل دو:-  
۱۵۰۔ خط کی دوسری شکل۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک ایسا شرمناک کام کیا ہے کہ اگر اسے کرنے سے پہلے تم مر جاتے تو بہتر تھا:-  
۱۵۱۔ بصرہ کے باشندوں کے نام۔

مذکورہ بالا خط کے ساتھ خلیفہ نے بصرہ کے باشندوں کو یہ فرمان بھیجا:-



میں ابو موسیٰ کو تہارا گورنر بنا کر بھیج رہا ہوں تاکہ وہ ظالموں کے مقابلہ میں مظلوموں کی مدد کریں، تمہارے تعاون سے دشمنوں کے ساتھ لڑیں، ذمیوں کی حمایت کریں۔ خراج وصول کر کے تمہارے درمیان تقسیم کریں اور سرکاری راستوں کو محفوظ رکھیں۔

۱۵۲۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

ابھی کچھ عرصہ مائن میں قیام کرنا کہ تمہاری فوج اور جانور تازہ دم ہو جائیں، وہ ملک لوٹا دو جو ابو عبیدہؓ نے (شام سے) بھیجی تھی، بزنطیوں سے لڑنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہیں اور عرص میں جمع ہو رہی ہیں اس وقت مائن میں ٹھہرے رہو جب تک کہ ہم شام کی جنگ سے عہدہ برآ نہ ہو جائیں۔

۱۵۳۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

اپنے بیٹے کو ارث مائن میں آٹھ ماہ قیام کے بعد سعدؓ کو معلوم ہوا کہ ایک ساری فوج ان سے لڑنے کے لئے بمقام جلولاء اور دوسری عرب قبیلوں اور بزنطیوں پر مشتمل بمقام تکریت جمع ہوئی ہے۔ جلولاء عراق کے شمال میں عراق و خراسان کی شاہراہ پر ایک بڑے دریا کے کنارہ مائن سے تقریباً سو میل پر واقع تھا اور تکریت مائن و موصل کے درمیان غربی و جلدہ پر ایک قلعہ بند شہر تھا۔ مائن سے لگ بھگ سو میل کے فاصلہ پر، سعدؓ نے دونوں فوجوں کی نقل و حرکت کی اطلاع خلیفہ کو دی تو انھوں نے یہ دو فرمان بھیجے۔

ہاشم بن عقبہ کی سرکردگی میں بارہ ہزار فوج جلولاء بھیجی، اس فوج کے ہرمل دستوں کے لیڈر قنقاع بن عمرو ہوں، ہیمہ، میسرہ اور ساقہ (عقبہ کی حفاظتی فوج) کی کمان سعد بن مالکؓ، عمرو بن مالک اور عمرو بن مرہ جہنی کے ہاتھ میں ہوئے۔



۱۵۴۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

دوسرا فرمان :-

(عرب اور بنی نضلی افواج کے کمانڈر) انطاق کے مقابلہ کیلئے عبداللہ بن مسنم کی قیادت میں ایک فوج بھیجو، اس کے مقدمۃ الجیش کے لیڈر یہی بن انفل غنزی ہوں، مینہ، میسرہ، ساقہ اور رسالوں کی کمان اعلیٰ بالترتیب حارث بن حسان ذہلی، فرات بن حیان عیسیٰ، ہانی بن قیس اور عرقبہ بن ہرثہ کے ہاتھ میں ہے۔

۱۵۵۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

اگر خدا کی مدد سے مہران اور انطاق کے لشکر کو شکست ہو تو ہراؤل دستوں کے لیڈر قعقلع بن عمرو کو حکم دو کہ عراق اور جبال کی سرحد پر موبہ بنایا جائے۔

۱۵۶۔ خط کی دوسری شکل۔

اگر خدا کی مدد سے تم جلولاہ میں فتحیاب ہو تو قعقلع بن عمرو کو حلوان تک فارسوں کا تعاقب کرنے بھیجو تاکہ دشمن مرکز مسلمانوں پر وار نہ کر سکے اور عراق اس کے حملہ سے محفوظ ہو جائے۔

۱۵۷۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

تعاقب کے حق میں سیف بن عمر کے مذکورہ خط کے مقابلہ میں طبری نے تعاقب کی مخالفت میں محمد بن اسحاق مدنی کی سند پر یہ خط نقل کیا ہے :-  
جہاں ہو وہیں ٹھہرے رہو اور فارسوں کا تعاقب نہ کرو، مسلمانوں کے لئے ایک ہجرت گاہ اور بڑی چھاؤنی بناؤ لیکن میرے اور ان کے درمیان کوئی دریا حائل نہ ہو۔

۱۵۸۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

جلولاہ کی فتح کے بعد عرب فوج کے سپہ سالار ہاشم بن قتبہ جلولاہ میں حفاظتی فوج چھوڑ

نے طبری ۱۸۶/۲، ۱۸۷/۲، ۱۸۸/۲، ۱۸۹/۲، ۱۹۰/۲، ۱۹۱/۲، ۱۹۲/۲، ۱۹۳/۲، ۱۹۴/۲، ۱۹۵/۲، ۱۹۶/۲، ۱۹۷/۲، ۱۹۸/۲، ۱۹۹/۲، ۲۰۰/۲، ۲۰۱/۲، ۲۰۲/۲، ۲۰۳/۲، ۲۰۴/۲، ۲۰۵/۲، ۲۰۶/۲، ۲۰۷/۲، ۲۰۸/۲، ۲۰۹/۲، ۲۱۰/۲، ۲۱۱/۲، ۲۱۲/۲، ۲۱۳/۲، ۲۱۴/۲، ۲۱۵/۲، ۲۱۶/۲، ۲۱۷/۲، ۲۱۸/۲، ۲۱۹/۲، ۲۲۰/۲، ۲۲۱/۲، ۲۲۲/۲، ۲۲۳/۲، ۲۲۴/۲، ۲۲۵/۲، ۲۲۶/۲، ۲۲۷/۲، ۲۲۸/۲، ۲۲۹/۲، ۲۳۰/۲، ۲۳۱/۲، ۲۳۲/۲، ۲۳۳/۲، ۲۳۴/۲، ۲۳۵/۲، ۲۳۶/۲، ۲۳۷/۲، ۲۳۸/۲، ۲۳۹/۲، ۲۴۰/۲، ۲۴۱/۲، ۲۴۲/۲، ۲۴۳/۲، ۲۴۴/۲، ۲۴۵/۲، ۲۴۶/۲، ۲۴۷/۲، ۲۴۸/۲، ۲۴۹/۲، ۲۵۰/۲، ۲۵۱/۲، ۲۵۲/۲، ۲۵۳/۲، ۲۵۴/۲، ۲۵۵/۲، ۲۵۶/۲، ۲۵۷/۲، ۲۵۸/۲، ۲۵۹/۲، ۲۶۰/۲، ۲۶۱/۲، ۲۶۲/۲، ۲۶۳/۲، ۲۶۴/۲، ۲۶۵/۲، ۲۶۶/۲، ۲۶۷/۲، ۲۶۸/۲، ۲۶۹/۲، ۲۷۰/۲، ۲۷۱/۲، ۲۷۲/۲، ۲۷۳/۲، ۲۷۴/۲، ۲۷۵/۲، ۲۷۶/۲، ۲۷۷/۲، ۲۷۸/۲، ۲۷۹/۲، ۲۸۰/۲، ۲۸۱/۲، ۲۸۲/۲، ۲۸۳/۲، ۲۸۴/۲، ۲۸۵/۲، ۲۸۶/۲، ۲۸۷/۲، ۲۸۸/۲، ۲۸۹/۲، ۲۹۰/۲، ۲۹۱/۲، ۲۹۲/۲، ۲۹۳/۲، ۲۹۴/۲، ۲۹۵/۲، ۲۹۶/۲، ۲۹۷/۲، ۲۹۸/۲، ۲۹۹/۲، ۳۰۰/۲، ۳۰۱/۲، ۳۰۲/۲، ۳۰۳/۲، ۳۰۴/۲، ۳۰۵/۲، ۳۰۶/۲، ۳۰۷/۲، ۳۰۸/۲، ۳۰۹/۲، ۳۱۰/۲، ۳۱۱/۲، ۳۱۲/۲، ۳۱۳/۲، ۳۱۴/۲، ۳۱۵/۲، ۳۱۶/۲، ۳۱۷/۲، ۳۱۸/۲، ۳۱۹/۲، ۳۲۰/۲، ۳۲۱/۲، ۳۲۲/۲، ۳۲۳/۲، ۳۲۴/۲، ۳۲۵/۲، ۳۲۶/۲، ۳۲۷/۲، ۳۲۸/۲، ۳۲۹/۲، ۳۳۰/۲، ۳۳۱/۲، ۳۳۲/۲، ۳۳۳/۲، ۳۳۴/۲، ۳۳۵/۲، ۳۳۶/۲، ۳۳۷/۲، ۳۳۸/۲، ۳۳۹/۲، ۳۴۰/۲، ۳۴۱/۲، ۳۴۲/۲، ۳۴۳/۲، ۳۴۴/۲، ۳۴۵/۲، ۳۴۶/۲، ۳۴۷/۲، ۳۴۸/۲، ۳۴۹/۲، ۳۵۰/۲، ۳۵۱/۲، ۳۵۲/۲، ۳۵۳/۲، ۳۵۴/۲، ۳۵۵/۲، ۳۵۶/۲، ۳۵۷/۲، ۳۵۸/۲، ۳۵۹/۲، ۳۶۰/۲، ۳۶۱/۲، ۳۶۲/۲، ۳۶۳/۲، ۳۶۴/۲، ۳۶۵/۲، ۳۶۶/۲، ۳۶۷/۲، ۳۶۸/۲، ۳۶۹/۲، ۳۷۰/۲، ۳۷۱/۲، ۳۷۲/۲، ۳۷۳/۲، ۳۷۴/۲، ۳۷۵/۲، ۳۷۶/۲، ۳۷۷/۲، ۳۷۸/۲، ۳۷۹/۲، ۳۸۰/۲، ۳۸۱/۲، ۳۸۲/۲، ۳۸۳/۲، ۳۸۴/۲، ۳۸۵/۲، ۳۸۶/۲، ۳۸۷/۲، ۳۸۸/۲، ۳۸۹/۲، ۳۹۰/۲، ۳۹۱/۲، ۳۹۲/۲، ۳۹۳/۲، ۳۹۴/۲، ۳۹۵/۲، ۳۹۶/۲، ۳۹۷/۲، ۳۹۸/۲، ۳۹۹/۲، ۴۰۰/۲، ۴۰۱/۲، ۴۰۲/۲، ۴۰۳/۲، ۴۰۴/۲، ۴۰۵/۲، ۴۰۶/۲، ۴۰۷/۲، ۴۰۸/۲، ۴۰۹/۲، ۴۱۰/۲، ۴۱۱/۲، ۴۱۲/۲، ۴۱۳/۲، ۴۱۴/۲، ۴۱۵/۲، ۴۱۶/۲، ۴۱۷/۲، ۴۱۸/۲، ۴۱۹/۲، ۴۲۰/۲، ۴۲۱/۲، ۴۲۲/۲، ۴۲۳/۲، ۴۲۴/۲، ۴۲۵/۲، ۴۲۶/۲، ۴۲۷/۲، ۴۲۸/۲، ۴۲۹/۲، ۴۳۰/۲، ۴۳۱/۲، ۴۳۲/۲، ۴۳۳/۲، ۴۳۴/۲، ۴۳۵/۲، ۴۳۶/۲، ۴۳۷/۲، ۴۳۸/۲، ۴۳۹/۲، ۴۴۰/۲، ۴۴۱/۲، ۴۴۲/۲، ۴۴۳/۲، ۴۴۴/۲، ۴۴۵/۲، ۴۴۶/۲، ۴۴۷/۲، ۴۴۸/۲، ۴۴۹/۲، ۴۵۰/۲، ۴۵۱/۲، ۴۵۲/۲، ۴۵۳/۲، ۴۵۴/۲، ۴۵۵/۲، ۴۵۶/۲، ۴۵۷/۲، ۴۵۸/۲، ۴۵۹/۲، ۴۶۰/۲، ۴۶۱/۲، ۴۶۲/۲، ۴۶۳/۲، ۴۶۴/۲، ۴۶۵/۲، ۴۶۶/۲، ۴۶۷/۲، ۴۶۸/۲، ۴۶۹/۲، ۴۷۰/۲، ۴۷۱/۲، ۴۷۲/۲، ۴۷۳/۲، ۴۷۴/۲، ۴۷۵/۲، ۴۷۶/۲، ۴۷۷/۲، ۴۷۸/۲، ۴۷۹/۲، ۴۸۰/۲، ۴۸۱/۲، ۴۸۲/۲، ۴۸۳/۲، ۴۸۴/۲، ۴۸۵/۲، ۴۸۶/۲، ۴۸۷/۲، ۴۸۸/۲، ۴۸۹/۲، ۴۹۰/۲، ۴۹۱/۲، ۴۹۲/۲، ۴۹۳/۲، ۴۹۴/۲، ۴۹۵/۲، ۴۹۶/۲، ۴۹۷/۲، ۴۹۸/۲، ۴۹۹/۲، ۵۰۰/۲، ۵۰۱/۲، ۵۰۲/۲، ۵۰۳/۲، ۵۰۴/۲، ۵۰۵/۲، ۵۰۶/۲، ۵۰۷/۲، ۵۰۸/۲، ۵۰۹/۲، ۵۱۰/۲، ۵۱۱/۲، ۵۱۲/۲، ۵۱۳/۲، ۵۱۴/۲، ۵۱۵/۲، ۵۱۶/۲، ۵۱۷/۲، ۵۱۸/۲، ۵۱۹/۲، ۵۲۰/۲، ۵۲۱/۲، ۵۲۲/۲، ۵۲۳/۲، ۵۲۴/۲، ۵۲۵/۲، ۵۲۶/۲، ۵۲۷/۲، ۵۲۸/۲، ۵۲۹/۲، ۵۳۰/۲، ۵۳۱/۲، ۵۳۲/۲، ۵۳۳/۲، ۵۳۴/۲، ۵۳۵/۲، ۵۳۶/۲، ۵۳۷/۲، ۵۳۸/۲، ۵۳۹/۲، ۵۴۰/۲، ۵۴۱/۲، ۵۴۲/۲، ۵۴۳/۲، ۵۴۴/۲، ۵۴۵/۲، ۵۴۶/۲، ۵۴۷/۲، ۵۴۸/۲، ۵۴۹/۲، ۵۵۰/۲، ۵۵۱/۲، ۵۵۲/۲، ۵۵۳/۲، ۵۵۴/۲، ۵۵۵/۲، ۵۵۶/۲، ۵۵۷/۲، ۵۵۸/۲، ۵۵۹/۲، ۵۶۰/۲، ۵۶۱/۲، ۵۶۲/۲، ۵۶۳/۲، ۵۶۴/۲، ۵۶۵/۲، ۵۶۶/۲، ۵۶۷/۲، ۵۶۸/۲، ۵۶۹/۲، ۵۷۰/۲، ۵۷۱/۲، ۵۷۲/۲، ۵۷۳/۲، ۵۷۴/۲، ۵۷۵/۲، ۵۷۶/۲، ۵۷۷/۲، ۵۷۸/۲، ۵۷۹/۲، ۵۸۰/۲، ۵۸۱/۲، ۵۸۲/۲، ۵۸۳/۲، ۵۸۴/۲، ۵۸۵/۲، ۵۸۶/۲، ۵۸۷/۲، ۵۸۸/۲، ۵۸۹/۲، ۵۹۰/۲، ۵۹۱/۲، ۵۹۲/۲، ۵۹۳/۲، ۵۹۴/۲، ۵۹۵/۲، ۵۹۶/۲، ۵۹۷/۲، ۵۹۸/۲، ۵۹۹/۲، ۶۰۰/۲، ۶۰۱/۲، ۶۰۲/۲، ۶۰۳/۲، ۶۰۴/۲، ۶۰۵/۲، ۶۰۶/۲، ۶۰۷/۲، ۶۰۸/۲، ۶۰۹/۲، ۶۱۰/۲، ۶۱۱/۲، ۶۱۲/۲، ۶۱۳/۲، ۶۱۴/۲، ۶۱۵/۲، ۶۱۶/۲، ۶۱۷/۲، ۶۱۸/۲، ۶۱۹/۲، ۶۲۰/۲، ۶۲۱/۲، ۶۲۲/۲، ۶۲۳/۲، ۶۲۴/۲، ۶۲۵/۲، ۶۲۶/۲، ۶۲۷/۲، ۶۲۸/۲، ۶۲۹/۲، ۶۳۰/۲، ۶۳۱/۲، ۶۳۲/۲، ۶۳۳/۲، ۶۳۴/۲، ۶۳۵/۲، ۶۳۶/۲، ۶۳۷/۲، ۶۳۸/۲، ۶۳۹/۲، ۶۴۰/۲، ۶۴۱/۲، ۶۴۲/۲، ۶۴۳/۲، ۶۴۴/۲، ۶۴۵/۲، ۶۴۶/۲، ۶۴۷/۲، ۶۴۸/۲، ۶۴۹/۲، ۶۵۰/۲، ۶۵۱/۲، ۶۵۲/۲، ۶۵۳/۲، ۶۵۴/۲، ۶۵۵/۲، ۶۵۶/۲، ۶۵۷/۲، ۶۵۸/۲، ۶۵۹/۲، ۶۶۰/۲، ۶۶۱/۲، ۶۶۲/۲، ۶۶۳/۲، ۶۶۴/۲، ۶۶۵/۲، ۶۶۶/۲، ۶۶۷/۲، ۶۶۸/۲، ۶۶۹/۲، ۶۷۰/۲، ۶۷۱/۲، ۶۷۲/۲، ۶۷۳/۲، ۶۷۴/۲، ۶۷۵/۲، ۶۷۶/۲، ۶۷۷/۲، ۶۷۸/۲، ۶۷۹/۲، ۶۸۰/۲، ۶۸۱/۲، ۶۸۲/۲، ۶۸۳/۲، ۶۸۴/۲، ۶۸۵/۲، ۶۸۶/۲، ۶۸۷/۲، ۶۸۸/۲، ۶۸۹/۲، ۶۹۰/۲، ۶۹۱/۲، ۶۹۲/۲، ۶۹۳/۲، ۶۹۴/۲، ۶۹۵/۲، ۶۹۶/۲، ۶۹۷/۲، ۶۹۸/۲، ۶۹۹/۲، ۷۰۰/۲، ۷۰۱/۲، ۷۰۲/۲، ۷۰۳/۲، ۷۰۴/۲، ۷۰۵/۲، ۷۰۶/۲، ۷۰۷/۲، ۷۰۸/۲، ۷۰۹/۲، ۷۱۰/۲، ۷۱۱/۲، ۷۱۲/۲، ۷۱۳/۲، ۷۱۴/۲، ۷۱۵/۲، ۷۱۶/۲، ۷۱۷/۲، ۷۱۸/۲، ۷۱۹/۲، ۷۲۰/۲، ۷۲۱/۲، ۷۲۲/۲، ۷۲۳/۲، ۷۲۴/۲، ۷۲۵/۲، ۷۲۶/۲، ۷۲۷/۲، ۷۲۸/۲، ۷۲۹/۲، ۷۳۰/۲، ۷۳۱/۲، ۷۳۲/۲، ۷۳۳/۲، ۷۳۴/۲، ۷۳۵/۲، ۷۳۶/۲، ۷۳۷/۲، ۷۳۸/۲، ۷۳۹/۲، ۷۴۰/۲، ۷۴۱/۲، ۷۴۲/۲، ۷۴۳/۲، ۷۴۴/۲، ۷۴۵/۲، ۷۴۶/۲، ۷۴۷/۲، ۷۴۸/۲، ۷۴۹/۲، ۷۵۰/۲، ۷۵۱/۲، ۷۵۲/۲، ۷۵۳/۲، ۷۵۴/۲، ۷۵۵/۲، ۷۵۶/۲، ۷۵۷/۲، ۷۵۸/۲، ۷۵۹/۲، ۷۶۰/۲، ۷۶۱/۲، ۷۶۲/۲، ۷۶۳/۲، ۷۶۴/۲، ۷۶۵/۲، ۷۶۶/۲، ۷۶۷/۲، ۷۶۸/۲، ۷۶۹/۲، ۷۷۰/۲، ۷۷۱/۲، ۷۷۲/۲، ۷۷۳/۲، ۷۷۴/۲، ۷۷۵/۲، ۷۷۶/۲، ۷۷۷/۲، ۷۷۸/۲، ۷۷۹/۲، ۷۸۰/۲، ۷۸۱/۲، ۷۸۲/۲، ۷۸۳/۲، ۷۸۴/۲، ۷۸۵/۲، ۷۸۶/۲، ۷۸۷/۲، ۷۸۸/۲، ۷۸۹/۲، ۷۹۰/۲، ۷۹۱/۲، ۷۹۲/۲، ۷۹۳/۲، ۷۹۴/۲، ۷۹۵/۲، ۷۹۶/۲، ۷۹۷/۲، ۷۹۸/۲، ۷۹۹/۲، ۸۰۰/۲، ۸۰۱/۲، ۸۰۲/۲، ۸۰۳/۲، ۸۰۴/۲، ۸۰۵/۲، ۸۰۶/۲، ۸۰۷/۲، ۸۰۸/۲، ۸۰۹/۲، ۸۱۰/۲، ۸۱۱/۲، ۸۱۲/۲، ۸۱۳/۲، ۸۱۴/۲، ۸۱۵/۲، ۸۱۶/۲، ۸۱۷/۲، ۸۱۸/۲، ۸۱۹/۲، ۸۲۰/۲، ۸۲۱/۲، ۸۲۲/۲، ۸۲۳/۲، ۸۲۴/۲، ۸۲۵/۲، ۸۲۶/۲، ۸۲۷/۲، ۸۲۸/۲، ۸۲۹/۲، ۸۳۰/۲، ۸۳۱/۲، ۸۳۲/۲، ۸۳۳/۲، ۸۳۴/۲، ۸۳۵/۲، ۸۳۶/۲، ۸۳۷/۲، ۸۳۸/۲، ۸۳۹/۲، ۸۴۰/۲، ۸۴۱/۲، ۸۴۲/۲، ۸۴۳/۲، ۸۴۴/۲، ۸۴۵/۲، ۸۴۶/۲، ۸۴۷/۲، ۸۴۸/۲، ۸۴۹/۲، ۸۵۰/۲، ۸۵۱/۲، ۸۵۲/۲، ۸۵۳/۲، ۸۵۴/۲، ۸۵۵/۲، ۸۵۶/۲، ۸۵۷/۲، ۸۵۸/۲، ۸۵۹/۲، ۸۶۰/۲، ۸۶۱/۲، ۸۶۲/۲، ۸۶۳/۲، ۸۶۴/۲، ۸۶۵/۲، ۸۶۶/۲، ۸۶۷/۲، ۸۶۸/۲، ۸۶۹/۲، ۸۷۰/۲، ۸۷۱/۲، ۸۷۲/۲، ۸۷۳/۲، ۸۷۴/۲، ۸۷۵/۲، ۸۷۶/۲، ۸۷۷/۲، ۸۷۸/۲، ۸۷۹/۲، ۸۸۰/۲، ۸۸۱/۲، ۸۸۲/۲، ۸۸۳/۲، ۸۸۴/۲، ۸۸۵/۲، ۸۸۶/۲، ۸۸۷/۲، ۸۸۸/۲، ۸۸۹/۲، ۸۹۰/۲، ۸۹۱/۲، ۸۹۲/۲، ۸۹۳/۲، ۸۹۴/۲، ۸۹۵/۲، ۸۹۶/۲، ۸۹۷/۲، ۸۹۸/۲، ۸۹۹/۲، ۹۰۰/۲، ۹۰۱/۲، ۹۰۲/۲، ۹۰۳/۲، ۹۰۴/۲، ۹۰۵/۲، ۹۰۶/۲، ۹۰۷/۲، ۹۰۸/۲، ۹۰۹/۲، ۹۱۰/۲، ۹۱۱/۲، ۹۱۲/۲، ۹۱۳/۲، ۹۱۴/۲، ۹۱۵/۲، ۹۱۶/۲، ۹۱۷/۲، ۹۱۸/۲، ۹۱۹/۲، ۹۲۰/۲، ۹۲۱/۲، ۹۲۲/۲، ۹۲۳/۲، ۹۲۴/۲، ۹۲۵/۲، ۹۲۶/۲، ۹۲۷/۲، ۹۲۸/۲، ۹۲۹/۲، ۹۳۰/۲، ۹۳۱/۲، ۹۳۲/۲، ۹۳۳/۲، ۹۳۴/۲، ۹۳۵/۲، ۹۳۶/۲، ۹۳۷/۲، ۹۳۸/۲، ۹۳۹/۲، ۹۴۰/۲، ۹۴۱/۲، ۹۴۲/۲، ۹۴۳/۲، ۹۴۴/۲، ۹۴۵/۲، ۹۴۶/۲، ۹۴۷/۲، ۹۴۸/۲، ۹۴۹/۲، ۹۵۰/۲، ۹۵۱/۲، ۹۵۲/۲، ۹۵۳/۲، ۹۵۴/۲، ۹۵۵/۲، ۹۵۶/۲، ۹۵۷/۲، ۹۵۸/۲، ۹۵۹/۲، ۹۶۰/۲، ۹۶۱/۲، ۹۶۲/۲، ۹۶۳/۲، ۹۶۴/۲، ۹۶۵/۲، ۹۶۶/۲، ۹۶۷/۲، ۹۶۸/۲، ۹۶۹/۲، ۹۷۰/۲، ۹۷۱/۲، ۹۷۲/۲، ۹۷۳/۲، ۹۷۴/۲، ۹۷۵/۲، ۹۷۶/۲، ۹۷۷/۲، ۹۷۸/۲، ۹۷۹/۲، ۹۸۰/۲، ۹۸۱/۲، ۹۸۲/۲، ۹۸۳/۲، ۹۸۴/۲، ۹۸۵/۲، ۹۸۶/۲، ۹۸۷/۲، ۹۸۸/۲، ۹۸۹/۲، ۹۹۰/۲، ۹۹۱/۲، ۹۹۲/۲، ۹۹۳/۲، ۹۹۴/۲، ۹۹۵/۲، ۹۹۶/۲، ۹۹۷/۲، ۹۹۸/۲، ۹۹۹/۲، ۱۰۰۰/۲



کہ مدائن لوٹ آئے، اس اشارہ میں ایک فارسی فوج مسلمانوں سے لڑنے کے لئے سوہ  
جبال سے عراق میں داخل ہوئی، اس کی خبر سعدؓ نے خلیفہ کو دی تو یہ حکم موصول ہوا۔  
فارسیوں کے مقابلہ میں ہزار بن خطابؓ کی کمان میں ایک فوج بھیجو جس  
کے ہراول دستوں کے لیڈر ابن ہذیل اسدی ہوں، بازوؤں کے سالار  
عبداللہ بن راسی اور مضارب بن فلان عجمی۔

۱۵۹۔ مسلمان غازیوں کے نام۔

جب مسلمان غازی خانیقین میں مقیم تھے تو یہ خط موصول ہوا خانیقین جلولا سے  
تقریباً بیس پچیس میل شمال مشرق میں اس سڑک پر واقع تھا جو حلوان جاتی تھی شکست  
خورہ فارسی فوجیں جلولا سے بھاگ کر خانیقین میں پناہ گزین ہو گئی تھیں جلولا سے  
ایک عرب فوج ان کے تعاقب میں آئی اور انہیں شکست دے کر خانیقین پر قابض ہو گئی۔  
جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور اہل قلعہ اس شرط پر ہتھیار ڈالنے کو تیار  
ہوں کہ ان کے ساتھ خدا کی منشاء کے مطابق معاملہ کیا جائے تو ان کی یہ  
بات نہ مانو کیونکہ تمہیں ان کے بارے میں خدا کی منشاء کا علم نہیں ہے بلکہ  
وہ اس شرط پر ہتھیار ڈالیں کہ تمہاری صوابدید کے مطابق ان کے ساتھ  
معاملہ کیا جائے، پھر جو مناسب ہو ان کے ساتھ برتاؤ کرو جب تمہارا  
کوئی فوجی دشمن کے کسی سپاہی سے کہے: لا تو جیل یا لا تخف (ڈر  
مت، یا مطرس (مترس، ڈر مت بزبان فارسی) یا لا تدھل (ڈر  
مت بزبان نبطی) اضافہ از سنن بیہقی) تو یہ سارے الفاظ امان کے  
متراوت ہیں کیونکہ خدا سب زبانیں جانتا ہے۔

۱۶۰۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

جلولا کی فتح اور ہاشم کی مدائن واپسی کے بعد سعدؓ کو خبر ملی کہ جزیرہ (میسوپوٹامیہ)  
سے ایک فوج ہرقل کی مدد کے لئے اور دوسری مسلمانوں سے جنگ کے لئے مدائن



کے مغرب میں واقع غربی فرات کے شہر بیت روانہ ہوئی ہے، کمانڈران چیف نے خلیفہ کو اس کی اطلاع دی تو یہ فرمان آیا :-

اہل جزیرہ کی فوجوں سے مقابلہ کے لئے عمرو بن مالک بن عتبہ کی قیادت میں ایک فوج بیت بھیجو، اس کے مقدمۃ الجیش کے لیڈر حارث بن زید عامری ہوں، میمنہ اور میسرہ کی کمان اعلیٰ بالترتیب ربیع بن عامر اور مالک بن حبیب کے ہاتھ میں ہو۔

۱۶۱۔ فاتحین عراق کے نام۔

عراق کے فاتح اکابر کی ایک جماعت نے خلیفہ سے درخواست کی کہ صوفی کو فوج میں تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے تو انہوں نے یہ خط بھیجا :-

صوفی کے پانچ حصوں میں سے چار حصے عراق کے فاتح لشکر کو دیئے جائیں اور پانچواں حصہ (خمس) اس کی مقررہ مدد میں صرف کے لئے میرے پاس بھیج دیا جائے، اگر فاتحین خود صوفی میں آباد ہونا چاہیں تو انہیں اس کا بھی حق ہے۔

صوفی سے مراد وہ اراضی تھی (۱) جس کے مالک شاہی خاندان کے لوگ تھے۔ (۲) جس کی آمدنی شاہراہوں، ڈاک کے راستوں، پلوں کی مرمت اور آتش کدوں کے لئے وقف تھی (۳) جس کے مالک بھاگ گئے تھے یا جنگ میں مارے گئے تھے۔ (۴) جس میں جنگلات تھے، (۵) جس میں تالاب اور چشمے تھے۔ صوفی سے سالانہ بیس لاکھ روپے (چالیس لاکھ درہم) اور بقول بعض پینتیس لاکھ روپے (ستر لاکھ درہم) آمدنی ہوتی تھی۔

۱۶۲۔ فاتحین عراق کے نام۔

اپنے مفتوحہ اراضی (فی) پر قبضہ کر لو، اگر تم نے ایسا نہ کیا اور بہت دن گزر گئے فتقادم الہعد یلحج (۶) میں اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتا ہوں



ماک ٹوگواہ رہنا۔

اس خط میں فی سے مظاہر صوافی کی اراضی مراد ہے

۱۶۳۰۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

فتح بلولہ کے بعد کمانڈران چیف نے دجلہ کے مغرب میں واقع مدائن سے بلولہ تک مفتوحہ عراق کے کاشتکاروں کا شمار کرایا تو ایک لاکھ اور کچھ اوپر تیس ہزار تعداد آئی، انہوں نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے تو یہ فرمان آیا۔

کاشت کاروں کو زراعت کے لئے آزاد چھوڑ دو، ان میں سے جو لوگ تم سے لڑے ہوں یا بھاگ کر دشمن سے مل گئے ہوں اور انہیں تم نے پکڑ لیا ہو تو ان کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو عراق کے دوسرے کاشتکاروں کے ساتھ کر آئے ہو اور حب میں (کسی پیشہ کے) لوگوں کے بارے میں کوئی ہدایت دوں تو ان جیسے دوسرے پیشہ وروں کے ساتھ بھی میری اسی ہدایت کے مطابق عمل کرو۔

۱۶۴۰۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

مذکورہ بالا خط کاشتکاروں کے بارے میں تھا۔ سعدؓ نے ان لوگوں کے متعلق بھی ہدایت طلب کی جو زراعت پیشہ نہیں تھے تو یہ جواب موصول ہوا :-

غیر زراعت پیشہ لوگوں کو اگر تم نے آپس میں تقسیم نہ کیا ہو تو ان کے ساتھ تمہیں اختیار ہے جیسا چاہو معاملہ کرو اور جو لوگ تمہارے ساتھ لڑے ہوں اور اپنی جائیداد اور زمین چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں ان کی جائیداد کے مالک مسلمان ہیں، اگر تم نے انہیں واپس آنے کی دعوت دی ہو اور انہوں نے جزیہ گزار بننا منظور کر لیا ہو اور ان کی جائیداد تقسیم کرنے سے پہلے لوٹادی ہو تو وہ ذمی ہو کر رہیں گے اور اگر تم نے واپس آنے کی دعوت نہ دی ہو تو فاتح غازی ان کی جائیداد کے مالک ہوں گے۔



۱۶۵۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

عراق کی فسطح مکمل ہونے کے بعد عراق سے ایک وفد مدینہ آیا، خلیفہ نے ان کے چہرے بے رونق اور جسم دُبلے دیکھ کر سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ عراق کی آب و ہوا ہمیں راست نہیں آتی۔ خلیفہ نے تحقیق کے لئے سعدؓ کو خط لکھا تو انہوں نے بھی وفد کے قول کی تائید کی، عمر فاروقؓ نے یہ فرمان بھیجا۔

عربوں کو وہی جگہ راست آتی ہے جو ان کے اونٹوں کے لئے سازگار ہوتی ہے۔ سلمانؓ اور عذیفہؓ کو ایک ایسی (صحت بخش) جگہ تلاش کرنے کے لئے بھیجو جو صحرا اور دریا سے متصل ہو لیکن کوئی دریا میرے اور تمہارے درمیان حائل نہ ہو۔

۱۶۶۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

مذکورہ بار دریا کے تحت ہجرت کے سترہویں سال ایک نہایت وسیع میدان میں کوفہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس میدان کا ایک بازو دریا شے فرات سے سیراب ہونے والے سرزوعہ علاقہ سے متصل تھا اور دوسرا صحرائے عرب سے، سب سے پہلے مسجد کی داغ بیل رکھی گئی۔ مسجد کے صحن کے سامنے گورنر کا مکان بیت المال اور دفاتر بنائے گئے، کچھ دن ہی گزے تھے کہ بیت المال میں نقب لگا اور بہت سا روپیہ چوری ہو گیا، اس کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے یہ خط بھیجا:-

مسجد ہشا کہ دیر الامارہ (گورنر کی رہائش گاہ) کے برابر بناؤ اس طرح کہ مسجد کا اندھنی حصہ والا مارے سے متصل ہو۔ مسجد میں نماز پڑھنے کی رات دن موجودگی سے خزانہ محفوظ رہے گا۔

۱۶۷۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

بعض لوگوں کی رائے ہے کہ سعدؓ نے سرکاری رہائش گاہ بنانے کے لئے خلیفہ

سے اجازت مانگی تو یہ جواب دیا:-



ایسی جگہ بنا لو جہاں دھوپ اور بارش سے محفوظ رہو۔ تاریخ و مشق ابن  
عساکر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ کیونکہ دنیا عارضی قیام گاہ ہے۔

۱۶۸ - سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

خلیفہ کے زیر ہدایت سعدؓ نے مسجد دارالامارۃ کے برابر منتقل کر دی دارالامارۃ  
کی عمارت کچی تھی، شاید اسی وجہ سے نقب بھی لگا تھا۔ ایک فارسی رئیس نے اپنی نگرانی  
میں اسے چھپنے سے نبویا، پتھر کے ستون لگائے اور اس میں محل کی سی شان پیدا کر دی  
عمارۃ کے باہر ایک پھانک بھی لگا یا گیا، دارالامارۃ اور مسجد کے ارد گرد بازار تھا اور  
دہاں غیر معمولی شور کے باعث سعدؓ اور ان کے عملہ کے کام میں سخت خلل پڑتا۔ لوگوں  
نے یہ مشہور کر دیا کہ سعدؓ نے ٹھیکہ دار سے کہا تھا کہ ایسی عمارت بناؤ کہ شور و شب کی  
آواز مجھ تک نہ آئے۔ عمر فاروقؓ کو خبر پہنچی کہ سعدؓ نے اپنے لئے محل بنوایا ہے جس کے  
باہر ایک پھانک بھی ہے۔ یہ بات انہیں ناگوار ہوئی، انہوں نے اپنے معتمد بن مسلم کو  
مندرجہ ذیل دیا اور انہیں تاکید کی کہ پیچھے ہی سعدؓ کے محل کا پھانک جلا دیں، ایسا ہی کیا گیا  
خط کا مضمون یہ تھا:-

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک محل بنوایا ہے اور اسے قلعہ کی طرح جائے پناہ  
بنا لیا ہے، اسے قصر سعد کہا جاتا ہے اور تم نے اپنے اور پبلک کے درمیان  
ایک پھانک بھی لگوایا ہے۔ یہ تمہارا محل نہیں بلکہ ہلاکت کا محل ہے۔ اس کے  
اس حصہ میں بوز و باش رکھو جو خزانہ سے متصل ہے باقی عمارت بند کر دو۔  
محل میں کوئی پھانک نہ لگواؤ تاکہ لوگوں کو اندر آنے اور اپنی ضروریات  
تمہارے سامنے پیش کرنے میں رکاوٹ نہ ہو۔ انہیں تمہاری مجلس میں آنے  
اور گھر سے نکلنے وقت تم سے ملاقات کا موقع ملنا چاہیئے۔

۱۶۹ - عثمان بن حنیفؓ کے نام۔

عثمان بن حنیفؓ کو عمر فاروقؓ نے دریائے فرات سے سیراب ہونے والے علاقہ



کی پیمائش اور لگان بندی کا کمشنر مقرر کیا تھا۔ جب وہ پیمائش سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے لگان بندی سے متعلق انہیں یہ مراسلہ بھیجا :-

ہر جریب (ایک سو ساٹھ مربع گز) زمین پر خواہ اس پر عملاً کاشت ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو ایک درہم (آٹھ آنے) نقد اور ایک قفیر غلہ مقرر کرو، انگور کی ہر جریب سے دس درہم (پانچ روپے) اور ترکاریوں کی ہر جریب سے پانچ درہم (دوھائی روپے) وصول کرو لیکن کھجور اور دوسرے پھلدار درختوں پر ٹیکس نہ لگاؤ۔

۱۶۰۔ عثمان بن حنیفؓ کے نام

عراق کی بہت سی اراضی اور جائداد فارسی شاہی خاندان کی ملک تھی، حضرت عمر فاروقؓ نے اس اراضی سے کچھ لوگوں کو جائدادیں عطا کیں، ان میں سے ایک جریر بن عبد اللہ بجلی تھے جنہوں نے عراق کی جنگوں میں بہادری کے جوہر دکھائے تھے، جریر نے خلیفہ سے عراق میں جائداد مانگی تو انہوں نے جریر کو یہ خط دے کر عثمان بن حنیفؓ کے پاس بھیجا :-

جریر بن عبد اللہ بجلی کو اتنی زمین دیدو جو ان کے گزاسہ کے لئے کافی ہو، نہ اس سے کم نہ زیادہ۔

۱۶۱۔ عثمان نے زمین نہیں دی۔ انہیں شاید خط کے بجلی ہونے اندیشہ تھا۔ انہوں نے خلیفہ سے توفیق چاہی تو یہ جواب آیا :-

(زمین کے بارے میں) جریر کا قول اور پیش کردہ خط صحیح ہے، اسے نافذ کرو، تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے رجوع کر لیا۔

۱۶۲۔ حذیفہ بن یمانؓ کے نام۔

حذیفہ بن یمان دجلہ سے سیراب ہونے والے علاقہ کی پیمائش اور لگان بندی کے کمشنر تھے ان کا ہیڈ کوارٹر عراق کا مرکزی شہر مدائن تھا۔ انہوں نے ایک یہودی عورت



سے شادی کر لی، اس کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے یہ فرمان بھیجا۔  
مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے مدائن کی ایک کتابی عورت سے شادی کی ہے۔  
اسے طلاق دے دو۔

۱۶۳۔ خط کی دوسری شکل۔

میں تاکید کرتا ہوں کہ میرا خط پاتے ہی (اپنی بیوی) بیوی کو طلاق دیدو۔  
مجھے ڈر ہے کہ دوسرے مسلمان تمہاری بیوی میں وقتی عورتوں کے حسن و جمال  
سے متاثر ہو کر ان سے شادی بیاہ کرنے لگیں گے اور یہ مسلمان عورتوں کے  
لئے سخت آزمائش ہوگی۔

۱۶۴۔ خط کی تیسری شکل۔

اسے طلاق دے دو۔ تم فارسی علاقہ میں ہو اور مجھے اندیشہ ہے کہ جاہل لوگ کہیں گے  
کہ رسول اللہ کے ایک ساتھی نے کافر عورت سے شادی کر لی ہے۔ وتحلیل الروحنة  
التي كانت من الله في تزوج النساء المجوس (۱)

۱۶۵۔ حذیفہ بن یمانؓ کے نام۔

حذیفہ نے اس حکم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے خلیفہ سے پوچھا کیا کتابی عورت  
سے شادی جائز نہیں ہے تو یہ جواب موصول ہوا۔

کتابی عورت سے شادی جائز ہے لیکن چونکہ عجمی عورتیں دل فریب ہوتی ہیں  
اس لئے اگر تم نے ان سے شادی کی تو وہ تمہاری عرب بیویوں پر چھاپا ہوگی۔  
۱۶۶۔ خط کی دوسری شکل۔

کتابی عورت سے شادی حرام تو نہیں ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہیں تم کتابی بیویوں  
سے شادی بیاہ نہ کرنے لگو۔

۱۶۷۔ حذیفہ بن یمانؓ کے نام۔

یہ خط عبدالرحمن حبلی نے اپنی الاستخراج لا حکام الخراج میں نقل کیا ہے، حذیفہ نے



نے خلیفہ سے پوچھا کہ میرے علاقہ کے کچھ لوگ لگان لگنے سے پہلے اسلام لے آئے تھے اور کچھ لگان و جزیرہ لگنے کے بعد مسلمان ہوئے ہیں، بتائیے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے تو عمر فاروق لے لکھا۔

جو لوگ لگان اور جزیرہ لگنے سے پہلے اسلام لے آئے ہوں ان سے زمین کا عشر لو اور جزیرہ ساقط کر دو اور جو لگان و جزیرہ گزار ہونے کے بعد اسلام لائے ہوں ان سے لگان وصول کرو (جزیرہ نہ لو) کیونکہ ان کی زمین اس وقت ہماری ملک ہو چکی تھی جب وہ غیر مسلم تھے۔

۱۷۸۔ حذیفہ بن یمانؓ کے نام۔

مسلمانوں کو ان کے وظیفے اور راشن دے دو۔ حذیفہ نے خلیفہ کو مطلع کیا کہ سب کو دینے کے بعد بہت سارو پیرو اور راشن بچ رہا ہے تو یہ فرمان موصول ہوا کہ یہ دولت غیر مسلموں سے روکر غازیوں نے حاصل کی ہے۔ یہ عمر اور ان کے کنبہ کا مال نہیں ہے، اسے بھی غازیوں میں تقسیم کر دو۔

۱۷۹۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

ذیل کے خط کا سیاق و سباق بقول سیف بن عمروؓ ہے کہ شام کی فتح اور بڑی فطری قبصر کے شام سے خروج کے بعد ابو عبیدہ بن جراحؓ اپنے ہیڈ کوارٹر حمص میں مقیم تھے اور خالد بن ولیدؓ شمال کے سرحدی شہروں پر حملے کر رہے تھے کہ میسوپوٹامیہ کے عیسائیوں نے قبصر سے خط و کتابت کر کے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا معاہدہ کر لیا اور کچھ عرصہ بعد قبصر اور میسوپوٹامیہ کی فوجوں کے ساتھ حمص پر چڑھائی کی، ان کے کئی ڈویژن شام کی دوسری چھاؤنیوں (اجناد) کی طرف بھیج دیے گئے تاکہ انہیں ابو عبیدہؓ کی مدد کو جانے سے باز رکھیں، ابو عبیدہؓ نے خالد اور کئی دوسرے فوجی سالاروں کو حمص بلا لیا۔ پھر بھی ان کی قوت اتنی نہ ہوئی کہ وہ دشمن کا خاطر خواہ مقابلہ کر سکتے، دشمن نے وہ سارے راستے روک لئے جن سے مسلمان فوجیں اپنے اڈوں سے حمص آسکتیں، ابو عبیدہؓ نے حمص کے قلعہ میں پناہ



لی اور ارجنٹ خط بھیج کر خلیفہ کو صورت حال سے مطلع کیا اور کمک مانگی۔ عمر فاروق نے سعدؓ کو جو کوفہ میں بس چکے تھے یہ خط لکھا :-

جس دن یہ خط موصول ہوا اسی دن ایک فوج قحطاع بن عمرو کی سرکردگی میں حمص بھیجو۔ وہاں ابو عبیدہ کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ فوج کو جلد از جلد حمص پہنچنے کی تاکید کر دی جائے۔

۱۸۰۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

ہشیل بن عدی کی سرکردگی میں ایک فوج جزیرہ کے شہر رقہ بھیجو، جزیرہ کے لوگوں نے ہی بنی نطیوں کے حمص پر حملہ کے لئے ابھارا ہے اور ان سے پہلے قر قیساء کے باشندے ہی حرکت کر چکے ہیں، دوسری فوج عبداللہ بن عقیان کی سالاری میں (جزیرہ کے شہر) نصیبین پر چڑھائی کے لئے روانہ کرو، یہاں کے باشندوں کو بھی اہل قر قیساء نے حملہ کے لئے اکسایا تھا، جب یہ دونوں سالار رقہ اور نصیبین سے فارغ ہو جائیں تو حران اور (جزیرہ کے پایہ تخت) ربا کا قہد کریں، ایک تیسری فوج ولید بن عقبہ کی کمان میں جزیرہ کے (عیسائی) عرب قبائل ربیعہ اور تنوخ کی جانب روانہ کرو اور عیاض بن غنم کو بھی جزیرہ کے محاذ پر بھیجو، اگر جنگ ہو تو دوسرے سارے سالاران فوج عیاض کے ماتحت ہوں گے۔

۱۸۱۔ خط کی دوسری شکل۔

جزیرہ پر فوج کشی کے موضوع پر سیف بن عمر کا بیان کیا ہوا خط اوپر پیش کیا گیا اسی موضوع پر سیرۃ النبی کے مصنف محمد بن اسحاق منی نے حسب ذیل خط نقل کیا ہے :-  
خدا نے شام و عراق مسلمانوں کو فتح کرائے اب تم ایک لشکر کوفہ سے جزیرہ فتح کرانے بھیجو، اس فوج کی کمان ان تین افراد میں سے کسی ایک کے ہاتھ میں ہو :- خالد بن عرفطہ، ہاشم بن عقبہ اور عیاض بن غنم۔



## ۱۸۲۔ بزنی قیصر کے نام۔

جیسا کہ خط ۱۸۱ میں بیان ہوا عمر فاروق نے جزیرہ کی مہم چار افسروں کے سپرد کی تھی جن میں سے ایک ولید بن عقبہ تھے، ان کو حکم تھا کہ جزیرہ کے عرب قبائل کو مسلمانوں کے ساتھ ملا کر بزنیوں سے لڑنے کی دعوت دیں، یہ دعوت قبیلہ ایاد کے علاوہ سب نے مان لی، کچھ قبیلے مسلمان بھی ہو گئے، قبیلہ ایاد کے کئی ہزار افراد گھربار چھوڑ کر بزنی قلمرو میں چلے گئے، ولید بن عقبہ نے مرکز کو اس کی اطلاع دی تو عمر فاروق نے یہ تہدید آمیز مراسلہ قیصر کو بھیجا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک عرب قبیلہ ہمارا ملک چھوڑ کر تہادی قلمرو میں چلا گیا، یہ قبیلہ لوٹا دو دورہ ہم دارالاسلام کے عیسائیوں سے معاہدہ توڑ کر انھیں جلا وطن کر کے تہارے ملک میں بھیج دیں گے۔  
قیصر کے حکم سے قبیلہ ایاد کے چار ہزار آدمی اسلامی قلمرو میں لوٹ آئے، جزیرہ پر مسلمانوں کا قبضہ بقول سیف بن عمرؓ اور مقبول ابن اسحاقؓ ۹۱ھ میں ہوا۔  
۱۸۳۔ ولید بن عقبہؓ کے نام۔

جزیرہ کا ایک بڑا اور ممتاز عیسائی عرب قبیلہ تغلب تھا۔ ولیدؓ نے اس کے اکابر کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی لیکن وہ ترک مذہب کے لئے تیار نہیں ہوا اور جزیرہ گزار ہو کر اس نے اپنی جان مال اور مذہب کی امان لینے پر اصرار کیا، ولیدؓ نے کہا کہ تم عرب ہو اور عربوں کو جزیرہ دینے کا حق نہیں ہے۔ تمہیں مسلمان ہونا پڑے گا۔ تغلب کے اکابر نے اپنا مذہب چھوڑنے سے پھر انکار کر دیا اور ولیدؓ سے درخواست کی کہ ہمارے معاملہ میں خلیفہ سے رجوع کیا جائے، ولیدؓ نے صورت حال سے عمر فاروق کو مطلع کیا تو یہ جواب آیا:-

صرف جزیرہ نما نے عرب کے بسنے والے عربوں کے لئے اسلام قبول کرنا ضروری ہے، تغلبی عرب اگر اسلام قبول نہ کریں اور جزیرہ دینے کو تیار ہوں تو



انہیں ایسا کرنے کی اجازت دی جائے، بشرطیکہ وہ آئندہ اپنے بچوں کو عیسائی بنانے سے باز رہنے کا عہد و پیمان کریں، جزیہ گزار ہونے کے بعد اگر کوئی تغلبی عرب مسلمان ہو تو اس کا اسلام قبول کر لیا جائے۔  
۱۸۴ - نعمان بن عدیؓ کے نام۔

نعمان بن عدی صحابی کو عمر فاروقؓ نے ضلع یسان (زیریں عراق) میں خراج مقرر کیا۔ جب نعمانؓ مدینہ سے جانے لگے تو ان کی بیوی وطن چھوڑ کر پردیس جانے کے لئے تیار نہ ہوئیں اور نعمان کو تنہا جانا پڑا۔ یسان کی شادابی اور آسائش نعمان کو بہت بھائی اور انہوں نے بیوی کو بلانے کے لئے شوق انگیز شعر لکھے جن میں سے چند یہ ہیں:-

من مبلغ الحسناء ان حلیہا      بعیان یسقی فی زجاج وحنم  
کوئی ہے جو میری بیوی کو بہ خیر پہنچا دے کہ تمہارے شوہر کو شیشہ کے گلاس اور فیروزہ بند سے شراب پلائی جاتی ہے۔

اذا شئت غنتی وهاقین قریہ      ومناجۃ یجذو علی کل منیم  
جب گانا سننے کو میری چاہتا ہے تو سر راہ ناچنے والا جنگ نواز اور گاؤں کے مقدم مجھے گانا سناتے ہیں۔

لعل امیر المومنین یسوء      تناد منافی الجوسق المتهدم  
اگر امیر المومنین کو معلوم ہو جائے کہ میں ساتھیوں کے ساتھ ٹوٹے قطع میں بیٹھ کر شراب پیتا ہوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ ناراض ہوں گے۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمّ تنزیل الكتاب اللہ العزیز العلیم غافر  
الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی العلول۔ واضح ہو کہ تمہاری وہ نظم جس کا ایک شعر ہے:-

لعل امیر المومنین یسوء      تناد منافی الجوسق المتهدم  
میں نے سنی واقعی مجھے تمہارے یہ شعر بُرے لگے اور میں تمہیں معزول کرتا ہوں۔



طبقات ابن سعد (لاندن ۴/۱۰۳) میں ہے کہ عمر فاروقؓ نے اشعار سن کر کہا :- بلاشبہ مجھے یہ اشعار بُرے لگے ہیں، اگر کوئی نعلین کے پاس جانے تو کہہ دے کہ میں نے انہیں معزول کر دیا ہے۔ ابن سعد کے راویوں نے معزول کے خط کا ذکر نہیں کیا۔

۱۸۵۔ کوذ کے قاضی ابو قرة کے نام۔

کچھ لوگ یہ کہہ کر سرکاری روپیہ لیتے ہیں کہ ہم جہاد کے لئے جائیں گے، پھر جب حاکم انہیں جہاد پر جانے کا حکم دیتے ہیں تو وہ مال دیتے اور جہاد کے لئے نہیں جاتے۔

۱۸۶۔ قاضی شریح کے نام۔

یہ سلسلہ میں کوذ کے قاضی مقرر ہوئے اور ساٹھ سال سے زیادہ اس منصب پر

فائز رہے۔

اگر تمہارے پاس کوئی ایسا مسند آئے جس کا حل قرآن میں ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کرو اور کسی مجتہد کی رائے کی طرف دھیان نہ دو اور اگر مسئلہ ایسا ہو جس کا حل قرآن میں نہ ہو لیکن سنت میں ہو تو اس کے مطابق عمل کرو اور اگر قرآن و سنت دونوں میں موجود نہ ہو تو مستند و ممتاز مجتہدوں کی رائے کا سہارا لو اور اگر انہوں نے بھی کوئی قانونی حل فراہم نہ کیا ہو تو تمہیں اختیار ہے خواہ اپنے اجتہاد سے کام لو خواہ مجھ سے رجوع کر لو اور میرا خیال ہے بہتر یہی ہے کہ مجھ سے رجوع کر لو۔

۱۸۷۔ قاضی شریح کے نام۔

عدالت میں نہ لڑو، نہ جھگڑو، نہ بیچو، نہ خریدو اور جب غصہ میں ہو تو کوئی مقدمہ فیصلہ نہ کرو۔

۱۔ ابن سعد ۴/۱۰۲، بیہقی ۱۰/۱۱۰، کنز العمال ۱۰/۵۵۷ و ۳/۱۴۲۔ ابن قیم (اعلام الموقعین ص ۵۱/۵۱ و ۵۱/۵۲) انانہ الخفاء ۲/۸۵-۸۶، باختلاف متن لکھ جاحظ ۲/۵۵،



بعض راوی کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا دونوں خطوں کی بیشتر ہدایات خلیفہ نے شریعت کو زبانی دی تھیں جب وہ اپنے عہدہ کا چارج لینے کو ذرا روانہ ہو رہے تھے، ہدایات کے الفاظ یہ تھے :-

قرآن میں تمہیں جو فیصلہ ملے اسے بے چون و چرا اختیار کر لو اور اگر نہ ملے  
تو سفت کی طرف رجوع کرو، اگر وہاں بھی نہ ملے تو اپنے اجتہاد سے کام  
لو، اس کے علاوہ عدالت میں نہ کسی سے رٹو نہ جھگڑو نہ کوئی چیز خریدو  
وہ بیچو یہ

۱۸۸۔ قاضی شریعہ کے نام۔

(چھوٹے بڑے) دانتوں اور (چھوٹی بڑی) انگلیوں کے تاوان میں کئی فرق نہیں ہے۔

۱۸۹۔ قاضی شریحؒ کے نام۔

یا وہ بچہ جسے اس کی ماں دارالحرب سے دارالاسلام لائے اس کی ماں کا وارث نہیں ہو سکتا جب تک کہ گواہ اس باپ کی شہادت نہ دیں کہ بچہ اسی کا ہے، چاہے ماں اپنا بچہ ثابت کرنے کے لئے اسے ولادت کے چترٹوں ہی میں لپیٹ کر کیوں نہ لائے۔

۱۹۰۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

یہ دجزو نے جب دیکھا کہ ایک طرف عرب فوجیں عراق میں گھس پڑی ہیں اور دوسری طرف انہوں نے ابواز کے ایک اہم حصہ پر قبضہ کر لیا ہے تو وہ سخت پریشان ہوئے۔ ابواز اور فارس میں اپنے ماتحت حاکموں کو غیرت دلائی اور ان پر دباؤ ڈالا کہ وہ راجوں کو ملک سے ہٹانے کے لئے تنہا، دھن کی بازی لگادیں، عراق اور ابواز کے رئیسوں میں جوش پیدا ہو گیا اور وہ شد و مد سے فوجی تیاری میں مشغول ہو گئے۔ ابواز کے عرب کمانڈران چیف حرقوم بن زبیر کو خبر پہنچی کہ علاقہ کے جزیرہ گزافارسی حاکم ہرمزان نے ایک بڑی فوج تیار کی ہے اور فارس و عراق کے رئیسوں کے تعاون



سے مسلمانوں پر حملہ کا منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے عمر فاروق کو صورتِ حال سے مطلع کیا اور کمک مانگی۔ خلیفہ نے کوفہ کے گورنر سعدؓ کو یہ ارجنٹ مراصلہ بھیجا۔

اہواز کے محاذ پر جلد ایک بڑی فوج بھیجی جس کے سالار اعلیٰ نعمان بن مقرن ہوں اس فوج کے سالار سؤید بن مقرن، عبداللہ بن ذی السہمین، جبریر بن عبداللہ جمہیری اور جبریر بن عبداللہ بنجلی (رسالوں کے ساتھ) ہرمزان کے مستقر کا رخ کریں اور تحقیق کریں کہ اس کے باریں تقض عہد کی جو افواہ گرم ہے کہاں تک درست ہے اور اس کے ارادے کیا ہیں۔

۱۹۱۔ ابو موسیٰ اشعری کے نام۔

سعدؓ کو مذکورہ بالا فرمان لکھنے کے بعد ذیل کامراسلہ ابو موسیٰ اشعریؓ کو جو اس وقت بصرہ کے گورنر تھے ارسال کیا :-

اہواز کو ایک بڑی فوج سہیل بن عدی کے برادر سہیل بن عدی کی قیادت میں روانہ کرو، ان کے ساتھ یہ سالار ہوں :- براء بن مالک، عامر بن عمرو، مجزاة بن ثور، کعب بن ثور، عرفجہ بن ہرثمہ، حذیفہ بن محسن، عبدالرحمن بن سہل اور حصین بن معبد، بصرہ اور کوفہ کی کل فوجوں کی کمان ابو سبرہ بن ربیع (صحابی) کو تفویض کرو، جو فوجیں بطور کمک بعد میں آئیں وہ بھی ابو سبرہ کے ماتحت ہونگی۔

۱۹۲۔ جندی سابور کی فتح کے نام۔

عرب فوجیں رام ہرمز، ایذج، تستر اور سوس فتح کر کے اہواز کے آخری اہم شہر جندی سابور کا محاصرہ کئے ہوئے تھیں کہ ان کے ایک غلام نے کسی کو اطلاع کئے بغیر ایک تیر میں پروانہ امان باندھ کر شہر ہنپاہ کے اندر پھینکا، شہر کے لوگوں کے سخت پریشانی میں یہ پیغام ملا تو انہوں نے دروازے کھول دیے اور ان کے چوپائے باہر نکل آئے، مسلمان یہ حال دیکھ کر حیران ہوئے اور اہل شہر سے دروازہ کھولنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ تم نے چوپروانہ امان تیر میں باندھ کر پھینکا تھا اسے دیکھ کر ہم نے دروازے کھول دیے ہیں اور



جزیرہ دے کر اپنی جان، مال اور مذہب کی امان چاہتے ہیں، مسلمانوں نے کیمپ میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ایک غلام نے یہ اقدام کیا تھا۔ ان کے فوجی اکابر نے کہا کہ پروانہ امان ہماری بغیر اجازت ایک غلام نے پھینکا تھا۔ ہم اس کے پابند نہیں ہیں، اعیان شہر یہ پروانہ امان آپ ہی کی طرف سے آیا ہے اسے چاہے آپ نے بھیجا ہو یا آپ کے غلام نے، اگر آپ اس کا احترام کرنے کو تیار نہیں ہیں تو ہم شہر پناہ کے دروازے بند کئے لیتے ہیں، اس باب میں عمر فاروق سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے لکھا۔

خدا نے ایفائے عہد کا مرتبہ بہت بلند رکھا ہے۔ تم اس وقت تک با وفا نہیں ہو سکتے جب تک ایفائے عہد کی صحت میں شک کے باوجود ایفائے عہد نہ کرو۔ جندی ساہور کے باشندوں کے ساتھ جو وعدہ غلام کے پروانہ میں کیا گیا ہے، اسے پورا کرو اور اہل شہر کو امان دیدو۔

۱۹۳۔ خط کی دوسری شکل۔

اخبار و آثار کے بعض ناقلوں کی رائے میں پروانہ امان کا واقعہ صوبہ فارس کے ساحلی شہر سیراف کے محاصرہ کے دوران پیش آیا تھا اور عمر فاروق کے خط کا مضمون یہ تھا۔ مسلمان غلام (مسلمانوں کے غلام۔ کتاب الاموال ابن سلام) کی حیثیت دوسرے مسلمانوں کی سی ہے، اگر غلام امان دیدے تو یہ ایسا ہے گویا مسلمانوں نے امان دی ہو۔ لہذا امان نافذ کر دی جائے۔

۱۹۴۔ خط کی تیسری شکل۔

غلام سے مسلمانوں کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی امان مسلمانوں کی امان کے برابر ہے۔

۱۹۵۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

کسی گھوڑے کو خصی نہ کرو اور نہ دو میل سے زیادہ دوڑاؤ۔

لے طبری ۲۲۱/۴ لے بلاذری ۳۸۲ ابن سلام ص ۱۸۶/۵ لے بلاذری ۳۸۲ لے سرخی ۶۲/۱



۱۹۶۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام  
ایک مسلمان نے کوفہ کے خزانہ میں ڈاکہ ڈالا۔ گورنر نے خلیفہ کو اس واقعہ کی خبر  
کی تو یہ جواب آیا :-  
چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۱۹۷۔ سعد بن ابی وقاصؓ یا عمار بن یاسر کے نام۔  
عمار بن یاسر سعدؓ کے بعد ۲۱ھ میں کوفہ کے گورنر ہوئے تھے  
بغداد کے ماتحت علاقہ نہر الملک کی مالک ایک ذمی عورت تھی وہ مسلمان ہو گئی  
اور اس نے گورنر کوفہ سے درخواست کی کہ چونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے مجھ سے  
لگان کی بجائے عشر (دسواں حصہ) وصول کیا جائے جو مسلمانوں سے وصول کیا جاتا  
ہے۔ گورنر نے اس معاملہ میں خلیفہ سے رجوع کیا تو انہوں نے عورت کی درخواست مسترد  
کر دی۔ ان کی رائے تھی کہ چونکہ زمین اس کے مسلمان ہونے سے پہلے بروز شمشیر مسلمانوں کی  
ملک ہو چکی ہے اس لئے اس کے مسلمان ہونے کے باوجود اسے لگان سے چھوٹ نہیں دی  
جاسکتی۔ خلیفہ کا فرمان ان دو جملوں پر مشتمل تھا :-

زمین عورت کو دے دی جائے اور اس سے لگان وصول کیا جائے۔

۱۹۸۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔  
مال غنیمت سے ہر غازی کو حصہ دینے کے بعد سعدؓ کے پاس کچھ روپیہ بچ رہا انہوں  
نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ اسے کس طرح ٹھکانے لگایا جائے تو یہ جواب دیا :-  
بچا ہوا روپیہ قرآن خوانوں کو دیدو۔

اس فرمان کے بعد سعدؓ کے پاس دو شہسوار آئے جنہیں قرآن تو یاد نہ تھا لیکن  
انہوں نے جنگ میں کار ہائے نمایاں انجام دیئے تھے۔ ان میں سے ایک نے جس کا نام  
بشر بن ربیعہ تھا کچھ بھی کہے جن میں اپنی ممتاز جنگی خدمات کا ذکر کر کے انعام حاصل  
کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی، سعدؓ نے خلیفہ سے بچا ہوا روپیہ ان دونوں کو دینے کی

لے ابو یوسف ۱۷۱/۲۸۵ م (مخاطب خط طارق بن ثباب)







لوگوں کا چہنیا بنا دیتا ہے، پس یہ معلوم کرنے کے لئے کہ خدا تمہیں کتنا چاہتا ہے یہ دیکھو کہ لوگ تمہیں کتنا چاہتے ہیں، یاد رہے کہ خدا کو جتنا خوش رکھو گے اتنا ہی اس کے انعام و اکرام سے بہرہ ور ہو گے۔

۲۰۳۔ سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

فارس کے بادشاہ یزدجرد نے جب دیکھا کہ عربوں نے ابواز کا صوبہ بھی فتح کر لیا ہے اور ان کے حوصلے برابر بڑھتے جا رہے ہیں تو اس نے ملک کے صوبے داروں کو ارجنٹ خط لکھے اور ان سے فوجیں طلب کیں۔ اس نے عربوں سے مقابلہ کے لئے صوبہ جبال کا قلعہ بند اور کوہستانی شہر نہاوند منتخب کیا جہاں اسے بہت سی دشمنی سہولتیں حاصل تھیں۔ عمر فاروقؓ کو یزدجرد کی فوجی تیاری کی خبر موصول ہوئی تو انہوں نے گورنر کو ذہ سعد کو یہ خط بھیجا۔

نعمان (بن مقرن) نے مجھے لکھا ہے کہ تم نے انہیں تحصیل خراج کا کام سونپا ہے جو انہیں ناپسند ہے۔ ان کے دل میں جہاد کی لگن ہے۔ لہذا تم وقت کی سب سے اہم مہم نہاوند کا انہیں سپہ سالار بنا کر بھیج دے۔

۲۰۴۔ نعمان بن مقرنؓ کے نام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے نعمان بن مقرن کو سلام علیک، اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، مجھے معلوم ہوا ہے کہ فارسیوں کی ایک بڑی فوج تم سے لڑنے نہاوند میں جمع ہوئی ہے۔ میرا خط پاکر خدا کے حکم و مدد سے ان مسلمانوں کے ساتھ جو تمہارے پاس ہیں بھل کھڑے ہو۔ انہیں پتھر پلے یا دشوار گزار راستوں سے مت لے جانا نہ انہیں کسی جائز حق سے محروم کرنا نہ وہ اسلام سے منحرف ہو جائیں گے۔ جنگوں سے بھی انہیں نہ گزارنا (جہاں وہ بیماریوں میں مبتلا ہوں یا دزدوں کا قلمہ بنیں) مجھے ایک مسلمان کی جان

لے ازالۃ الخفاء، ۲/۱۸۲، طبری، ۲۲۲ھ، مائن سے آغازاً ساڑھے تین سو میل شمال مشرق میں ایک کوہستانی ضلع تھا۔



ایک لاکھ دینار سے زیادہ عزیز ہے۔

### ۲۰۵۔ خط کی دوسری شکل۔

بعد سلام کے واضح ہو کہ اہل کوفہ نے مجھے مطلع کیا ہے کہ فارسی لشکر بہت بڑی تعداد میں اسلام کا چراغ گل کرنے نہادند میں جمع ہوا ہے۔ مجھے خدا کے فضل سے پوری امید ہے کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔ میں نے اہل کفر و ضلالت کے لئے ایک لشکر تیار کیا ہے اور تمہیں اس کا سالار مقرر کرتا ہوں۔ یہ خط پا کر تمہیں چاہیئے کہ ان مسلمانوں کے ساتھ جو چلنے کو تیار ہوں مدائن کا رخ کرو اور وہاں قصر ربیع کے پاس کیمپ لگاؤ تاکہ بصرہ اور کوفہ سے جو فوجیں اس مہم کے لئے مقرر کی گئی ہیں تم سے آئیں۔ جب ساری فوج یکجا ہو جائے تو تم خدا کی مدد اور نظر کرم پر بھروسہ کر کے نہادند کو روانہ ہو جانا اور وہاں پہنچ کر جنگی کارروائی شروع کر دینا۔ مجھے پوری امید ہے کہ خدا تمہاری مدد کرے گا اور دشمن سرنگوں ہوگا۔ سائب بن اقرع کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ انہیں جو کام سونپا ہے تمہیں زبان بتائیں گے اور تمہارے ساتھ رہیں گے۔ تم پر لازم ہے کہ خدا کی مدد اور فضل پر بھروسہ رکھو اور اس کے وعدہ کو برحق سمجھو جو اس نے فارس و شام کی فتح کا ہم سے کیا ہے۔ خدا اپنے وعدہ سے کبھی نہیں پھرتا۔ ان الله لا يخلف الوعداء۔ جب دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم پامردی سے ڈٹے رہنا اور صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہنا۔ خدا صبر کرنے والوں کے حق میں فرماتا ہے کہ انہیں بے اندازہ انعام ملے گا۔ يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب۔

اس سے ملتا جلتا خط نسخ التواریخ میں بھی موجود ہے۔ جلد ۴ ص ۳۹۶۔

### ۲۰۶۔ نمان بن مقرنؓ کے نام۔

مذکورہ بالا خط کے راوی محمد بن اسحاق میں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلیفہ نے



گورنر کوفہ کو ہدایت کی تھی کہ نعمان بن مقرن کو نہاوند میں فارسی افواج سے لڑنے کے لئے بھیجیں۔ مراسلہ ذیل سیف بن عمر نے نقل کیا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ خلیفہ نے خود نعمان کو نہاوند جانے کا حکم دیا تھا جب وہ اہواز میں ایک فوجی مہم انجام دینے گئے ہوئے تھے۔ حسب تصریح سیف جب نعمان عراق کے ضلع کسگر کے محصل رگان تھے تو خلیفہ نے انہیں ہواز بھیجا تھا جہاں اس صوبہ کے فارسی حاکم ہرمزان نے جزیہ کا معاہدہ توڑ کر کئی فارسی حلیفوں کے ساتھ بغاوت کر دی تھی نعمان اہواز میں راہمرا اور ایندج نیز دوسری کئی اہم فتوحات حاصل کر کے دم لے رہے تھے کہ عمر فاروق کا یہ مراسلہ انہیں موصول ہوا۔

میں نے تمہیں اس شکر کا سالار مقرر کیا ہے جو فارسیوں سے (مقام نہاوند) صف آرا ہوگا، تم اہواز کے محاذ سے چل دو اور ماہ لے جا کر کیمپ لگاؤ۔ میں نے افواج کوفہ کو لکھا ہے کہ وہ تمہارے پاس جا پہنچیں، جب تمہارا لشکر اکٹھا ہو جائے تو فیروزان (فارسی سپہ سالار) اور اس کی فارسی و غیر فارسی فوجوں سے جنگ کے لئے چل دینا، مسلمانوں کو چاہیے کہ خدا سے فتح کی دعا مانگتے رہیں اور لاحول و لا قوۃ الا باللہ کا ورد رکھیں۔

۲۰۷۔ خط کی دوسری شکل۔

میں نے ایک شکر مدینہ کوفہ اور بصرہ نہاوند بھیجا ہے اور تمہیں اس کا سالار اعلیٰ مقرر کیا ہے۔ اس لشکر میں طلحہ بن خویلد اور عمرو بن معدیکرب موجود ہیں۔ ان کو اپنے ساتھ رکھو اور جنگی معاملات میں ان سے صلاح مشورہ لو۔ اگر تمہارے ساتھ کوئی حادثہ پیش آئے تو سپہ سالار حذیفہ (بن یمان) ہوں گے، اور اگر حذیفہ قتل ہوں تو جریر بن عبد اللہ اور اگر جریر قتل ہوں تو مغیرہ بن شعبہ ان کی جگہ لیں گے اور مغیرہ قتل ہوں تو اشعث بن قیس سالار اعلیٰ ہوں گے۔

۱۷ ماہ سے مزد غالباً ماہ شہریار ہے جو طوان سے اندازاً پندرہ بیس میل شمال مشرق میں واقع تھا۔

۱۷ طبری ۲/۲۳۹ ۱۷ اکتفار ورق ۲۲۲۔



## ۲۰۸۔ نعمان بن مقرنؓ کے نام

سیف بن عمر کا بیان ہے کہ جب نعمان طرز نامی شہر میں خمیزن تھے تو انہیں ذیل کامر اسد موصول ہوا، طرز حلوان سے لگ بھگ چالیس یا بیس میل مشرق میں خراسان جانیوالی سرک سے کوئی بیس میل ہٹ کر ایک وسیع میدان میں واقع تھا، کوفہ کی فوج اسی جگہ نعمان سے ملی تھی، طرز سے نہاوند اندازاً سو میل دور تھا نعمانؓ نے اسی جگہ سے طلیحہ، عمرو بن معدیکرب اور عمرو بن سلمیٰ کی سرکردگی میں گشتی دستے فارسی لشکر کے حالات اور گرد و پیش کا جغرافیہ معلوم کرنے بھیجے تھے۔

”تمہاری فوج میں ایسے لوگ ہیں جو عہد جاہلیت میں بڑے سورا اور صاحب اقتدار تھے، انہیں ایسے لوگوں پر ترجیح دو جنکی جنگی بصیرت ان سے کم ہو، ان سے مشورہ کرو اور اس کے مطابق عمل کرو طلیحہ، عمرو بن معدیکرب اور عمرو بن ابی سلمیٰ سے جنگی معاملات میں صلاح لو لیکن انہیں کوئی عہدہ نہ دو“

۲۰۹۔ خط کی دوسری شکل۔

تمہاری فوج میں دو شخص ہیں ایک عمرو بن معدیکرب اور دوسرا طلیحہ بن خویلد جس کا تعلق اسد کی شاخ قعین سے ہے، ان دونوں کو جنگ میں شریک کیا جائے، ان سے جنگی معاملات میں صلاح مشورہ لو لیکن انہیں کوئی فوجی عہدہ نہ دو“

۲۱۰۔ خط کی تیسری شکل۔

تمہارے لشکر میں دو نامور عرب بہادر ہیں: عمرو بن معدیکرب اور طلیحہ بن خویلد۔ انہیں فوج میں حاضر رکھو۔ ان کی تادیب کرو اور جنگی امور میں ان سے مشورہ لو انہیں گشتی دستوں میں بھیجو لیکن انہیں کوئی عہدہ نہ دو اور جب جنگ ختم ہو جائے تو ان کا مرتبہ گھٹا کر وہی کر دو جس پر وہ تھے“

۲۱۱۔ خط کی چوتھی شکل۔



اپنی جنگ میں عمرو بن سعد بکوب اور طلحہ ازدی (اسدی) سے انہیں کوئی فوجی عہدہ دیتے بغیر مدد کو کیونکہ ہر کاری گراپنے ہنر سے خوب واقف ہوتا ہے۔

۲۱۲۔ نہاوند کی فارسی فوجوں کے نام۔

نعمان بن حکم تھا کہ لڑنے سے پہلے فارسیوں کو اسلام کی دعوت دیں اس کے علاوہ عمر فاروق نے براہ راست بھی یہ مراسلہ بھیجا جسے مغیرہ بن شعبہ نے فارسی فوجوں کو پڑھ کر سنایا۔

ہم تمہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں جس کی خدا اور رسول نے دعوت دی ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تم ہمارے بھائی ہو، تمہیں وہ سارے حقوق ملیں گے جو ہمیں حاصل ہیں اور تم نے ایسا کیا تو تم ہمارے بھائی ہو، تمہیں وہ سارے حقوق ملیں گے جو ہمیں حاصل ہیں اور تم پر وہ ساری فتنہ واریاں عاید ہوں گی جو ہم پر عاید ہیں، اگر تم مسلمان ہونا نہیں چاہتے تو جزیہ دو اور اگر جزیہ دینے کے لئے بھی تیار نہیں تو ہم تمہارے خلاف خدا سے مدد کے طلبگار ہوں گے۔

۲۱۳۔ ابواز کے سالاروں کے نام۔

صوبہ ابواز کی حد مشرق میں صوبہ فارس سے ملتی تھی اور شمال میں صوبہ جبال سے جس کے مغربی ضلع نہاوند میں فارسی فوجیں جمع ہو رہی تھیں۔ صوبہ فارس سے نہاوند جانے کے کئی راستے ابواز سے ہو کر گزرتے تھے اور ایک بڑی سڑک براہ راست جبال کے شہر تخی (اصفہان) سے ہو کر جاتی تھی۔ عمر فاروق نے نہاوند میں فارسیوں کے مقابلہ کے لئے جو قدم اٹھائے ان میں سے ایک یہ تھا کہ انہوں نے ابواز کے سرحدی سالاروں کو حکم دیا کہ سرحد پر مسلح چوکیاں بنالیں اور فارس سے نہاوند کمک نہ جانے دیں۔ اہل فارس کو اپنے بھائیوں کے خلاف (نہاوند میں) مدد کرنے سے باز



رکھو اور اس طرح اپنی قوم اور اراضی کی حفاظت کرو، فارس اور  
اہواز کی سرحد پر ڈٹے رہو حتیٰ کہ میں نئی ہدایات بھیجوں۔

۲۱۴۔ عبداللہ بن عبداللہ بن عثمانؓ کے نام۔

سعد بن ابی وقاصؓ کی معزولی کے بعد کوفہ کے گورنر مقرر ہوئے تھے، عمر فاروقؓ نے  
نعمان بن مقرن کو خط لکھنے کے بعد عبداللہ کو یہ فرمان بھیجا۔  
کوفہ سے اتنی اتنی فوج نعمان بن مقرن کے پاس بھیجو، میں نے انہیں لکھا  
ہے کہ اہواز سے ماہ (غالباً ماہ شہریار) کی طرف پیش قدمی کریں،  
کوفہ کی فوج کو چاہیے کہ ماہ میں نعمان سے جا ملے اور اسے ساتھ لے کر  
نعمان نہادند کا رخ کریں، نعمان کے پاس پہنچتے تک کوفہ کی فوج کے  
سالارِ اعلیٰ حذیفہ بن یمان رہیں گے، میں نے انہیں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر  
تمہارے ساتھ کوئی حادثہ پیش آئے تو سالارِ اعلیٰ حذیفہ ہونگے اور حذیفہ مار  
جائیں تو نعیم بن مقرن ان کی جگہ لے لیں گے۔

۲۱۵۔ عبداللہ بن عبداللہ بن عثمانؓ کے نام۔

ہرمزان صوبہ اہواز کا فارسی حاکم تھا اس کے علاقہ کا جنوبی حصہ مسلمانوں نے  
سلاطین میں فتح کر لیا تھا۔ سلاطین میں اس نے مسلمانوں سے مقابلہ کی تاب نہ لا کر  
اپنے باقی علاقہ کے لئے جو جندی سابور، رامہرمز، سوس اور مہر جالنداق پر مشتمل تھا۔  
جزیرہ کے بالمقابل سمجھوتہ کر لیا تھا، اس سمجھوتہ کی خبر شاہ فارس نے وچو کو ہوئی جو اس  
وقت بے اور بقول بعض مرو میں جنگی منصوبے بنا رہا تھا تو اسے سخت کوفت ہوئی اور اس  
نے صوبہ فارس کے گورنر شہرک اور وہاں کے دوسرے فوجی منصب داروں کو لکھا۔  
معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنے شاندار مذہب کو خیر باد کہہ چکے ہو، تم نے عربوں کی طرف سے  
آنکھیں بند کر لی ہیں۔ انہوں نے پہلے مغربی و جنوبی عراق اور پھر مدائن پر قبضہ کیا لیکن  
تم نے کوئی خبر نہ لی، پھر حیب وہ اہواز کی طرف متوجہ ہوئے تب بھی تم نے ہرمزان کی



مدد نہیں کی اور اسے مجبوراً عربوں سے سمجھوتہ کرنا پڑا یہی نہیں ان عربوں نے خود تمہاری زمین پر حملہ کیا (علاء حضرت کی فارس پر فوج کشی کی طرف اشارہ ہے) اور تم ایسے غافل رہے کہ وہ صحیح سلامت تمہارے ملک سے بچ کر نکل گئے، اب غیرت و حمیت سے کلام لو اور ہرمزان کی مدد کے لئے سپاہی اور جانور بھیجو تاکہ وہ جنگ کے لئے تیار ہو سکے اور ابھواز کو عربوں کے غنچے سے نکال لے۔

دوسرا خط ہرمزان کو لکھا جس میں تھا کہ میں نے فارس کے گورنر شہرک کو فرمان بھیجا ہے کہ ایک لشکر تمہاری مدد کو لے کر جاٹے۔ خاطر جمع رکھو اور جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یزدجرد نے ابھواز کے مفتوحہ شہروں کو بھی سفارتیں بھیجیں اور سارے علاقہ میں بغاوت کی لہر دوڑادی۔ یہاں کے کئی شہر پہلے ہی جزیہ کے معاہدے توڑ چکے تھے، ان میں سے ایک تئسہ کا عظیم قلعہ بند شہر تھا، اس قلعہ اور بقول بعض سنگدہ میں تئسہ کا محاصرہ ہوا، فارسیوں کی طرف سے ہرمزان خود جنگ کی قیادت کر رہا تھا۔ قلعہ بند فرجیں جب چاہتیں خون کی ہولی کھیل کر پھر قلعہ بند ہو جاتیں جب محاصرہ کو کئی مہینے گزر گئے اور مسلمان پڑے پڑے اکتا گئے تو ایک فارسی نے قلعہ میں داخل ہونے کے ایک خفیہ راستہ کی نشاندہی کی مسلمان اس راستہ سے قلعہ میں گھس گئے اور اسے فتح کر لیا، ہرمزان نے قریب کے ایک دوسرے پاڑی قلعہ میں پناہ لی اور اس شرط پر ہتھیار ڈالنے کو تیار ہوا کہ عمر فاروق خود اس کی قسمت کا فیصلہ کریں، شرط مان لی گئی اور ایک وفد جس میں مشہور دانائے عرب احنف بن قیس تھے۔ ہرمزان اور خمس کے ساتھ مدینہ روانہ ہوا۔ ابھواز کی کئی بغاوتیں اور ہرمزان کی دوبارہ معاہدہ شکنی سے عمر فاروق کو شبہ پیدا ہوا کہ مسلمان عمال جزیہ گزار فارسیوں سے بدسلوکی کرتے ہوں گے، انہوں نے وفد کے ارکان سے کہا: مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان ذمیوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں جیسی وہ بغاوت پر مجبور ہو جاتے ہیں، وفد کے اکابر:۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے مسلمانوں کا سلوک ذمیوں کے ساتھ اچھا ہے۔ عمر فاروق:۔ پھر یہ بغاوتیں کیوں ہوتی ہیں؟ دانائے عرب احنف بن قیس:۔ امیر المومنین آپ نے فارس میں پیش قدمی سے ہمیں باز رکھا ہے۔ آپ کا فرمان ہے



کہ جتنا علاقہ ہمارے پاس ہے اسی پر اکتفا کریں، بات یہ ہے کہ شاہ فارس زندہ ہے اور اپنی قوم کے درمیان موجود ہے۔ وہاں کے باشندے برابر ہمارے ساتھ برسرِ پیکار ہیں گے کیونکہ جب کسی ملک میں دو حریف بادشاہ ہوتے ہیں تو وہ لڑتے ہیں حتیٰ کہ ان میں سے ایک فریق دوسرے کو نکال دیتا ہے، اہل فارس کو عہد شکنی پر ابھارنے والا اُن کا بادشاہ ہے اور وہ برابر ایسا کرتے رہیں گے، اِلا یہ کہ آپ ہمیں ان کے ملک میں پیش قدمی کی اجازت دیں، اگر آپ نے اجازت دی تو ہم شاہ کو اس کی کشور، قوت اور عظمت کے حصار سے باہر نکال دیں گے۔ پھر فارسیوں کی اُمیدیں ٹوٹ جائیں گی اور ان کے دل میں ایسی مایوسی گھر کرے گی کہ آئندہ کبھی بغاوت کی جرات نہیں کریں گے۔

حضرت عمر فاروقِ اُخف کی باتوں سے متاثر ہوئے اور بولے تمہارا خیال صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ابھی وہ تجویزِ پیش قدمی پر غور کر رہے تھے کہ خبر آئی کہ یزدجرد کی فوجیں نہاوند میں جمع ہو رہی ہیں اور کچھ عراق کے سرحدی شہروں کی طرف بڑھ آئی ہیں۔ عمر فاروقِ اُخف کی ساری توجہ اس نئے خطرہ سے نبٹنے کی طرف مرکوز ہو گئی۔ نہاوند کی خوں ریز جنگ سے فارغ ہونے کے بعد عمر فاروقِ اُخف نے محسوس کیا کہ اُخف کی تجویز پر عمل کرنا ناگزیر ہے اور جب نہاوند کے بعد دو تازہ بغاوتیں دینور اور ہمدان کے فارسیوں نے جزیرہ کا معاہدہ توڑ کر لیں تو عمر فاروقِ اُخف نے بلا تاخیر پیش قدمی کی کارروائی شروع کر دی، فارس میں چار نئے محاذ مقرر کئے اور ان پر الگ الگ سالاروں کی ماتحتی میں بصرہ اور کوفہ سے فوجیں بھیجیں، ان میں سے ایک سالار عبداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن گورنر کوفہ تھے۔ خلیفہ نے انہیں اصفہان کے محاذ پر بھیجا اور زیاد بن حنظلہ کو جو سعد بن ابی وقاصؓ کے عہدید کوفہ کے قاضی تھے وہاں کا گورنر مقرر کیا، دوسری طرف انہوں نے بصرہ کے گورنر ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ ایک فوج لے کر اہواز کی راہ سے اصفہان کی طرف بڑھیں اور ابن عتبہؓ کی فوجوں میں ضم ہو جائیں، اصفہان فارس کے وسط میں ایک اہم قدرتی تجارتی مرکز تھا جہاں سے جو کچھ بڑی سریشیں ملک کے مختلف صوبوں کو جاتی تھیں ان عتبہؓ کے نام عمر فاروقِ اُخف کے خط کا مضمون یہ تھا۔



کوفہ سے دائن کا رخ کر و اور وہاں پہنچ کر مسلمانوں کو جنگ پر جانے کی دعوت دو۔ جو لوگ برضا و رغبت تمہارے ساتھ جانے کو تیار ہوں انہوں ساتھ لے لو اور مجھے صورتحال سے مطلع کر دو۔

۲۱۶۔ عبداللہ بن عبداللہ بن عتبّان کے نام۔

ابن عتبّان دائن سے نہاوند پہنچے اور وہاں کی حفاظتی فوج سے جو لوگ ان کے ساتھ جانے کو تیار ہو جائے انہیں لے کر اصفہان روانہ ہو گئے، اصفہان کے مضافاتی شہروں اور قصبوں نے معمولی مقابلہ کے بعد جزیرہ کے بالمقابل سمجھوتے کر لئے، پھر اصفہان کے دارالحکومت جحّی کا محاصرہ ہوا اور یہاں بھی کسی بڑی جنگ کے بغیر جزیرہ کے بالمقابل معاہدہ ہو گیا، ابو موسیٰ اشعری جب ابن عتبّان سے ملے تو اس وقت جحّی اور اس کا مضافاتی علاقہ فتح ہو چکا تھا، ابن عتبّان نے خلیفہ کو فتح کی خبر دی تو یہ فرمان آیا۔

تم کرمان کا رخ کر و اور سہیل بن عدی سے جاملو جنہیں اہل کرمان سے لڑنے بھیجا گیا ہے۔ جحّی میں ایک حفاظتی فوج چھوڑ دو اور اصفہان پر سائب بن اقرع کو محصل خراج (جزیرہ و لنگان) مقرر کر دو۔

۲۱۷۔ کوفہ کے باشندوں کے نام۔

جب نہاوند میں فارسیوں کے فوجی اجتماع کی خبریں سارے مفتوحہ علاقہ میں گرم ہو رہی تھیں۔ کوفہ کے کچھ تنگ نظر اور شر پسند عربوں نے اپنے گورنر سعد بن ابی وقاص کی خلیفہ سے شکایت کی اور انہیں معزول کرنے کا مطالبہ کیا، کوفہ کی چھاؤنی میں ایک لاکھ سے زیادہ عرب آباد تھے جن میں سے بیشتر جزیرہ عرب کے دیہاتوں سے آکر فوج میں بھرتی ہو گئے تھے اور ہر موقع پر قبائلی حزبیت، مذہبی تنگ نظری اور دیہاتی اکھڑپن کا مظاہرہ کیا کرتے تھے اور گورنر کے اعمال پر بائز و ناجائز نکتہ چینیوں کرتے تھے، عمر فاروق نے شکایت کی تحقیق کی اور گوکہ اس کی توثیق نہ ہو سکی پھر بھی انہوں نے



نکتہ چینوں کا منہ بند کرنے کے لئے سعد کو برطرف کر کے عبداللہ بن عبد اللہ بن عباسؓ کو گورنر مقرر کر دیا۔ نئے گورنر کے عہد میں نہاوند کی جنگ ہوئی، کچھ عرصہ بعد انہیں ایک عسکری مہم پر بھیجا گیا اور ان کی جگہ زیاد بن حنظلہ کو ف کے گورنر مقرر ہوئے۔ زیاد کو عہدہ پسند نہیں آیا اور جلد ہی انہوں نے استعفاء دیدیا۔ عمر فاروقؓ نے ان کی جگہ عمار بن یاسر (صحابی) کو گورنر مقرر کیا اور عبداللہ بن مسعود (صحابی) کو تعلیم قرآن اور خزانہ کی نگرانی کا کام سونپا۔ اس موقع پر خلیفہ نے چھاؤنی کے اکابر کو یہ خط ارسال کیا :-

ہم تمہارے پاس عمار بن یاسر کو گورنر اور ابن مسعود کو معلم و مشیر (وزیر) بنا کر بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں رسول اللہؐ کے برگزیدہ ساتھی اور بدر کے مجاہد ہیں ان کی پیروی کرو اور ان کا حکم مانو، میں نے عبداللہ بن مسعود کو ایثار کر کے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ میں نے انہیں تمہارے خزانہ کا نگران بھی بنادیا ہے اور عثمان بن حنیف کو مغربی عراق کی پیمائش اور لگان بندی کا منتظم مقرر کیا ہے اور تینوں کے لئے ایک سحری یومیہ راشن کر دی ہے۔ نصف مع پیٹ تمہارے لئے اور بقیہ ابن مسعود اور عثمان کے لئے ہے۔

۲۱۸۔ خط کی دوسری شکل۔

میں نے عمار بن یاسر کو تمہارا گورنر اور عبداللہ بن مسعود کو معلم و وزیر مقرر کیا ہے، حذیفہ بن یمان کو جبلہ اور عثمان بن حنیف کو فرات سے حیراب ہونے والے علاقہ کی پیمائش اور لگان بندی کا انتظام سپرد کیا ہے۔

۲۱۹۔ خط کی تیسری شکل۔

میں عمار بن یاسر کو گورنر اور عبداللہ بن مسعود کو معلم قرآن اور وزیر (مشیر) بنا کر بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں رسول اللہؐ کے برگزیدہ ساتھیوں میں سے ہیں۔ ان کا کہا مانو اور ان کی پیروی کرو۔ میں نے عبداللہ کو



تمہارے پاس بھیج کر ایثار سے کام لیا جائے۔

۲۲۰۔ خط کی چوتھی شکل۔

کوفہ کے باشندو اتم کوفہ کے سرتاج ہو اور میرا وہ تیر جسے میں قریب اور دور کے خطرہ کے وقت چھوڑتا ہوں، میں عبد اللہ بن مسعود کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ میں نے انہیں تمہارے لئے منتخب کیا ہے اور انہیں بھیج کر تمہاری ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی ہے۔

۲۲۱۔ خط کی پانچویں شکل۔

قسم ہے اُس خدا کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے (ابن مسعود کو معلم قرآن کی حیثیت سے بھیج کر) تمہاری ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی ہے، ان سے قرآن سیکھو۔

۲۲۲۔ عبد اللہ بن مسعودؓ کے نام۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک شخص کو قرآن کے الفاظ: لِيَسْجُنَنَّهٗ حَتّٰی حِينَ كُوْعَتِیْ حِينَ پڑھتے سنا۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ مجھے عبد اللہ بن مسعودؓ نے اسی طرح پڑھایا ہے۔ ابن مسعودؓ کی پیدائش اور پرورش قبیلہ بَیْل میں ہوئی تھی۔ بَیْل اور قریش کی بول چال کی عرب میں قدرے فرق تھا۔ بَیْل کے عرب حتیٰ کو عتیٰ پڑھتے تھے۔ عمر فاروقؓ نے ابن مسعود کو لکھا۔

سلام علیک، خدا نے قرآن فصیح اور صاف عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ اور یہ وہ عربی ہے جو قریش کے لوگ بولتے ہیں، میرا خط پاکہ تم لوگوں کو قریش کی (فصیح) عربی میں قرآن پڑھاؤ اور بَیْل کی عربی میں نہ پڑھاؤ۔

۲۲۳۔ عبد اللہ بن مسعودؓ کے نام۔

حضرت عمر فاروقؓ میت کے بھائیوں کی موجودگی میں میت کے دادا کو

۱۔ ابن سعد ۲/۱۲، ذہبی (تذکرۃ الحفاظ، حیدرآباد ہند) ۱/۱۲، ازالۃ الخفاء ۲/۱۸۵، ابن فقیہ و کتاب البلدان لأمن سنیہ ص ۱۶۴ - ۱۶۵۔ باختلاف متن ۲۔ ابن سعد ۲/۳۷۹، بلاذری

انساب و ف، ۹/۴۹۴، ازالۃ الخفاء ۱/۱۹۴، کنز العمال ۱/۲۸۴ - ۲۸۵۔



اُس کی میراث کا چھٹا حصہ دلواتے تھے، پھر انہوں نے اپنی رائے بدل اور تیسرا حصہ دلوانے لگے  
 علی حیدر دادا کو تیسرا دلواتے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے اجتہاد میں تبدیلی کی اور چھٹا  
 دلوانے لگے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ بھی چھٹا دلواتے تھے۔ پھر عمر فاروقؓ کا حسبِ ذیل فرمان  
 پاکہ وہ بھی تیسرا دلوانے لگے۔

”مجھے اندیشہ ہے کہ ہم نے دادا کی حق تلفی کی ہے۔ اس لئے میراث کا ثلث اسے

دلوا دو۔“

خط کی دوسری شکل۔

”میرا خیال ہے کہ ہم نے دادا کی حق تلفی کی ہے۔ میرا خط پاکر اسے بھائیوں کی موجودگی  
 میں ثلث دلوا دو۔“

۲۲۴۔ عمار بن یاسر کے نام۔

جنگِ نہادند کے موقع پر جب اسلامی فوج کے لئے عمار ملک لے کر پہنچے تو جنگ  
 ختم ہو چکی تھی اور مسلمان فتحیاب ہو چکے تھے۔ تاہم عمار بن یاسرؓ نے مالِ غنیمت سے حصہ  
 طلب کیا۔ فاتح فوج نے کہا کہ چونکہ تم جنگ میں شریک نہیں تھے اس لئے مالِ غنیمت  
 کے مستحق نہیں ہو اور ایک عرب تو طیش میں آکر بدکلامی پر اتر آیا اور بولا۔ کنگٹے غلام  
 (جنگِ یمامہ میں عمار کا کان کٹ گیا تھا) تم ہمارے مالِ غنیمت میں (جسے ہم نے جنگ کی بھٹی  
 میں جل کر حاصل کیا ہے) شریک ہونا چاہتے ہو! عمار بن یاسرؓ نے عمر فاروقؓ سے شکایت  
 کی تو یہ جواب آیا۔

بلاشبہ مالِ غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو عملاً لڑائی میں شریک ہوں۔

۲۲۵۔ عمار بن یاسرؓ کے نام۔

مدائن میں مسلمانوں کو کسی قبر میں زبردستی کے کپڑوں میں لپیٹی ہوئی ایک لاش ملی اس کے پاس  
 بہت سارا روپیہ بھی رکھا ہوا تھا، کفن اور روپیہ گورنر کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے خلیفہ  
 سے دریافت کیا کہ دونوں چیزوں کو خزانہ میں جمع کر دیں یا پانے والوں کو دیدیں تو یہ



جواب آیا :-

یہ چیزیں پانے والوں کو دے دو اور ان سے نہ لو۔

۲۲۶۔ مغیرہ بن شعبہؓ کے نام۔

۱۲۱۔ میں کوفہ کے کچھ شر پسند عناصر کی شکایت پر عمار بن یاسر گورنری سے مستعفی ہوتے اور ان کی جگہ مغیرہ بن شعبہؓ کا تقرر ہوا جو عمر فاروقؓ کی وفات یعنی ۲۳ھ کے آخر تک اس عہدہ پر فائز رہے، عمر فاروقؓ نے اہل کوفہ کی توجہ شعر و شاعری سے ہٹانے کے لئے گورنر کو یہ خط لکھا :-

شہر کے شاعروں کو بلا کر ان سے عہد جاہلی اور دورِ اسلام کا کلام سنوا اور مجھے اس کی ایک رپورٹ بھیج دو۔

۲۲۷۔ خط کی دوسری شکل - (مخاطب سعد بن ابی وقاصؓ)

صف اول کے شاعروں نے جو شعر قبول اسلام کے بعد کہے ہوں وہ مجھے بھیج دو۔  
مشہور معلقہ شاعر لبید بن ربیعہؓ نے کہا - میں نے اسلام لانے کے بعد کوئی شعر نہیں کہا  
قرآن نے شعر و شاعری سے میری توجہ ہٹا لی ہے عمر فاروقؓ نے ان کی سالانہ تنخواہ بڑھا دی۔

۲۲۸۔ مغیرہ بن شعبہؓ کے نام

خط ۲۲۶ پاکر گورنر نے شاعروں کو جمع کیا اور جب لبید بن ربیعہؓ کو اپنا جاہلی دہسلی کلام سنانے کا حکم دیا تو لبیدؓ نے کہا جب سے مجھے خدا نے بقو اور آلِ عمران کی سورتیں عطا کی ہیں شعر و شاعری سے مجھے دلچسپی نہیں رہی ہے اس کے بعد گورنر نے ایک دوسرے شاعر اعلیٰ کو اپنا کلام سنانے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا - رجز کے شعر سنائیں یا قصیدہ کہے؟ میرے پاس ہر قسم کے اشعار موجود ہیں۔ دونوں شاعروں کے جواب کی خبر خلیفہ کو کی گئی تو یہ فرمان آیا :-

اعلیٰ کی سالانہ تنخواہ سے ڈھائی سو روپے (پانچ سو درہم) کم کر کے لبید

۱۲۱۔ ابن سلام ۲۲۳ھ کنز العمال ۱۷/۲ ۱۷۶ھ ایضاً ۱۷۶ھ



کی تنخواہ میں بڑھا دیا۔

اغلب کو اس حکم سے حیرت ہوئی اور کوفت بھی اور وہ فریاد کرنے خلیفہ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ نے تمہیں حکم کا خوب صلہ دیا کہ میری تنخواہ ہی کم کر ڈالی۔ عمر فاروق نے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کی اور گورنر کو لکھا۔

اغلب کی تنخواہ میں پانچ سو درہم جو کم کئے ہیں بڑھا دو اور عید کی تنخواہ میں جو اضافہ کیا ہے اسے برقرار رکھو۔

۲۲۹۔ احنف بن قیسؓ کے نام۔

جارحانہ پیش قدمی کے منصوبہ کے تحت صوبہ خراسان کی مہم احنف بن قیس کے سپرد کی گئی، خراسان فارس کا سب سے بڑا شمالی صوبہ تھا جہاں سے ہو کر عراق کی تجارتی و عسکری شاہراہ خوارزم اور ماورالنہر کو جاتی تھی جلولا اور علوان سے فرار ہونے کے بعد یزد و خراسان کے مشہور شہر مرو شاہجان میں مقیم ہو گیا تھا اور ملاسلوں نیز سفارتوں کے ذریعہ عربوں کو ملک سے نکالنے کی جدوجہد میں مصروف تھا، جب اسے معلوم ہوا کہ عرب فوجیں خراسان میں گھس آئی ہیں تو اس نے ماورالنہر کے حاکموں بلکہ شاہ چین تک سے مدد مانگی لیکن بیرونی مدد آنے سے پہلے مسلمانوں نے اس پر ایسی یلغار کی کہ وہ مرو شاہجان چھوڑ کر مروڑ و ڈوڑیٹھ سویل جنوب میں) اور وہاں سے بلخ (تقریباً چار سو میل مشرق میں) بھاگ گیا۔ مسلمان اس کا تعاقب کرتے ہوئے بلخ پہنچے جو دریائے جیحوں کے قریب واقع تھا، جنگ میں مسلمانوں کی شکست کھا کر یزد و خراسان چھوڑ دیا اور جیحوں پار منگولی ترکوں کے پاس جا کر پناہ لی۔ احنف نے خلیفہ کو اپنی فتوحات اور یزد و خراسان کے فرار کی اور دریا پار اس کا تعاقب کرنے کی اجازت مانگی تو یہ خط موصول ہوا۔

دریا (جیحوں) کے پار ہرگز نہ جاؤ اور اپنی فتوحات اس کے بائیں کنارہ تک محدود رکھو جس سیرت سے تم نے خراسان فتح کیا ہے اس سے تم واقف ہو، اس پر قائم رہو گے تو کامیابی ہمیشہ تمہارے قدم چومے گی۔ ہرگز دریا پار نہ جانا ورنہ تمہارا شیرازہ بکھر جائے گا۔



۲۳۰۔ عقبہ بن فرقدہ کے نام۔

پیش قدمی کے منصوبہ کے تحت عمر فاروقؓ نے فارس کے مختلف محاذوں پر فوجیں بھیجیں تو اذربایجان کے صوبہ کے لئے دو افسر مقرر کئے۔ عقبہ بن فرقدہ اور بکیر بن عبد اللہ اذربایجان کا صوبہ ان دونوں میں بانٹ دیا گیا، ایک کو حلوان اور دوسرے کو موصل کی راہ سے اذربایجان پر چڑھائی کرنے کا حکم تھا، اذربایجان میں کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی اور دونوں اپنے اپنے حدود میں مقامی اکابر کو جزیہ گزار بناتے پیش قدمی کرتے رہے حتیٰ کہ سارا صوبہ اسلامی قلمرو میں آگیا۔ بکیر بن عبد اللہ خلیفہ کی زیر اہانت موغان اور شروان فتح کرنے بلکہ گئے اور اذربایجان کے کل صوبہ پر عقبہ بن فرقدہ گورنر مقرر ہوئے فقیہ بصرہ ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ جب میں عقبہ کے ساتھ اذربایجان میں تھا تو یہ خط مدینہ سے موصل ہوا:-

مسلمانو! چادر اوڑھو اور تہبند باندھو۔ شروال مت استعمال کرو۔ جوتے پہنا کرو۔ چرمی موزے اتار دو، نشانہ بازی کی مشق کرو۔ رکابیں کاٹ دو اپنے لڑکوں کو تیراکی کی مشق کراؤ۔ ابن ابی الحدید (گھوڑے کی پیٹھ پر کود کر بیٹھا کرو دھوپ میں رہا کرو کہ وہ عربوں کا حمام ہے ازالۃ الخفار) بات چیت عربی میں کرو۔ (اپنے دادا، معتد بن عدنان) کی سی (سادہ) زندگی اختیار کرو، موٹا پہنا اور موٹا کھاؤ، مشقت اور تکلیف کی عادت ڈالو، ازالۃ الخفار، بھائیوں کی طرح رہو، تنہم کی زندگی سے بچو۔ رسول اللہؐ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے لہٰذا اس کی لبائی چڑائی اتنی اتنی ہو۔ مین انگل یا چادر انگل۔

لے بلاذری انساب و فن، ۹/۶۱۵، بیہقی شعب ق (الایمان قلمی رقم ۸۱۰، جلد ثانی، بلا تہ تصنیفات، دارالکتب قاہرہ) مسند ق (ابی حوانہ قلمی رقم ۲۰/۳۲۸، ازہر نیویری شی ۵ تیری قی قاسم مختصر ق (ابو حوانہ قلمی رقم ۵۳۰، جزو اول دارالکتب قاہرہ) ندوی (شرح صحیح مسلم مصر، ۴/۲۶) خط کا صرف ایک ٹکڑا) بخاری (صحیح مصر) ۱۵۱/۱، اہود و در سنن مصر، ۲/۳۰ دونوں مافوق میں صرف ریشم کی مباح مقدار والا حصہ نہیں ۲/۲۲۶۔ بیہقی ۱۰/۱۳۸، ۱۴/۱۰۱، کنز العمال ۸/۵۴، ۱۴۱/۲۔ ازالۃ الخفار، ۲/۱۳۸، طریبا الحدیث میں خط کے دو کلموں اخشوشنوا اور اخشوشنوا کی وضاحت کی گئی ہے۔



## ۲۳۱۔ خط کی دوسری شکل۔

اسے عقبہ بن فرقہ عیش و آرام کی زندگی سے پرہیز کرو، غیر مسلموں کا لباس اور ریشم نہ پہنو، رسول اللہؐ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔ (الایہ کہ وہ اتنا ہو یہ کہتے ہوئے رسول اللہؐ نے اپنی دو انگلیاں اٹھا دیں۔)

## ۲۳۲۔ عقبہ بن فرقہؓ کے نام

عقبہ بن فرقہ گورنر اور بیجان نے عمر فاروقؓ کے لئے دو پٹاریوں میں خبیص نامی حلہ بھیجا۔ عمر فاروقؓ سمجھے کہ پٹاریوں میں سرکاسی روپیہ آیا ہے۔ لانے والے نے جب بتایا کہ خبیص ہے تو انہوں نے پٹاری کھلائی اور چکھ کر دیکھا پھر لانے والے سے پوچھا۔ کیا عقبہ کی فوج کے سب لوگ یہ حلہ سیر ہو کر کھاتے ہیں؟ لانے والے نے نفی میں جواب دیا، عمر فاروقؓ نے حلہ واپس کر دیا اور یہ پر عتاب خط عقبہ کو لکھا۔

واضح ہو کہ خبیص نہ تو تمہاری محنت کا ثمرہ ہے نہ تمہاری ماں اور باپ کی۔ تم ہی غذا کھاؤ جس سے تمہاری فوج کے باقی مسلمان کیمپ میں سیر ہوتے ہیں۔

## ۲۳۳۔ عقبہ بن فرقہؓ کے نام۔

عقبہ بن فرقہؓ نے عمر فاروقؓ کو بیس ہزار روپے (چالیس ہزار درہم) بطور زکوٰۃ شراب بھیجے تو انہوں نے یہ پرہیزگاری خط لکھا:

تم نے مجھے شراب کی زکوٰۃ بھیجی ہے۔ ہاجرین کی نسبت اس کا استعمال تمہارے زیادہ نمایاں شان ہے۔ میری اس رائے سے لوگوں کو مطلع کر دینا۔

## ۲۳۴۔ عقبہ بن فرقہؓ کے نام۔

عقبہ بن فرقہ صحرائی بستیوں میں گئے ہوئے تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا، وہاں کے عربوں نے بعد عصر ہلال دیکھا اور یہ سمجھ کر کہ چاند کل کا ہے روزہ توڑ دیا۔ اس بات کی خبر عمر فاروقؓ کو ہوئی تو انہوں نے لکھا۔

۱۔ ابن جوزی ۹۲۷ھ بلاذری انساب (ف) ۹/۵۹۳ د ۱۱۹۸/۱۲ بلاذری ۳۳۶ھ یقینی شعب (ق) مسند (ق) ورق ۲۰، تاریخ صنعاء۔ (ق) احمد بن عبد اللہ رازی رقم ۱۲۸۰۳ بے قید صفحات، دار الکتب قاہرہ  
کنز العمال ۶/۲۷۷۳ ابن اسلم ۵۹



اگر چنڈی کو نظر آئے تو روزہ توڑ دو کیونکہ (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ) وہ کل کا ہے اور اگر چاند آخر دن میں نظر آئے تو اس دن کا روزہ پورا کر لو کیونکہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ آنے والا کل کا ہے۔

۲۳۵۔ مسلمانوں کے نام۔

کچھ نئے چاند بڑے ہوتے ہیں، اس لئے اگر تم دن میں چاند دیکھو تو اس وقت روزہ نہ توڑو جب تک دو مسلمان گواہی نہ دیدیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔

۲۳۶۔ اڈریس بن محمد کے حجابوں کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایک ایسے ملک میں ہو جہاں کھانے میں جانوروں کا گوشت شامل ہوتا ہے اور مردہ جانوروں کی کھاں پہنی جاتی ہے۔ میری طرف سے تاکید ہے کہ تمہیں صرف ذبیحہ جانور کا گوشت کھانا چاہیئے۔

۲۳۷۔ نعیم بن مقرن کے نام۔

جنگ نہاوند کے بعد شکست خوردہ فارسیوں کے تعاقب میں نعیم بن مقرن اور تققاع بن عمرو کو بھیجا گیا تھا۔ ان کا گزر ضلع ہمدان سے ہوا تو وہاں کا حاکم جزیرہ گزار ہو گیا۔ جب یہ دونوں سالار نہاوند واپس آئے تو ہمدان کے حاکم نے جزیرہ کا معاہدہ توڑ دیا، اسی زمانہ میں عمر فاروق غنے پیش قدمی کی مہم شروع کی اور مدینہ سے بصرہ نیز کوفہ کے سالاروں کو فارس کے مختلف محاذوں کے لئے جھنڈے بھیجے تو ایک جھنڈا نعیم بن مقرن کو بھی دیا گیا، ان کے ذمہ یہ کام تھا کہ ہمدان پر دوبارہ اسلامی تسلط قائم کر کے شمال مغرب کے شہروں پر چڑھائی کریں :

نہاوند سے یتغار کر کے ہمدان پہنچو۔ تمہارے مقدمۃ الجیش کی کمان سُوید بن مقرن (نعیم کے بھائی) کے ہاتھ میں ہو اور مدینہ و میسو کے سالار

۱۔ مصنف ق (ابن ابی شیبہ قلمی رقم ۸۰۲، دار لکنتب قاہو) ۲/۲۰۷ کنز العمال ۴/۳۲۵۔

۲۔ مصنف ق، ۲/۲۰۷ کنز العمال ۴/۳۲۵ سے ابن سعد ۶/۶۸۔



علی الترتیب زبیدی بن عامر قمیسی اور مہملہ بن زبید طائی ہوں۔

۲۳۸۔ نعیم بن مقرنؓ کے نام

۲۳۸۔ میں جب ہمدان اور اس کا مضافاتی علاقہ فتح کر کے نعیم انتظامی معاملات میں مصروف تھے۔ ولیم (گیلان) اور آذربایجان کے حاکم مشترکہ خطرہ کے مقابلہ کے لئے بمقام واج رود فوجیں لے کر جمع ہو گئے۔ نعیم اپنا ایک جانشین ہمدان میں چھوڑ کر واج رود پہنچے۔ وہاں دونوں فریقوں میں سخت جنگ ہوئی، آخر میں نعیم فتحیاب ہوئے، فتح کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے نعیم کو لکھا۔

ہمدان میں اپنا ایک نائب مقرر کرو اور سماک بن خرشہ کی قیادت میں بکیر بن عبداللہ کو کمک بھیجو (جو) پیش قدمی کے منصوبہ کے تحت آذربایجان کے محاذ پر تھے) تم خود رتی کی طرف یلغار کرو اور وہاں فارسی فوج سے لڑو اور جنگ میں کامیاب ہونے کے بعد وہیں قیام کرو کیونکہ رتی شمالی فارس میں ایک مرکزی جگہ ہے اور وہاں ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔

۲۳۹۔ خط کی دوسری شکل۔

اپنی صوابدید سے کسی کو ہمدان میں اپنا نائب مقرر کرو اور خود رتی کی طرف روانہ ہو سماک بن خرشہ کو ایک فوج دے کر آذربایجان فتح کرنے بھیجو۔

۲۴۰۔ نعیم بن مقرنؓ کے نام

رتی کا حاکم پرہام چوہی کا پوتا سیاوخش تھا۔ عربوں سے لڑنے کے لئے اس نے دہقانہ، طبرستان، قومس اور جرجان سے مدد طلب کی، فوج کے کمانڈان جعیف زبیدی ابو فرخان کو سیاوخش سے عداوت تھی، وہ نعیم سے آلا۔ رتی کے بابر ہاڑ کے دامن میں دونوں فوجیں اتریں۔ زبیدی کی ایک چال سے مسلمانوں کو باسانی فتح نصیب ہو گئی اس تعاون کے صلہ میں نعیم نے رتی کی گورنری زبیدی کو دے دی۔ رتی کی فتح کی خبر جب عمر فاروق کو ہوئی تو انہوں نے نعیم کو یہ خط لکھا۔



سُوید بن مقرن کو ایک فوج دے کر قوس فتح کرنے بھیجا، ان کے  
مقدمۃ الجیش کے لیڈر سماک بن مخزوم اور مہینہ اور میسرہ کے سالار  
علی الترتیب عسبہ بن نہاس اور ہند بن عمرو جمعی ہوں۔  
۲۴۱۔ خط کی دوسری شکل۔

چونکہ بھاگی ہوئی فارسی فوجوں کا کوئی سالار نہیں ہے۔ اس لئے ان کا قصہ  
پاک کرنا بہت آسان ہے تم خود رتی میں مقیم رہو اور اپنے بھائی سُوید بن مقرن  
کو دامنِ بھجو اور انہیں تاکید کرو کہ جب قوس فتح ہو جائے تو بھاگی  
ہوئی عجمی فوجوں کا جہاں تک ممکن ہو تعاقب کریں۔

۲۴۲۔ منیرہ بن شعبہ کے نام

مسن بن نائدہ نامی ایک عرب نے خلیفہ کی طرف سے گورنر کوذہ منیرہ بن شعبہ کو  
ایک جلی خط لکھا جس میں حکم تھا کہ مسن کو کوذہ کے خزانہ سے اتنی اتنی رقم دے دو خط کے  
نیچے خلیفہ کے نام کی جلی چہر لگی ہوئی تھی، منیرہ بن شعبہ نے رقم دے دی۔ عمر فاروق کو اس کا  
علم ہوا تو انہوں نے یہ خط لکھا :-

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسن بن نائدہ نامی شخص نے خلافت کی ہر گھڑوائی  
اور اس کے ذریعہ کوذہ کے خزانہ سے مدد حاصل کر لیا۔ یہ خط پاکر میرا وہ  
حکم نافذ کرو جو میں نے مسن کے بارے میں پہنچی کر دیا ہے اور اس  
کی بات ماننا ہے

۲۴۳۔ سائب بن اقرع کے نام

فتح نہاوند کے بعد سائب عراق کے پایۂ تخت مدائن کے کلکٹر مقرر ہوئے اس  
زمانہ میں ہمدان اور سلولا میں بغاوت ہوئی۔ باغیوں نے وہاں مقیم عربوں اور ان کے غلاموں  
کو پکڑ لیا۔ باغیوں نے کچھ عرب اور غلام بازاروں میں بیچ ڈالے اور کچھ اپنے استعمال  
میں رکھے۔ سائب نے باغیوں پر مچا پے مارے اور کافی تعداد میں عرب اور غلام ان کے



قبضہ سے نکال لئے، باقی کے بارے میں سائب نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ انہیں خریداروں سے زبردستی واپس لیا جائے یا کوئی دوسرا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ خلیفہ نے لکھا۔

جو مسلمان اپنے غلام اور سامان جوں کا توں پالیں وہ انہیں مل جانا چاہیئے اور غلام اور سامان تاجروں کی ملک بن چکے ہیں تو وہ نہیں لیا جاسکتا اور جن آزاد عربوں کو تاجروں نے خرید لیا ہو تو ان کو اصل قیمت دے کر واپس لے لیا جائے کیونکہ آزاد خریدا جاسکتا ہے، نہ بیجا جاسکتا ہے۔

۲۲۴۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

صوبہ اہواز (خوزستان) میں ابو موسیٰ اشعریؓ کی فاتحانہ سرگرمی سے متعلق قدیم عربی روایت میں سخت اختلاف واضطراب ہے، اخبار و آثار کے ناقلوں کی ایک جماعت کہتی ہے کہ صوبہ اہواز کا بیشتر حصہ انہوں نے خلیفہ کے زیر ہدایت خود فتح کیا۔ دوسری جماعت کی رائے ہے کہ اہواز کا تقریباً نصف حصہ ان کے گورنر ہونے سے پہلے فتح ہو چکا تھا اور باقی نصف ان کی گورنری کے زمانہ میں دوسرے سالاروں نے فتح کیا نیز یہ کہ ان کا حصہ اس فتح میں بس اتنا تھا کہ وہ دو بار ملک لے کر آئے تھے۔ اس جماعت کے ترجمان سیف بن عمر کہتے ہیں کہ جب ربیع الاول ۱۸ھ میں ابو موسیٰؓ گصو کے گورنر ہونے کو اہواز کی یہ چھاؤنیاں اور ضلع پہلے ہی اسلامی تصرف میں آچکے تھے۔ مناذر نہری۔ سوق الاہواز (اہواز کا صدر مقام) اور شرق بالفاظ دیگر صوبہ کے تقریباً آدھے جنوب مشرقی اور جنوب مغربی حصہ پر قبضہ ہو چکا تھا اور ہرمزان والی اہواز کے پاس صرف یہ ضلع باقی رہ گئے تھے۔ سوس، نستر جندی ساہور اور بھیان، یہ ملاذ بصرہ اور کوفہ کی فوجوں نے خلیفہ کی طرف سے مقرر کئے ہوئے سالاروں کی قیادت میں فتح کیا اور اس فتح کے دو نازک مرحلوں پر ابو موسیٰؓ ملک لے کر آئے، یہ دو مرحلے تھے نستر اور سوس کے محاصرہ، دوسری جماعت جس کے ترجمان ابو جہان ابو جہنم، واقدی اور راشی ہیں کہتی ہے کہ تقریباً سارا

لے کنز العمال ۲/۲۱۳، مفتی ۱۰/۴۸۰، مقدسی شرح الکبیر حاشیہ مفتی مصر ۱۰/۴۷۹ باختلاف متن۔



اہواز ابو موسیٰ نے خلیفہ کی زیر ہدایت خود فتح کیا۔ اس بنیادی اختلاف کے علاوہ دوسرا اختلاف تاریخ فتوح کے بارے میں ہے، سیف بن عمر کی رائے ہے کہ سترہ سے سترہ طیک سارا اہواز اسلامی قبضہ میں آچکا تھا۔ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ اس پر قبضہ چھ سال میں سترہ تک مکمل ہوا۔ ذیل میں فتوحات اہواز سے متعلق جو خط بیان ہوئے ہیں اخبار و آثار کے ان ناقلوں کی طرف سے ہیں جو کہتے ہیں کہ اہواز ابو موسیٰ اشعریؓ کے ہاتھوں فتح ہوا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عبد اللہ عمر بن خطاب کی طرف سے عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کو واضح ہو کہ فارسیوں نے اہواز، تستر، منافذ اور دوسرے مقامات پر فوج جمع کی ہے اور غمگین مسلمانوں پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ خط پڑھتے ہی ایک فوج تیار کرو۔ بصرہ کے جو لوگ جانے کو تیار ہوں ان کی دلجوئی کرو اور جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوجیں فراہم کرو اور لڑنے نکل جاؤ، جب دشمن کے علاقہ میں پہنچو تو کسی اور مشورہ پر عمل کئے بغیر سب سے پہلا کام یہ کرو کہ انہیں دین حق کی دعوت دو اور جو شخص یہ دعوت قبول کر لے اُسے جان و مال کی امان دیدو، یاد رہے کہ تم اس کے مال و متاع سے اپنی ضرورت کی حد تک ہی فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ خود کو راہ راست پر پہنچنے کی تلقین و تاکید کرتے رہو۔ غازیوں کو اتنا زیادہ لڑائی میں مصروف نہ رکھو کہ وہ اکتا جائیں، انہیں چاہیے کہ ہر جنگ میں سچی لگن سے شریک ہوں۔ سب کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور منکسر مزاجی سے پیش آؤ یاد رہے کہ خدا کے ہاں کسی آفریہ کو وہ عزت و حرمت حاصل نہ ہوگی جو اس مسلمان کو ہوگی جس کا اعمال نامہ علم و ستم سے پاک ہو، مظلوم کے ساتھ انصاف کرو اور ظالم سے اس کا حق و لواؤ، مسلمانوں میں دوستی دیکھتے ہی پیدا کر لے کی کوشش کرو، ان کو قراک خدائی کی تاکید کرو اور خدا کی سزا سے ڈراتے رہو، زمانہ جاہلیت کے تذکرے کرنے یا اس زمانہ کے طور طریق اختیار کرنے سے باز رکھو کیونکہ ان باتوں سے دلوں میں کینے پیدا ہوں گے اور پرانی عداوتیں تازہ ہو جائیں گی۔



ہے لہذا ایسی زندگی گزری کہ خدا تم سے خوش رہے، ایسا نہ ہو کہ تمہاری بدکرداری سے وہ اپنی نظرِ کرم ہٹالے اور کوئی دوسری قوم اس کی عنایت کی مستحق ہو جائے۔

۲۲۵۔ ابو موسیٰ اشعریؓ اور فوج کے نام۔

مذکورہ بالا خط پاکر ابو موسیٰ اشعری بصرہ سے ایک فوج لے کر ابوانہ روانہ ہوئے ان کا ابتدائی مقابلہ جاٹوں اور اساورہ سے ہوا جو بڑی بہادری سے لڑے لیکن بالآخر شکست کھائی، مفتوحہ علاقہ کی کھیتی باڑی جاٹوں کے ہاتھ میں تھی اور اساورہ زمیندار تھے مسلمانوں نے انہیں غلام بنالیا، ان کی غلامی سے یہ سوال پیدا ہوا کہ اراضی کی کاشت اور اس کی دیکھ بھال کیسے ہو، عمر فاروقؓ کو اس صورتِ حال کا علم ہوا تو انہوں نے لکھا:-

کاشتکاری تمہارے بس سے باہر ہے اس لئے غلاموں کو چھوڑ دو اور ان سے (خراج، زمین کا لگان، وصول کرو۔)

۲۲۶۔ ابو موسیٰ اشعریؓ اور فوج کے نام۔

جاٹوں اور اساورہ کو ٹھکانے لگا کر ابو موسیٰ ابوانہ کے اہم شہر مناؤر کی طرف بڑھے مناؤر سڑکوں کا جکشن تھا، کئی طرف سے دریا اور نہریں اسے گھیرے ہوئے تھیں، شہر کے گرد ایک مضبوط فصیل بھی تھی، بڑا سخت مقابلہ ہوا کئی ماہ بعد یہ شہر بروز شمشیر فتح ہوا شہر کے لوگوں کو مسلمانوں نے غلام بنالیا، مناؤر کے باشندے بھی زیادہ تر زراعت پریشہ تھے۔ خلیفہ نے اس موقع پر بھی بجنسہ ان مصالح کے پیش نظر غلاموں کو رہا کر دیا جن کی بنا پر جاٹوں اور اساورہ کو آزاد کیا تھا۔

بلاشبہ مناؤر سواد (عراق) کے ایک گاؤں کی طرح ہے۔ اس لئے تمہیں وہاں جو کچھ ملا ہو اسے لوٹا دو۔

۲۲۷۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔



ابو موسیٰ نے عمر فاروق کو لکھا کہ اسلامی فوج میں بہت سے لمبے چوڑے کالے رنگ کے عراقی گھوڑے ہیں جو حال میں مسلمانوں کے قبضہ میں آئے ہیں، مال غنیمت سے ان گھوڑوں کو کتنا حصہ ملنا چاہیئے؟ عمر فاروق نے جواب دیا:-  
 یہ ترکی نسل کے گھوڑے ہیں۔ ان میں سے جو گھوڑا باعتبار کارکردگی عربی گھوڑے کے قریب قریب ہو، اسے (مال غنیمت کا) ایک حصہ دو، دوسروں کو کچھ نہیں ملے۔

۲۴۸۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

جب ابو موسیٰؓ سوس کے محاصرہ میں مشغول تھے۔ یزید جو نے صوبہ فارس کے پایہ تخت اصرہ سے ایک فوج سوس کی مدد کو بھیجی جس میں کئی دہن اساورہ تھے، یہ فوج ابھی راستہ ہی میں تھی کہ سوس کا کانڈر جزیرہ گزار ہو گیا۔ اس اثناء میں ایک دوسری فوج نے لاہر مز کے پہاڑی شہر پر قبضہ کر لیا جو سوس سے قریب دو سو میل جنوب مشرق میں واقع تھا۔ سوس کے بعد ابو موسیٰؓ نے تستر کا محاصرہ کیا۔ ان کی مدد کے لئے کوفہ سے بھی ایک فوج آگئی۔ یہ اساورہ پہلے ہی مسلمانوں کے جوش جہاد اور مسلسل فتوحات سے مرعوب ہو کر باور کر چکے تھے کہ حکومت فارس کے اقبال کا تارہ غروب ہو چکا ہے، سوس اور لاہر مز جیسے مستحکم شہروں کی تازہ شکست نے ان کے حوصلے اور زیادہ پست کر دیئے۔ انہوں نے مسلمان ہونے کا فیصلہ کر لیا، ان کے دس آدمیوں کا ایک وفد ابو موسیٰؓ کے پاس آیا جو اس وقت تستر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، وفد کے لیڈر شیریں اساری نے کہا کہ ذیل کی شرطوں پر ہم اسلام لانے کو تیار ہیں (۱) آپ کے ساتھ مل کر فارسیوں سے لڑیں گے (۲) آپ کی باہمی لڑائیوں میں غیر جانبدار رہیں گے (۳) اگر کوئی عرب ہم سے لڑے گا تو آپ ہماری مدد کریں گے (۴) ہم جس شہر میں چاہیں گے آباد ہو جائیں گے (۵) ہم جس قبیلہ سے چاہیں گے منسلک ہو جائیں گے (۶) ہمیں ممتاز درجہ کا وظیفہ و شرف عطا دیا جائے (۷) آپ کا خلیفہ ہمارے عہد نامہ پر دستخط کرے گا۔



ابوموسیٰ نے شرائط خلیفہ کو لکھ بھیجیں انہوں نے اسارہ کے مطالبے منظور کر لئے، شاہی گھرانے کے سارے افسر مسلمان ہو گئے اور تستر کے محاصروں میں مسلمانوں کے دوش بدوش لڑنے لگے، ایک دن ابوموسیٰؓ نے ان کے لیڈر سیاہ سے کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ تمہارے ساتھی جنگ میں کارہائے نمایاں کر کے دکھائیں گے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ ادپیہی دل سے لڑ رہے ہو، سیاہ: ہم ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں۔ ہمارے سینوں میں وہ جوش اور لگن نہیں جو آپ کے سینوں میں ہے، اس کے علاوہ آپ نے ہمیں ممتاز درجہ کا وظیفہ بھی نہیں دیا، ابوموسیٰؓ نے سیاہ کی شکایت سے خلیفہ کو مطلع کیا تو یہ جواب آیا:-

شاہی فوجی افسروں کی شجاعت اور جنگی کارکردگی کو نظر میں رکھ کر انہیں سب سے اونچا وظیفہ دو، جتنا زیادہ سے زیادہ کسی عرب کو دیا گیا ہو۔  
۲۴۹۔ خط کی دوسری شکل۔

اسارہ کے سارے مطالبے منظور کر لو گے

ابوموسیٰ اشعریؓ نے سوا افسروں کے لئے درجہ اول (دو ہزار درہم) اور ان کے چوٹی کے چھ افراد کے لئے ممتاز درجہ دو ہزار پانچ سو درہم کا وظیفہ مقرر کر دیا۔  
۲۵۰۔ ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

جب سوس فتح ہوا اور مسلمان قلعہ میں داخل ہونے تو وہاں حاکم کے محل کے ایک کمرے میں زربفت میں لیٹی ہوئی ایک لاش پائی۔ لاش کے پاس بہت سا روپیہ رکھا ہوا تھا اور اس مضمون کی ایک تحریر: اگر کسی کو روپیہ کی ضرورت ہو تو وہ ایک مقررہ مدت کے لئے یہاں سے قرض لے سکتا ہے۔ اگر وقت پر واپس نہیں کرے گا، تو کوڑھی ہو جائے گا۔ ابوموسیٰؓ نے لاش کے بارے میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ پیغمبر دانیالؑ کی دعا سے بادشہ ہو جاتی ہے، دانیال اس وقت بابل (عراق) میں تھے، فارسیوں کا ایک وفد انہیں لینے بابل گیا مگر وہاں کے حاکموں نے انہیں سوس جانے کی اجازت



نہیں دی، فارسیوں نے پچاس آدمی بطور ضمانت بابل میں چھوڑے اور دانیال علیہ السلام کو لے آئے۔ ان کی دعا کی برکت سے موسس میں خوب بارش ہوئی اور قحط دور ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد یمنیہ دانیال نے موسس میں وفات پائی، ان کی لاش کو بڑے احترام سے شاہی محل میں مومیائی لگا کر جگہ دی گئی۔ ابو موسیٰ اشعریؓ نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ لاش اور روپیہ کو کس طرح ٹھکانے لگایا جائے تو یہ جواب آیا:-

لاش کو کفناؤ اور خوشبو لگا کر نماز جنازہ پڑھو پھر دفن کر دو جس طرح دوسرے انبیاء دفن کئے گئے ہیں، روپیہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے۔

۲۵۱۔ خط کی دوسری شکل۔

لاش کو غسل دو جنوط لگاؤ اور کفن پہناؤ پھر جنازہ کی نماز پڑھو اور دفن کر دو۔

۲۵۲۔ خط کی تیسری شکل۔

دانیال کو سرد ربری کے پتوں اور خوشبودار پودوں کے آبجوش سے غسل دو۔

۲۵۳۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

جسکہ نامی عرب کا لڑکا فوت ہوا اور دو قریبی رشتہ دار چھوڑے باپ جسکہ اور دادی (اتم جسکہ) ابو موسیٰؓ نے جسکہ کے رشکے کی میراث سے باپ اور دادی کو حصہ دینے کے بارے میں دریافت کیا تو یہ جواب آیا:-

ابن جسکہ کے باپ (جسکہ) اور دادی (اتم جسکہ) کو میراث سے حصہ دیا جائے۔

۲۵۴۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ابو موسیٰؓ نے خلیفہ کو مطلع کیا کہ یہاں ایسے لوگ مرتے رہتے ہیں جن کے نہ خونی رشتہ ہوتے ہیں نہ موالی (آزاد کردہ غلام) ایسے لوگوں کی میراث کس طرح ٹھکانے لگائی جائے تو یہ جواب آیا:-



اگر موسیٰ کا خونی رشتہ دار ہو تو اسے ورنہ اس کے سولی کو اور اگر وہ بھی نہ ہو تو اس کی میراث بیت المال میں جمع کر دی جائے گی۔

۲۵۵۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

میراث کے معاملہ میں دادا کو باپ قرار دو۔ ابو بکرؓ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

۲۵۶۔ اکابر فوج کی تحقیقاتی کمیٹی کے نام

ابو موسیٰ اشعریؓ سوس فوج کر کے جب تستر کی طرف بڑھے تو انہیں معلوم ہوا کہ والی ابواز ہرمزان اپنے خزانے لے کر تستر چلا گیا ہے اور وہاں فارسیوں اور کردوں پر مشتمل ایک فوج تیار کر لی اور ایک دوسری فوج یزدجرد نے بھی اس کی مدد کے لئے بھیج دی ہے اس خبر سے ابو موسیٰ گھبرا گئے اور انہوں نے مدینہ سے ملک طلب کی، عمر فاروقؓ نے بلا تاخیر کوفہ کے گورنر عمار بن یاسرؓ اور حواری کے عامل جریر بن عبداللہ بجليؓ کو فرمان بھیجے کہ فوراً ابو موسیٰؓ کی مدد کے لئے فوج لے کر جائیں یہ دونوں فوجیں جب پہنچیں تو ابو موسیٰؓ کے ہاتھ مضبوط ہو گئے اور انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ محاصرہ کی ضروریات سے فاضل فوج انہوں نے جریر بن عبداللہ اور عثمان بن مقرن کی کمان میں رامہرمز بھیج دی اور انہیں تاکید کی کہ وہاں کے باشندوں کو مسلمان ہونے کی دعوت دیں اور اس سمت سے کوئی فارسی فوج تستر کی مدد کو آتے تو اسے ٹھکانے لگا دیں، جریر بن عبداللہ بجليؓ رامہرمز کے باہر خیمہ زن ہوئے اور عثمان بن مقرن شہر کے فواج میں چلے گئے اور کئی قلعے فتح کر لئے جب رامہرمز کے باشندوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو جریرؓ نے شہر کا محاصرہ کر لیا، کئی سمٹت مقابلوں کے بعد شہر کے کمانڈر نے ہار مان لی، جو لوگ بھاگ سکے وہ بھاگ گئے باقی قید کر لئے گئے اور ان کے بال بچے، سامان اور جانور فوج نے آپس میں بٹا لئے۔ اس واقعہ کی خبر ابو موسیٰ اشعریؓ کو ہوئی جو ہنوز تستر کے محاذ پر تھے تو وہ آزرہ ہونے اور انہوں نے اکابر فوج سے کہا: میں نے رامہرمز کے باشندوں کو چھ ماہ کی مہلت اور امان دی تھی تاکہ وہ قبول اسلام کے بارے میں خوب غور کر لیں لیکن جریرؓ اور کوفہ کی فوجوں



نے جلد بازی کی اور مقررہ مدت گزارنے سے پہلے شہر کا محاصرو کر کے اسے بزورِ شمشیر فتح کر لیا اور اہل شہر کے بال بچوں، مال و متاع اور موشیوں کو آپس میں بانٹ لیا، اس جنگ میں معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اکابر فوج نے کہا:- آپ صورتِ حال سے خلیفہ کو مطلع کر دیجئے اور ان کے فیصلہ کے مطابق عمل کیجئے۔ ابو موسیٰؓ نے جریر بن عبداللہؓ کی جارحانہ کارروائی کی شکایت خلیفہ کو لکھی انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ کی فوج کے اکابر کی ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی اور اسے لکھا:-

اس معاملہ کی تحقیق کر کے معلوم کرو کہ ابو موسیٰؓ نے (جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے) دامہرز کے باشندوں کو چھ ماہ کی مہلت دی تھی یا نہیں اور آیا کوئی تحریری معاہدہ اس باب میں ان سے کیا تھا، ابو موسیٰؓ سے بھی حلف لیا جائے اور اگر وہ از روئے حلف کہیں کہ انہوں نے چھ ماہ کی مہلت دی تھی تو وہ تمام غلام اور لونڈیاں جو دامہرز سے لائی گئی ہیں واپس کر دی جائیں اور اگر کوئی عورت کسی مسلمان سے حاملہ ہو گئی ہو تو اسے روک لیا جائے حتیٰ کہ اس سے بچہ پیدا ہو پھر اسے اختیار دیا جائے چاہے وہ اسلام لاکر مسلمانوں کے ساتھ رہے اور چاہے دامہرز لوٹ جائے۔

۲۵۷۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

تستر کا قلعہ دشوار گزار پتھریلی زمین میں واقع تھا اور دو طرف سے دریائے دجلہ اسے گھیرے ہوئے تھا۔ ایک فارسی نے قلعہ کا وہ خفیہ راستہ مسلمانوں کو بتا دیا جو دریا میں کھلتا تھا۔ ان کی ایک چیدہ جماعت دریا سے ہو کر قلعہ میں گھس آئی اور اس کے پھاٹک کھل دیئے، شہر پر مسلمان قابض ہو گئے، بہت سی عورتیں ان کے ہاتھ آئیں ایک خاص تعداد حاملہ تھی، عمر فاروقؓ کا بس بات کا علم ہوا تو انہوں نے لکھا:-

کوئی مسلمان حاملہ عورت سے اس وقت تک ہم بستری نہ کرے جب تک اس کے بچہ نہ ہو جائے۔ مسلمانوں، مشرکوں کی اولاد میں شریک نہ ہو کیونکہ نطفہ ہی سے



بچہ بنتا ہے۔

۲۵۸۔ فاتحین تستر کے نام۔

تستر کی فتح کے بعد بصرہ اور کوفہ کی فوجوں میں جھگڑا ہوا، بصرہ فوج نے کہا کہ تستر نے فتح کیا ہے اس لئے اس کے ماتحت علاقہ کی آمدنی کے حقدار ہم ہیں، کوفہ فوج نے (جو بطور کمک آئی تھی) دعویٰ کیا کہ فتح ہمارے ہاتھوں ہوئی ہے اس لئے تستر اور اس کے ماتحت دیہاتوں کا خراج ہمیں ملنا چاہیے، ابو موسیٰؓ نے یہ قضیہ خلیفہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے لکھا۔

یہ ضرور ہے کہ کوفہ فوج نے بصرہ فوج کی مدد کی تھی اور اس کے لئے فتح آسان بنا دی تھی اس کے باوجود تستر کی اصل فاتح بصرہ فوج ہی ہے، مسلمانوں نے جو بھائی بھائی ہیں باہمی تعاون سے کامیابی حاصل کی ہے تستر کی فاتح بصرہ فوج ہی قرار دی جائے گی اور کوفیوں کو فتح کے ثمرات مال غنیمت کی حد تک ملیں گے، دونوں فوجیں ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور آپس میں نہ لڑیں والسلام۔

۲۵۹۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

یہ خط ابن اعثم کوئی کی فتوح سے ماخوذ ہے، ابن اعثم کی رائے ہے کہ صوبہ فارس اور کرمان کے فاتح ابو موسیٰ اشعریؓ تھے۔ یہ ایک شاذ رائے ہے جس کی توثیق جہاں تک مجھے معلوم ہے اخبار و آثار کے دوسرے سکولوں نے نہیں کی ہے۔ سیف بن عمر کے شیوخ کہتے ہیں کہ سلسلہ میں عمر فاروقؓ نے فارس میں جارحانہ پیش قدمی کی اسکیم کے تحت سات محاذ قائم کئے تھے جن میں سے دو فارس اور کرمان کے صوبے تھے اور ان میں سے کسی ایک کی کمان ابو موسیٰ کے ہاتھ میں نہیں تھی اور نہ فوج کشی کے دوران وہ کبھی ادھر کمک لے کر گئے تھے، ابن اعثم اور سیف بن عمر کے ان دو متناقض موقوفوں کے بین بین ایک تیسرا موقف ہے جس کی مدد سے ابو موسیٰؓ کسی بار خلیفہ کی زیر ہدایت بصرہ سے



مک لے کر فارس کی جنگوں میں شریک ہوئے تھے اور ان کی مدد سے اس محاذ کے کمانڈر عثمان بن ابی العاص (گورنر بحرین) نے کئی اہم معرکے جیتے تھے، تاہم اس بات کی تصدیق اس موقف سے بھی نہیں ہوتی کہ ابو موسیٰ اشعرؓ نے کرمان کی فتح میں کوئی حصہ لیا تھا۔

ابو موسیٰ، تمہارا خط ملا، خدا کے فضل و کرم سے تمہیں جو فتوحات حاصل ہوئی ہیں ان کا حال معلوم ہوا، یہ پڑھ کر مسرت ہوئی کہ فارس اور کرمان کے صوبے مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے، خدا کی ان عنایتوں کا بہت بہت شکر گزار ہوں، تم نے لکھا ہے کہ یہ خط خراسان کی سرحد سے لکھ رہا ہوں، شاید اب تمہارا ارادہ خراسان میں داخل ہونے کا ہے، اگر یہ بات ہے تو تم خراسان کی ہم موقوف رکھو۔ ہمیں خراسان نہیں چاہیے یہ خط پڑھ کر ان تمام شہروں پر جو خدا کی مدد سے تم نے فتح کئے ہیں استنباط خوشخصال، امانتدار اور بھروسہ کے حاکم مقرر کرو اور خود بصو لوث آؤ خراسان کا خیال دل سے نکال دو ہمیں خراسان اور خراسان کو ہم سے کوئی سروکار نہیں، کاشک ہمارے اور خراسان کے درمیان آہنی پہاڑ اور آتشیں دریا اور ہزاروں دیواریں سد سکندری کی طرح حائل ہوتیں۔

۲۶۰۔ ابو موسیٰ اشعرؓ کے نام۔

ابو موسیٰؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ جب مسلمان تاجر دارالحرب جاتے ہیں تو وہاں کی حکومت ان سے دس فیصد تجارتی ٹیکس لیتی ہے کیا ہم بھی دارالحرب کے تاجروں سے ٹیکس وصول کریں؟ عمر فاروقؓ نے اس کی اجازت ہی نہیں دی بلکہ تجارتی ٹیکس کا ایک ضابطہ مقرر کیا جس میں حربی، ذمی اور مسلمان سب شامل تھے۔

تم حربی تاجروں سے اسی قدر ٹیکس لو جتنا وہ مسلم تاجروں سے لیتے ہیں، ذمیوں سے پانچ فیصد وصول کرو اور مسلمانوں سے چالیس درہم کے



مال پر ایک درہم (۲ فیصد) دو سو درہم سے کم مال پر کوئی ٹیکس نہیں ہے، جب مال تجارت دو سو درہم کا ہو تو اس پر ٹیکس پانچ درہم ہو گا اور اس سے زیادہ کے مال پر اسی شرح سے لیا جائے گا۔  
۲۶۱۔ خط کی دوسری شکل۔

جب حربی تاجر ہمارے علاقہ میں آئیں تو ان سے دس فیصد ٹیکس لو جیسا کہ مسلمان تاجروں سے دارالحرب میں لیا جاتا ہے، ذی تاجروں سے پانچ فیصد وصول کرو اور مسلمان تاجروں سے جب ان کا مال دو سو درہم قیمت کا ہو تو ڈھائی فیصد کے حساب سے ٹیکس لو، پھر ہر چالیس درہم کے مال پر ایک درہم کی شرح سے ٹیکس لیا جائے۔  
عربی اخبار و آثار کی ایک تصریح سے مذکورہ بالا دونوں خطوں کی تردید ہوتی ہے، زیاد بن حدیر حبشو پوٹامیہ میں حضرت عمر فاروق کی طرف سے دیاتے فرات کے ایک معبر پر ٹول افسر (عائشہ) تھے۔ انہوں نے صحابی عبداللہ بن مغفل کو بتایا کہ ہم تجارتی ٹیکس مسلمانوں یا ذمیوں سے نہیں لیتے ہیں بلکہ بن نعلی تاجروں سے وصول کرتے ہیں جس طرح بن نعلی حکومت ہمارے علاقہ کے تاجروں سے وصول کرتی ہے۔  
۲۶۲۔ زیاد بن حدیر کے نام۔

زیاد بن حدیر نے خلیفہ کو لکھا کہ بعض حربی تاجروں کو (غالباً سامان نہ بکنے یا بقیہ وصول نہ ہونے کی صورت میں) بہت دن تک اسلامی حکومت میں رکنا پڑتا ہے اس لئے ان کے ساتھ کچھ رعایت ہونی چاہیئے، خلیفہ نے ٹول افسر کی درخواست پر یہ رعایت دی :-

اگر حربی تاجر اسلامی حکومت میں چھ ماہ (یا کم) ٹھہریں تو ان سے دس فیصد ٹیکس لو اور اگر انہیں ایک سال ٹھہرنا پڑے تو پانچ فیصد ٹیکس لو۔  
۲۶۳۔ زیاد بن حدیر کے نام۔



ایک تغلبی عیسائی عرب اپنا گھوڑا بیچنے نکلا زیادہین صدریہ کے عملہ نے گھوڑے کی قیمت دس ہزار روپے (بیس ہزار روپے) متعلیق کی اور دو س فیصد کے حساب سے پانچ سو روپے (ایک ہزار روپے) ٹیکس مانگا۔ تغلبی عیسائی ٹیکس دے کر چلا گیا کچھ عرصہ بعد وہ لوٹا تو گھوڑا جو بکنا نہ تھا اس کے ساتھ تھا، ٹول افسر کے عملہ نے پھر ٹیکس طلب کیا۔ تغلبی کو دوبارہ ٹیکس دینے میں نامل ہوا اور وہ سیدھا عمر فاروق کے پاس شکایت کرنے مدینہ چلا گیا، خلیفہ نے اس کی شکایت پر ٹھنڈے دل سے غور کیا اور زیادہین صدریہ کو یہ فرمان بھیجا :-

جس تاجر سے تم ٹیکس لے چکے ہو وہ ایک سال کے اندر اگر دوبارہ تمہارے پاس سے گزرے تو ٹیکس نہ لو الا یہ کہ اس کے پاس نیا سامان ہو۔  
۲۶۴۔ خط کی دوسری شکل -

تغلبی تاجروں سے سال میں صرف ایک بار ٹیکس لیا کر دو۔

۲۶۵۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام -

ابو موسیٰ اشعریؓ نے بصرہ سے ایک وفد مدینہ بھیجا جس میں دانا سے عرب اور قبیلہ تميم کے لیڈر احنف بن قیسؓ بھی تھے۔ وفد کے لوگوں نے عمر فاروقؓ سے اپنے مطلب کی باتیں کہیں لیکن احنف نے ایک پرسوز اور دلنشیں تقریر کے ذریعہ اہل بصرہ کی اقتصادی بد حالی اور مشکلات خلیفہ کے سامنے پیش کیں اور انہیں دور کرنے کی اپیل کی، عمر فاروقؓ پر اس تقریر کا گہرا اثر ہوا، انہوں نے احنف کو بطور عطیہ ایک رقم پیش کی لیکن احنف نے اسے واپس کرتے ہوئے کہا :- امیر المومنین ہم نے بصرہ سے مدینہ کا طویل رگیستانی سفر عطیوں کی خاطر نہیں کیا ہے۔ میرا انعام یہ ہے کہ اہل بصرہ کی مشکلات دور فرما دیں، عمر فاروقؓ نے ابو موسیٰؓ کو لکھا :-

احنف بن قیسؓ کو اپنا مقرب بنا لو، معاملات حکومت میں ان سے صلاح مشورہ لو اور ان کی بات مانو۔



۲۶۶۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ بصرہ کے غازی مکان بنائیں لیکن چونکہ وہ مکان بنانے لگے ہیں (اب مخالفت کا موقع نہیں رہا) انہیں چاہیے کہ دن سے مکانوں کی چھتیں نیچی رکھیں، دیواریں چوڑی اور چھتوں کے شہتیر اور تختے قریب قریب لگائیں۔

۲۶۷۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

جب امویہ میں مسلسل فتوحات اور ترکاتاز سے حکومت بصرہ کی آمدنی بڑھی اور بڑی مقدار میں لگان، جزیہ اور مالی غنیمت آنے لگا تو اس کا حساب کتاب رکھنے کے لئے ریاضی دانوں کی ضرورت پڑی۔ عرب ریاضی سے ناواقف تھے، فارسیوں اور عیسائیوں کو اس میں خوب درک حاصل تھا۔ ابو موسیٰؓ گورنر بصرہ نے خلیفہ کو لکھا کہ صیغہ مال کا کام فارسی و عیسائی عملہ کے بغیر نہیں چل سکتا، تباہیے کیا کیا جائے، عمر فاروقؓ نے لکھا۔

(غیر عربوں) کو پھر وہ عزت و اقتدار نہ دو جو خدا نے ان سے سلب کر لیا ہے۔ انہیں اسی سطح پر رکھو جس پر خدا نے انہیں لا اتارا ہے اور خود حساب کتاب سیکھو۔

۲۶۸۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ابو موسیٰؓ نے ایک لائق حسابدان عیسائی بطور سکریٹری ملازم رکھا، اس کی خیر خلیفہ کو پہنی تو انہوں نے یہ حکم بھیجا۔ اسے معزول کر دو اور اس کی جگہ مسلمان سکریٹری رکھو۔

۲۶۹۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

سکریٹری بہت کار گزار تھا اس لئے ابو موسیٰؓ نے اسے معزول نہیں کیا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اسے بجال رہنے دیں عمر فاروقؓ نے ابو موسیٰؓ کی درخواست مسترد کر دی اور لکھا۔



ہمارے لئے مناسب نہیں کہ عیسائیوں پر بھروسہ کریں جبکہ خدا نے انہیں خدا  
 ٹھہرایا ہے ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ان کا رتبہ بڑھائیں جبکہ خدا نے ان کا  
 رتبہ گرا دیا ہے، یا ان کے اخلاص پر اعتماد کریں جبکہ اسلام نے انہیں نقصان  
 پہنچایا ہے یا انہیں مناسب دیں جبکہ خدا کا حکم ہے کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر  
 جزیہ ادا کریں۔

۲۷۰۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

گورنر کے لئے سکریٹری کی خدمات اتنی ناگزیر تھیں کہ انہوں نے اسے برطرف نہیں  
 کیا اور خلیفہ کو مطلع کیا کہ اس کے بغیر ان کا کام نہیں چل سکتا۔ عمر فاروقؓ نے جھٹلا کر  
 گورنر کو لکھا:-

مَرَجَانِے وہ عیسائی بچہ۔

۲۷۱۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ابو موسیٰؓ نے اپنے سکریٹری سے عمر فاروقؓ کو خط لکھوایا تو اس نے عنوان میں،  
 من ابی موسیٰ لکھنے کے بجائے من ابو موسیٰ لکھا۔ اس غلطی پر خلیفہ اتنے برہم ہوئے کہ  
 گورنر کو حکم دیا:-

میرا خط پا کر اپنے سکریٹری کے ایک کوڑا مارو اور اسے ملازمت سے الگ  
 کر دو۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عمر فاروقؓ کی برہمی کا سبب یہ تھا کہ سکریٹری نے برکاری  
 آداب کا لحاظ نہیں رکھا تھا اور مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کر دیا تھا۔ اسے لکھنا چاہیے  
 تھا۔ الی عمر بن الخطاب میر المومنین من ابی موسیٰ، اور اس نے لکھا تھا من ابی موسیٰ  
 الی عمر بن الخطاب میر المومنین۔

۲۷۲۔ خط کی دوسری شکل۔

۱۔ ابن ابی الحدید ۳: ۱۹۳، ایضاً ۵: ۳۴۱، کنز العمال ۵/۲۳۴، ابن جزی ۵/۱۵۰



تمہارے سکرٹری نے ایک نئی غلطی کی ہے۔ اس کے ایک کوڑا مارو۔

۲۷۳۔ خط کی تیسری شکل۔

اپنے سکرٹری کے سر پر ایک کوڑا مارو۔

۲۷۴۔ خط کی چوتھی شکل۔

اپنے سکرٹری کے ایک کوڑا مارو اور اس کی جگہ مسلمان (ضیفت) سکرٹری مقرر کرو۔

۲۷۵۔ بنوید بن ابی سفیان کے نام۔

عربی اخبار و آثار کے بعض راویوں نے عمر فاروق کا ایک ایسا خط بھی نقل کیا ہے جس سے مذکورہ بالا خطوط کی تردید ہوتی ہے اور جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمر فاروق ۲۰ ہجرت ضرورت غیر مسلموں سے خدمت لینے کے لئے تیار رہتے تھے۔

کسی (ماہر حساب) بنو نعلی کو مدینہ بھیجو تاکہ ہمارے قانون میراث کا حساب کتاب سنبھال سکے۔

۲۷۶۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ چھاونیوں کے مسلمان حماموں میں غسل کرنے لگے ہیں تاکہ یہ کہ کوئی مسلمان حمام میں بغیر تہبند باندھے داخل نہ ہو اور جب تک وہاں رہے خدا کا نام زبان پر نہ لائے اور وہ شخص ایک ساتھ حمام کے فرش میں نہ بیٹھائیں۔

۲۷۷۔ خط کی دوسری شکل۔

مخاطب شام کے مسلمان۔

کوئی شخص بغیر تہبند باندھے حمام میں داخل نہ ہو اور عورت صرف اس وقت جب اسے کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جس کے علاج کے لئے حمام



جاننا ضروری ہو۔ تمہاری تفریح کی تین چیزیں ہونی چاہئیں :- گھوڑے  
کی سواری، عورت اور تیر اندازی۔

۲۷۸۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

جب تمہیں ول بلانا ہو تو تیر اندازی کیا کرو اور حیب باتوں کو چھی چاہے تو  
قانون میراث کو موشوع گفتگو بنا لو۔

۲۷۹۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو اور سنت نبویؐ کا مطالعہ کرو۔ عربی زبان سیکھو  
قرآن کو صاف اور ٹھیک ٹھیک پڑھو، معد بن عدنان کے طور طریق اختیار  
کرو کیونکہ تم معد بن عدنان کی اولاد میں ہو گے

۲۸۰۔ خط کی دوسری شکل۔

دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو، سنت نبویؐ سے واقفیت حاصل کرو۔ عربی  
زبان سیکھو اور سمجھو، نشانہ بازی کی مشق کرو، خوابوں کی اچھی تعبیر کیا کرو،  
ابو الاسود دؤلی کو چاہیے کہ اہل بصرہ کو عربی قواعد سکھائیں

۲۸۱۔ خط کی تیسری شکل۔

میں تمہیں ان کاموں کا حکم دیتا ہوں جن کا قرآن نے حکم دیا ہے اور ان  
کاموں سے روکتا ہوں جن سے محمدؐ نے روکا ہے اور تاکید کرتا ہوں کہ  
فقہ اور سنت کی پیروی کرو۔ عربی زبان اچھی طرح سیکھو اور حیب کوئی  
مسلمان بھائی تم سے خواب بیان کرے تو کہو اس کی تعبیر ہمارے لئے  
اچھی ہو دشمن کے لئے بری۔

۲۸۲۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

اہل بصرہ کو تاکید کرو کہ عربی سیکھیں، ایسا کرنے سے ان میں صحیح بول چال کا

۱۔ ازالۃ الخفاء ۲/۱۳۹ طے بہنقی ۶/۲۰۹ طے یعنی اپنے مورث اعلیٰ معد بن عدنان کی طرح ت  
مشقت کی عادت ڈالو طے کنز العمال ۵/۲۲۱ طے افضل انباء۔ الرداءۃ علی انباء النخاعہ منقر ۹  
طے بلاذری انساب (۵) ۹/۶۲۲، ازالۃ الخفاء۔ ۲/۱۳۹



سلیقہ پیدا ہوگا۔ وہ عربی اشعار بھی پڑھا کریں۔ ایسا کرنے سے ان میں اخلاق عالیہ پیدا ہونے لگے۔

۲۸۳۔ خط کی دوسری شکل۔

لوگوں کو عربی سیکھنے کی تاکید کرو کیونکہ عربی سیکھنے سے عقل بڑھتی ہے اور اچھے انسانی صفات پیدا ہوتے ہیں۔

۲۸۴۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ایک بہادر غازی کو ابو موسیٰؓ نے کسی وجہ سے مالِ غنیمت کا پورا حصہ نہیں دیا وہ بگڑا اور ابو موسیٰؓ سے کچھ تشریں باتیں کیں، گو زرنے غصہ ہو کر اس کے پیسے کوڑے لگوائے اور اس کے لمبے بال کوٹا دیئے وہ شخص خلیفہ کے پاس آیا اور بالوں کا گچھا جیب سے نکال کر ان کے سینہ پر دے مارا، عمر فاروقؓ کو ابو موسیٰؓ کی سختی ناگوار ہوئی اور انہوں نے یہ خط بھیجا۔

فلاں نے تمہاری مجھ سے یہ شکایت کی ہے، میری طرف سے تاکید ہے کہ اگر تم نے اس کو مجمع عام میں مارا ہو تو تم بھی سب کے سامنے بیٹھو اور اس کو بدلہ لینے دو اور اگر تم نے اسے لکھنے میں مارا ہے تو اسی طرح اس کے سامنے بیٹھ کر بدلہ لینے دو۔

۲۸۵۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ج یا عمرہ کے موقع پر ایک شخص عمر فاروقؓ کے پاس روتا ہوا آیا اور بولا۔ میں نے شراب پی تھی۔ اس کی پاداش میں ابو موسیٰؓ نے میرے کوڑے مارے میرا سر منڈوا دیا، میرا منہ کالا کر کے سڑکوں پر گشت کرایا اور منادی کرادی کہ کوئی میرے ساتھ نہ تو کھائے پیئے اور نہ اٹھے بیٹھے۔ اس رسوائی سے مجھے ایسی اذیت پہنچی ہے کہ کبھی دل چاہتا ہے کہ ابو موسیٰؓ کو مار ڈالوں کبھی سوچتا ہوں آپ سے درخواست کروں کہ آپ مجھے

۱/۵ کنز العمال ۲۴۱/۵ لسان العرب (ابن منظور، بیروت) ۲/۵۵۱ لے بلاذری انساب (ف)  
۹/۵۹۶، محلی (ابن حزم مصر ۳۵۰ھ) ۹/۳۷۹ بیہقی ۸/۵۰، کنز العمال ۴/۲۹۹



شام بھجوا دیں جہاں کوئی مجھے جاننے والا نہ ہو اور کبھی خیال آتا ہے کہ دارالحرب چلا جاؤں اور غیر مسلموں کے ساتھ زندگی گزار دوں، عمر فاروق نے اس شخص کو دلاسا دیا اور یہ پُر عتاب خط گورنر کو بھیجا۔

سلام علیک، فلاں بن فلاں تمہی نے مجھ سے تمہاری زیادتیوں کی شکایت کی ہے، خدا کی قسم تم نے پھر کبھی یہ حرکت کی (شراب نوشی کی سزا میں سر منڈوایا اور منہ کالا کر کے سڑکوں پر گشت کرایا)، تو میں بھی تمہارا منہ کالا کر کے سڑکوں پر گشت کراؤں گا۔ اگر تم میری دھمکی آزمانا چاہتے ہو تو پھر یہ حرکت کر کے دیکھ لو۔

۲۸۶۔ خط کی دوسری شکل۔

فلاں آدمی میرے پاس آیا اور مجھ سے تمہاری یہ شکایتیں کیں، میرا خط پاکر لوگوں کو حکم دینا کہ اس کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں۔ اس سے ملیں جلیں اور اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی شہادت قبول کر لیں۔

۲۸۷۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

عبرتاً کہ مزار میں کسی کو بیسٹل کوڑوں سے زیادہ نہ مارو۔

۲۸۸۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

واضح ہو کہ خدا کی نظر میں سب سے زیادہ خوش نصیب حاکم وہ ہے جس کی فات سے رعیت کو سکھ اور آرام ملے اور خدا کی میزان میں وہ حاکم نہایت بد نصیب ہے جس کی بد اعمالیوں سے رعیت تباہ ہو، خبردار تن آسانی اور شکم نوازی تمہارا مقصد حیات نہ ہو جانے، اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً تمہارے ماتحت بھی ایسا ہی کریں گے اور تمہاری مثال اس چوپائے کی سی ہوگی جو گھاس کا ہرا بھرا میدان دیکھے اور موٹا ہونے کے لئے اس میں گھس جائے حالانکہ



موٹاپے میں اس کی موت مضر ہے۔

۲۸۹۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

عوام میں ایسے ممتاز لوگ ہوتے ہیں جو ان کی ضروریات (حکام کے سامنے) پیش کرتے ہیں تمہیں چاہیے کہ ان کی قدر و منزلت کرو، ایک غریب مسلمان عافیت سے رہ سکتا ہے اگر ان ممتاز لوگوں کی معرفت اس کے ساتھ انصاف ہوتا رہے اور سرکار سے قومی آمدنی کا ٹھیک ٹھیک حصہ ملتا رہے والسلام۔

۲۹۰۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ایک سال میں ایک دن ایسا مقرر کرو جب خزانہ میں ایک درہم تک باقی نہ رہے اور وہاں جھاڑو لگا دی جائے تاکہ خدا کو معلوم ہو کہ میں نے ہر حقار کا حق ادا کر دیا ہے۔

۲۹۱۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

واضح ہو کہ کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کا مدار اس بات پر ہے کہ آج کا کام کل پر نہ چھوڑا جائے کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو کام بہت بڑھ جائیگا اور تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا کہ کون سا کام پہلے کرو اور کون سا بعد میں اس طرح بہت سے کام ضائع ہو جائیں گے۔ اگر حاکم ان ذمہ داریوں سے عہدہ بٹا ہو جو خدا کی طرف سے اس پر عائد ہوتی ہیں تو رعایا بھی ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوگی جو حاکم کی طرف سے اس پر عائد ہوتی ہیں، اگر حاکم نفس کو شہ ہوگا تو رعایا بھی نفس کو شہ ہو جائے گی، حاکموں کے ظلم و بے اتفاقی کی وجہ سے رعیت ان سے دور بھاگتی ہے، خدا کی

۱۔ حلیۃ الاولیاء ۱/۵۰، ابو یوسف ۱۰۱، اس میں ترقی کی جگہ تریخ ہے (ازالۃ الخفا، ۱/۵۹)۔  
۲/۱۳۸ و ۱۸۱، ابن جوزی ۹۵ کنز العمال ۲۰۹/۸، بلاذری انساب (ف) ۹/۶۲۲،  
ابن جوزی ۹۹ کنز العمال ۱۶۵/۳، ابن سعد ۴۱۸/۳، بلاذری انساب (ف) ۹/۶۰۴، ابن عساکر  
۳۱۴/۳۔



پناہ مانگتا ہوں کہ رعیت کی طرف سے میرے دل میں انحراف پیدا نہ ہو۔ انحراف جس کی وجہ پرانے کینے، دنیاوی مفادات اور ذاتی مصلحتیں ہوتی ہیں، رعایا کے معاملات سے دلچسپی نہ لو اور اس کے ساتھ انصاف کرنے بیٹھا کر دیا ہے دن میں ایک ہی گھنٹہ کے لئے کیوں نہ ہو۔

۲۹۲۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

واضح ہو کہ کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کا دار و مدار اس بات پر ہے کہ آج کا کام کل پر نہ اٹھا رکھو کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو کام اتنا بڑھ جائیگا کہ تمہارے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے گا کہ پہلے کون سا کام کرو اور بعد میں کون سا نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت سے کام خراب ہو جائیں گے، اگر تمہیں دو کاموں میں سے ایک کے کرنے کا اختیار دیا جائے اور ان دو میں سے ایک سے دنیا سدھرتی ہو اور دوسرے سے آخرت تو وہ کام اختیار کرو جس سے آخرت سدھرے، کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی، خدا سے ڈرتے رہو اور قرآن پڑھو، وہ علم کا سرچشمہ ہے اور دلوں کی باری۔

۲۹۳۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

واضح ہو کہ لوگ اپنے بادشاہوں سے دور بھاگتے ہیں، خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلی رعیت، پرانے کینے، ذاتی مصلحتیں اور دنیاوی مفادات میرے ہاتھ سے اوپر غلبہ کر لیں، لوگوں کی داد فرما دینے سے ہر دن بیٹھا کر دیا ہے ایک ہی گھنٹہ کے لئے کیوں نہ ہو جب ایسے دور استے تمہارے سامنے کھلے ہوں جن میں سے ایک پر چل کر خدا کی رضا حاصل ہوتی ہو اور دوسرے پر چل کر کوئی دنیاوی کامرانی تو پہلا راستہ اختیار کرو کیونکہ دنیاوی فائدے



فانی ہیں اور آخرت کے انعام جاودانی، خدا سے ڈرتے رہو، بد معاشوں کو  
ڈراؤ و دھمکاؤ اور ان کا شیرازہ منتشر کر دو، جب دو قبیلوں میں جنگ ہو  
اور وہ اپنے حمایتیوں کو (جاہلی دستور کے مطابق) یا ل فداں یا ل فداں کہہ کر  
پکاریں تو سمجھ لو کہ انہیں شیطان نے بھڑکایا ہے، تلوار سے ان کی خبر لو  
حتیٰ کہ وہ قانون اسلامی کی طرف رجوع کریں اور ان کی پکار خدا اور امام کی  
طرف ہو مجھے معلوم ہوا ہے کہ قبیۃ حنیفہ کے لوگ اپنے حمایتیوں کو رٹائی  
کے وقت (جاہلی شان سے) آل ضبۃ مدد، آل ضبۃ مدد کے نعرے لگا کر  
بلاتے ہیں۔ بخدا مجھے معلوم نہیں کہ خدا نے کبھی ان کے ہاتھوں کوئی اچھا کام  
کرایا ہو یا ان کے ذریعہ کبھی کوئی برائی وقع کی ہو، میرا خط پڑھ کر ان کی ایسی  
خبر لو کہ اگر انہیں عقل نہ آئے تو کم از کم حکومت کا خوف ان کے دل میں بیٹھ  
جائے۔ ان کے قبیۃ کے (سمجھو دار لیڈر) غیلان بن خرنشہ کو اپنے مشیروں  
میں داخل کر لو، مسلمان مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں  
شریک ہو ان کے لئے اپنا دروازہ کھلا رکھو اور ان کے معاملات سے ذاتی  
دلچسپی لو، تم ان ہی میں سے ایک ہو، فرق اتنا ہے کہ تمہارے کندھوں پر  
ذمہ داریوں کا بھاری بوجھ رکھ دیا گیا ہے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے  
اور تمہارے خاندان کے کھانے، لباس اور سواری میں عام مسلمانوں  
سے مختلف ایک انفرادی شان پیدا ہو گئی ہے، عبد اللہ خجوار، تمہاری  
حالت اس چوپایہ کی سی نہ ہو جائے جو ایک شاداب مرغزار سے گزرے تو  
موٹا ہونے کے سوا اس کا کوئی مقصد ہی نہ ہو حالانکہ موٹاپے میں اس کی  
موت مضمر ہے یا درہے کہ حاکم کو خدا کے پاس لوٹ کر جانا ہے، نیز یہ کہ  
حاکم ٹیڑھی پال پلتا ہے تو رعایا بھی ٹیڑھی چال چلتے لگتی ہے اور سخت نصیب  
ہے وہ حاکم جس کی بد اعمالیوں سے رعایا تباہ ہو۔







۲۹۸۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

میں چاہتا تھا کہ جب کوئی شخص ایک نشست میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو میں انہیں ایک طلاق قرار دوں لیکن چونکہ لوگ طلاقوں میں فرق مراتب رکھنا چاہتے ہیں میں انہیں اس حق سے محروم نہیں کر سکتا، پس جو شخص جس نوعیت کی طلاق دے تم اسی طرح اسے نافذ کر دو۔ اگر وہ اپنی بیوی سے کہے۔ تو میرے اوپر حرام ہے تو وہ حرام ہو جائے گی جو کہے، تو بابتہ ہے تو وہ بابتہ ہو جائے گی اور جو کہے، تجھے تین طلاقیں دیتا ہوں تو اس پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔

۲۹۹۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

مجاہد بن مسعودؓ سلمیٰ بصرہ کی ایک ممتاز شخصیت تھے، سالار فوج کی حیثیت سے ابتدائی فتوحات میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا تھا، امویان کے بعض اضلاع کے کلکٹر بھی رہے تھے، ان کے بیوی خضیرا نے اپنے گھر میں پردے اوڑھنا کئے، کسی نے خلیفہ سے پردوں کی شکایت کر دی، انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ کو لکھا:-  
مجھے معلوم ہوا ہے کہ خضیرا نے اپنا گھر پردوں سے مزین کیا ہے، میرا خطا کر انہیں پھاڑ ڈالو، خدا اس گھر کو رسوا کر لے۔

۳۰۰۔ خط کی دوسری شکل۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بصرہ کی ایک عورت نے اپنے گھر میں پردے لٹکانے ہیں جس طرح خانہ کعبہ میں لٹکانے جاتے ہیں، تاکید ہے کہ میرا خط پڑھتے ہی کسی کو اس عورت کے گھر بھیج کر پردے پھٹا دو۔

۳۰۱۔ مجاہد بن مسعودؓ کے نام۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خط براہ راست خضیرا یا شمیدہ کے شوہر مجاہد بن مسعودؓ کے نام تھا۔ مجھے خبر ملی ہے کہ خضیرا نے اپنا گھر پردوں سے



آراستہ کیا ہے جس طرح خانہ کعبہ آراستہ کیا جاتا ہے۔ تمہیں قسم ہے کہ میرا  
خط پڑھتے ہی سب پر دے پھاڑ ڈالو۔

۳۰۲۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

ایک عرب عمر فاروقؓ کے پاس آیا اور بولا:- امیر المومنین، التائعات عرفت  
کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے پوچھا:- تم کون ہو؟ نو وارد:- میں بصرہ کا باشندہ  
ہوں میرا تعلق قبیلہ تمیم کی شاخ بنو سعد سے ہے! عمر فاروقؓ:- اچھا تو تو ایک اجد قبیلہ  
سے تعلق رکھتا ہے۔ میں تیرے گورنر کو ایسا خط لکھتا ہوں جو تو نا پسند کرے گا، یہ کہہ کر  
انہوں نے اسے اتنے زور سے دھکا دیا کہ اس کی ٹوپی گر گئی اور اس کے لمبے گھنے بال  
کھل گئے، عمر فاروقؓ:- اگر تیرے بال منڈے ہوتے تو مجھے تیرے بار میں پوچھنے کی ضرورت  
نہ تھی، پھر یہ خط ابو موسیٰؓ کو لکھا:-

اصبع بن علیم تمیمی کا۔ آمد باتوں (قرآن کی واضح آیات) کو چھوڑ کر غیر ضروری  
اور دور از کار باتوں (مشکلات و متشابہات قرآن) کے پیچھے پڑ گیا ہے  
میرا یہ خط جب وصول ہو تو سارے مسلمان اصبع کے ساتھ خرید و فروخت  
بند کر دیں، اگر وہ بیمار ہو تو کوئی اس کی عیادت کو نہ جائے، اگر اس کا  
انتقال ہو تو کوئی اس کے کفن و دفن میں شریک نہ ہو۔

ایک دوسری روایت کے مطابق صبیح تمیمی عمر فاروقؓ کے پاس آیا اور بولا:-

الذاریات ذروا کا کیا مطلب ہے؟ عمر فاروقؓ:- ذاریات کے معنی ہیں ہوائیں۔ اگر  
میں نے رسول اللہؐ کی زبان سے یہ معنی نہ سنے ہوتے تو اپنی طرف سے نہ کہتا۔ صبیح:-  
والحاملات وقرأ کا کیا مطلب ہے؟ عمر فاروقؓ:- حاملات کے معنی ہیں بادل، اگر  
میں نے رسول اللہؐ کی زبان سے یہ معنی نہ سنے ہوتے تو اپنی طرف سے نہ کہتا، صبیح:-  
والنفسات امر کا کیا مفہوم ہے؟ عمر فاروقؓ:- نفسات کی تفسیر ہے ملائکہ، اگر میں



رسول اللہ کی زبان سے یہ تفسیر نہ سنی ہوتی تو اپنی طرف سے ایسا نہ کہتا، اس کے بعد عمر فاروقؓ نے صبیغ کے سوا کوڑے لگوائے اور ایک کو ٹھڑی میں بند کر دیا۔ جب اس کے زخم ٹھیک ہو گئے تو اُسے بلایا اور مزید سو کوڑے لگوائے، پھر اسے ایک اونٹ پر بٹھایا اور ابو موسیٰؓ کے نام ایچی کو یہ خط دے کر اسے بصرہ بھیج دیا۔

لوگوں کو اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی ممانعت کر دی۔ (اور اس کا سالانہ وظیفہ بند کر دیا۔) (ابن حجر ۲/۱۹۸) اور اس کے ساتھ خرید و فروخت بند کر دیا۔ (ابن جوزی ۹۳)

زیادہ دن تک صبیغ سوشل بائیکاٹ برداشت نہ کر سکا، اس نے گورنر کے پاس آکر توبہ کی کہ آئندہ قرآن کے مشکل الفاظ کی کھوج نہیں کرے گا، گورنر نے خلیفہ کو مطلع کیا کہ صبیغ نادم ہے اور پھر کبھی قرآن کے استعارات و کنایات کے بارے میں سوالات نہ کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ عمر فاروقؓ نے لکھا۔

میرا خیال ہے کہ صبیغ نے جو کہا سچے دل سے کہا ہے اب اسے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت دیدی جائے۔

۳۰۳۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

نماز ظہر اس وقت پڑھو جب سورج بیچ آسمان بٹ جائے، عصر اس وقت جب سورج ڈھلنے لگے لیکن ہنوز روشن ہو، مغرب اس وقت جب سورج غروب ہو جائے، عشاء اس وقت جب شفق چھپ جائے عشاء کی نماز آدمی رات تک پڑھی جاسکتی ہے اس سے زیادہ دیر کرنا مناسب نہیں، نماز فجر اس وقت پڑھو جب ستارے روشن اور گھٹنے ہوں، فجر کی ذرات لمبی ہونی چاہیے، یہ بات یاد رہے کہ دو نمازوں کا بلا عذر جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۳۰۴۔ خط کی دوسری شکل۔



نماز نہر پڑھو جب سورج بیچ آسمان سے ذرا ہٹ جائے، عصر جب سورج روشن اور تابناک ہو، مغرب جب سورج غروب ہو جائے عشاء شفق غائب ہونے کے بعد آدھی رات تک یہی مسنون طریقہ ہے، فجر کی نماز اس وقت پڑھو جب اندھیرا ہو اور نماز میں قرأت لمبی ہونی چاہیے۔

۳۰۵۔ خط کی تیسری شکل۔

نماز ظہر اس وقت ادا کرو جب سورج بیچ آسمان سے ذرا ہٹ جائے عصر اس وقت جب سورج تابناک ہو اور اس میں زردی نہ آئی ہو، مغرب اس وقت جب سورج مچھپ جائے، عشاء کی نماز نیند نہ آنے تک مونہ کی جا سکتی ہے، فجر کی نماز اس وقت ادا کرو جب ستارے نمودار ہوں اور اس میں طوالی المفصل میں سے دو لمبی سورتیں تلاوت کر دو۔

۳۰۶۔ خط کی چوتھی شکل۔

گورنروں کے نام۔

میری نظر میں تمہارا سب سے اہم فرض نماز ہے جو اس فرض کو پابندی سے ادا کرے گا۔ وہ اپنا دین محفوظ رکھے گا اور جو اس اہم فرض سے بے توجہی برتے گا وہ یقیناً کم اہم فرائض سے اور زیادہ غفلت برتے گا، ظہر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب سورج میں کھڑی عمودی چیز کا سایہ خود اس کے برابر ہو جائے نماز عصر اس وقت پڑھو جب سورج تابناک اور روشن ہو، عصر کے وقت میں اتنی گنجائش ہوتی ہے کہ ایک اونٹ سوار دو یا تین فرسخ مسافت طے کر لے، نماز مغرب اس وقت پڑھو جب سورج غروب ہو جائے۔ نماز عشاء غروب شفق سے لے کر تہائی رات تک پڑھ سکتے ہو۔ نماز عشاء پڑھے بغیر جو سوئے خدا کرے اسے کبھی سونا نصیب نہ ہو، کبھی نصیب نہ ہو، کبھی نصیب نہ ہو، فجر اس وقت



پڑھو جب ستارے روشن اور گھنے ہوں۔ نماز فجر کے وقت جو سونے خدا  
کرے اسے کبھی سونا نصیب نہ ہو۔

۳۰۷۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام

مغرب کی نماز میں قصار مفصل، عشاء کی نماز میں اوساط مفصل، اور فجر کی نماز  
میں طویل مفصل تلاوت کیا کرو۔

۳۰۸۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مجھے ان لوگوں کے نام لکھ بھیجو جنہیں قرآن یاد ہے۔

۳۰۹۔ خط کی دوسری شکل۔

چھاؤنیوں کے گورنروں کے نام۔

مجھے ان سب لوگوں کی ایک فہرست لکھ بھیجو جنہیں قرآن یاد ہوتا کہ میں ان کا  
انتیازی وظیفہ (۲۵۰۰ درہم سالانہ) مقرر کروں اور انہیں اسلامی قلمرو میں  
تعلیم دینے بھیجوں۔

۳۱۰۔ ابو موسیٰ اشعریؓ اور حفاظ قرآن کے نام۔

ابو موسیٰ اشعریؓ نے بصرہ کے تین سو سے اوپر حافظوں کی فہرست بھیجی تو عمر فاروق  
نے ان کے نام یہ خط لکھا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ عمر کی طرف سے عبد اللہ قیس اور حفاظ قرآن کے  
نام، سلام علیکم، واضح ہو کہ یہ قرآن تمہارے لئے باعثِ اجر و شرف ہونے  
والا ہے لہذا اس کی تعلیم پر عمل کرو اور اسے اپنے مقاصد کا آلہ کار نہ بناؤ  
جو قرآن کو اپنا قائد و مقبوع بنائے گا قرآن اسے جنت کے باغوں کی سیر  
کرائے گا۔ قرآن کو خدا کے حضور میں تمہارا سفارشی ہونا چاہیے نہ کہ  
تمہارے خلاف شکایتی کیونکہ قرآن جس کا سفارشی ہوگا وہ جنت میں جائیگا

۱۔ موطا امام مالک ص ۱۳۵ و دنتہ البکری ۱/۶۰ مسافت طے کرنے تک بیہقی ۱/۲۲۵-۲۲۶

۲۔ کنز العمال ۴/۲۰۶ ۳۔ ابن سعد ج ۴، قسم اول ص ۹۲ ۴۔ کنز العمال ۱/۲۱۷



اور قرآن خدا سے جس کی شکایت کرے گا وہ دوزخ میں جلے گا، یاد رہے کہ یہ قرآن ہدایت کا چشمہ علم کا پھول اور رحمن کی تازہ ترین کتاب ہے اس کے ذریعہ خدا انہی آنکھیں پہرے کان اور بند دل کھول دیتا ہے، یاد رہے کہ جب خدا کا بندہ رات میں اٹھتا ہے اور مسواک کر کے وضو کرتا ہے پھر تکبیر نماز کہہ کر قرآن پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کا منہ چومتا ہے اور کہتا ہے پڑھو، پڑھو تم پاک وصاف ہو گئے، قرآن پڑھ کر تمہیں لطف آئے گا اور اگر رات میں اٹھنے والا بغیر مسواک کئے وضو کر لے تو فرشتہ اس کی نگرانی تو کرتا ہے لیکن منہ نہیں چومتا، خبردار، نماز میں قرآن خوانی ایسی ہے جیسے کسی کو چھپا ہوا خزانہ اور رکھی ہوئی دولت مل جائے۔ اس لئے جتنا زیادہ ہو سکے قرآن پڑھا کرو۔ نماز نور ہے، زکاۃ برہان، صبر و شکی روزہ ڈھال اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف ایک دلیل ہے پس قرآن کا احترام کرو اور اس سے بے اعتنائی نہ برتو کیونکہ خدا عزت کرتا ہے اس کی جو قرآن کی عزت کرتا ہے اور بے آبرو کر دیتا ہے اس کو جو قرآن کی بے حرمتی کرتا ہے، یاد رہے کہ جو قرآن پڑھے اور اسے یاد کرے اور پھر اس کے مطابق عمل کرے ایسے شخص کی دعا خدا قبول کرتا ہے۔ اگر دعا کر نیوالا چاہے تو خدا دینا میں اس کی دعا پوری کر دیتا ہے ورنہ اس کی مانگی ہوئی چیز آخرت کے لئے جمع ہو جاتی ہے، یاد رہے کہ خدا کا انعام بہترین اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور یہ ان لوگوں کو نصیب ہوگا جو صابر ایمان ہیں اور اپنے مالک پر پھروسہ کرتے ہیں یہ

۳۱۱۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بہت سے لوگوں کو ایک ساتھ ملاقات کے لئے بلا لیتے ہو، میرا خط پڑھ کر اس طریقہ پر عمل کرو۔ سب سے پہلے مغربہ لوگوں



اہل قرآن اور اہل تقویٰ کو بلاؤ اور جب یہ لوگ (تمہاری مجلس میں) بیٹھ جائیں تو عام لوگوں کو باریابی کی اجازت دو۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو ورنہ کام اتنا بڑھ جائے گا کہ تم سمیٹ نہ سکو گے، من مانی (قوی) سے نیچے رہو۔ من مانی، دنیا پرستی اور کینہ پروری ایسی برائیاں ہیں جن میں کثرت سے لوگ مبتلا ہیں، محاسبہ نفس کرو جب تم معاش کی طرف سے بے فکر ہو کیونکہ جو خوش حالی میں محاسبہ نفس کرتا ہے اس کا انجام خوش کن ہوتا ہے اور جو زندگی کی زنگلیوں میں پڑا اور خواہشات کا متوال بنا اس کا انجام ندامت اور حسرت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اس کے بعد جو عبارت ہے اس کا ترجمہ دو قائم بالذات خطوں (۲۲۰۳۹) کی صورت میں پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔

۳۱۲۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

جس (حاکم) کی نیت پاک و صاف ہوتی ہے خدا تعالیٰ رعایا کے ساتھ اس کے معاملات خود سلجھا دیتا ہے اور جو حاکم رعیت کے ساتھ ریاکاری سے پیش آتا ہے۔ خدا اسے رسوا کر دیتا ہے،

فما ظنك بشواب عند الله في ما جل رزقه و

خزائن رحمته والسلام۔

۳۱۳۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ابو موسیٰ اشعریؓ کو ایک غیر مبینہ قوم یا مذہب کی لونڈی پسند تھی اور وہ اسے خریدنا چاہتے تھے، انہوں نے لونڈی کے بارے میں خلیفہ سے مشورہ کیا تو یہ فرمان آیا۔

ایسی لونڈی مست لو جس کا تعلق ان عورتوں سے ہو کیونکہ یہ زنا کو

لے ازالۃ الخفا، ۱۹۸/۲، ابن ابی المہدی، ۱۱۹/۳، کنز العمال، ۱۶۶/۳، عام لوگوں کو باریابی کی اہادت دینا، ۲۰۸/۸، اقتساب نفس کر دے آخر تک، ابن جوزی، ۹۶/۱، یہ جملہ چونکہ اپنے ماقبل سے بے ربط ہے اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا، جلیۃ الاولیاء، ۵۰/۱، ابن جوزی، ۹۵۔



عار نہیں سمجھتیں، خدا نے شرم دیا ان کے چہروں سے ایسی سلب کر لی ہے جیسے کتوں کے چہروں سے، بہتر ہے کہ تم کوئی عرب لونڈی خرید لو۔ وہ تمہارا خیال رکھگی اور دل سے تمہارے بچوں کی بھی دیکھ بھال کریگی۔  
۳۱۴۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ضروری نہیں کہ جس کی عمر زیادہ ہو وہ دانشمند اور باشعور بھی ہو، دانشمندی عطیہ خداوندی ہے، خدا جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اس لئے گھٹیا اور نامناسب عادات و اطوار سے بچتے رہو۔

۳۱۵۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

فصل مقدمات کے وقت نہ تو بیچو نہ خریدو، نہ خرید و فروخت کی بات ملے کرو، نہ کسی کی جائیداد کی دلالی کرو۔ نہ رشوت لو اور نہ غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کا مقدمہ فیصلہ کرو۔

اس سے مماثل خط پہلے قاضی شریح کے نام بھی پیش کیا جا چکا ہے۔

۳۱۶۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

واضح ہو کہ فصل مقدمات ایک فریضہ اور ایک ایسی سنت ہے جس کی پوری ہوتی رہی ہے، جب کوئی مقدمہ تمہارے پاس مائے تو اس کے تمام پہلوؤں کو اچھی طرح سمجھو اور جب صحیح فیصلہ سوچہ جائے تو اسے نافذ بھی کرو، کیونکہ زبانی فیصلہ بے سود ہے جب تک اسے نافذ نہ کیا جائے، مدعی اور مدعا علیہ کے ساتھ ایک ساتھ تاؤ کرو کسی فریق سے پاس بٹھانے، التفات دکھانے یا انصاف کرنے میں کوئی امتیاز نہ برتو، تاکہ با اثر آدمی یہ توقع نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ رعایت کرو گے اور غریب کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ اس کے ساتھ بے انصافی سے پیش آؤ گے، مدعی سے گواہ مانگے جائیں اور مدعا علیہ سے قسم لی جائے مسلمانوں



کے درمیان صلح کرانا جائز ہے بشرطیکہ اس سے قرآن کا کوئی قانون نہ ٹوٹے، اگر آج تم کوئی فیصلہ کرو اور بعد میں (غور و خوض کر کے) اس سے بہتر فیصلہ تمہیں سوچے تو پہلے فیصلہ کو رو کر سکتے ہو۔ اس لئے کہ حق ازلی ہے اور اس کی طرف رجوع کرنا غلطی پر اڑے رہنے سے بہتر ہے، خوب خوب غور کرو اس قضیہ پر جو تمہارے دل میں خلش پیدا کئے ہوئے ہو اور جس کا حل قرآن و سنت میں تمہیں نہ ملے، ایسے مسائل کو اچھی طرح ذہن نشین کرو جس میں کوئی وجہ مشابہت ہو اور ایسے ملتے جلتے مسائل سے ملتے جلتے فیصلے اخذ کرو۔ ان فیصلوں میں سے جس کے بارے میں تم سمجھو کہ انصاف سے قریب تر ہوگا اور خدا کو سب سے زیادہ پسند بھی اسے اختیار کر لو، کوئی شخص اگر اپنا دعویٰ ثابت کرنے یا گواہ قرار دینے کے لئے ہمت مانگے تو اسے ہمت دو اور اگر میعاد مقررہ میں وہ گواہ پیش کر دے تو اس کا حق دلو اور نہ اس کے خلاف فیصلہ کرو، یہ بہترین طریق کار ہے جس سے فریقین کی نظریں نہ تو تمہاری غیر جانبداری مشتبہ ہوگی اور نہ انہیں تمہارے فیصلہ پر اعتراض کا موقع رہے گا۔ ہر مسلمان کو گواہی دینے کا حق ہے الا یہ کہ کسی سنگین جرم میں کوڑوں کی سزا بھگت چکا ہو یا جھوٹی شہادت کے لئے بدنام ہو یا (اگر آزاد کردہ غلام ہے تو) اس پر غلط آقا کی طرف خود کو منسوب کرنے یا (آزاد ہے تو) غلط حسب نسب بتانے کا الزام ہو، تمہاری چھپی بد اعمالیوں (کی سزا) کا معاملہ خدا کے ہاتھ ہے، (دنیا میں قانونی) سزا سے بچنے کے لئے اس نے گواہی اور حلف ضروری قرار دیا ہے۔ خبردار، انصاف کرتے وقت انصاف جو خدا کے انعام اور اچھی شہرت کا موجب ہے، تمہارے دل میں اہل مقدمہ سے اکٹا ہٹ، خفگی یا چڑچڑاپن پیدا نہ ہو اور نہ برحق فیصلہ کرنے میں جس سے اجر ملتا ہے اور ناموری حاصل ہوتی ہے فریقین



کیساتھ بد مزاجی سے پیش آؤ۔ کیونکہ جو خدا سے اپنے معاملات میں سچا اور  
مخلص ہوتا ہے خدا لوگوں سے اس کے معاملات ٹھکانے لگا دیتا ہے اور  
جو لوگوں کے سامنے ریا کرتا ہے خدا اسے رسوا اور خوار کر دیتا ہے۔  
۳۱۷۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مجلس عدالت میں اہل مقدمہ سے) نہ تو اکتاؤ، نہ غصہ ہو، نہ بے چینی اور  
چڑچڑاپن ظاہر کرو اور جب مدعی و مدعی علیہ تمہارے پاس بیٹھیں اور ان میں  
سے کوئی ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہے تو اسے سزا دو۔

۳۱۸۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

اگر تم نے کوئی فیصلہ دیا ہو پھر زیادہ غور و خوض سے تمہیں بہتر فیصلہ سوچے  
تو پہلا فیصلہ منسوخ کرنے میں تمہیں تردد نہ ہونا چاہیے کیونکہ حق انہی ہے  
اور اسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی اور حق کی طرف رجوع کرنا غلطی پر ہے۔ رہنے  
سے بہتر ہے۔

۳۱۹۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ہیر کا دامن پکڑ لو، یاد رکھو کہ صبر دو قسم کا ہوتا ہے، ایک اعلیٰ اور ایک اس  
سے کم درجہ کا مصیبتوں میں صبر کرنا اچھا ہے لیکن ان امور سے بچنا جن سے  
خدا نے روکا ہے اعلیٰ صبر ہے یاد رہے کہ صبر ایمان کا ستون ہے اور یہ اس  
لئے کہ خوفِ خدا (تقویٰ) سب سے افضل بھلائی ہے اور خوفِ خدا

لحہ دار قطنی ص ۵۱۲، ابن قتیبہ عین ۱/۲۶، بلاذری انساب دف ۹، ۶۲۳، جاحظ ۲/۱۱۳۲، ابن عبد ربہ  
۱/۴۶، ابن ابی الحدید ۲/۱۱۹، کامل مبرقہ (لیبزک نشانی) ۱/۹، نویری ۶/۲۵۴، ادب القاضی  
(رق)، (ابو یوسف سمعانی قلمی رقم (۶۲۹) ۱۰۸۱۲، ازہر یونیورسٹی لائبریری قاہرہ) ابن قیم مصر ص ۲۱۷  
مشرقی ۶۰/۶-۶۵، بیہقی ۱۰/۱۰۶ (صرف آخری حصہ)، زیلعی ۴/۸۲، ابن جوزی ص ۱۳۵، مسند  
بخاری (رقم ۹۲۴) ۲۹-۲۹۰، ازہر یونیورسٹی لائبریری، قلقشنندی ۱/۱۹۳-۱۹۴، ابن مفلح  
مقدمہ (مصر) ۱/۱۸۴، کنز العمال (خط کا بیشتر حصہ) ۳/۱۲۴، انزالۃ الخفاء ۲/۱۱۹،  
طہ انزالۃ الخفاء ۲/۱۱۹، ایضاً ۲/۱۱۹۔



صبری کے ذریعہ ممکن ہے۔

۳۲۰۔ عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ کے نام۔

رسول اللہ نے انہیں طائف کا گورنر مقرر کیا تھا۔ مخلص اور ابو العزم حاکم تھے۔ انہی کی کوشش کا نتیجہ تھا کہ رسول اللہ کی وفات پر جب ردہ کی آندھی چلی تو طائف کے باشندے مرتد نہیں ہوئے۔ ۱۱ھ میں عمر فاروقؓ نے انہیں عمان اور بحرین کا گورنر مقرر کیا، انہوں نے اپنے بھائی کو بحرین بھیجا اور خود عمان کا رخ کیا جہاں ہندوستان سے جہاز آیا کرتے تھے، یہاں بہت سے ایسے لوگ تھے جو ہندوستان اور سندھ کے ساحلی علاقوں کا سفر کر چکے تھے اور وہاں فتوحات کرنے کے خواہشمند تھے، غالباً ان ہی کی ترغیب پر عثمان بن ابی العاصؓ نے ایک بیڑا تھانہ پر یلیار کے لئے بھیجا جو بمبئی کے قریب شمال میں ایک بڑا تجارتی بندر گاہ تھا اب اور بھی ہے اور دوسرا بیڑا اپنے بھائی حکم کی قیادت میں دیبل (موجودہ کراچی) پر حملہ کرنے روانہ کیا، دونوں بیڑے کوئی شہر یا علاقہ فتح کئے بغیر لیکن تھوڑا سا مال غنیمت حاصل کر کے واپس آ گئے اس بحری اقدام کی اجازت خلیفہ سے نہیں لی گئی تھی، جب انہیں اس کا علم ہوا تو وہ سخت برہم ہوئے اور عثمانؓ کو لکھا :-

ثقیف کے بھائی، تم نے کیڑوں کو لکڑی پر سوار کیا، مسلمانوں کو کشتیوں میں سفر کرا کے سمندری خطروں میں ڈالا، بخدا اگر مسلمان تباہ ہو جاتے تو اتنی ہی تعداد میں تمہارے قبیلہ کے لوگوں کو گرفتار کر لیتا۔

۳۲۱۔ عثمان بن ابی العاصؓ کے نام۔

۱۱ھ یا ۱۲ھ میں عمر فاروقؓ کے حکم سے عثمان بن ابی العاصؓ نے صوبہ فارس پر فوج کشی کی اور اس کا جنوبی حصہ پامال کر ڈالا۔ غالباً ۱۲ھ میں مرکزی طرف سے ان کی مدد کے لئے ابو موسیٰ اشعریؓ کی کمان میں بصرہ سے ایک فوج آئی اور اس کے ساتھ یہ فرمان :-



عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے عثمان بن ابی العاصؓ کو سلام علیک واضح ہو کہ میں نے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ) کو تمہاری مدد کے لئے بھیجا ہے، جب وہ تمہارے پاس پہنچیں۔ تو کل فوج کے سالارِ اعلیٰ تم ہو گے باہمی اتفاق و اتحاد سے کام کرنا ہے۔

۳۲۲۔ عثمان بن ابی العاصؓ کے نام۔

نصر بن حجاج مدینہ کا ایک خوبو جوان تھا، جسمانی حسن کے علاوہ اس کے گھنے لمبے بال خاص طور پر دل کش تھے، جدھر جاتا اس پر نظریں ٹپک جاتیں، مدینہ کی ایک عورت نے اپنے شعر میں نصر کا پر اشتیاق ذکر کیا، عمر فاروقؓ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے نصر کو بلایا اور اس کے لمبے ریشمی بال کٹوا دیئے لیکن اب بھی اس کا حسن کرشمہ ساز کم نہ ہوا، عمر فاروقؓ نے اسے مدینہ سے بصرہ جلا وطن کر دیا وہاں مجاشع بن مسعودؓ کی حسین بیوی خضیرہ یا شمیمہ سے جس کے پردے عمر فاروقؓ نے پھٹوا دیئے تھے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، اسے محبت ہو گئی، گورنر بصرہ ابو موسیٰؓ نے نصر کی شہر میں بود و باش مناسب نہیں سمجھی اور اسے مشورہ دیا کہ جہاد کے لئے فارس چلا جائے، نصر فارس چلا گیا جہاں عثمان بن ابی العاصؓ فتوحات میں مصروف تھے، کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ایک بڑے فارسی زمیندار کی لڑکی نصر پر فریفتہ ہو گئی یا نصر اس پر، عثمانؓ نے نصر کو فارس سے نکالنے کی دھمکی دی تو نصر نے کہا: اگر تم نے ایسا کیا تو میں دارالحرب چلا جاؤں گا۔ اس دھمکی کی خبر عمر فاروقؓ کو ہوئی تو انہوں نے عثمان کو لکھا:-

نصر کے بال کاٹ دو۔ اس کی قیض اتنی اونچی کر دو کہ پنڈ لیاں کھل جائیں اور اسے کسی وقت مسجد سے باہر نہ جانے دو۔

۳۲۳۔ ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

سوئی ہوئی عورت کے ساتھ کسی نے بد فعلی کی اس واقعہ کی رپورٹ کرتے ہوئے



ابوموسیٰ اشعریؓ نے عمر فاروق سے دریافت کیا کہ عورت کو سزا دی جائے یا نہیں، تو یہ جواب دیا:-

وہ تہامی تھی اور سونے لپیٹی تھی۔ کبھی سوتی عورتوں کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آجاتا ہے۔ عورت کو کوئی سزا نہیں دی گئی۔

۳۲۴۔ ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

اپنی قوم کی مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ زیورات کی زکوٰۃ نکالیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۲۷۹) میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: "ولا يجعلن الهدية والزيادة تقادصا بينهن۔"

۳۲۵۔ ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

میں نے غاضہ بن عروہ عنبری کی معرفت کچھ کاغذ بھیجے ہیں، اگر وہ فلاں تاریخ تک تمہارے پاس پہنچ جائے تو اسے سو روپے (دو سو درہم) دیدینا اور اگر اس تاریخ کے بعد آئے تو کچھ نہ دینا اور مجھے لکھنا کہ وہ کس دن پہنچا۔

۳۲۶۔ ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مشہور، جو گوشت عرطیہ نے ابوموسیٰؓ کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھا، انہوں نے اپنی حیثیت کے نمایان شان اسے عطیہ دیا، عمر فاروق کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو ایک پرملاست خط بھیجا، ابوموسیٰؓ نے اپنی برادرت کے لئے خلیفہ کو مطلع کیا کہ عطیہ دیکر میں نے اپنی عزت آبرو بچالی ہے مجھے خطرہ تھا کہ اگر میں نے شاعر کو خوش نہیں کیا تو وہ میری ہجو کر دے گا، خلیفہ اس صفائی سے مطمئن ہو گئے اور لکھا:-  
تم نے اچھا کیا اگر عزت و آبرو کی خاطر عطیہ دیا اور تمہارے دل میں اپنی تعریف سے خوش ہونے یا فخر و مباہات کا جذبہ کارفرما نہیں تھا۔

۳۲۷۔ ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

لے تہامہ کی بہنے وال، حجاز کے جنوب میں ساحل مندر سے متصل نہایت گرم علاقہ کا نام تہامہ تھا جسے کنز العمال ۴/۸۷ سے بیہقی ۴/۱۳۹ لے ابن سعد ۴/۱۲۶ سے انان ۲/۵۱



ہجرت کے اکیسویں سال حجاز میں سخت قحط پڑا جو عام رمادہ کے نام سے مشہور ہے۔ ساٹھ ہزار عرب بھوک سے بیتاب ہو کر صحراؤں سے نکل پڑے اور مدینہ آکر خلیفہ کو اپنی مصیبت سے آگاہ کیا، عمر فاروقؓ نے عراق، شام کے گورنروں کو غلہ کے لئے جوار جنت مراسلے بھیجے ان میں سے ذیل کا ابو موسیٰ کے نام تھا۔

عرب (قحط کی وجہ سے) موت کے منہ میں ہیں، بلا تاخیر میرے پاس غلہ بھیجو۔

۳۲۸۔ جزیہ معاویہؓ کے نام۔

جزیہ معاویہؓ مشہور دانائے عرب احنف بن قیس کے چچا اور امواز کے ضلع شرق یا مناذر کے کلکٹر تھے۔

تمہارے علاقہ میں جو پارسی ہوں ان سے جزیہ وصول کرو، عبدالرحمن بن عوف نے مجھے بتایا ہے کہ رسول اللہؐ نے ہجر کے فارسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

شرق اور مناذر کے ایک بھگت فتح ہوئے تھے، ان سے کئی برس پہلے سلطنت میں خالد بن ولید اور مثنیٰ بن عاص نے وجہ وفات کے دہانہ اور حیرہ کے فوج میں جو فارسی علاقہ فتح کیا تھا اس پر جزیہ لگایا گیا تھا۔ اس کے بعد سلطنت یا ۱۵ھ میں بعد عمر فاروقؓ جب عراق فتح ہوا تب بھی مقتوح فارسیوں کو ذمی قرار دے کر ان سے جزیہ وصول کیا گیا تھا، ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ مناذر اور شرق پر اسلامی تسلط سے کئی سال پہلے ہی فارسیوں کو ذمیوں کا درجہ مل چکا تھا اور خط کی تصریح صحیح نہیں ہے۔

۳۲۹۔ جزیہ معاویہؓ کے نام۔

ہر جادوگر اور جادوگر کی گردن مار دو۔



### ۲۳۰۔ خط کی دوسری شکل۔

جزء بن معاویہ کے سیکرٹری بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں کہ عمر فاروقؓ نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے یہ مراسلہ بھیجا۔

ہر چادوگر کی گھر دن مار دو (وہ سارے نکاح جو پارسیوں نے ذی محرموں سے کئے ہوں منسوخ کر دیئے جائیں) اور ذی محرم شوہر اور بیوی کو الگ کر دیا جائے، انہیں کھانا کھاتے وقت گنگنا نے سے بھی روک دیا۔

### ۲۳۱۔ خط کی تیسری شکل۔

تمہارے علاقہ میں جو پارسی ہوں انہیں دعوت دو کہ ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں سے شادی کرنا چھوڑ دیں اور سب مل کر کھانا کھایا کریں، اگر وہ ایسا کریں گے تو ہم انہیں اہل کتاب کا درجہ دیدیں گے۔ اس کے علاوہ ہر چادوگر اور کاہن کی گھر دن مار دو۔

### ۲۳۲۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

مصر کی تاریخ فتح اور اس پر فوج کشی کے بارے میں تاریخ اسلام کے راویوں کے درمیان بڑا اختلاف ہے سیف بن عمرؓ کی رائے ہے کہ مصر کے دونوں سب سے بڑے شہر بابلون (جو بعد میں فسطاط کہلایا) اور سکندریہ (پانیہ تخت) فتح ہوئے۔  
 واقعہ کی رائے ہے کہ بابلون اور سکندریہ فتح ہوئے، ابن اسحاق کی رائے کے مطابق بابلون اور اس کے آس پاس کا علاقہ فتح ہوا اور سکندریہ ۱۸ھ یا ۱۹ھ میں، فوج کشی کے اسباب کے بارے میں چہ آراء ہیں: سیف بن عمرؓ کی رائے ہے کہ ۱۸ھ میں عمر فاروقؓ جب بیت المقدس (ایلیا) کے صلعمانہ پر دستخط کرنے آئے ہونے تھے تو انہوں نے عمرو بن عاصؓ کو مصر فتح کرنے بھیجا۔ دوسری رائے کا ماخذ فتوح مصر والا سکندریہ ہے جس کی غلط نسبت قاضی واقعہ کی طرف کی جاتی ہے، اس کی رو سے ۱۸ھ میں گورنر شام ابو عبیدہؓ بن جراحؓ نے خلیفہ کے حکم



سے عمرو بن عاصؓ کو مصر فتح کرنے کی مہم سپرد کی تھی۔ تیسری رات ہے کہ عمرو بن عاصؓ فلسطین سے خلیفہ کی بلا اجازت مصر فتح کرنے نکل کھڑے ہوتے اور جب خلیفہ کو اس اقدام کی خبر ہوئی تو انہوں نے فوراً ایک خط لکھا جو سرحد مصر سے پہلے عمروؓ کو موصول ہوا، وہ مضمون بھانپ گئے، اس لئے پڑھے بغیر بڑھے چلے گئے، جب سرحد پار ہو گئی تو خط کی ٹہر توڑی بکھاتا تھا۔

عمر بن خطابؓ کی طرف سے عاص بن عاصؓ (نافرمان بن نافرمان) کے نام، واضح ہو کہ تم فوج کے ساتھ مصر کی طرف گامزن ہو جاؤ، بڑی فوجیں بڑی تعداد میں موجود ہیں جبکہ خود تمہاری فوج ناکافی ہے، میری جان کی قسم، اگر اس فوج کی تباہی تمہاری نظریں اپنے سگے بھائیوں کی تباہی کے برابر ہوتی تو یقیناً تم انہیں لے کر نہ نکلتے، اگر مصر کی سرحد تک نہ پہنچے ہو تو واپس آ جاؤ۔

چوتھی رات: جب عمرو بن عاصؓ بعض دوسرے عرب سالاروں کے ساتھ شام کے ساحلی قلعہ بند شہر قیساریہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو انہیں معلوم ہوا کہ عمر فاروقؓ شام میں اسلامی فوج کے ہیڈ کوارٹر جابیہ آئے ہوئے ہیں، ان کا دل مصر پر چڑھائی کے لئے بیقرار تھا، انہوں نے اجازت کے لئے خلیفہ کو ایک خفیہ مراسلہ بھیجا اور ابھی اجازت آئی بھی نہ تھی کہ ایک رات اپنی فوج کے ساتھ مصر کی راہ لی، قیساریہ میں مقیم اسلامی فوج کے دوسرے سالاروں کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے فوراً عمر فاروقؓ کو مطلع کیا کہ عمروؓ چپکے سے مصر فتح کرنے نکل گئے ہیں ان کے پاس فوج ناکافی ہے، ہمارے خیال میں انہوں نے بہت بڑا خطرہ مول لیا ہے، عمر فاروقؓ نے عمروؓ کو لکھا۔

عاص بن عاص کے نام، واضح ہو کہ تم نے (مصر پر فوج کشی کر کے) اپنے



ساتھی مسلمانوں کو خطرہ میں ڈال دیا ہے، میرا یہ خط اگر تمہیں سرحد مصر  
پار کرنے سے پہلے موصول ہو تو لوٹ آؤ اور اگر سرحد پار کر کے ملے تو پیش قدمی  
جاری رکھو، میں تمہاری مدد کے لئے کمک بھیجوں گا۔

پانچویں راتے۔ شام کی فتح کے بعد عمر فاروقؓ نے خود مصر پر چڑھائی کا منصوبہ  
بنایا اور عمرو بن عاصؓ کو لکھا۔

مسلمان غازیوں کو مصر پر چڑھائی کی دعوت دو اور جو لوگ خوشی خوشی  
تیار ہو جائیں انہیں لے کر چلو۔

یہ خط لکھنے کے بعد عمر فاروقؓ کی عثمان غنی سے ملاقات ہوئی تو اول الذکر نے انہیں  
بتایا کہ میں نے عمروؓ کو مصر پر فوج کشی کا حکم دیا ہے، عثمان غنی چونکے اور کہا کہ عمروؓ  
نڈر اور بے دھڑک آدمی ہیں۔ اقتدار و امارت کے دلدادہ، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ  
مصر کے حالات کا صحیح اندازہ کئے بغیر ناکافی فوج لے کر نکل کھڑے ہوں گے اور مسلمانوں  
کو تباہی کے خطرات میں ڈال دیں گے خلیفہ یہ رائے سن کر ہچکچاتا ہے اور عمروؓ کو لکھا۔  
اگر میرا یہ خط سرحد مصر پار کرنے سے پہلے وصول ہو تو جہاں سے چلے  
ہو وہی نوٹ پڑاؤ اور اگر سرحد پار کر چکے ہو تو پیش قدمی جاری رکھو۔

چھٹی راتے۔ شام کے طاعون عمواس میں شام کے گورنر ابو عبیدہ بن جراحؓ  
نے انتقال کیا، مرتے وقت انہوں نے معاویہ بن جبرؓ کو اپنا جانشین بنایا، کچھ دن  
بعد طاعون لے انہیں بھی آدبا یا، بستر مرگ پر انہوں نے عمرو بن عاصؓ کو اپنا جانشین  
مقرر کیا، یہ تقرر عمر فاروقؓ نے رد کر دیا اور یزید بن ابی سفیان کو شام کی گورنری عطا  
کی، عمرو بن عاصؓ کو عمر فاروقؓ کی یہ کارروائی قدرتی طور پر ناگوار گزری، اولاً اس نے  
تھے، اپنی صلاحیتوں کا پورا شعور رکھتے تھے اور گورنری کے خواہش مند تھے، شام اور  
شام کی ماتحت سالاری سے ان کا دل کھٹا ہو گیا، نظر اٹھائی تو مصر کا میدان خالی پایا،  
مصر کے جزائیہ اور حالات سے وہ بسلسلہ تجارت پہلے ہی سے واقف تھے چڑھائی



کا منصوبہ بنالیا اور شہر میں جب عمر فاروق طاعون میں ہلاک ہونے والے ہزاروں مسلمانوں کی میراث کے اُلجھے ہوئے مسائل سلجھانے جا بیہ آئے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنا منصوبہ پیش کرتے ہوئے کہا، میں مصر کے حالات اور وہاں کے راستوں سے اچھی طرح واقف ہوں، وہ بڑا دولت مند ملک ہے لیکن وہاں کے باشندے جنگ و قتال میں سخت بودے ہیں، اگر آپ نے مصر فتح کر لیا تو مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ عمر فاروق نے اس تجویز کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا اور ایک نیا محاذ بنانا جب کہ فارس اور شام میں جنگ ہو رہی تھی مناسب نہ سمجھا۔ لیکن عمرو نے اپنی کوشش جاری رکھی اور کچھ ایسے سبزاغ دکھائے اور ایسی ایسی دلیلیں پیش کیں کہ خلیفہ کو اجازت دینا ہی پڑی، انہوں نے چار ہزار اور بقول بعض ساڑھے تین ہزار فوج عمرو کی تحویل میں دی اور کہا، یہ فوج لے کر چل دو۔ میں استخارہ کرتا ہوں، اس کے بعد تمہیں خط لکھوں کہ لوٹ آؤ اور میرا خط پڑھتے وقت تم مصری سرحد میں داخل نہ ہوئے ہو تو لوٹ آنا اور اگر خط سرحد میں داخل ہونے کے بعد ملے تو مست لوٹنا، باوجود تیزگامی کے ابھی عمرو سرحد سے ورے ہی تھے کہ خلیفہ کا خط آگیا لیکن انہوں نے نامہ بر سے لیا نہیں اور دھاوا مارتے ہوئے مصر کے ایک سرحدی گاؤں میں داخل ہو گئے۔ یہاں خط کھولا اور صبح کو سنایا اب کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ تھا کہ لوٹ چلو کیونکہ سرحد پار ہو چکی تھی۔

۲۳۳۔ سرحد مصر میں داخل ہو کر پہلا گاؤں جس پر مسلمان قابض ہوئے عریش تھا اس کے بعد فرما کے ساحلی قلعہ بند تجارتی شہر کا محاصرہ ہوا، شہر کے ارد گرد دلدل تھی، تقریباً دو ماہ بزنطیوں نے مقابلہ کر کے ہتھیار ڈالے، فرما فتح کر کے عمرو بن عاصؓ نے جنوب مغرب کا رخ کیا اور اس پاس کے دیہاتوں اور قصبوں سے معاہدے کرتے ہوئے بلقیس پہنچے اور اس قلعہ بند شہر کو بھی لگ بھگ دو ماہ میں مستحکم کیا، یہاں سے چل کر بئیل میں جنوب مغرب میں باطنیوں کے قریب خیمہ زن ہوئے اور اپنے کیمپ کے گرد خندق کھودی۔ یہ وہ مرحلہ ہے جہاں سے مشکلات بڑھتی ہیں، مقابلہ سخت ہوتا ہے اور انہیں مرکز سے



کھمک منگنا پڑتی ہے۔ با بلوین رچھان کچھ دن بعد مصر کے اسلامی پارے تخت فسطاط کی بنیاد رکھی گئی انیل کے مشرقی کنارہ ایک مشہور قلعہ اور شہر تھا جسے ناقابل تسخیر بنانے میں قدرت اور انسان دونوں نے حصہ لیا تھا۔ اس کے مغربی بازو کا دروازہ نیل کو چھوتا تھا اور اس کے سامنے دریا میں ایک قلعہ بند جزیرہ (روضہ) تھا جسے با بلوین کے مغربی دروازہ سے کشتیوں کے ایک پل کے ذریعہ ملا دیا گیا تھا، اس جزیرہ کے قلعہ میں ہتھیار جمع رہتے تھے اور اگر با بلوین پر کوئی آفت آتی تو اس میں پناہ لی جاتی تھی، با بلوین کی فتح بالائی اور زیریں مصر کی فتح کی گنجی تھی، مصر کے پایہ تخت اسکندریہ کے بعد یہ ملک کا سب سے بڑا شہر تھا۔ مصر بذلتی حکومت کا ایک صوبہ تھا اور اس وقت یہاں قیصر کی طرف سے مقوقس گورنر تھا، مقوقس کو رسول اللہؐ نے ایک خط بھیجا تھا جس میں اس سے انیل کی تھی کہ انہیں رسول مان کر اسلام قبول کر لے، مقوقس نے خط کا احترام کیا لیکن مختلف مصالح کی بنا پر سلطان نہیں ہوا، عمرو بن عاصؓ کو ان سب باتوں کا علم تھا، انھوں نے مناسب سمجھا کہ اسے بالکل باسلام کرنے کی آمیز باز پھر کو شیش کر لیں اگر وہ اسلام نہ لائے تو ایسا معاہدہ ہی کر لے جس سے بے خون خرابہ مصر پر اسلامی تسلط قائم ہو جائے لیکن اس کے قبل کہ وہ مقوقس سے ملاقات کے طلب گار ہوں اس کے لڑکے ارسطو نے انہیں ملاقات کی دعوت دے دی۔ واقعی کی طرف منسوب فتوح مصر والا اسکندریہ کے راویوں کی رائے ہے کہ ارسطو نے اپنے والد مقوقس کو قتل کر دیا تھا کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ وہ یا تو اسلام قبول کر لے گا یا مدینہ کی ماتحتی، عمرو بن عاصؓ نے ارسطو سے قلعہ با بلوین میں ملاقات کی لیکن اس کا کوئی مفید نتیجہ نہ آمد نہ ہوا، ارسطو نے کہا کہ آج کل ہمارے رمضان ہیں، اس زمانے میں نہ تو والد صاحب دربار کرتے ہیں اور نہ کسی سفارت سے ملتے ہیں، چند دن بعد جب روزے ختم ہوں گے تو میں آپ کی تجویز (اسلام یا جزیرہ) ان کے سامنے پیش کروں گا، اس وقت تک جنگ و پیکار بند رکھ کر انتظار کیجئے، اس طرح عمرو بن عاصؓ کو دھوکا دے کر اس نے مسلمانوں کا ستھرا

لے پیش نظر کسی دوسرے مافذ سے اس بات کی توثیق نہیں ہوتی کہ ارسطو نے مقوقس کو قتل کر دیا تھا۔



کرنے کی تدبیر سوچی، اُس نے عمروؓ کے کیمپ کے قریب مقیم سپاہیوں کی اوٹ میں رسالے چھپا دیئے اور جمعہ کے دن جب سب لوگ نماز میں مشغول تھے اچانک حملہ کر دیا، چار سو چھتیس مسلمان مارے گئے جن میں ساٹھ اکابر تھے، اسلامی فوج کے چند دستے قرب و جوار کے دیہاتوں میں غلہ اور چارہ لینے گئے ہوئے تھے، اتفاق سے ان کی واپسی اس وقت ہوئی جب ارسطو کے رسالے حملہ کر رہے تھے، وہ ان حملہ آوروں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں موت کی نیند سلا دیا۔ عمرو بن عاصؓ نے ان واقعات کی رپورٹ خلیفہ کو بھیجی اور لکھا کہ دشمن کے مقابلہ میں ہماری فوج اتنی کم ہے کہ ملک کے بغیر کام نہیں چل سکتا، عمرو فاروقؓ نے جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عمر بن خطابؓ کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک، اس خدا کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبیؐ پر درود بھیجتا ہوں۔ تمہارا خط پہنچا، دشمن کے دھوکے سے تم پر جو مصیبت آئی اس کا حال معلوم ہوا، یہ مصیبت تمہارے نصیب میں لکھی جا چکی تھی، ابن عاصؓ تم پر لازم تھا کہ دشمن کی طرف سے مطمئن نہ نہ ہوتے اور اس کی باتوں میں نہ آتے، ابن عاصؓ میں تمہیں ہمیشہ خوش تدبیر اور صائب رائے سمجھتا رہا ہوں، بہر حال وہی ہونا تھا جو مقدر ہو چکا تھا، اپنے فرائض کی انجام دہی میں آئندہ خوب چست و مستعد رہو اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے پوری تن دہی سے کام لو، تمہیں یاد رہے کہ حاکم اپنی رعیت کے نفع و نقصان کا ذمہ دار ہوتا ہے، خوب سمجھ لو جو کہ قدم اٹھاؤ اور دشمن سے ہر طرح چوکنار ہو، بخدا تمہارا خلیفہ ہمیشہ چوکنار رہتا ہے اور دشمن کی کسی جبر کو جھوٹا نہیں سمجھتا، خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمہیں اپنا فرماں بردار رہنے کی توفیق عطا کرے، میں نے امین امت ابو عبیدہ عامر بن جراح کو لکھا ہے کہ تمہاری مدد کو لشکر بھیجیں والسلام علیک وعلیٰ من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔



۳۳۴- عمرو بن عاصؓ کے نام۔

مصر میں داخل ہو کر مسلمانوں کو جہاں سب سے پہلے اپنی کمزوری اور نارسائی کا احساس ہوا وہ بابلوئن کا قلعہ تھا، قلعہ کے مشرق، شمال و جنوب میں خندق تھی اور مغرب میں دریائے نیل اس کی اونچی اور چوڑی فصیل کا محافظ تھا، قلعہ کی کمان ایک لائق بزنطی جنرل کے ہاتھ میں تھی اور خود گورنر مصر مقوقس دارالسلطنت اسکندریہ سے فوج کا دل بڑھانے اور راہنمائی کرنے آگیا تھا، عمرو بن عاصؓ نے بار بار قلعہ پر ہجوم کئے لیکن کامیابی نہیں ہوئی، قلعہ کے باہر بھی کئی ماہ تک غیر فیصلہ کن چھڑپیں ہوئیں، عمرو بن عاصؓ مقتدر بھرکوشش کر چکے تھے، محاصرہ کو موثر بنانے اور جنگ کا فیصلہ کرنے کے لئے مزید فوج کی سخت ضرورت تھی، انہوں نے ملک کے لئے مرکز سے درخواست کی، عمر فاروقؓ نے بلا تاخیر چار ہزار غازیوں کی ایک فوج چار سالاروں کی سرکردگی میں جن کے لیڈر ابو بکر صدیقؓ کے داماد اور رسول اللہؐ کے عزیز زبیر بن عوامؓ تھے روانہ کی اور سپہ سالار کو یہ مراسلہ بھیجا۔

چار ہزار کی کمک بھیج رہا ہوں، ہر ہزار پر میں نے ایسے سو رما کو سالار مقرر کیا ہے جو خود ہزار مردوں کے مساوی ہے، زبیر بن عوامؓ، مقداد بن عمروؓ، عبادہ بن صامتؓ اور مسلمہ بن مخلدؓ (خارجہ بن حذافہ دوسری روایت) اب تمہارے پاس بارہ ہزار کے برابر فوجی قوت ہے اور بارہ ہزار کے ہارنے کی وجہ قلتِ تعداد نہیں ہو سکتی یہ

بارہ ہزار کی تفصیل، چار ہزار عمرو بن عاصؓ کے ساتھی، چار ہزار کمک اور چار ہزار کے مساوی چاروں سالار، یہ مصری محدث یثرب بن سعدؓ کی رائے ہے، چند دوسرے مصری راویوں نے جن میں ابن ابیہ اور یزید بن حبیب شامل ہیں تصریح کی ہے کہ کمک کی تعداد بارہ ہزار تھی اور سب ملا کر مسلمان پندرہ ہزار سے زیادہ تھے۔

۳۳۵- عمرو بن عاصؓ کے نام



سات ماہ کے طویل محاصرہ کے بعد محرم سنہ ۱۱۵۵ھ میں بابلین کا قلعہ فتح ہوا۔ بابلین کے ماتحت اراضی کے بارے میں اکابر فوج کے درمیان اختلاف پیدا ہوا۔ ایک فریق کی رائے تھی کہ اسے زمینداروں کے پاس چھوڑ دیا جائے اور ان سے جزیہ نیز لگان وصول کیا جائے، دوسرے فریق کا جس کی ترجمانی زبیر بن عوام کر رہے تھے مطالبہ تھا کہ چونکہ قلعہ بزورِ شمشیر فتح ہوا ہے اس لئے اس کی ماتحت اراضی و املاک فوج میں تقسیم کر کے باشندوں کو غلام بنا لینا چاہیے، جب باہمی گفتگو سے یہ قضیہ طے نہ ہو سکا تو عمر فاروقؓ سے رجوع کیا گیا۔ ان کا یہ فرمان آیا:-

اراضی زمینداروں کے پاس رہنے دو (اور لگان لگاؤ) تاکہ انہیں مالی نسلیں اس کی آمدنی سے جہاد کر سکیں۔

۳۳۶۔ خط کی دوسری شکل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم سب مل کر مسلمانوں کے وظیفے اور غازیوں کی روزی غصب کرنا چاہتے ہو۔ اگر میں مصر کی اراضی تمہارے درمیان بانٹ دوں تو انہی نسلیں دشمنوں سے جہاد کے لئے کیسے مسلح ہوں گی، اگر میرے کندھوں پر مجاہدوں اور فوج کی سواری کے جانوروں نیز ان کی روزی کا بوجھ نہ ہوتا تو میں مصر کی اراضی تمہارے درمیان بانٹ دیتا، لہذا اسے اس وقت تک کے لئے وقف کر دو جب تک مسلمان غازیوں کی آخری جماعت باقی ہے۔ والسلام۔

۳۳۷۔ عمرو بن عامرؓ کے نام۔

سات ماہ کے محاصرہ کے بعد جب بابلین فتح ہوا اور اس کی خبر عمر فاروقؓ کو ہوئی تو انہوں نے لکھا:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سلام علیک، میں خدا کا سپاس گزار ہوں اور اس کے

۱۔ فتوح مصر ۲۶۳، ابن سلام ۵۸، بلاذری ۲۱۵، طحاوی (شرح معانی الآثار، دہلی سنہ ۱۲۵۷-۱۲۶۶) بکارِ افکار فی مشکل الاخبار (مؤلف نامعلوم قلمی، رقم ۲۸ م، دارالکتب قاہرہ ص ۱۱۱)



نئی پروردو بھیجتا ہوں، جب میرا خط موصول ہو تو خدا کے دشمنوں کو  
 جہاں جہاں وہ ہوں ٹھکانے لگا دو اور ان کے ساتھ کوئی رعایت یا نرمی  
 نہ برتو، رعیت کے معاملات سے دلچسپی لو اور جہاں تک ممکن ہو ان کے  
 ساتھ انصاف کرو۔ لوگوں کی خطائیں معاف کرو خدا تمہاری بھی معاف  
 کر دے گا، رعایا سے مروجہ قوانین کی پابندی کراؤ اور ان پر لگانے ہوئے  
 ٹیکسوں کا ریکارڈ رجسٹروں میں رکھو، انصاف کے ذریعہ امن و عافیت  
 کو فروغ دو، حکومت و اقتدار آتی جاتی ہے، جو چیز باقی رہے گی وہ  
 اچھی شہرت ہے یا ان مٹ جاتی ہے۔

۳۳۸ - عمرو بن عامرؓ کے نام۔

بابلین کی عظیم الشان فتح نے باقی مصر کی فتح کے لئے راستہ ہموار کر دیا، یہ  
 مرکزی شہر مصر کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا۔ مسلمانوں کو پہلی بڑی رکاوٹ  
 کا اسی محاذ پر سامنا کرنا پڑا، کئی ماہ تک ناکام محاصرہ کرنے کے بعد انہوں نے مدینہ سے  
 کمک طلب کی، ان کی موجودہ تعداد چار ہزار کے لگ بھگ تھی، مدینہ سے بقول چار  
 ہزار اور بقول بعض بارہ ہزار فوج چار سالاروں کی سرکردگی میں وارد ہوئی، بنی نضلی  
 فوجوں سے کھلے میدان میں ایک بڑے معرکہ کے بعد جس میں وہ بڑی طرح ہارے  
 مسلمانوں نے بابلین کا بھرپور محاصرہ شروع کیا، گو کچھ عرصہ بعد مسلمانوں نے قلعہ  
 پر بزورِ شمشیر قبضہ کر لیا، مقتوقس اور بنی نضلی جنرل کافی فوج کے ساتھ قلعہ کے مغربی  
 دروازہ سے جو دریا نئے نیل میں کھلتا تھا قریب کے قلعہ بند جزیرہ روضہ منتقل ہو گئے  
 اور کشتیوں کا وہ پل توڑ دیا جو قلعہ کو جزیرہ سے ملاتا تھا، پاس ہی ایک دوسرا پل شرقی  
 کنارہ سے غربی کنارہ تک عام لوگوں کے لئے تھا وہ بھی توڑ دیا گیا، مسلمان اب  
 سخت مشکل میں تھے، اول تو دریا کی جنگ کا انہیں تجربہ نہ تھا، دوسرے ساری کشتیاں  
 اور کشتی ساز پہلے ہی غائب کر دیئے گئے تھے، مزید براں دریا میں بارہ آئی ہوئی



تھی۔ جزیرہ میں محصور دشمن کو ہرانا ضروری تھا کیونکہ بغیر اس کے نہ تو بالائی مصر پر قبضہ ممکن تھا اور نہ زیریں پر جہاں پایہ تخت اسکندریہ تھا، دوسری طرف متوقس کو شام و فارس میں قیصر و کسی اور مصر میں اپنی ہزیمت کے بعد مسلمانوں سے جنگ و پیکار بے سود نظر آئی اور اس نے صلح کرنا چاہی۔ قبلی اکابر تو صلح کے لئے تیار ہو گئے لیکن بنو نعلی فوجی لیڈروں نے کہا ہم وہ صلح نہیں کر سکتے، بڑے بحث و مباحثہ کے بعد طے ہوا کہ متوقس صرف قبلیوں کی طرف سے صلح کرے اور اگر قیصر اس کی منظوری دے دے تو اس میں بنو نعلیوں کو بھی شامل کر لیا جائے، صلح کے شرائط یہ تھے:-

۱۔ مصر کے سارے قبلی جن کی بھاری اکثریت تھی، عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور اپاہجوں کو چھوڑ کر دو دینار (دس روپے) سالانہ جزیہ ادا کریں گے اور جہاں جہاں مسلمان فوجیں جائیں گی قبلی ان کے لئے سڑکیں اور پل درست کریں گے اور غلہ نیز چارہ کے لئے منڈیاں کھولیں گے اور جو مسلمان مسافر دیاتوں سے گزریں گے انہیں وہاں کے باشندے تین دن تک مفت کھانا کھلائیں گے۔

۲۔ مصری باشندوں کے مال و دولت سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ بنو نعلیوں کو حق ہو گا کہ چاہیں جزیہ دے کر مصر میں رہیں یا ملک چھوڑ دیں۔

متوقس نے بابلین میں اپنی شکست اور صلح کی رپورٹ جب بنو نعلی قیصر ہرقل کو قسطنطنیہ بھیجی تو وہ سخت ناراض ہوا اور متوقس کو ایک پتھر عتاب خط بھیجا جس میں تھا کہاں بارہ ہزار مسلمان اور کہاں تہاری لاکھوں کی جمعیت، تفت بے تم پر، ہمیں صلح مسترد کرتا ہوں اور حکم دیتا ہوں کہ جب تک دم میں دم ہے لڑتے رہو اور اگر قبلی تمہارا ساتھ نہ دیں تو ملک میں ایک لاکھ بنو نعلی ہیں تنہیاریوں سے لیس، انہیں بے کر نکلو اور ان مٹھی بھر فاقہ مست عربوں کا نقرہ بنا لو ہا ایں ہمہ متوقس اپنے معاہدہ پر قائم رہا۔

بابلین سے فارغ ہو کر مسلمان اسکندریہ کی طرف بڑھے درمیانی علاقہ آسانی سے



ہاتھ اگیا لیکن اسکندریہ کے نواح کے قریوں نے خم ٹھونک کر مقابلہ کیا، اس اثنا میں ہرقل کی طرف سے حاکم اسکندریہ کو حکم اگیا کہ شہر کی ایک ایک ایچ زمین کے لئے لڑا جائے اور کسی قیمت پر ہتھیار نہ ڈالے جائیں، دوسری طرف اس نے قسطنطنیہ سے سامن اور فوجیں بھیجا شروع کر دیں، اسکندریہ کے ساحل پر جہازوں کا تانتا بندھ گیا، ہرقل خود اسکندریہ جانے کی تیاری کرنے لگا اس کا اور اس کے مشیروں کا خیال تھا کہ اگر اسکندریہ نکل گیا تو بزنطی حکومت کا دبہہ اور رسوخ خاک میں مل جائے گا۔ اسکندریہ عیسائیت کا بہت بڑا مرکز تھا اور عیسائیوں کے سب سے بڑے گرجے اسی شاندار شہر میں واقع تھے، جب سے مسلمان فلسطین پر قابض ہوئے تھے ان کا بڑا اتھوار ایسٹر اسکندریہ ہی میں منایا جاتا تھا تجارت کی بین الاقوامی منڈی ہونے کے علاوہ اسکندریہ علوم، ادب اور آرٹ کا گہوارہ بھی تھا، بزنطی تمدن کے حسین آثار یہاں موجود تھے۔ صرف شاہی تفریح گاہوں کی تعداد چار سو بتائی گئی ہے۔ ہرقل خود شہر کے دفاع کے لئے قسطنطنیہ سے روانہ ہونے والا تھا کہ موت نے آدیا یا، اسکندریہ کے ارد گرد ہر ممکن جگہ قلعے بنائے گئے تھے اور یہ قلعے تہ بہ تہ تھے تاکہ اگر ایک قلعہ زیر ہو جائے تو اس کے پیچھے دوسرا پھر تیسرا اور پھر چوتھا موجود ہو مسلمانوں کی سب سے بڑی مصیبت یہ قلعے اور ان کی سنگبار مشینیں تھیں اسکندریہ اور قلعوں کے سارے محافظ بزنطی نسل کے تھے جن کے خون کو اپنی حکومت، اپنے مذہب اور اپنے مذہبی اداروں کا جوش گہائے ہوئے تھا، جو ہر قربانی کو حقیر سمجھ رہے تھے، بنا بریں مسلمانوں کی پیش قدمی رک گئی تھی۔ عمر فاروق کو تاخیر بہت کھل رہی تھی، آخر مجبور ہو کر انہوں نے لکھا۔

میں حیران ہوں کہ تم اب تک مصر فتح نہیں کر سکے حالانکہ دو سال سے لڑ رہے ہو۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ تمہارے دل میں پہلی سی لگن اور ولولہ نہیں رہا، اس بابا مرہ میں پھنس گئے متجس ہیں تمہارا دشمن مبتلا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ کسی قوم کی صرف اسی وقت مدد



کہتا ہے جب ان کے دلوں میں سچی لگن ہو، میں نے چار ہزار تہاری مدد کو بھیجے تھے اور تمہیں مطلع کیا تھا کہ ان میں سے ہر ایک ہزار مردوں کے برابر ہے ہیں تو ان کے بار میں ہی سمجھتا تھا۔ یہ بات اور ہے کہ وہ بھی اسی مایاموہ میں پھنس گئے ہوں جس میں دوسرے مبتلا ہیں، میرا خط پاکر تقریر کہ وادہ لوگوں کو ترغیب دو کہ سچی لگن اور پامردی لڑیں، ان چار ہزاروں کو فوج کے سامنے رکھو اور .....  
..... فوج کو حکم دو کہ تن واحد کی طرح دشمن پر ٹوٹ پڑیں۔ یہ حملہ جمعہ کے دن زوال آفتاب کے وقت ہو کیونکہ اس وقت خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس وقت لوگ خدا کے سامنے گڑ گڑائیں اور اس سے فتح کے لئے دعا مانگیں۔

۳۳۹۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

اسکندریہ کی عملداری اور مصافحات میں کئی دیہاتوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ وہ اور ان کی عورتیں بچے غلام بنائے گئے اور فوج میں بانٹ دیئے گئے۔ ان کی ایک خاصی تعداد فروخت ہونے لگی، مدینہ اور یمن کے بازاروں میں پہنچ گئی، اسکندریہ کے حاکم نے عمرو بن عاصؓ کو پیغام بھیجا کہ میں بنو نسطی اور غدرسی بادشاہوں کو جو تمہاری نسبت مجھے زیادہ ناپسند تھے۔ جزیرہ دینار بنا ہوں اور خوشی سے تمہیں جزیرہ دینے کو تیار ہوں بشرطیکہ تم ان غلاموں کو لوٹا دو جنہیں میرے ماتحت دیہاتوں سے قتل کر چکے ہو یا تھا، عمرو بن عاصؓ نے کہا جیسا کہ میں تمہاری تجویز خلیفہ کو لکھ کر بھیجتا ہوں ان کا جیسا حکم ہوگا ویسا ہی کروں گا، خلیفہ کا فرمان آنے تک دونوں فریقوں نے جنگ سے باز رہنے کا عہد کر لیا۔ عمرو بن عاصؓ نے حاکم اسکندریہ کی تجویز خلیفہ کو لکھ بھیجی تو جواب آیا۔

۱۔ ابن عبد الحکم ص ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، خط (مقرنی مصر ۱۹۲۲ء) ۱۵۶/۳-۱۵۱، حسن الحاضرہ ص ۱۲۱، یاس نے اپنی فتوح مصر ص ۱۳۱ میں اس مراسلہ کا مختصر پیش کر کے لکھا ہے کہ اس کا تعلق فتح باطینیوں کی تاریخ سے تھا کہ اسکندریہ کا، جس کا فتح مصر ۱۱۰۱ء میں شکریہ کے راولوں کا بیان ہے۔



تہارا خط موصول ہوا، تم لکھتے ہو کہ حاکم اسکندریہ اس شرط پر جزیہ دینے کو تیار ہے کہ اس کے ماتحت علاقہ سے جن لوگوں کو تم نے غلام بنایا ہے لوٹا دو میری جان کی قسم، مستقل جزیہ کی آمدنی جس سے ہمارا اور بعد کے مسلمانوں کا بھلا ہو اس مال غنیمت سے مجھے کہیں زیادہ پسند ہے جو فوج میں تقسیم ہو کہ خور و برد ہو جائے (اور عام مسلمان اس سے متمتع نہ ہو سکیں) تم حاکم اسکندریہ کی تجویز اس شرط پر مان لو کہ جو غلام تمہارے پاس موجود ہیں انہیں اختیار دیا جائے کہ اسلام اور عیسائیت میں سے جسے چاہیں قبول کر لیں، ان میں سے جو اسلام قبول کرے گا وہ مسلمانوں کے زمرہ میں داخل ہو جائے گا اس کے حقوق اور ذمہ داریاں دوسرے مسلمانوں کی طرح ہوں گی اور جو اپنی قوم کا مذہب اختیار کرے گا اس سے جزیہ لیا جائے گا جو اتنا ہی ہو گا جتنا اس کے دوسرے ہم مذہب دیں گے، رہے وہ لوگ جو غلام ہو کر مکہ، مدینہ اور یمن جا چکے ہیں تو ان کی واپسی ہمارے بس سے باہر ہے اور ہم کوئی ایسا معاہدہ نہیں کر سکتے جسے پورا کرنے سے قاصر ہوں۔

۳۴۰ - عمرو بن عاصؓ کے نام۔

مضافات اسکندریہ میں بتائے ہوئے غلاموں سے متعلق ایک دوسرا قصہ بھی بیان کیا گیا ہے جو ابن اسحاق کی مذکورہ بالا روایت سے زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے، اسکندریہ کے مضافاتی دیہاتوں میں زیادہ تر بنی نسل کے لوگ آباد تھے اور انہوں نے مسلمانوں کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا تھا لیکن بالآخر شکست کھائی اور لڑائی کے مروجہ قانون کے مطابق غلام بنائے گئے، پھر اسکندریہ کا محاصرہ شروع ہوا اور کئی ماہ کی سخت لڑائی کے بعد وہاں کے بنی نسل حاکم کو بھی ہتھیار ڈالنا پڑے، گو کہ شہر بنو شمشیر فتح ہوا تھا اور وہاں کے کا قتل کرنا اور غلام بنانا دونوں جائز تھا تاہم عمرو بن عاصؓ نے نہ تو انہیں قتل کیا



اور نہ غلام بنایا بلکہ ان پر جزیہ لگادیا اور جو زمیندار یا کاشتکار تھے ان کے ذمہ لگان لازم کر دیا، غالباً اسکندریہ کے حاکم نے عمرو بن عاصؓ سے درخواست کی کہ آپ نے جب ہمارے ساتھ یہ رعایت کی ہے کہ ہمیں غلام نہیں بنایا ہے تو ہمارے ان ہم قوموں پر بھی یہ کرم کیجئے جو اسکندریہ کے مضافات میں آپ سے ٹٹے، بارے اور پھر غلام بنائے گئے، ان پر بھی ہماری طرح جزیہ لگا دیجئے، یہ لوگ غلام بن کر خاصی تعداد میں مکہ، مدینہ اور یمن کو بکنے جا چکے تھے اور باقی مسلمانوں کی خدمت میں تھے معاملہ عمر فاروق کے سامنے پیش کیا گیا، انہوں نے مناسب سمجھا کہ ان غلاموں کو اسکندریہ اور بابلین کے باشندوں کی طرح آزاد کر دیا جائے اور ان سے جزیہ اور حراج وصول کیا جانے، چنانچہ انہوں نے لکھا:-

ان (بذلتی غلاموں) میں سے جو تمہارے پاس ہوں انہیں اختیار دو کہ چاہے وہ مسلمان ہو جائیں اور چاہے اپنے مذہب پر قائم رہیں، جو مسلمان ہو جائے۔ وہ اسلامی برادری میں داخل ہو جائے گا۔ اس کے حقوق اور ذمہ داریاں دوسرے مسلمانوں کی طرح ہوں گی اور اگر وہ اپنے دین پر رہنا چاہے تو اسے اپنے دیہات لوٹ جانے دو۔

۳۴۱۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

یہ وہ مراسلہ ہے بلکہ اس مراسلہ کا ٹکڑا ہے جس میں عمر فاروقؓ اسکندریہ کی بڑی لائبریری پر فلسفہ، سائنس اور ادب کی ہزاروں کتابوں پر مشتمل تھی حکم موت صادر کرتے دکھائے گئے ہیں، جہاں تک مجھے معلوم ہے اسلامی تاریخ کے ابتدائی چھ سو سال میں کسی مورخ یا محدث نے اس خط کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ہمارا تعارف اس سے پہلی بار ساتویں صدی ہجری میں ہوتا ہے، اس کا جنم غالباً اس تعصب کی فضا میں ہوا جو صلیبی جنگوں کے زیر اثر اسلامی اور عیسائی دماغ میں پیدا ہو گئی تھی، ذیل کی کہانی اس خط کا پس منظر بتاتی ہے:- اسکندریہ کی اسلامی فتح کے وقت وہاں ایک عیسائی



پادری (جان فلوپونس) تھا جس نے فلسفہ میں بڑا کمال حاصل کیا تھا۔ وہ تثلیث سے تائب ہو چکا تھا اور توحید کا پر جوش حامی تھا، اس کی علمی اور انسانی خوبیوں سے عمرو بن عاصؓ بہت متاثر تھے، ایک دن اس نے گورنر سے اسکندریہ کی وہ لائبریری مانگی جس میں ہزار ہا کتابیں تھیں اور جس میں سرکاری قفل لگا دیا گیا تھا، عمرو بن عاصؓ نے کہا کہ میں خلیفہ سے پوچھ لوں اگر انہوں نے اجازت دیدی تو لائبریری تمہیں دیدی جائے گی، عمر فاروقؓ نے لکھا:-

..... رہیں وہ کتابیں جن کا تم نے ذکر کیا ہے تو اگر ان کا مضمون قرآن کے مضمون کے مطابق ہے تب تو ان کی ضرورت ہی کیا ہے اور اگر قرآن کے مضمون سے مختلف ہے تب انہیں کیوں باقی رکھا جائے، لہذا تلف کر دو۔

خط کی عبارت بھی اس کے جمل ہونے پر شاہد ہے، خط میں عمرو بن عاصؓ لائبریری کے باقی رکھنے یا ضائع کرنے کی اجازت مانگتے دکھائے گئے ہیں حالانکہ انہیں اجازت اس بات کی مانگنا تھی کہ اسے پادری کے حوالہ کر دیں یا نہیں۔

ڈاکٹر اسے، جے۔ بٹلر نے اپنی مبسوط کتاب THE ARAB CONQUEST OF EGYPT میں اس کہانی اور اس کے متعلقات کی تحقیق کر کے قیوہ نکالا ہے کہ اسکندریہ کی زیر بحث لائبریری فتح اسلامی سے ایک صدی بلکہ زیادہ پہلے ضائع ہو چکی تھی اور پادری حسان فلوپونس عرب حملہ سے بہت پہلے وفات پا چکا تھا

۳۴۲۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

۱۔ قفلی (اخبار السلام، اخبار الحکماء، یبزرگ سنہ ۱۹۳۱ء) ص ۲۵۲۔ ۲۵۴، بغدادی (مختصر اخبار مصر عبداللطیف بغدادی سنہ ۱۹۳۱ء) اس کتاب میں عمر فاروقؓ کے حکم سے لائبریری کو ضائع کرنے کی طرف محض اشارہ ہے، کہا جاتا ہے خط اور کہانی کا ذکر قفلی اور بغدادی کے ایک اور مصنف ارمنی عیسائی موثقت ابوالفرج ابن العبری نے اپنی کتاب مختصر الدول (۱۱۵۰ء) میں بھی کیا ہے لیکن میرے پیش نظر ایڈیشن (بیروت سنہ ۱۹۸۰ء) میں صرف کہانی ہے خط نہیں۔



جب اسکندریہ فتح ہوا تو وہ سارے برنعلی باشندے جو بحری سفر کا انتظام کر سکے گھر بار چھوڑ کر قیصر کی سلطنت میں چلے گئے۔ مسلمانوں کو بہت سے مکان، کوٹھیاں اور محل خالی ملے، عمرو بن عاصؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ میں اسکندریہ کو ہیڈ کوارٹر بنانا چاہتا ہوں، جہاں رہائش کا پورا انتظام ہے۔ عمر فاروقؓ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ چھاؤنی کسی ایسی جگہ بنائی جاوے جہاں پہنچنے کے لئے دریا یا سمندر عبور کرنا پڑے۔

میں مناسب نہیں سمجھتا کہ تم مسلمان غازیوں کو ایسی جگہ آباد کرو جس کے ارد گرد میرے درمیان گری یا جاڑے میں کوئی دریا مائل ہو۔

۳۴۳۔ خط کی دوسری شکل۔

اخبار و آثار کے بعض ناقل کہتے ہیں کہ عمر فاروقؓ نے مندرجہ ذیل خط کے تین نسخے لکھوائے اور ایک سعد بن ابی وقاصؓ کو مدائن میں بھیجا، دوسرا بصرہ کے گورنر کو اور تیسرا عمرو بن عاصؓ کو جو اس وقت اسکندریہ میں تھے۔

اپنے اور میرے درمیان کوئی دریا مت حاصل ہونے دو تاکہ جب میرا جی چاہے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر تمہارے پاس آ سکوں۔

۳۴۴۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

مذکورہ بالا فرمان کے تحت عمرو بن عاصؓ نے بابلون کے مشہور تاریخی قلعہ کے پاس نیل کے دائیں کنارہ ایک وسیع میدان اپنی فوجی چھاؤنی کے لئے منتخب کیا، میدان کے وسط میں جامع مسجد کی بنیاد رکھی اور اس میں اپنی نشست کے لئے ایک منبر بھی بنوایا، معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بعض ساتھیوں کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ وہ اونچی جگہ منبریں انہوں نے خلیفہ سے شکایت کر دی تو یہ حکم آیا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک منبر بنوایا ہے جہاں مسلمانوں سے اونچا ہو کر بیٹھتے ہو، کیا (یہ اعزاز) تمہارے لئے کافی نہیں کہ تم (امیر کی حیثیت سے)



کھڑے ہو کر (تقریر کرو) اور باقی مسلمان (رعایا کی حیثیت سے) بیٹھیں اور تمہاری بات سنیں) میری طرف سے تاکید ہے کہ منبر توڑ ڈالو۔

۳۴۵۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

اسی نوع کی ایک اور شکایت ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں بھی قلم بند کی ہے۔ کندی عرب صحابی غزوہ بن عمارؓ نے مصر کے ایک ذنی مالدار کو اسلام لانے کی دعوت دی، اس نے دعوت قبول نہیں کی اور بات کچھ اتنی بڑھی کہ اس نے رسول اللہؐ کی شان میں توہین آمیز الفاظ کہے غزوہ نے مشتعل ہو کر مصری کو قتل کر دیا، معاملہ عمرو بن عاصؓ کے سامنے پیش ہوا، انہوں نے غزوہ کے فعل کی مذمت کی اور کہا تمہیں ہرگز نہیں بھولنا چاہیے تھا کہ وہ ذمی ہے اور ذمیوں کی جان و مال کی حفاظت کے ہم ضامن ہو چکے ہیں غزوہ نے کہا یہ تسلیم، لیکن ذمی کو اس بات کا حق کب ہے کہ وہ اسلام یا ہمارے نبیؐ کی توہین کریں، کچھ اور ترش باتیں ہوئیں اور غزوہ جن کے جذبات مشتعل تھے عمرو بن عاصؓ سے بولے آپ ہمارے سامنے تکیہ لگا کر نہ بیٹھا کیجئے ہمیں برا لگتا ہے، اگر آپ نے اس طرح بیٹھنا بند نہیں کیا تو میں خلیفہ سے شکایت کروں گا، عمرو بن عاصؓ نے اعتراض درخور اعتناء نہ سمجھا اور حسب معمول پھر مجلس میں تکیہ لگا کر بیٹھے۔ غزوہ نے شکایت کر دی، عمر فاروقؓ نے لکھا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مجلس میں اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھے ہو جیسا کہ غیر عرب حکام کا طریقہ ہے، ایسا نہ کیا کرو، مجلس میں جب تک رہو سیدھے بیٹھو، جب گھر جاؤ تو جس طرح چاہو تمہیں اٹھنے بیٹھنے کا اختیار ہے۔

۳۴۶۔ خط کی دوسری شکل۔

رعیت کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جیسا تم پسند کرو گے کہ تمہارا امیر تمہارے ساتھ پیش آئے، مجھ سے شکایت کی گئی ہے کہ تم مجلس میں

۱۔ ابن عبدالحکمؒ ۹۲۔ حسن الحامزہ ۱۸۰، ۱۹۰۔ قن میں غلطی سے غزوہ بن عرب قلمبند ہوا ہے۔  
۲۔ ابن عساکر ق قلم



تک یہ لگا کر بیٹھتے ہو، ایسا نہ کیا کرو، اس طرح بیٹھو جس طرح اور لوگ بیٹھتے ہیں۔

۳۲۷۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔  
 عمرو بن عاصؓ نے نیل کے مشرقی دارالحکومت فسطاط کی بنیاد رکھی تھی جس میں سرکاری دفاتر، گورنر کی قیام گاہ اور فوج کے مکانات کا انتظام کیا گیا تھا۔ حسب فسطاط کی تعمیر شروع ہوئی تو عمرو بن عاصؓ نے نیل کے مغربی کنارہ ایک عارضی چھاؤنی بنائی جس میں خاص طور پر یمن کے قبیلے اور کچھ حبشی دستے رکھے گئے۔ یہ اس غرض سے کیا گیا کہ مغرب کی طرف سے کوئی حملہ آوری یا مقامی باغی مسلمانوں کو تعمیر فسطاط میں مشغول پا کر حملہ نہ کر دے۔ جب نیا شہر بس گیا تو عمرو بن عاصؓ نے اس عارضی چھاؤنی کو فسطاط منتقل کرنا چاہا لیکن وہاں کے لوگوں کو مغربی کنارہ اتنا بھایا کہ وہ آنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ اس چھاؤنی کا نام جیزہ پڑا اور جلد یہ ایک پر فضا شہر بن گیا جس کے ارد گرد باغ ابھر آئے، عمر فاروقؓ کو حبس معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے نیل پار بود و باش اختیار کر لی ہے جو ان کی مرضی کے خلاف تھی تو انہوں نے گورنر کو یہ خط لکھا۔

..... تم نے یہ کیسے گوارا کیا کہ تمہاری فوج تم سے الگ تھلگ رہے؟  
 یہ بات تمہارے لئے مناسب نہیں کہ تم اپنی فوج کا ایسی جگہ رہنا گوارا کرو جس کے اور تمہارے درمیان دریا ہو کیونکہ تم کو معلوم نہیں کہ ان پر اچانک کیا مصیبت آپڑے، اس وقت شاید تم ان کی مدد نہ کر سکو اور وہ نقصان اٹھائیں لہذا (جو لوگ جیزہ میں بس گئے ہیں) ان کو فسطاط بلا لو اور اگر انہیں وہ جگہ اتنی پسند ہو کہ آنے کے لئے تیار نہ ہوں تو ان کی بستی کے پاروں طرف سرکاری روپیہ سے ایک قلعہ بنوا دو۔

لے ابن عساکر (رقی، نظم ۱۷۱) ابن عبد البر (۱۲۸، یاقوت ۳/۱۹۲، ابن رائق (رقی، رالہ نقلاً  
 واسطہ عقد الہ مصراف، رقم ۱۸۴، دار المکتب قاہرہ، ۲۶۹/۲، حسن المحاضرہ ۸۱/۱۔



۳۴۸ - عمرو بن عاصؓ کے نام۔

خارجہ بن حذافہ مصر میں اسلامی فوج کے ایک ممتاز سالار تھے، نہایت بہادر چیت اور خطرات میں گھس پڑنے والے، جب نیا دار الحکومت فسطاط بسا تو عمرو بن عاصؓ نے انہیں اپنا پولیس افسر مقرر کر دیا۔ سب کی طرح انہوں نے بھی رہائش کے لئے مکان بنایا اور ایک نئی بات یہ کہ چھت پر ایک کمرہ بھی تعمیر کرایا کہاجاتا ہے کہ نئے فسطاط میں یہ پہلا بالاخانہ تھا، لوگوں کو قدرتی طور پر یہ بدعت کھٹکی اور ان کے دل میں اسے مٹانے کا داعیہ پیدا ہوا، عمر فاروقؓ کو یہ شکایت پہنچی کہ اس کمرہ کی کھڑکی یاروشندان سے پڑوسیوں کو جھانکا جاتا ہے۔ انہوں نے فوراً گورنر کو لکھا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ خارجہ بن حذافہ نے (چھت پر ایک) مکان بنوایا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ پڑوسیوں کی پوشیدہ باتیں معلوم کی جائیں، میرا خط پاکر کمرہ گروادو والسلام۔

۳۴۹ - خط کی دوسری شکل۔

ایک چارپائی اس جگہ رکھو جہاں سے جھانکنے کی شکایت کی گئی ہے اور اس پر ایک میانہ قد آدمی کھڑا کرو، اگر اس کے لئے جھانکنا ممکن ہو تو کھڑکی (یاروشندان) کو پٹا دو۔

۳۵۰ - عمرو بن عاصؓ کے نام۔

جب فسطاط بسا تو مصر کے سابق گورنر مقوقس نے (جو مسلمانوں سے جزیہ اور خراج کے عوض قبطیوں کی طرف سے صلح کر چکا تھا) عمرو بن عاصؓ سے کہا کہ وہیں مقطم کی اراضی میرے ہاتھ پہنچدو۔ میں ستر ہزار دینار (ساتھ تین لاکھ روپے) دوں گا۔ عمروؓ نے کہا کہ مصر کی زمین مسلمانوں کی ملکیت ہے اس کا کوئی بھی حصہ بک نہیں سکتا، پھر بھی میں خلیفہ کو لکھتا ہوں اگر انہوں نے اجازت دے دی تو تمہارے ہاتھ فروخت کر دوں گا۔ جب یہ معاملہ عمر فاروقؓ کے پاس پہنچا تو انہوں نے لکھا۔



مقوقس سے پوچھو کہ وہ اس ناکارہ زمین کی اتنی زیادہ قیمت کیوں دے رہا ہے  
وہ نہ تو زراعت کے لائق ہے نہ وہاں پانی نکلتا ہے اور نہ کسی مفید کام آتی

ہے۔

گورنر مصر نے مقوقس سے جب یہ سوال کیا تو اس نے بتایا کہ ہماری کتابوں میں  
لکھا ہے کہ یہاں جنت کے پودے لگانے جائیں گے یعنی عیسائیوں کا قبرستان  
بنے گا، عمر فاروق کو اس جواب سے مطلع کیا گیا تو انہوں نے لکھا:-

میں نہیں سمجھتا کہ مسلمانوں کے علاوہ اور کون جنت کا پودا پہنکتا ہے لہذا  
فسطاط میں جو مسلمان مریں انہیں مقطم کے دامن میں جگہ دو اور کسی قیمت  
پر اسے نہ بچو۔

۳۵۱۔ خط کی دوسری شکل۔

(مقوقس) نے سچ کہا کہ دامن مقطم میں جنت کے پودے لگائے  
جائیں گے، اسے مسلمانوں کا قبرستان بنا دو۔

۳۵۲۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

مصر میں دستور تھا کہ ہر سال ایک کنواری لڑکی کو عمدہ کپڑے اور زیور پہنا کر نیل  
میں ڈالا جاتا تھا، مصریوں کا عقیدہ تھا کہ ایسا کرنے سے نیل کا پانی اونچا ہو کہ کھیتوں  
میں پہنچنے لگتا ہے، بابلیون کی فتح کے بعد جب وسطی اور زیریں مصر پر اسلامی تسلط  
قائم ہوا تو مقامی زمینداروں نے عمرو بن عاصؓ کو بتایا کہ ہر سال جون کی بارہ تاریخ کو ہم  
ایک کنواری لڑکی کو بہترین لباس اور زیور پہنا کر اس میں ڈال دیتے ہیں، ایسا کرنے  
سے دریا کا پانی بلند ہو جاتا ہے اور ہماری اراضی سیراب ہونے لگتی ہے۔ گورنر نے  
کہا کہ اسلامی حکومت میں ایسی باطل رسموں کو زندہ نہیں رکھا جاسکتا۔ کاشتکاروں نے  
تین ماہ انتظار کیا اور حبیب نیل کا پانی نہ بڑھا تو وہ جلا وطنی کی تیاری کرنے لگے، گورنر مصر

۱۵ ابن الحکم ۱۵۴، یا قوت ۸/۱۲۶ ابن ندائق (دق)، فضائل مصر قلمی، ۳۶، حسن الحاضرہ  
۸۲/۱، کنز العمال ۳/۱۵۳ ۱۵۴ ابن عبد الحکم ۱۵۴۔



گھبرانے اور عمر فاروقؓ کو صورتِ حال سے مطلع کیا تو انہوں نے لکھا :-  
 تم نے ٹھیک کہا، بلاشبہ اسلام مائتہی کی غلط رسموں کو مٹاتا ہے، میں ایک  
 رقم بھیج رہا ہوں، جب میرا یہ خط ملے تو اسے دریائے نیل میں ڈال دینا۔  
 ۳۵۳۔ دریائے نیل کے نام۔

واضح ہو کہ اگر تو اپنے اختیار سے بہہ رہا ہے تو رک جا اور اگر اللہ واحد  
 تبار تجھے پہناتا ہے تو ہم اس سے ملتی ہیں کہ تجھے رواں کر دے۔  
 یہ رقم نیل میں ڈال دیا گیا، دوسرے دن پانی سولہ ہاتھ اٹھ گیا اور زمین سیراب ہونے  
 لگی۔

۳۵۴۔ خط کی دوسری شکل۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ امیر المومنین کی طرف سے نیل مصر کے  
 نام۔ اگر تو مخلوق ہے تو تیرے بس میں نہ تو فائدہ پہنچانا نہ نقصان اور اگر تو  
 ارادے اور اختیار سے رواں ہے تو رک جا ہمیں تیری ضرورت نہیں اور  
 اگر تو خدا کی دی ہوئی قوت سے بہہ رہا ہے تو پہلے کی طرح (بغراوانی) بہتے  
 لگے۔

۳۵۵۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

۲۱ھ میں مدینہ اور اس کے مصافحات میں سخت فحط پڑا، نالے ندیاں جن  
 سے مدینہ کے کھیت اور نخلستان سیراب ہوتے تھے سوکھ گئے، تاجروں نے مدینہ  
 آنا بند کر دیا۔ شہر اور اس کے نواح میں خاک اڑنے لگی، انسان اور وحشی سوکھ کر کاٹا ہو گئے  
 بازار میں کھالے پیٹنے کی چیزیں نہ ملتی اور اگر ملتیں تو نہایت مہنگی، ساتھ ہزار بدو عرب

۱۵۱ھ ابن عبد الحکم ۱۵۱ھ مقدسی راجس التقاسیم لاندن ۱۹۷۷ء، ۲۰۷ء ابن عبد الحکم ۱۵۱ھ  
 ابن الفقیہ (کتاب البلدان لاندن ۱۹۷۷ء) ۲۵۱ھ مقدسی ۱۵۱ھ، دیار بکری (تاریخ الخمیس مصر  
 ۱۹۷۷ء) ۲/۴۲۲، ابن یاسس (تاریخ مصر) ۱/۳۱، ابن عساکر (قلم ۱۹۷۷ء کنز العمال ۲۳۰/۶  
 ۱۹۶/۲ باختلاف مقن ۱۹۷۷ء قزوین الشام و مصر فسوب بواقدی (مصر) ۲/۲۰۷۔



بھوک سے بیتاب ہو کر صحراؤں سے نکل پڑے اور مدینہ کو گھیر لیا۔ عمر فاروقؓ نے عراق شام اور مصر کے گورنروں سے مدد طلب کی، سب سے پہلے گورنر شام امیر معاویہؓ نے غلہ سے لدے ہوئے تین ہزار اونٹوں کا ایک قافلہ بھیجا اور اتنے ہی کپڑے، گورنر کوفہ نے دو ہزار اونٹ اور عمرو بن عاصؓ نے ہزار اونٹ اور چار ہزار کپڑے فراہم کئے۔

عمر فاروقؓ نے مدد کے لئے عمرو بن عاصؓ کو جو خط بھیجا تھا اس کا مضمون اخبار و آثار میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:-

عبداللہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک، میری جان کی قسم عمروؓ اگر تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا بیٹ بھرا رہے تو تمہیں پرواہ نہ ہو اگر میں اور میرے ساتھی بھوکوں مریں، مدد، مدد۔

۳۵۶- خط کی دوسری شکل۔

عاص بن عاصؓ کے نام، میری جان کی قسم، تم اور تمہارے ساتھی مصری مسلمان، اگر موٹے تازے نہیں تو تمہیں پرواہ نہ ہو اگر میں اور میرے ساتھی (اہل مدینہ و مکہ) سوکھیں، مدد، مدد۔

۳۵۷- خط کی تیسری شکل۔

بسم اللہ ارہم عبداللہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں اور مدینہ کے لوگ بھوکوں مریں اور تم اور تمہارے علاقہ کے لوگ زندہ رہیں، مدد، مدد۔

۳۵۸- خط کی چوتھی شکل۔

مدد، مدد، عربوں کی مدد! اونٹوں کا ایک قافلہ جس کا اگلا حصہ میرے پاس ہو اور کچھلا تمہارے پاس، عباؤں میں آنا بھر کر میرے پاس روانہ

۱۔ ابن سعد (لاندن) جزء ۳، قسم اول ص ۲۲۸-۲۲۹ ۲۔ ابن عبدالحکم ص ۱۶۲-۱۶۳ احسن المحاضرہ ۳/۱ ص ۹۳ ۴۔ ابن عبدالحکم ص ۱۶۵، ابن زولاق (رق)، ص ۱۹-۲۰، اس میں مدد مدد کے لفظ خط کے شروع میں ہیں ۵۔ ابن سعد جزء ۳، قسم دوم ص ۲۲۳، بلاذری انسابہ (ف)، ۱/۹۱-۶۲۰۔



کر دو۔

### ۳۵۹۔ خطکی پانچویں شکل۔

مدد، مدد! میرے پاس آٹے کی بوریاں بھیجو اور ان میں چربی کے ٹکڑے رکھ دو۔

عمر بن عاصؓ کا جواب۔

امیر المومنین اچھا، بہت اچھا! جلد ہی آپ کے پاس غلہ سے لدے ہوئے اونٹوں کا ایک ایسا کارواں پہنچے گا جس کا اگلا حصہ آپ کے پاس ہوگا اور پچھلا میرے پاس، مجھے امید ہے کہ ایسی صورت بھی نکل آئے گی کہ آپ کے پاس سمندر کی راہ سے غلہ بھیج سکوں گا۔

### ۳۶۰۔ عمر بن عاصؓ کے نام۔

قراغٹہ کے زمانہ میں باطیون کے قریب ایک نہر نکالی گئی تھی جو دریائے نیل کو بحرِ قلزم سے ملاتی تھی، اس نہر سے ہو کر کشتیاں بالائی، وسطی اور زیریں نیل سے بحرِ قلزم کے بندرگاہوں کو تجارتی سامان لاتی لے جاتی تھیں، مدینہ کے جنوب میں جارنامی حجاز کا ایک مشہور بندرگاہ تھا جس کے ذریعہ مصر کا غلہ اور دوسرا سامان مکہ، مدینہ اور یمن پہنچتا تھا، یہ آبی راستہ اس مشہور تاریخی بری گزرگاہ سے چھوٹا اور سستا تھا جو جزیرہ نمائے سیناء سے ہو کر مدینہ جاتا تھا، مناسب دیکھ بھال نہ ہونے سے یہ نہر مصر پر اسلامی قبضہ سے کافی پہلے ریت سے پٹ گئی تھی، عمر بن عاصؓ لکھ تو گئے پر جب انہوں نے اپنی تجویز کے لشیب و فراز پر غور کیا اور اپنے قبلی مشیروں سے گفتگو کی تو انہیں معلوم ہوا کہ نہر کھودنے سے مصر کا اکثر غلہ مکہ اور مدینہ چلا جایا کرے گا جس سے مصر کو سخت نقصان پہنچے گا، انہوں نے خلیفہ کو لکھا کہ سمندری راستہ کی بات نے بے سوچے سمجھے لکھ دی تھی، یہ کام ایسا دشوار اور اتنا مہنگا ہے کہ اس پر عمل کرنا ممکن نہیں، عمر فاروقؓ ایک مختصر اور سستے بحری راستہ کے خیال سے خوش تھے۔







اور اس کے نواحی کے حاکم عمرو بن عامرؓ کے نام، سلام علیک ورحمۃ اللہ  
و برکاتہ میں اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق  
نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، تم پر اور تمہارے ساتھی مہاجر و  
انصار پر خدا کی رحمت، سلامتی اور برکت ہو، تمہارا خط پڑھا، حالات معلوم  
ہوئے، میرا خط موصول کہ کے خدا سے مدد مانگو اور رسالے تیار کرو اور  
ہر مفتوحہ شہر میں ایک حاکم بھیجونا کہ شریعت کی پابندی کرے اور قانون  
اسلام کی تعلیم دے پھر دس ہزار صحابہؓ کی ایک فوج مرتب کرو جس کے  
سپہ سالار خالد بن ولیدؓ ہوں، ان کے ساتھ زبیر بن عوامؓ، فضل بن عباسؓ  
مقداد بن اسودؓ، عامر بن میانسؓ، مالک اشترؓ، دوسرے افسر و اور پرچم  
داروں کو روانہ کرو یہ لوگ شہر گشت کریں گے اور وہاں کے لوگوں  
کو اسلام کی دعوت دیں جو لوگ اسلام قبول کریں —————

ان کو وہی منافع اور حقوق حاصل ہوں گے جو ہمیں ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں  
عائد ہوں گی جو ہم پر ہیں جو لوگ اسلام لانے سے انکار کریں ان سے جزیہ  
وصول کیا جائے اور اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کریں تو ان سے جنگ  
کی جائے مسلمان غازیوں کو تاکید کرو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کریں  
تو اس کے آس پاس کے دیہاتوں پر چھاپے ماریں مجھے معلوم ہوا ہے کہ  
مصر میں دو شہر ہیں، ایک ہنس اس با بلیون کے قریب اور دوسرا زیادہ  
مستحکم ہنس۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ ہنس میں بطلیوس نامی ایک بڑا سفاک و  
ظالم بزنطی جنرل بطریق ہے، یہ ابوحاتت کا حاکم ہے اور مصر کا سب سے  
بڑا فوجی افسر جب تک یہ دونوں شہر فتح نہ ہو جائیں تمہاری فوج صغید  
(بالائی مصر) کا رخ نہ کرے، ظاہر و باطن میں تم اور تمہارے ساتھی خدا

سے مصر کے جنوب مغرب میں ایک طرف سرحد سودان اور دوسری طرف یمن تک وسیع سرسبز علاقہ  
کا نام ابوحات تھا۔ یہاں کثرت سے نخلستان اور باغ تھے مقدسی ص ۲۰۱، یا قوت ۲/۳۷۰۔



سے ڈرتے رہیں، مظلوم کے ساتھ انصاف کرو اور ظالم سے اس کا حق دلو اور نیکی اور راستبازی کی تلقین کرو، برائی اور کج روی سے روکو اور کمزور کا حق طاقت ور سے دلو اور، احکام خداوندی کی انجام دہی میں اگر کوئی تمہیں ملامت کرے تو اس کی پرواہ نہ کرو، تم خود فسطاط میں رہو اور فوجیں روانہ کرو۔ اگر ملک کی ضرورت پڑے تو مجھے مطلع کرو اور گو کہ حقیقتی مدد وہی ہے جو خدا کی طرف سے ہوتا ہم میں ملک تمہارے پاس بھیجوں گا۔ خدا سے دعا ہے کہ تمہاری مدد فرمائے اور تمہیں کامیابی عطا کرے۔ **والحمد لله رب العالمین**۔

اس مراسلہ میں خالد بن ولیدؓ کا محاذ مصر پر ذکر حیرت انگیز ہے، مصر کی فتوحات میں خالدؓ کا حصہ لینا مستند عربی اخبار و آثار سے ثابت نہیں ہے، فتوح الشام مصر منسوب بواقدی میں بہت سی انوکھی اور حیران کن باتیں ہیں اور خالد بن ولیدؓ کا محاذ مصر پر ظہور بھی انہیں میں سے ایک ہے۔

۳۶۴۔ عمرو بن عامرؓ کے نام۔

عراق و شام کی فتوحات کے بعد حیب مرکزی ختاندہ میں خمس کے علاوہ لگان اور جزیہ کی لگی بندھی قمیص جمع ہونے لگیں تو عمر فاروقؓ نے سالانہ وظائف کا ادارہ قائم کیا جس کے ماتحت تمام مسلمان غازیوں، ان کی بیویوں اور بچوں کے لئے وظیفہ مقرر کئے گئے، سب سے بڑا وظیفہ بدر کے غازیوں کو دیا گیا، یہ خط عمرو بن عامرؓ اور کچھ دوسرے صحابہ کے وظائف سے متعلق ہے۔

مصر کے ان صحابہؓ کے لئے جنہوں نے ”درخت کے نیچے“ رسول اللہؐ سے بیعت رضوان لی تھی ہزار روپے (دو سو دینار) سالانہ وظیفہ مقرر کرو، یہی وظیفہ تم خود لو چونکہ تم گورنر ہو اور یہی خارجہ بن خداؓ کو ان

لے فتوح الشام و مدہ ۲/ ۱۳۱ - ۱۳۲ ھ میں رسول اللہؐ نے معاہدہ حدیبیہ کے موقع پر یہ بیعت لی تھی۔



کی نماز شجاعت اور عثمان بن ابی العاص (عثمان بن قیس سہمی - دوسری روایت) کو ان کی غیر معمولی بہان نوازی کے لئے دو۔  
۳۶۵۔ خط کی دوسری شکل -

جن صحابہ نے درخت کے نیچے بیعت کی ہو ان کا وظیفہ ہزار روپے (دو سو دینار) سالانہ مقرر کر دو اور اپنے لئے بھی اسی قدر چونکہ تم گورز ہو اور خارجہ بن عذافہ کو ان کی غیر معمولی شجاعت کے لئے امتیازی وظیفہ (بارہ سو پچاس روپے) دو۔

۳۶۶۔ عمرو بن عاصؓ کے نام -

یہ خط بے سیاق و سباق ہے۔ اسے کفر اعمال میں ابن سعد مولف کتابہ طبعات الکبیر کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے لیکن طبقات کے یورپین اڈیشن میں یہ خط موجود نہیں ہے۔

واقع ہو کہ میں نے مدینہ کے مردوں، عورتوں اور بچوں کا سالانہ وظیفہ دفتر وظائف میں مقرر کر دیا ہے، ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو جہاد کے لئے مصر یا دوسرے محاذوں کو چلے گئے تھے اور پھر لوٹ آئے، وہ لوگ جو یہاں وظیفہ مقرر ہونے کے بعد مصر جا کر بس گئے ان کا اور ان کے بیوی بچوں کا وظیفہ میری مقرر کردہ شرح کے مطابق بحال رکھو اور جن لوگوں کا وظیفہ یہاں مقرر نہیں ہوا ہے اور وہ مصر میں آباد ہو گئے ہیں ان کا وظیفہ مقرر کر دو اس کی شرح وہی ہو جو ان جیسی فوجی خدمت والے دوسرے مسلمانوں کے لئے میں نے مقرر کی ہے، خود اپنا وظیفہ دو سو دینار مقرر کر دو، یہ وہ رقم ہے۔ جو جنگ بدر میں شریک ہونے والے مہاجر و انصار کو دی گئی ہے، میں نے اتنا وظیفہ تمہارے کسی ہم رتبہ کو نہیں دیا ہے۔ تمہیں زیادہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ تم



گورنر ہوا اور میں کو رزکی زیادہ سے زیادہ تنخواہ تہیں دی ہے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ (سرکاری مصارف کے لئے) تہیں روپے کی ضرورت ہوگی۔ ان کے لئے آمدنی بڑھاؤ، تحصیل جزیہ و لگان (خراج) انصاف اور حق کے اصول پر ہو۔ جب خراج جمع ہو جائے تو بغیر خورد برد کئے اس سے مسلمانوں کے وظائف اور ضروری خرچ نکال لو اور باقی مجھے بھیج دو، تہیں یاد رہے کہ سری آمدن سے خمس نہیں لیا جائے گا کیونکہ اسے بذریعہ معاہدہ فتح کیا گیا ہے، مفتونہ مصر اور اس میں جو کچھ ہے مسلمانوں کی دولت ہے اس کی آمدنی سے پہلے ان لوگوں کو دو سو صدوں کی حفاظت کتنے ہیں اور سرکاری فرائض انجام دیتے ہیں، باقی سے ان لوگوں کی مدد کرو جن کا خدا لے (قرآن میں) نام لیا ہے، یاد رہے عمرو کہ خدا تہیں اور تمہارے عمل کو دیکھتا ہے، وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:۔ واجعلنا للمتقين اماما۔ ہمیں خدا ترسوں کا لیڈر بنا، وہ چاہتا ہے کہ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلا جائے، تہیں یہ بھی یاد رہے کہ تمہاری عملداری میں ذمی اور معاہدہ لوگ ہیں، رسول اللہ نے ان کے ساتھ اچھے سلوک کی تاکید کی ہے اور قبیلوں کے ساتھ بھی اچھے برتاؤ کی سفارش کی ہے چنانچہ آپ نے فرمایا ہے: قبیلوں سے اچھا سلوک کرو، وہ تمہاری حفاظت میں داخل ہوں گے، وہ تمہارے ہم نسب بھی ہیں، ان سے رشتہ یہ ہے کہ پیغمبر اسماعیلؑ کی ماں لعلی تھیں، رسول اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص معاہدہ پر ظلم کرے یا اس کی طاقت سے زیادہ جزیہ لے گا، تو قیامت کے دن میں اس کا گریہ بیان کیاں گا، خبردار عمرو، رسول اللہ کہیں تمہارا گریہ بیان نہ پڑیں، رسول اللہ نے جس کا گریہ بیان پکڑا وہ ذلیل ہو کر ہی رہے گا۔ بخدا اسے عمرو، اس قوم کا حاکم بن کر میں بڑی آزمائش میں ڈالا گیا ہوں، مجھے کمزوری کا احساس ہونے لگا ہے میری



رعایا ہر طرف پھیل گئی ہے، میں بہت بوڑھا ہوں۔ خدا سے دعا ہے کہ مجھے اٹھالے، نہ زیادہ میری تعریف ہونے لگے، بخدا مجھے ڈرتا ہے کہ اگر کوئی اونٹ تہاری علمداری کے دور ترین حصہ میں لاپرواہی سے ضائع ہو جانے تو قیامت کے دن مجھ سے جواب طلب ہوگا۔

یہ خط کئی مختلف مضامین پر مشتمل ہے، تقریر و طاقت، اخراج، اہل معاہدہ اور قبطیوں کے ساتھ برتاؤ، عمر فاروق کی خلافت سے بددلی، اپنی کمزوری اور بڑھاپے کا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راویوں نے عمر فاروق کے متعدد خطوط سے جو مختلف اوقات میں لکھے گئے تھے بعض چیدہ حصے نکال کر یکجا کر دیئے ہیں، ایسا کرنے میں ان سے کچھ لغزشیں بھی سرزد ہوئی ہیں۔ مثلاً ان کی یہ تصریح درست نہیں کہ بدر کے مجاہدوں کا سالانہ وظیفہ ایک ہزار درہم تھا، مستند اور مشہور ہزار رائے یہ ہے کہ بدر کے غازی مجاہدین کا سالانہ وظیفہ ڈھائی ہزار روپے (پانچ ہزار درہم) اور انصار کا دو ہزار روپے (چار ہزار درہم) تھا خط میں ایک جگہ یہ تصریح ہے کہ مصر چونکہ بذریعہ شمشیر فتح نہیں ہوا تھا اس کی حیثیت مال غنیمت کی سی نہیں ہے اور دوسری جگہ یہ تصریح کہ سرحدی فوج کو وظیفے (تنخواہیں) دے کہ باقی ان لوگوں میں تقسیم کر دو جن کا قرآن میں ذکر ہے مساکین یتامیٰ مکاتب وغیرہ) حالانکہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا حصہ خمس سے نکلتا اور خمس اسی دولت سے لیا جاتا ہے جو بذریعہ شمشیر فتح ہو۔

۳۶۷۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

۱۔ میں عمر فاروق کے دور کے عبداللہؓ اور عبدالرحمنؓ بن حباب کے لئے مصر گئے، اس موقع پر عمر فاروق نے گورنر عمرو بن عاصؓ کو لکھا۔

اگر میرے کنبہ کا کوئی فرد تمہارے پاس آئے تو تم اسے کوئی تحفہ نہ دینا اور نہ اس کے ساتھ خصوصی برتاؤ کرنا ورنہ تمہارے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔



عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ اس حکم امتناعی کے باعث میں نے دونوں بھائیوں کی نہ تو آؤ بھگت کی نہ انہیں کوئی تحفہ بھیجا اور نہ ملنے ان کے گھر گیا، کچھ دن گزرے تھے کہ کسی نے آکر مجھ سے کہا کہ عبدالرحمنؓ اور ابو سروعہؓ آپ سے ملنا چاہتے ہیں، میں نے انہیں اندر بلا لیا وہ بہت افاکس تھے، انہوں نے کہا: ہمارے حد شراب لگائیے، ہم نے رات شراب پی اور مدہوش ہو گئے، میں نے دونوں کو پھینکا اور کہا:۔ امیر المومنین کے لڑکے اور ایک بدری صحابی کے حد لگاؤں:۔ عبدالرحمن:۔ اگر آپ حد نہیں لگائیں گے تو میں مدینہ لوٹ کر امیر المومنین کو خبر کر دوں گا اس اثنا میں عبدالرحمنؓ کے بڑے عبداللہ بن عمرؓ بھی آگئے ہیں ان کے استقبال کو آگے بڑھا خوش آمدید کہا اور صدر مجلس میں بٹھانا چاہا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور بولے:۔ والد نے مجھے آپ سے ملنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اللہ یہ کہ ملاقات کے بغیر چارہ نہ ہو اور اس وقت ایک ایسی ضرورت آن پڑی ہے کہ ملاقات ناگزیر ہے، میں چاہتا ہوں کہ میرے بھائی کا منظر عام پر سر نہ منڈا جائے، حد شراب آپ جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ حد کے ساتھ تضحیک و تشہیر کے لئے سر بھی منڈوا یا جاتا تھا میں دونوں کو گھر کے ضمن میں لایا اور حد لگائی، اس کے بعد عبداللہؓ بھائی کو لے کر سسل کے ایک کمرہ میں گئے اور ان کا اور ابو سروعہ کا سر منڈا، بخدا میں نے اس مونیع پر عمرؓ کو ایک حرف بھی نہیں لکھا لیکن چند ہی دن گزرے تھے کہ یہ تاریخ امیرؓ موصول ہوا:

عبداللہؓ عمر امیر المومنین کی طرف سے عاصی بن عاصی کو، سلام علیک ابن عاصی مجھے حیرت ہے تم پر اور تمہاری جرات پر کہ تم نے میری ہدایت کی خلافت ورزی کی نہیں نے اصحاب بدر اور تم سے بہتر لوگوں کو نظر انداز کر کے تمہیں منتخب کیا حالانکہ تم گنہگار تھے اور تم کو کھلی معاف سے نکال کر اگلی صف میں کھڑا کیا، لوگوں نے مجھ سے کہا تھا



کہ تم جرأت اور مخالفت سے کام لو گے اور میں دیکھ رہا ہوں ویسا ہی ہوا  
جیسا انہوں نے کہا تھا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں بڑی طرح معزول کرنا  
پڑے گا۔ تمہارا بڑا ہو، عبدالرحمن کو اپنے گھر میں حد لگاتے ہو اور اس  
کا سر بھی گھر میں مونڈتے ہو حالانکہ تمہیں معلوم تھا کہ یہ بات میری  
مرضی کے خلاف ہوگی، عبدالرحمن تمہاری رعیت کا ایک فرد تھا اور  
تمہیں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہیے تھا جیسا کسی دوسرے  
مسلمان کے ساتھ لیکن تم نے کہا، امیر المومنین کا لڑکا ہے (اس کیساتھ  
رعایت کریں) حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں حقوق اللہ میں کسی کے  
ساتھ رورعایت نہیں کرتا، یہ خط پاتے ہی عبدالرحمن کو عبا (موٹے  
بالوں کا ڈھیلا کوٹ) پہنا کر قتب (چھوٹے تکلیف دہ کچادہ) پر روانہ  
کر دو تاکہ اپنی بدکرداری کا مزہ چکھے۔

میں نے عبداللہ کو ان کے والد کا خط دکھا کر عبدالرحمن کو مدینہ روانہ  
کر دیا اور عمر بن الخطاب کو ایک معذرت نامہ لکھا کہ میں نے عبدالرحمن کو گھر کے  
صحن میں حد لگائی تھی اور بخدا یہ وہی جگہ ہے جہاں مسلم اور غیر مسلم کو  
سزا دیتا ہوں، یہ خط عبداللہ بن عمرؓ کے ہاتھ پہنچ دیا، عبداللہ بھائی  
کے ساتھ مدینہ پہنچے، عبدالرحمن موٹے بالوں کے کوٹ میں باپ کے  
سامنے آئے۔ بے گدے کی سواری نے ان کا جسم چور کر دیا تھا کہ ان  
کے لئے چلنا دو بھرتھا، عمر فاروقؓ نے عبدالرحمن کو بڑا بھلا کہتے ہوئے  
کوڑا منگوا دیا۔ ایک بڑے صحابی عبدالرحمن بن عوف نے زرد کو ب سے  
باز رہنے کی سفارش کی اور کہا کہ عبدالرحمن بن عمرؓ کو شراب نوشی کی سزا  
پہلے ہی مل چکی ہے۔ مگر عمر فاروقؓ پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ انہوں نے انہیں  
ان صحابی کو ڈانٹا، عبدالرحمن پر کوڑے پڑنے لگے، وہ چیختے اور کہتے۔

۱۔ یہاں سے کہانی روایت عمر فاروقؓ کے آثار کردہ غلام اسم کی زبانی متروک ہوئی ہے۔



نیں بیمار ہوں۔ بجز اتم مجھے مارے ڈالتے ہو، حد لگنے کے بعد عبدالرحمن  
کو قید کر دیا گیا جہاں ایک سالہ بیمار رہ کر ان کا انتقال ہو گیا۔

۳۶۸۔ خط کی دوسری شکل۔

عبدالرحمن کو قتب پر بٹھا کر میرے پاس بھیج دو۔

۳۶۹۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

عمرو بن عاصؓ نے ایک بااثر فوجی کو جس کا تعلق یمن کے قبیلہ نجیب سے تھا غصہ  
میں منافق کہہ دیا اس نے خلیفہ سے شکایت کی تو انہوں نے عمرو بن عاصؓ کو  
لکھا :-

اگر تجھبی گواہ فراہم کر دے کہ تم نے اسے منافق کہا تھا تو اسے حق  
پہنچتا ہے کہ تمہارے کورے مارے۔

۳۷۰۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

صحابی زنباع کا سندرنامی ایک غلام تھا، ایک دن اس نے زنباع کی کنیز  
کو پیار کر لیا، زنباع نے طیش میں آکر اس کے خیسے، کان اور ناک کاٹ ڈالے  
سندر نے رسول اللہ سے داد فریاد کی۔ انہوں نے زنباع کو طلب کیا اور کہا، غلاموں  
کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کرنا چاہیئے جو ان کے لئے ناقابل برداشت ہو جو خود کھاؤ  
وہی انہیں کھلاؤ جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ اور ان سے مطمئن ہو تو رکھو ورنہ بیچ  
ڈالو۔ خلق خدا پر ایسے عذاب نہ توڑو، جس غلام کا تشدد کیا جائے گا یا اسے آگ میں جلایا  
جائے گا۔ وہ آزاد ہو جائے گا۔ رسول اللہؐ نے سندر کو آزاد کر دیا۔ سندر نے کہا،  
رسول اللہؐ آپ ہر مسلمان سے سفارش کر دیجئے کہ میرے ساتھ اچھا سلوک کرے۔  
رسول اللہؐ نے سفارش کر دی۔ ان کی وفات پر سندر ابو بکر صدیقؓ کے پاس آیا

۱۔ ایک رائے یہ ہے کہ عبدالرحمن چھ ماہ قید میں رہ کر اچھے ہو گئے اور پھر بیمار پڑے اور وفات پائی۔  
۲۔ ابن ابی اکمدیہ ۳/۱۲۳، ابن جوزی ۱۱، ۲۰۱، بلاذری انساب رن، ۹/۳۱۹، ابن عساکر  
وق، فلم ۱۲، کثر الحال ۲/۲۵، باختلاف متن ۱۲، ۳۱۲، ۳۱۳، کثر الحال ۲/۱۲۰



اور ان سے کہا کہ میرے حق میں رسول اللہؐ کی سفارش پوری کیجئے، ابو بکر صدیقؓ جب تک زندہ رہے اس کی کفالت کرتے رہے، ان کے بعد سندر نے عمر فاروقؓ سے کہا کہ میرے حق میں رسول اللہؐ کی سفارش کیجئے، عمر فاروقؓ نے پوچھا تم مدینہ میں رہنا پسند کرو گے یا باہر جانا، سندر: میں مصر میں رہنا بیش اختیار کرنا چاہتا ہوں، عمر فاروقؓ نے عمرو بن عاصؓ کو لکھا :-

سندر کے حق میں رسول اللہؐ کی سفارش پوری کرو۔

۳۷۱۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

کسی غلام کو جو مٹی کھود رہا تھا ایک گھڑا بلا جس میں اشرفیاں بھری ہوئی تھیں غلام نے اپنی محنت کا ثمرہ سمجھ کر اشرفیاں خود لینا چاہیں اور اس کے مسلمان مالک نے مملوک کی چیز مملوک کے نظریہ کے مطابق کہا کہ اشرفیاں میری ہیں۔ قضیہ عمر فاروقؓ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا :-

کچھ اشرفیاں غلام کو دیدو، ایسا کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ غلام پانی ہوئی مٹی چیزیں اپنے آقاؤں کو دے دیا کریں گے۔

۳۷۲۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

شریک بن شعیبؓ ایک صحابی عمرو بن عاصؓ کے پاس آئے اور کہا کہ حکومت کا وظیفہ میرے لئے ناکافی ہے مجھے زراعت کی اجازت دیجئے۔ گورنر سرکاری وظیفہ پانیوالوں کو زراعت کرنے کی اجازت نہیں ہے، ان کا کام صرف غیر مملوکوں سے جنگ و قتال کرنا ہے۔ ممانعت کے باوجود شریک نے کھیتی باڑی شروع کر دی، گورنر نے شریکؓ کی شکایت خلیفہ کو لکھ بھیجی۔ انہوں نے شریکؓ کو مدینہ طلب کیا اور جب وہ آئے تو ان سے کہا :- میں تمہیں ایسی سزاؤں گا کہ مصر کے لوگ عبرت کچھ لیں گے۔ شریکؓ :- مجھے معاف کر دیجئے، میں اپنے کئے پر ناوم ہوں۔

۱۔ ابن عبدالحکم ۱۲۶-۱۳۸ حسن المحاضر ۱/۹۱، استیعاب ۱/۵۸۶-۵۸۷، ابن خبیل ۲/۲۲۵ میں یہ الفاظ زیادہ ہیں :- ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کر دے ابن عبدالحکم ۱۶۹۔



عمر فاروقؓ نے گورنر کو لکھا :-

مشریک بن سُثمی میرے پاس آئے، اپنے کئے پر پچھپچھائے اور معذرت کی۔  
میں نے ان کی معذرت قبول کر لی ہے۔

۳۷۳۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

گورنر نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ فسطاط کے ان عیسائی راہبوں کی دولت  
کس طرح ٹھکانے لگائی جائے جن کا کوئی وارث نہیں ہے، تو یہ جواب آیا۔  
صاحبِ اولاد راہبوں کا ترکہ ان کی اولاد کو دے دیا جائے اور جس کے  
اولاد نہ ہو اس کی میراث بیت المال میں جمع کر دو۔ اس کے وارث مسلمان  
ہیں۔

۳۷۴۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

عمرو بن عاصؓ نے ایک ایسے مسلمان کے بارے میں خلیفہ کو رپورٹ بھیجی جو کئی بار  
ترکِ اسلام کر چکا تھا تو یہ جواب آیا :  
اگر وہ مسلمان ہو جائے تو خیر ورنہ اس کی گردن مار دو۔

۳۷۵۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

عمرو بن عاصؓ کے سیکرٹری نے خلیفہ کے نام ایک مراسلہ میں بسم اللہ کا سین  
نہیں لکھا۔ سوایا بے پرواہی سے، عمر فاروقؓ نے گورنر کو یہ حکم لکھ بھیجا۔  
سیکرٹری کے ایک کوڑا مار دو۔

۳۷۶۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

یہ خط لطائف الاخبار الاول فیمن تصرف فی مسر من ارباب الدول (قلمی) سے ماخوذ  
ہے۔ اس کے مولف محمد بن عبد المعلى سہمی کہتے ہیں کہ حبیب عمرو بن عاصؓ نے خلیفہ سے  
اس بات کی شکایت کی کہ مصر کے کاشتکاروں سے بہت سا لگان وصول نہیں ہوا ہے تو

۱۔ ابن عبد الحكم ۱۶۱، ابن حجر ۱۵۰/۲، حسن المحاضرة ۱/۳۳۹، ابن عبد الحكم ۹، کنز العمال ۳/۵۲۱

۲۔ ابی نعیم ۱۶۸، کنز العمال ۳/۵۲۱، ۱۵۲/۱، ۱۵۹/۱، ابن جوزی ۹۶



انہوں نے لکھا :-

گورنر، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جب لگان وصول کرنے کا وقت آئے اور اس کی مقدار و شرح پہلے سے رجسٹروں میں مندرج کر دی گئی ہو تو اس (مقدار و شرح) میں کوئی رد و بدل نہ کیا جائے، کاشت کاروں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیے، ہم دنیا میں ان کے ساتھ بے انصافی کر سکتے ہیں لیکن آخرت میں وہ ہمارا گریبان پکڑیں گے۔ ہر حاکم رعیت کی فلاح و بہبود کا ذمہ دار ہے۔ تمہیں معلوم رہے کہ ظلم وہ دروازہ ہے جس میں داخل ہونے والے پر خدا نے لعنت کی ہے، ہمارا نیکو عمل و انصاف پر ہے اور اسی کو ہم نافذ کرتے ہیں، ہماری اسی پالیسی پر ہم بھی چلو اور ہمارے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو، گوئیں تم سے دور رہتا ہوں لیکن خدا تمہارے پاس موجود ہے اور تمہارے عمل سے واقف ہے، تمہارا خط موصول ہوا جس میں تم نے لکھا ہے کہ کاشت کاروں پر بہت سالگان باقی رہ گیا ہے۔ اس کے باوجود ان کی کوئی چیز نیلام نہ کرنا ورنہ وہ تباہ ہو جائیں گے اور ان کی فصلوں کا تخمینہ لگانے کے لئے ایماندار لوگ مقرر کرو اور جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ کھیتی پر کوئی آفت نہیں آئی ہے فوا سیہم بشی من المونۃ وجوز الایام تجوز (۹) ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ان کا ٹھکانا کہاں ہے۔ وسیعلم الذین ظلموا انی منقلب ینقلبون۔

۳۷۷۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

بالالی اور زبیری مصر میں اسلامی حکومت کی بنیاد ہموار کر کے ۳۷۲ھ میں عمرو بن عاصؓ مصر کے مغرب میں ساحل سمند سے متصل وہ وسیع علاقہ مسخر کرنے نکلے جسے

لے اسحاق (لطائف الاخبار الاول فیہن تصرف فی مصر من اباب العدل قلی، محمد بن عبد العلی اسحاق دار المکتب قاہرہ)



اس وقت عرب مغرب کے نام سے یاد کرتے تھے اور جو عصر حاضر میں یسایا کہلاتا ہے اسلامی  
 فوج نے چند ماہ کے اندر یہاں کے دو سب سے بڑے شہروں برقہ اور طرابلس (پایہ تخت)  
 پر قبضہ کر لیا، یسایا کے مغرب میں ایک اور ملک تھا۔ جسے اُس وقت افریقیہ کہتے  
 تھے اور جو اب تونس، الجیریا اور مراکش پر مشتمل ہے۔ عمرو بن عاصؓ اسکندریہ سے  
 سیکڑوں میل دور آپکے تھے اور ایک ایسی سرزمین میں تھے جہاں سفر بہت مشکل تھا  
 اور پانی سخت کم پاب، تاہم ان کی ہمت میں نہ کوئی کمزوری تھی نہ حوصلہ میں کوئی انحطاط  
 ان کی نظریں افریقیہ کے افق پر جمی ہوئی تھیں، آگے قدم بڑھانے سے پہلے انہوں  
 نے خلیفہ کو لکھا کہ ہم نے طرابلس تک فتح حاصل کر لی ہے، یہاں سے افریقیہ نو دن  
 کی مسافت ہے۔ اگر اجازت ہو تو ہم اوپر کا رخ کریں۔ عمر فاروقؓ نے لکھا :-  
 ایسا نہ کرو، یہ ملک افریقیہ نہیں بلکہ مفرقہ ہے (اختلاف و افتراق کا  
 مرکز) یہاں کے لوگ خود غدار ہیں اور دوسروں کی غداری کا شکار بھی  
 جب تک میں زندہ ہوں کوئی اس پر فوج کشی نہیں کرے گا۔  
 بلاذری نے لکھا ہے کہ یہاں کے رؤسا جو بزنطی حکومت کے باغدار تھے اکثر  
 مقررہ خراج دیا لیتے تھے اور شاہ اسپین بھی ان سے اپنے معاہدے ایفاء نہیں کرتا  
 تھا۔ اسی بناء پر عمر فاروقؓ اپنی افریقیہ کو غدار اور منذور بتاتے ہیں۔  
 ۳۷۸۔ خط کی دوسری شکل۔

افریقیہ میں قدم نہ رکھو، اس ملک کے لوگ کسی متحد نہیں رہتے وہاں  
 کا پانی سخت دل پیدا کرتا ہے۔ اسے جو بھی پیئے گا اس کا دل سخت ہو  
 جائے گا۔

۳۷۹۔ عمرو بن عاصؓ کے نام

مورخین اسلام میں فتوح مصر کے مؤلف ابن عبدالحکم مصری (۱۸۷-۲۵۷ھ)  
 سب سے قدیم مورخ ہیں جنہوں نے خراج مصر سے تعلق عمر فاروقؓ اور عمرو بن عاصؓ کی  
 خط و کتابت نقل کی ہے لیکن اس خط و کتابت کو نہ تو مکمل کہا جاسکتا ہے اور نہ



مستند، اس کی متعدد اہم کڑیاں منقوہ و نظر آتی ہیں اور اس بات کا پورا احتمال ہے کہ ایک خط کے بعض حصے دوسرے کے ساتھ گڈ ہو گئے ہوں یا کچھ ضروری اجزاء محذوف کر دیئے گئے ہوں یا کچھ باتیں ناقولوں نے اپنی طرف سے بڑھا دی ہوں۔ پہلے خط کے بارے میں راویوں کا دعویٰ ہے کہ یہ اس وقت لکھا گیا جب عمرو بن عاصؓ نے خراج بھیجنے میں دیر کی لیکن خط کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ شکایت تاخیر کی نہیں، بلکہ تقبیل خراج کی ہے نیز یہ کہ اس موضوع پر خلیفہ اور گورنر کے درمیان پہلے بھی خط و کتابت ہو چکی تھی، خط میں مصر کے قدیم بادشاہوں فراعنہ کی زراعت اور نظام کیپاشی سے بڑھی ہوئی دلچسپی کی طرف بھی اشارہ ہے اور یہ تصریح بھی موجود ہے کہ عمرو بن عاصؓ نے جو رنگان، خراج وصول کیا وہ اس خراج کے آدھے سے بھی کم ہے جو ان سے پہلے بزنطی حکومت کے گورنر متوقس نے وصول کیا تھا۔ مقرریزی نے مواعظ والا اعتبار خطا میں لکھا ہے کہ فراعنہ بڑے زراعت دوست بادشاہ تھے اور انہوں نے آبپاشی کا وسیع اور باضابطہ نظام قائم کیا تھا، سارے ملک کی اراضی تک نہریں اور بے نکال کر نیل کا پانی پہنچا دیا تھا، نہروں، پلوں، پانی کے دروازوں اور آبی راستوں کی صفائی اور کھدائی کے لئے ہر وقت ایک بڑا عملہ تیار رہتا تھا۔ اس خاندان کے بعض بادشاہوں نے بغیر ظلم و ستم دس کروڑ سے زیادہ خراج وصول کیا اور اکثر نے نو ساڑھے نو کروڑ، یہ رقم کم ہوتے ہوئے متوقس کے زمانہ میں دو کروڑ رہ گئی تھی اور مصر پر جب اسلامی تسلط قائم ہوا تو پہلے سال صرف ایک کروڑ وصول ہوا۔ اس غیر معمولی کمی کے عمر فاروق شاکر ہیں :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عبد اللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک۔ اس خدا کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے تمہارے اور مصر کے بارے میں جہاں تم حکمران ہو، غور کیا، تمہارا ملک خوب مہیا چڑھا اور زرخیز ہے خدا نے اس کے باشندوں







عمرو بن عاصؓ کا جواب ۔

اس سخت مراسلہ سے عمرو بن عاصؓ کی خودداری کو ایسی چوٹ لگی کہ وہ بلبلا گئے اور لکھا :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم ، عبد اللہ عمرؓ امیر المؤمنین کو عمرو بن عاصؓ کی طرف سے سلام علیک ۔ میں اس خدا کا سپا سگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ، آپ کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے تاخیر خراج کی شکایت کی ہے (خط میں تاخیر خراج کی نہیں بلکہ تقبیل خراج کی شکایت ہے) اور فرعون بادشاہوں کے عمدہ زراعتی کارناموں کی طرف اشارہ کیا ہے اور جو خراج وہ وصول کر سکے اور میں نہ کر سکا۔ اس پر اظہارِ تعجب کیا ہے (خط میں ایسا کوئی لفظ نہیں جس سے فراوانی خراج پر تعجب ظاہر ہوتا ہو) میری جان کی قسم یہ بالکل صحیح ہے کہ ان کے زمانہ میں خراج زیادہ وصول ہوتا تھا اور زیر کاشت زمین اور پیداوار زیادہ تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکش و خدا فراموش ہونے کے باوجود ہماری نسبت زمین کی آباد کاری سے زیادہ دل چسپی لیتے تھے۔ آپ نے لکھا ہے کہ میں نے گائے کا دودھ چوس لیا ہے جس سے وہ خشک ہو گئی ہے (خط کے الفاظ سے یہ مفہوم نہیں نکلتا) آپ میرے اوپر برسے ہیں اور مل کھول کر لعن طعن کی ہے اور میری ایمانداری کو بدگمانی کا نشانہ بنایا، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے دل میں میری طرف سے کدورت ہے میری جان کی قسم آپ نے سخت ناروا اور نامناسب زبان استعمال کی ہے۔ اگر آپ اپنی گفتگو واقعیت کے دائرہ اور قاعدہ کے حدود میں رکھتے تو اس کا اثر اور فائدہ زیادہ ہوتا۔ میں رسول اللہؐ اور ابو بکرؓ کے عہدوں پر فائز رہا اور خدا کا شکر ہے ہمیشہ دیانت سے کام لیا۔ اپنے ائمہ کے فرائض و فاداری کو ہمیشہ پورا کیا۔ اس وقت میری ایمانداری کا



اعتراف کیا جاتا تھا اور (مالی معاملات میں) میری بات سنی جاتی تھی، خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ غبن، خیانت یا رشوت سے آلودہ ہوں، آپ یہ عہدہ واپس لے لیجئے، خدا نے مجھے ہر قسم کی ناجائز آمدنی حتیٰ کہ اس کی خواہش تک سے محفوظ رکھا ہے۔ آپ کا خط پا کر جس میں آپ نے مجھے خوب بے آبرو کیا ہے مجھے اس عہدہ سے کوئی رغبت نہیں رہی اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے سبکدوش کر دیں، ابن خطاب! میری توہین کی جانے تو میری خود داری کو جو شش آجاتا ہے اور میں اپنی آبرو برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں۔ میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس پر گرفت ہو سکے۔ جتنی آپ نے میری سرزنش کی ہے یثرب کے کسی یہودی کی بھی نہ کرتے، خدا مجھے اور آپ کو معاف کرے۔ مجھے آپ کی بہت سی باتیں معلوم ہیں جن کا ذکر کر کے آپ کی توہین کر سکتا ہوں لیکن ایسا نہیں کروں گا کیوں کہ میرا فرض ہے کہ آپ کے اونچے رتبہ کا احترام کروں والسلام

۳۸۰۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

عمرو بن عاصؓ کے مذکورہ بالا جواب کو ملحوظ مضمون تین حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے :-

- ۱۔ خراج کی کمی کی توجیہ۔
  - ۲۔ خیانت و غبن کی تردید۔
  - ۳۔ خلیفہ کی ترش باتوں کا شکوہ اور گدزری سے سبکدوش ہونے کی خواہش۔
- یہی تاخیر خراج جو ہمارے راوی موجودہ خط و کتابت کا محرک خاص بتاتے ہیں تو اس موضوع پر خط میں ایک لفظ بھی نہیں ہے، گورنر کا یہ جواب پا کر عمر فاروقؓ نے لکھا :-
- عمر بن خطاب کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک۔ اس خدا کا سپا سگذا۔ ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہیرت ہے کہ میں نے تمہیں



تاخیر خراج کے سلسلہ میں اتنے خط لکھے اور تم ہر خط کے جواب میں بے تکلی باقی ہی کرتے رہے۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ میں خراج کی وہی رقم قبول کر سکتا ہوں جو پوری پوری اور ٹھیک ٹھیک ہو۔ میں نے نہیں نہرا اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تم اور تمہارا خاندان اسے جاننا و سمجھ کر کھائے اڑائے بلکہ اس امید پر بھیجا تھا کہ تم خراج بڑھاؤ گے اور اپنے حسن انتظام کے جوہر دکھاؤ گے میرا خط پلٹے ہی خراج بھیج دو۔ یہ مسلمانوں کی آمدنی (کا واحد ذریعہ) ہے اور جیسا کہ تم جانتے ہو یہاں کے لوگ سخت تنگ حال ہیں۔ والسلام۔

عمر بن عامر کا جواب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عمر بن خطاب کو عمر بن عامر کی طرف سے سلام ملیک۔ اس ممبرود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، امیر المومنین آپ کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے تاخیر خراج کی شکایت کی ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ میں سیدھے راستے سے ہٹ گیا ہوں اور راستبازی سے میں نے منہ موڑ لیا ہے، بخدا میں اسی راستہ پر ہوں جسے آپ صحیح اور سیدھا سمجھتے ہیں، بخدا میں نے کوئی بد عنوانی نہیں کی ہے تاخیر خراج کی وجہ یہ ہے کہ زمینداروں نے کھیت پکنے تک مجھ سے مہلت مانگی تھی، میں نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کا مفاد اسی میں ہے کہ مہلت دے دوں، زمینداروں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ اس سخت اور احمقانہ کارروائی سے بہتر ہے جس کے زیر اثر وہ اپنا ضروری سامان بیچنے پر مجبور ہوں۔ والسلام۔

عمر فاروق کا خط ۳۶۹ ان تین اہم حصوں پر مشتمل ہے۔  
۱۔ تاخیر خراج کی شکایت۔



۲۔ صحیح اور پوری مقدار خراج پر اصرار۔

۳۔ گورنر کی ایمانداری پر چھینٹے، ان میں دوسرا حصہ جس پر خلیفہ اور گورنر کے درمیان ایک سال سے زیادہ خط و کتابت اور قیل و قال ہوتی رہی تھی، سب سے اہم ہے۔ با این ہمہ گورنر کے جواب میں اس سے متعلق نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی صفائی بلکہ زبان خاموشی سے اس کا جواب دیا گیا ہے۔ یہی تاخیر خراج کی شکایت تو اس کی بھی کوئی معقول وجہ نہیں پیش کی گئی ہے، ایک سال کی خط و کتابت کے بعد یہ کہنا کہ چونکہ فصلیں پکی نہ تھیں اور زمینداروں نے مہلت مانگی تھی اس لئے دیر ہو گئی سمجھ میں آنیوالی بات نہیں، ایک سال میں اوسطاً تین فصلیں ہوتی ہیں اور تاخیر کسی ایک فصل کی تاخیر خراج چند ماہ کا معاملہ ہے نہ کہ سال بھر اور زیادہ کا اور اگر مان لیا جائے کہ وجہ تاخیر کھیتی کا نہ پکنا تھا۔ تب بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی سیدھی سادھی اور اپنے بس سے باہر بات کہتے ہوئے گورنر کیوں جھجکتے رہے اور خلیفہ کو بدگمانیوں کا کیوں موقع دیا؟

۳۸۱۔ عمرو بن عاصؓ کے نام۔

مجھے خبر ملی ہے کہ تمہارے پاس گھوڑے اونٹ، بکریاں، گائیں اور غلام ہو گئے ہیں، جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ گورنری سے پہلے تمہارے پاس یہ چیزیں نہیں تھیں، سچ لکھو کہ یہ دولت تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے۔

۳۸۲۔ خط کی دوسری شکل۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس اونٹ، بکریاں، نوکر اور غلام ہو گئے ہیں جو گورنری سے پہلے نہ تھے اور نہ تمہیں تنخواہ میں دیئے گئے ہیں پھر یہ دولت تمہارے پاس کہاں سے آئی؟ میرے پاس تم سے بہتر ایسے دیرینہ مہاجر تھے جنہیں گورنری کا عہدہ دے سکتا تھا لیکن



اگر یہ عہدہ تمہارے فائدہ اور ہمارے نقصان کے لئے ہے تو پھر کیوں تمہیں  
مہاجرین پر ترجیح دی جائے، بہت جلد لکھو یہ دولت تمہارے پاس کہاں  
سے آئی ہے

عمر بن عاصؓ کا جواب ۔

امیر المومنین آپ نے میرے قبول کے بارے میں جو لکھا صحیح ہے ۔  
یہاں چیزیں سستی ہیں اور آئے دن لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں (اور مال غنیمت  
کے برابر حصے برابر ملتے رہتے ہیں) بچے ہوئے روپیہ سے میں نے یہ  
سامان جمع کر لیا ہے، اگر آپ کی خیانت درست ہوتی تب بھی ایسا نہ  
کرتا کیونکہ آپ نے مجھ پر اعتماد کیا ہے ... رہا آپ کا یہ کہنا کہ میرے  
پاس تم سے بہتر ایسے مہاجرین اولین تھے تو آپ نے انہیں عہدہ کیوں  
نہیں دیا؟ میں نے اس کے لئے آپ کا دروازہ تو نہیں کھٹکھٹایا  
تھا۔ والسلام۔

۳۸۳۔ عمر بن عاصؓ کے نام۔

گورنر کی صاف بیانی اور کھری باتوں سے خلیفہ کو تشفی نہیں ہوئی بلکہ غبارِ خاطر  
کچھ اور بڑھ گیا۔ اپنے منبروں سے گورنر کی ثروت کی خبر سن کر اور اس سے پہلے خراج  
کی کمی دیکھ کر ان کو یقین ہو گیا تھا کہ عمروؓ ناجائز طریقہ سے روپیہ کھاتے ہیں، انہوں  
نے یہ خط دے کر اپنا ایک مستند مصر بھیجا اور عمر بن عاصؓ کی آدمی دولت ضبط کرا لی۔  
مجھے اپنے افسانوں اور بے تکی باتوں سے معاف رکھو، تمہارا خود کو دیا تدار  
ظاہر کرنا بے سود ہے، میں محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں انہیں اپنی آدمی  
دولت دے دو۔ گورنرو! تم دولت کے چشموں پر بیٹھ گئے اور جب  
تمہاری گرفت کی جاتی ہے تو یہاں نے بناتے ہو۔ اپنی اولاد کے لئے  
دولت جمع کرتے ہو اور اپنے عہدہ سے مستقبل کی خرش حال کی بنیادیں ہموار



کرتے ہو، بلاشبہ تم سلمانِ رسوائی جمع کر رہے ہو اور آتشِ جہنم کا لقمہ  
بنو گے۔ والسلام۔

۳۸۴۔ خط کی دوسری شکل۔

بددیانت حاکموں کی حرکتوں کا حال مجھے خوب معلوم ہے۔ تمہارا خط اس  
شخص کا سا ہے جسے مواخذۂ حق نے بوکھلا دیا ہو۔ تمہاری دیانت میری  
نظر میں مجروح ہے، محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں تاکہ تمہاری آدمی دولت  
بحق بیت المال ضبط کر لیں، اپنا سارا مال و متاع انہیں نوٹ کرادو  
اور وہ جو کچھ مانگیں دیدو اور اگر سختی سے پیش آئیں تو انہیں صاف کردو،  
بات صاف ہے (کہ تم نے ناجائز طریقہ سے دولت کما لی ہے)

۳۸۵۔ خط کی تیسری شکل۔

سرکاری عہدہ دارو، تم دولت کے سوتلوں پر بیٹھ گئے ہو۔ حرام طریقوں  
سے دولت کماتے ہو، حرام مال کھاتے ہو اور اپنی اولاد کو حرام دولت کا  
وارث بناتے ہو۔ میں محمد بن مسلمہ انصاری کو تمہاری آدمی دولت ضبط  
کرنے بھیج رہا ہوں۔ انہیں اپنا سارا مال و متاع دکھا دو۔



# متفرق خطوط

- ذیل میں عمر فاروقؓ کے وہ خط پیش کئے جاتے ہیں جن
- (۱) مخاطبوں کی ہمارے ماتحتوں میں تصریح نہیں کی گئی۔
  - (۲) جن کے مخاطب اور ان کے عہدے معلوم و مشخص نہ ہو سکے۔
  - (۳) جن کا وقت نگارش متعین نہیں کیا جاسکتا۔
  - (۴) جو کسی چھاؤنی صدر مقام یا محاذ جنگ کے مسلمانوں کے نام تھے۔
  - (۵) جو سرکاری فرامین کی حیثیت سے صوبائی گورنروں (عمال) اور چھاؤنیوں کے کمانڈروں (امراء جناد) کو بھیجے گئے تھے۔

۳۸۶۔ گورنروں کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ خط زکوٰۃ کے بار میں ہے۔ ہر پانچ اونٹوں پر چوبیس تک ایک بکری زکوٰۃ میں لی جائے گی، پچیس سے پچیس تک ایک بنت مناض، (زکوٰۃ دینے والے کے پاس اگر بنت مناض نہ ہو تو ابن لبون دیا جائے، پچیس سے پچیس تک ایک بنت لبون چھالیس سے ساٹھ تک ایک حقتہ، اسیٹھ سے پچتر تک ایک جذعہ چھتر سے نوے تک دو بنت لبون، اکیانوے سے ایک سو بیس ایک دو حقتہ، ایک سو بیس کے بعد ہر چالیس اونٹوں پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقتہ، بکریوں پر پالیس سے ایک سو بیس تک ایک

لے دو سکر سال میں اونٹ کا بچہ لے تیسرے سال میں اونٹ کا بچہ لے چوتھے سال والی جوان اونٹنی لے پانچویں سال والا جوان اونٹ۔



بکری زکاة میں لی جانے۔ ایک سو اکیس<sup>۱۱</sup> سے دو سو تک دو بکریاں،  
 دو سو اکیس سے تین سو تک تین بکریاں، تین سو کے بعد ہر سو پر ایک  
 بکری۔ زکاة میں بوڑھا یا عیب دار جانور نہ دیا جائے اور نہ (محصل زکوة)  
 نہ بکرا جس کا نسل کشی کے لئے زکوة گزار کے پاس رہنا ضروری ہے)  
 لینے پر اصرار کرے الا یہ کہ زکوة گزار خوشی سے اسے دے۔ الگ الگ  
 واجب الزکوة جانور (جو دو یا زائد مالکوں کی ملک ہوں) الگ الگ زکوة  
 سے بچنے کے لئے یکجا کرنا جائز نہیں، اسی طرح ایک گلہ کو جو فرد واحد کی  
 ملک ہو زکوة سے بچنے کے لئے کئی فرضی مالکوں کے (الگ الگ حصوں  
 میں بانٹنا بھی ممنوع ہے، (اونٹوں یا بکریوں کے، دو شریک حساب سے  
 زکوة آپس میں بانٹ لیں گے۔ جب کسی کے پاس پانچ آؤنس چاندی  
 (دو سو درہم) ہو جائے تو اسے ڈھائی فی صد زکوة دینا ہوگی۔

#### ۳۸۷۔ ایک گوزن کے نام

(جب تم اونٹ اور بکریوں کی زکوة لوتو) کل زکوة کی وصولی تک لوگوں  
 کو روکے نہ رکھو (بلکہ جو زکوة ادا کر دے چلا جائے) اس لئے کہ  
 مویشیوں کو ایک جگہ دیر تک ٹھہرنا شاق گزرتا ہے بلکہ ان کے لئے  
 ہلک ثابت ہوتا ہے اور جب کوئی شخص بکریاں سکے زکوة دینے آئے  
 تو اس کی سب سے بڑھیا یا گھٹیا بکریاں زکوة میں نہ لو اور جب کسی  
 پر ایک خاص عمر کا اونٹ زکوة میں واجب ہو لیکن اس کے پاس نہ ملے  
 تو اس کے دوسرے اونٹوں سے اسی عمر کا اونٹ لے سکتے ہو یا اسی عمر  
 والے کی قیمت، خوب دودھ دیتی ہوئی اور عنقریب بیاہنے والی اونٹیاں  
 زکوة میں نہ لی جائیں کیونکہ بستی والوں کا یہ منفرد سہارا ہوتی ہیں۔

لے موطا۔ ۱۰۹-۱۱۰، شافعی ۴/۲، ابن ماجہ (سنن ادبی) ۱۳، ابن سلام۔ ۳۵۸، ۳۸۶،  
 تھورے فرق کے ساتھ، ازاد الفقہاء ۹۹/۲، کنز العمال باختلاف متن، سنن دبی (کانپور) میں  
 بکری اور چاندی سے متعلق زکوة کا ذکر نہیں ہے لے ازاد الفقہاء ۲/۲-۲۰۶۔



۳۸۸۔ امرائے اجناد کے نام۔

مسلمانوں کو مت مارو ورنہ وہ ذلیل ہو جائیں گے، ان کے حقوق سے انہیں محروم مت کرو ورنہ وہ اسلام چھوڑ دیں گے۔ انہیں گھر سے دور دشمن کے علاقہ میں زیادہ عرصہ تک نہ روکو ورنہ وہ بغاوت پر اتر آئیں گے انہیں جنگوں میں نہ ٹھہراؤ ورنہ وہ بیمار ہو کر ہلاک ہو جائیں گے۔

۳۸۹۔ شام کے مسلمانوں کے نام۔

اپنے بچوں کی تیراکی، تیراندازی، گھوڑے سواری اور درختوں کی شاخوں (یا نشانوں) کے بیچ میں چھپنے کی مشق کراؤ۔

۳۹۰۔ صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام۔

اپنے بچوں کو تیراکی اور گھوڑے سواری سکھاؤ اور انہیں عمدہ اشعار اور مشہور ضرب الامثال کہنے کی مشق کراؤ۔

۳۹۱۔ ایک صدر مقام کے مسلمانوں کے نام۔

ننگے پیر چلنے، تہبند پنڈلیوں سے اوپر باندھنے اور تیراندازی کی مشق کرو۔

۳۹۲۔ گورنر شام کے نام۔

اپنے علاقہ کے مسلمانوں سے کہو کہ جوتے پہننے اور ننگے پیر رہنے کی عادت ڈالیں۔

۳۹۳۔ شام کے مسلمانوں کے نام۔

لوگو! تیراندازی اور گھوڑے سواری کی مشق کرو، مجھے تیراندازی گھوڑے سواری سے زیادہ پسند ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ خدا اس شخص کو جنت میں جگہ دے گا جو اس کی خاطر ایک تیر چلانے یا جیسے جہاد میں تیراندازی سے قوت حاصل کرے۔

۳۹۴۔ مسلمانوں کے نام۔



شلواریں اتار دو اور تہبند باندھو۔

۳۹۵۔ گوزروں کے نام۔

جب دشمن کے علاقہ میں ہو تو ناخن بڑھا لو کیونکہ یہ بھی ایک قسم کے ہتھیار ہیں۔

ایک صدر مقام کے مسلمان کے نام۔

گھوڑے سداؤ، تہارے سامنے صلیبیں نہ اٹھائی جائیں اور نہ تہارے پڑوس میں سور رہیں۔

۳۹۶۔ خط کی دوسری شکل۔

کوئی سور تہارے پڑوس میں نہ رہے نہ تہارے سامنے صلیبیں

اٹھائی جائیں اس دسترخوان پر کھانا نہ کھاؤ جہاں شراب پی جاتی ہو۔ گھوڑے سداؤ اور دو نشانوں کے بیچ چلنے کی مشق کرو۔

۳۹۷۔ امراۓ اجاد کے نام۔

عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر صرف بالغ مردوں پر جزیہ لگاؤ۔

۳۹۸۔ امراۓ اجاد کے نام۔

عورتوں اور بچوں پر جزیہ نہیں ہے۔ صرف بالغ مردوں پر جزیہ لگاؤ، ان کی گردن میں مہری ڈلاؤ، اگر ان کے بال ماتھے پر لٹکیں تو انہیں کٹواؤ، وہ کپڑوں کے اوپر کمر کے گرد ڈوری باندھیں اور زمین پر ایک طرف پیر کر کے سواری کریں اور مسلمانوں کی طرح زمین کے دونوں طرف پیر لٹکا کر سوار نہ ہوں۔

۳۹۹۔ گوزروں کے نام۔

زمینوں سے کہو کہ گردن میں سیسہ کی مہری ڈالیں ٹکے باندھیں اور

لے کنز العمال ۶۰/۸ لے سرخی ۹/۱، لے بیہقی ۲۱۰/۹ لے ازالۃ الخفاء ۱۸۶/۱۔

لے مغنی ۵۸۲/۱۰ لے کنز العمال ۲۹۶/۲۔



مسلمانوں سے ملتا جلتا لباس نہ پہنیں۔

۴۰۰۔ گورزوں کے نام۔

ذمیوں کی پیشانی کے بال کٹوا دیئے جائیں اور وہ کپڑوں کے اوپر کمز کے گرد ڈوری باندھیں تاکہ ان کی ہنیت مسلمانوں سے ممتاز ہو جائے۔

۴۰۱۔ ایک گورز کے نام۔

تین کام گناہ کبیرہ ہیں۔ بلا عذر دو غاروں کو جمع کرنا، دشمن کی فوج سے بھاگنا اور مال غنیمت کی لوٹ مار۔

۴۰۲۔ فیروز و بلی کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہیں عمدہ غاریں غذائیں جرم شہد کے ساتھ کھاتے ہو یہاں آنے سے باز رکھے ہوئے ہیں، یہ خط پاکر میرے پاس آجاؤ اور غیر مسلموں سے جنگ و قتال کے لئے بھل کھڑے ہو۔

۴۰۳۔ گورزوں کے نام۔

اگر مہاجر مسافروں کی کسی جماعت کو گاؤں کے ذمی رات میں ٹھہرانے اور کھانا کھلانے سے انکار کر دیں تو وہ ہماری امان سے خارج ہو جائیں گے۔

۴۰۴۔ کوفہ کے گورز کے نام۔

ہم نے سولو (عراق کے دیہاتوں) کے ذمیوں پر مسلمان مسافر کا ایک دن رات کا کھانا لازم کر دیا ہے، اگر کسی مسافر کو بارش یا بیماری کی وجہ سے زیادہ رکنا پڑے تو اسے اپنے پاس سے خرچ کرنا پڑیگا۔

۴۰۵۔ مسلمانوں کے نام۔

سواد (عراق کے دیہاتوں) کا ایک ذمی شراب کی تجارت سے خوب مالدار



ہو گیا۔ اس کی شکایت عمر فاروقؓ سے کی گئی تو انہوں نے لکھا :-  
اس کی جو چیز تمہارے ہاتھ آئے توڑ ڈالو، اس کے سارے جانور ہانک  
لے جاؤ اور کوئی مسلمان اس کی کوئی امانت اپنے گھر نہ رکھے۔

۳۰۶۔ ابو الدرداءؓ کے نام۔

ابو الدرداءؓ انصاریؓ نے دمشق میں ایک خوبصورت پل بنوایا۔ اس کی خبر عمر فاروقؓ  
کو ہوئی تو انہوں نے یہ پڑ عتاب خط بھیجا :-

عویمر بن ام عویمر، فارسیوں اور بنی نسطیوں کی بنوائی ہوئی عمارتیں کیا  
تمہارے لئے کافی نہ تھیں کہ تم مزید عمارتیں بنوا رہے ہو، اصحاب محمدؐ، تم  
جو مثال قائم کرو گے اس کی تقلید کی جائے گی۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ابو ورداءؓ نے حمص میں ایک خوبصورت بالاخانہ بنوایا۔  
اس کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے لکھا :-

اے عویمر کیا تمہارے لئے وہ خوبصورت عمارتیں کافی نہ تھیں جو بنی نسطیوں  
نے اس دنیا میں جسے تباہ ہونا ہے بنوائی تھیں، جو تم نے ایک حسین بالاخانہ  
تعمیر کرایا ہے۔

۳۰۷۔ گورنروں کے نام

ان دو (چھوٹے) بھائیوں کو جو غلام بن کر مسلمان کے قبضہ میں آ گئے ہوں  
ایک دوسرے سے الگ نہ کیا جائے اور نہ کسی ماں کو اس کے بچہ سے۔

۳۰۸۔ خط کی دوسری شکل۔

بیچنے وقت (غلام، ماں کو اس کے بچہ اور ایک (غلام، بھائی کو  
اس کے دوسرے بھائی سے جدا نہ کیا جائے۔

۳۰۹۔ ایک گورنر کے نام۔

جو لوگ قرآن پڑھیں انہیں مالی عطیے دو۔



گورنر نے حکم کی تعمیل کی، نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے لوگوں نے محض عطیات کی خاطر قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ گورنر نے خلیفہ کو اس کی اطلاع دی تو یہ فرمان آیا۔  
مالی عطیے ان لوگوں کو دو جن میں انسانی خوبیاں موجود ہوں اور رسول اللہ  
کی صحبت سے مشرف ہو چکے ہوں۔  
۴۱۰۔ مسلمانوں کے نام۔

خیانت اور غداری سے کام نہ لو، نہ کسی غیر مسلم بچہ کو قتل کرو اور کشت  
کاروں کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو۔  
۴۱۱۔ امراء اجناد کے نام۔

میدان جنگ میں جو باغ مرد ہاتھ آئیں انہیں قتل کرو اور کسی ہٹے  
کٹے غلام کو ہمارے پاس (مدینہ) نہ بھیجو۔  
۴۱۲۔ نافع بن عبد الحارث کے نام۔

نافع نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ اس شخص سے کیا آوان لیا جائے  
جو کسی کا پہنچا توڑ دے تو یہ جواب آیا: پہنچا توڑنے والے سے چوتھے سال  
والے دو جہان اونٹ بطور تاوان لئے جائیں گے  
عراق میں لشکر اسلام کے نام۔

جب تم (دشمن کے کسی فرد سے) کہو: "مترس (مست ڈر بزبان فارسی)  
یا لاتذہل (مست ڈر بزبان عربی) تو اسے امان مل جائے گی کیونکہ خدا سب  
زبانیں جانتا ہے۔"

۴۱۳۔ ایک فوجی کمانڈر کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری فوج کے بعض غازی کسی غیر مسلم کا تعاقب کرتے ہیں۔  
اور جب وہ پہاڑ پر چڑھ کر محفوظ ہو جاتا ہے تو ان میں سے کوئی کہتا ہے: "مترس  
(مست ڈر) اور جب اسے پالیتا ہے تو اسے قتل کر دیتا ہے جس خدا کے ہاتھ میں



میری جان ہے اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر مجھے آئندہ معلوم ہوا کہ کسی نے یہ حرکت کی تو اس کا سر کاٹ لوں گا۔

۴۱۴۔ گورنروں کے نام۔

فوج کا سالار اعلیٰ یا کسی دستے کا کمانڈر مسلمان مجرم کے اس وقت تک کوڑے نہ مارے جب تک کہ وہ دشمن کے علاقہ سے نکل کر اپنی سرحد میں نہ آجائے، تاکہ شیطان جوش میں بھر کر مجرم دشمن سے نہ جاملے۔

۴۱۵۔ گورنروں کے نام۔

براد بن مالک (برادر انس بن مالک صحابی) کو کسی فوج کا سالار نہ بناؤ وہ بڑے پیساک آدمی ہیں، مسلمان غازیوں کو آگے بڑھا کر موت کے خطرات میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

۴۱۶۔ امراء اجداد کے نام۔

ان فارسی غلاموں کو جنہیں مسلمانوں نے آزاد کر دیا ہو اور وہ اسلام لے آئے ہوں ان کے آزاد کنندگان سے بطور موالی وابستہ کر دو، ان کے حقوق و ذمہ داریاں آزاد کنندگان کی طرح ہوں گی اور اگر وہ اپنا الگ قبیلہ بنا کر رہنا چاہیں (تو انہیں اس کا بھی اختیار ہے) اس صورت میں انہیں وہی وظیفے دیئے جائیں جو ان کے ہم مرتبہ عربوں کو دیئے گئے ہوں۔

۴۱۷۔ گورنروں کے نام۔

مکہ کے کچھ لوگ ایک حاملہ عورت کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اس نے زنا کی ہے، کچھ دوسرے لوگوں کی برائے تھی کہ عورت پاکباز ہے، اسے

۱۔ موطا ص ۱۶۸، شافعی ص ۲۲۴، سنن نسائی ص ۱۰۸، سنن ابن سعد ص ۱۱۶، استیعاب ص ۱۵۸/۱

سنن نسائی ص ۱۴۸، ابن جزی ص ۱۵۵، حیدر آباد ہند ص ۱۵۶، سنن ابن سلام ص ۱۳۵،

کنز العمال ص ۲۱۵/۲



عمر فاروقؓ کے پاس لایا گیا تو اس نے انہیں بتایا کہ ایک رات جب وہ نماز پڑھ کر سو گئی تو کوئی اجنبی آیا اور اس سے اپنی جنسی پیاس بجھا کر چلا گیا۔ عمر فاروقؓ نے یہ فرمان گورنروں کو بھیجا۔

بغیر میری اجازت کسی کو قتل نہ کیا جائے۔

۴۱۸۔ گورنروں کے نام۔

ایک عرب ہر سال عمر فاروقؓ کو اونٹ کی ران بطور ہدیہ دیا کرتا تھا، اس کا کسی سے جھگڑا ہو گیا اور وہ فریق ثانی کو لے کر خلیفہ کے پاس آیا اور بولا: "امیر المؤمنین ایسا فیصلہ کیجئے کہ حق باطل سے اس طرح الگ ہو جائے جیسے ران اونٹ سے، عمر فاروقؓ اشارہ پا گئے۔ تحفے کی خرابی ان پر منکشف ہو گئی۔ انہوں نے گورنروں کو یہ فرمان بھیجا۔

تحفے قبول نہ کیا کرو کیونکہ وہ رشوت کی ایک شکل ہیں۔

۴۱۹۔ کثیر بن شہاب کے نام۔

اپنے علاقہ کے مسلمانوں سے کہو کہ تازہ روٹی پنیر کے ساتھ کھایا کریں کیونکہ وہ پیٹ میں زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہے۔

۴۲۰۔ مسلمانوں کے نام۔

جو شخص کسی بنجر زمین کو قابل کاشت بنائے گا وہ اس کی ملک ہو جائیگا۔

۴۲۱۔ گورنروں کے نام۔

مجھے خط تحریر کرتے وقت تاریخ بھی لکھا کرو۔

۴۲۲۔ کوفہ کے مسلمانوں کے نام۔

سورۃ نساء، سورۃ احزاب اور سورۃ نور یاد کرو اور ان کے معانی و مطالب سمجھو۔



### ۴۲۳۔ گورزوں کے نام

(غروب آفتاب کے بعد) افطار میں دیر نہ کی جائے اور نہ نماز مغرب کے لئے ستاروں کے گھنے ہونیکا انتظار۔

### ۴۲۴۔ امرائے اجناد کے نام۔

خدا کے مطیع بندوں کی زبان سے جو باتیں سنوا نہیں یاد کرو کیونکہ ان پر سچی باتیں (امورِ صادقہ) روشن ہوتی ہیں۔

### ۴۲۵۔ مسلمانوں کے نام۔

ہم فاروق جب کسی چھاؤنی میں گورز بھیجتے تو وہاں کے مسلمان غازیوں کو لکھتے۔  
جب تک گورز تمہارے ساتھ انصاف سے پیش آئے اس کی اطاعت کرتے رہو۔

### ۴۲۶۔ گورزوں کے نام۔

ان لوگوں کے اقوال قلب بند کر لیا کرو جو دنیا سے بے نیاز ہیں کیونکہ خدا نے ایسے فرشتے ان پر مامور کر دیئے ہیں جو ان کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھے رہتے اور انہیں صرف وہی بات کہنے کی اجازت ہوتی ہے جو خدا ان سے کہلانا چاہتا ہے۔

### ۴۲۷۔ امرائے اجناد کے نام۔

دین کے قاعدے ضابطوں سے واقفیت حاصل کرو کیونکہ غلط بات کو صیح اور صیح کو غلط سمجھنے والا معذور نہیں رکھا جاسکتا۔

### ۴۲۸۔ ایک گورز کے نام۔

دو دوست تھے الف اور ب، ب نے الف سے کہا کہ میں رات ایک عورت کے ساتھ ہم بستر ہوا تھا۔ وہ کون عورت تھی؟ الف نے پوچھا۔ ب، میری میزبان،

۱۔ ازاتہ الخفاء، ۲/۱۰۲، ایضاً ۲/۱۰۶، کنز العمال ۴/۳۳۰، کنز العمال ۴/۲۳، ابن جوزی ۹۸، ازاتہ الخفاء، ۴/۱۹۸ میں ہے کہ عمر فاروق نے یہ باتیں زبانی کہی تھیں، کنز العمال ۴/۳



جس کے پاس میں ٹھہرا ہوا تھا، الف۔ تب تو تم مارے گئے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ زنا حرام ہے؟  
ب۔ بخدا مجھے اس کا مطلق علم نہ تھا، معاملہ کی رپورٹ عمر فاروق کو کی گئی تو انہوں  
نے لکھا۔

زانی اگر قسم کھائے کہ مجھے زنا کی حرمت کا علم نہ تھا تو اسے چھوڑ دیا جائے۔  
۴۲۹۔ خط کی دوسری شکل۔

اگر اسے حرمت زنا کا علم تھا تب تو اس کے حد لگائی جائے اور  
اگر علم نہ تھا تو اسے بناؤ (کہ زنا حرام ہے) اور اگر وہ دوبارہ ایسا کرے  
تو اس کے حد لگائی جائے۔  
۴۳۰۔ ایک گورنر کے نام۔

کسی گورنر نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بذریعہ خط دریافت کیا کہ آیا دارالحرب  
میں مسلمان غازیوں کو مال غنیمت سے اشیائے خوردنی کھانے پینے کی  
اجازت ہے تو انہوں نے یہ جواب دیا:-

(تقسیم سے پہلے) فوج کو مال غنیمت سے اشیائے خوردنی کھانے  
اور اپنے جانوروں کو کھلانے کی اجازت ہے لیکن تقسیم سے پہلے  
مال غنیمت کا کوئی حصہ اگر بیچا جائے تو اس سے خمس اور غازیوں کا  
حصہ نکالنا ضروری ہے۔

۴۳۱۔ سائب بن اقرع کے نام۔

سائب بن اقرع کے گورنر تھے، انہوں نے کسریٰ کے محل میں ایک سورتی دیگی جو انگی  
سے ایک جگہ اشارہ کر رہی تھی، انہیں خیال ہوا کہ اشارہ کسی دینہ کی طرف ہے، انہوں  
نے وہ جگہ کھدوائی تو گراں قدر خزانہ نکلا، انہوں نے خلیفہ کو خزانہ کی اطلاع دی اور  
لکھا کہ چونکہ وہ بغیر جنگ و قتال حاصل ہوا ہے اس میں فوج کا کوئی حق نہیں ہے اور  
میں خلیفہ اس کا حقدار ہوں، عمر فاروق نے یہ فرمان بھیجا:-



تم مسلمان غازیوں کے سالار ہو اس لئے یہ دولت ان میں تقسیم  
ہونی چاہیے۔

۴۳۲۔ ایک گورنر کے نام۔

کسی گورنر کے پاس ایک وفد آیا جس میں عرب اور موالی (غیر عرب مسلمان)  
دونوں تھے، گورنر نے وفد کے عرب ارکان کو انعامات دیئے اور موالی کو نظر انداز  
کر دیا، اس کی خبر عمر فاروق کو ہوئی تو انہوں نے لکھا۔  
یہ بہت بُری بات ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔

۴۳۳۔ خط کی دوسری شکل۔  
تم نے سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ کیوں نہیں کیا۔

۴۳۴۔ صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام۔  
نزل سے خلال نکلیا کرو اور اگر تم اسے نہیں چھوڑ سکتے تو خلال کرتے  
وقت اس کا چھلکا اتار دیا کرو۔

۴۳۵۔ گورنر مکہ کے نام۔

طارق بن مرتع نامی ایک عرب نے ایک غلام آزاد کیا، اس کا انتقال ہوا  
تو اس نے کچھ دولت چھوڑی جسے طارق نے لینے سے انکار کیا، گورنر مکہ نے غلام  
کو صورتِ حال سے مطلع کیا تو یہ جواب آیا۔

دولت جمع کرے طارق کو دو، اگر وہ نہیں تو اس سے غلام خرید کر آزاد  
کر دو۔

۱۷ کنز العمال ۲۰۵/۳ ۱۷ ابن سلام ۲۳۶ ۱۷ ایضاً ۱۷ کنز العمال ۴۵/۸ ۱۷ اصابہ  
(۲/۱۲۱-۲۲۲) میں نام طارق بن مرتع (جگہ) قلمبند ہوا ہے اور کنز العمال کے مبیئہ  
مقدمہ خط میں مختلف تصریحات ہیں، ان کی رو سے طارق خود مکہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے کسی  
غلام ساتھ کر دیتے تھے یعنی انہیں آزاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور ان سے اپنا کوئی کام نہیں لیتے تھے  
اس کے بعد ان کا انتقال ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد ان کا ایک ساتھ غلام بھی کان مال چھوڑ کر مر گیا۔  
عمر فاروقؓ نے اس کی مہربان طارق کی اولاد کو دلا دی ۱۷ کنز العمال ۲۵۲/۵۔



۴۳۶۔ مجاہدین جبر کے نام

امیر المومنین دو شخص ہیں۔ ایک گناہ سے اس لئے کنارہ کش رہتا ہے کہ اس کے دل میں گناہ کی خواہش ہی نہیں ہوتی اور دوسرا خواہش کے باوجود اس سے محترز رہتا ہے، بتلیئے ان دونوں میں کونسا بہتر ہے؟  
عمر فاروقؓ نے جواب دیا:-

گناہ کی خواہش کے باوجود اس سے دور رہنے والے وہ لوگ ہیں جن کی خدا بذریعہ تقویٰ آزمائش کرتا ہے۔ ان کی مغفرت ہوگی اور وہ عمدۃ النعم پائیں گے۔

۴۳۷۔ ایک گورنر کے نام۔

کسی مسلمان نے بیت المال سے روپیہ چڑایا۔ اس کی اطلاع خلیفہ کو کی گئی تو انہوں نے لکھا:-

اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے، کیونکہ بیت المال میں اس کا بھی حق ہے۔

۴۳۸۔ مسلمانوں کے نام۔

دُنیا لذیذ ترکاری کی طرح ہے۔ جائز طریقہ سے دنیا کمانے والا اس بات کا مستحق ہے کہ دنیا اس کے لئے باعثِ برکت ثابت ہو اور ناجائز طریقہ سے دنیا کمانے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا پیٹ نہیں بھرتا چاہے وہ کتنا ہی کھا رہے۔

۴۳۹۔ یمن کے گورنر کے نام۔

یمن کے دو دیہاتوں وواعہ اور خیوان کے درمیان ایک شخص مراہوا پایا گیا۔ گورنر نے اس کی اطلاع خلیفہ کو دی تو جواب آیا:-

ناپ کر دیکھو کہ مقتول دونوں دیہاتوں میں کس سے زیادہ قریب تھا، جس دیہات سے زیادہ قریب ہو وہاں کے پچاس (معزز، آدمی قسم



کھائیں کہ ہم نے نہ تو قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے پھر یہ لوگ  
مقتول کے خونیہا کا ذمہ لیں۔

۴۴۰۔ مسلمانوں کے نام  
مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایک ایسی سرزمین میں (مصدقہ جہاد) ہو جہاں  
پذیر نامی کھانا کھاتے ہو اور جانوروں کی سمور پہنتے ہو، اس بات خیال کرو  
کہ کھانا حلال ہو اور سمور مردہ یا غیر ذبیحہ جانور کی نہ ہو۔

۴۴۱۔ مسلمانوں کے نام۔  
پذیر نامی کھانا صرف مسلمانوں یا اہل کتاب کا تیار کیا ہوا کھاؤ۔

۴۴۲۔ امرائے اجناد کے نام۔  
جب (مستحارب) قیدیہ ایک دوسرے کو (جابی دستور کے مطابق) مدد  
کے لئے پکاریں (یاں فلاں یاں فلاں کہہ کر) تو تلوار سے ان کی خبر لو اور  
انہیں مجبور کرو کہ وہ اسلامی طریقہ سے اپنے جھگڑے قضیے طے کریں۔

۴۴۳۔ گورنروں کے نام۔  
تمہیں ایسی جوہر ملے جس پر عربی عبارت کندہ ہو تو اسے توڑ ڈالو۔

۴۴۴۔ گورنروں کے نام۔  
گورنو، رعیت پر تمہارے اور رعیت کے تم پر حقوق ہیں، خدا برابر حاکم کو  
بہت پسند کرتا ہے اور کوئی نفع اس نفع کے برابر ہمہ گیر اور علم نہیں ہوتا  
جو برابر اور مہربان حاکم سے رعیت کو پہنچے، اسی طرح تشدد و حاکم خدا  
کو سخت ناپسند ہے اور کوئی نقصان آنا دوسرے نہیں ہوتا جتنا وہ نقصان  
جو ایک احمق اور نامہربان حاکم سے رعیت کو پہنچے اور جو شخص طالب  
عافیت ہوتا ہے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ خدا اسے عافیت سے



شاد کام کر گئے۔

۲۴۵۔ عروہ (بن عباس) بارتی کے نام۔

ہم چوپائے کی آنکھ کا تاوان انسان کی آنکھ کے برابر دہاتے تھے پھر  
ہم نے طے کیا کہ اس کا تاوان انسان کی آنکھ کے مقابلہ میں ایک چوتھائی  
ہونا چاہیے۔

۲۴۶۔ کوفہ کے گورنر کے نام۔

مسلمان قاتل کو مقتول ذمی کے ورثہ کے حوالہ کر دو۔ چاہیں وہ اسے  
قتل کر دیں اور چاہیں معاف کر دیں۔

یہ خط گورنر کو موصول ہوا تو ایک وفد کوفہ سے خلیفہ کے پاس آیا اور اس نے  
سفارش کی کہ چونکہ قاتل ایک ممتاز غازی ہے اسے قتل کی سزا دی جائے بلکہ  
اس سے مقتول ذمی کا خون بہا دلا دیا جائے۔ عمر فاروق نے گورنر کو لکھا۔  
خزانہ سے خون بہا دے کر قاتل کی جان بچا لو۔

۲۴۷۔ گورنروں کے نام۔

حق و انصاف کے معاملہ میں سب کے ساتھ یکساں ہو یا بیگانہ ایک سا برتاؤ  
کرو، رشوت نہ لو، مقدمہ فیصل کرنے میں ذاتی خواہش یا رجحان سے کام نہ  
لو، غصہ کی حالت میں کسی سے مواخذہ نہ کرو، ہر روز انصاف کیا کرو چاہے  
ایک ہی گھنٹے کے لئے ہو۔

۲۴۸۔ گورنروں کے نام۔

رسول اللہ کے بعد کوئی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے اور نابالغ غلطی سے  
قتل کرے یا جان بوجھ کر، دونوں حالتوں میں کفارہ دینا ہوگا اور جو  
عورت اپنے غلام سے شادی کرے اسے حد زنا لگاؤ۔







# مکتوباتِ نبوی ﷺ علیٰ جہاں الصلوٰۃ

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط، بین الاقوامی سیاسی معاہدات،  
تشریحی فرہین اور آباد کاری کے احکام کا عظیم الشان ذخیرہ

تالیف و ترتیب

مولانا سید محبوب رضوی

قیمت: مجلد ۲۲/۰۰

## حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط

ڈاکٹر خورشید احمد فارق

پروفیسر دہلی یونیورسٹی

قیمت: مجلد ۱۵/۰۰

ملنے کا پتہ: ادارہ اسلامیات ۱۹ انارکلی - لاہور

marfat.com

Marfat.com



# حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سرکاری خطوط

ڈاکٹر خورشید احمد فاروق

قیمت: مجلد ۱۵/۰۰

## حیاتِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ لہند

تاجِ اعلیٰ سراجِ افتخار زبدۃ الکاملین قدوة العارفين خاتم المحدثين  
شیخ لہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبند کے حالات و کمالات پر مستند کتاب

مؤلفہ

العارف الربانی مولانا الحاج حضرت میا نصیب احمد خیرین رحمۃ اللہ علیہ

محدث دارالعلوم دیوبند قیمت مجلد ۱۸/۰۰

ملک کاپیٹل ادارہ اسلامیات ۱۹۰-اناکلی-لاہور

marfat.com

Marfat.com



# اعلم واصل

علامہ ابن عبد البر اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (متوفی ۴۶۳ھ) کی مشہور کتاب

جَمَاعَةُ بَنِي الْعَجَلَةِ وَفَضْلُهُ

کا اردو ترجمہ

مترجمہ

قیمت

مجلد - ۲۵/۵۰

عبد الرزاق طبع آبادی

## شاہ ولی اللہ کے ٹیپائی مکتوبات

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خطوط پر مشتمل پہلی تاریخی دستاویز

خلیق احمد نظامی

قیمت

مجلد - ۲۵/۵۰

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

میلنے کا پتہ: ادارہ اسلامیات ۱۹۰ - انارکلی لاہور

marfat.com

Marfat.com